إن الله وملئكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

74 نعتیہ مجموعے

کلیاتِ نعت

جلد 3

راجا رشید محمود

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

جلد

3

راجا رشید محمود

کلیاتِ نعت

اُردو زبان میں سب سے زیادہ 74 نعتیہ مجموعے

شاعر : راجا رشید محمودؒ

مدیرِ اعلیٰ : ماہنامہ نعت لاہور

پروف خوانی : مسز اقرا اختر۔ راجا اظہر محمود

کمپوزنگ و پرنٹنگ : مدنی گرافکس، لاہور

اشاعت اوّل : 12 اپریل 2023

(راجا رشید محمودؒ کی دوسری برسی کے موقع پر نعت کے محبّین کے لیے شاندار تحفہ)

ہدیہ : اِس کتاب کی قیمت نہیں ہے کیونکہ یہ اَن مول ہے۔
تمام اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے، ہماری طرف سے تحفہ ہے

ناشر:

راجا اختر محمود

(حمد و نعت کے حوالے سے راجا صاحبؒ کی کاوشوں کو اُجاگر کرنے میں کوشاں)

658-این بلاک، سمن آباد، لاہور

PDF حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں

فون: 0304-5649090,0321-9409200

اِنتساب

اپنی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کے نام

جو اِس مشن کی خاموش رُوحِ رواں ہیں

اللہ کریم اُن رحمۃ اللہ علیہا کے درجات بلند فرمائے

فہرست مجموعہ جات
(جلد سوم)

مجموعہ ۲۷	منتشراتِ نعت	صفحہ 1089 سے 1124 تک
مجموعہ ۲۸	تجلیاتِ نعت	صفحہ 1127 سے 1154 تک
مجموعہ ۲۹	منظومات	صفحہ 1157 سے 1168 تک
مجموعہ ۳۰	وارداتِ نعت	صفحہ 1171 سے 1201 تک
مجموعہ ۳۱	بیانِ نعت	صفحہ 1205 سے 1231 تک
مجموعہ ۳۲	مینائے نعت	صفحہ 1135 سے 1260 تک
مجموعہ ۳۳	حمد میں نعت	صفحہ 1263 سے 1298 تک
مجموعہ ۳۴	اِلتفاتِ نعت	صفحہ 1301 سے 1324 تک
مجموعہ ۳۵	عنایتِ نعت	صفحہ 1327 سے 1354 تک
مجموعہ ۳۶	مرقعِ نعت	صفحہ 1357 سے 1387 تک
مجموعہ ۳۷	نیازِ نعت	صفحہ 1391 سے 1418 تک
مجموعہ ۳۸	بُستانِ نعت	صفحہ 1421 سے 1447 تک
مجموعہ ۳۹	سرودِ نعت	صفحہ 1451 سے 1484 تک
مجموعہ ۴۰	تابشِ نعت	صفحہ 1487 سے 1515 تک
مجموعہ ۴۱	صدائے نعت	صفحہ 1519 سے 1548 تک
مجموعہ ۴۲	منہاجِ نعت	صفحہ 1551 سے 1585 تک
مجموعہ ۴۳	متاعِ نعت	صفحہ 1589 سے 1617 تک
مجموعہ ۴۴	قندیلِ نعت	صفحہ 1621 سے 1648 تک
مجموعہ ۴۵	ذوقِ نعت	صفحہ 1651 سے 1679 تک

سنا ہے کہ ہر کامیاب شخص کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر انسان کامیاب ہے تو سمجھ لیں اُس کے پیچھے جو عورت ہے وہ پازیٹو مائنڈڈ ہے۔ اور اگر ناکام ہے تو آپ سمجھدار ہیں ماشا اللہ۔

میرے والدِ گرامی راجا رشید محمود ایک کامیاب انسان تھے، دُنیا اور آخرت دونوں میں اِن شا اللہ العزیز۔ جب والد صاحب کی شادی ہوئی تو تعلیم محض میٹرک تھی۔ بچپن سے ہی نعتیں لکھتے تھے۔ پھر ایف اے کیا، بی اے کیا، پھر ایم اے اور فاضلِ درس نظامی اور بہت کچھ۔ یہ سب میری والدہ کی سپورٹ کی بدولت ہی ممکن ہوا۔ بچپن ہی سے ہم نے دیکھا کہ درود شریف کی عاملہ تھیں اور محافل میں مہمانوں کی خدمت کی خاطر دلجمعی اور تندہی سے مصروف رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ابا جان جب سفر پر جاتے تو ہم سے پوچھتے کہ تمہارے لیے کیا لاؤں؟ والدہ کی تربیت ایسی تھی کہ ہم فوراً کہتے کہ نعتیں لکھ کر لائیے گا۔ انھوں نے جتنے بھی سفر (35 سے زاید) کیے مکّہ اور مدینہ ہی کے کیے۔۔۔۔۔ لہٰذا زیادہ تر نعتیں وہیں بیٹھ کر کہی گئیں۔

جب اِس کتاب کو چھاپنے کی بات ہوئی تو میری بیگم اقرا اختر نے کہا خرچ کم کرتے ہیں اور اِس کام کو مکمل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کمال محبّت سے کلیاتِ نعت کی وہ دو بار پروف ریڈنگ بھی کر چکی تھی۔ میرے بچوں نے بھی اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

اس تقریب کا کریڈٹ میں اپنی امی جان کو دیتا ہوں جنھوں نے راجا رشید محمودؒ کے رستے کو آسان کیا اور انھیں اتنا بڑا کام کرنے میں مدد دی۔۔۔ اللہ کریم میرے والدہ اور والدِ گرامی کے درجات بلند فرمائے۔

ابا جان فرماتے تھے ''زندہ رہنا ہے تو زندہ ہستی پر کام کرو اور مَیں زندہ ہوں'' الحمدللہ!

یہ اُن کے الفاظ ہوتے تھے۔۔۔

اب اگر ہم یہ کام نہ کرتے تو شاید مر جاتے اور مجھے زندہ رکھنے میں میری بیگم کا کردار ہے۔ یہ کام اِن شا اللہ العزیز اس سے بھی آگے جائے گا۔ مختلف محافل اور کتابوں سے اِس مشن کو آگے بڑھایا جائے گا اور زندہ رہا جائے گا۔ ان شا اللہ العزیز!!!

آپ تمام لوگوں کی آمد اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بارش کا پہلا قطرہ اپنی صحیح سمت میں جا رہا ہے اور بارش بہت تیز ہوگی۔ ان شا اللہ العزیز!!!

راجا اختر محمود

یشفع اختر، راجا محمد حسن اختر، راجا محمد شافع اختر

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷واں مجموعۂ نعت

منتشراتِ نعت

اُردو نعتیہ فردیات کا یہ تیسرا مجموعہ ۲۰۰۳ میں شائع ہوا

صفحات:۸۰

فردیات:۵۴۶

انتساب

باغاتِ مدینہ کے نام

اُس باغ کی طرف نہیں کرتی ہے منہ خزاں
جس شہر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں، جو باغ ہے وہاں

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

ان ﷺ کی چشمِ رحمت سے، کیا بتاؤں کتنی بار — میں بخیریت لوٹا موت کے دہانے سے
غوثؒ و قطبؒ و سالکؒ ہوں، یا ہوں سابقہ مُرسل — جھولیاں بھریں سب نے اِک بھرے خزانے سے
جب رشیدؔ کو ہر سال آقا ﷺ آپ بُلوائیں — کون روک سکتا ہے اُس کو طیبہ جانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوچ لو، اُلفتِ سرکارِ ﷺ ہے کتنی دِل میں — فائدہ بعد میں کچھ ہو گا نہ پچتانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بھیک آقائے ہر عالم ﷺ کے دروازے پہ بٹتی ہے — اِسی سے ساری مخلوقِ خُدائے پاک پلتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہزار شکرِ خُدا، بارھواں برس ہے ہمیں — درود پڑھتے ہیں ہر ماہ اِہتمام کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک جیسی رہی دونوں پہ آقا ﷺ کی عنایت — پیار آپ سے رکھتے تھے جو یکساں مِرے ماں باپ

....

حدّتِ حشر کا کیا خوف و خطر احقر کو — ہو گا اِس جا پہ پیمبر ﷺ کا جو جھنڈا موجود
ایک دن گود میں لے گی یہ جسد کو میرے — خاکِ طیبہ سے خُدا رکھے یہ ناتا موجود؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام اپنا بن گیا محشر کی دن — مُسکرائے آپ ﷺ ہم کو دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمونہ چاہیے جو تقلید کے لیے مومن — خُدا کے پاک نبی ﷺ کی حیات کافی ہے
حضور ﷺ جامعِ جملہ صفاتِ خالق ہیں — مُجھے رسولِ مکرّم ﷺ کی ذات کافی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ مُجھ پہ مِرے ربِ دو عالم کا کرم ہے — ہے اُلفتِ سرور ﷺ کا صلہ اشکِ ندامت
پا جائے گا دربارِ پیمبر ﷺ میں رسائی — آنکھوں سے اگر تیرا گرا اشکِ ندامت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو جو غور سے تو عزیزو! مِلے تمھیں — طوفِ نبی ﷺ کا گردشِ شام و سحر نشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق نے درود آقا ﷺ پہ جب فرض کیا ہے — کیسے یہ وظیفہ مِرے اوراد میں کم ہو
سرکار ﷺ کریں لُطف تو طیبہ ہو رسائی — قسمت جو معاون ہو تو پھر نعت رقم ہو
توفیق یہ محمودؔ مُجھے دی ہے خُدا نے — آقا ﷺ کا سُنوں نام تو گردن مِری خم ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنقا ہوئے ہیں لُطفِ خُدائے کریم سے — اِسرا کی رات معنیٰ و صورت کے فاصلے
آہستہ ہی سہی، مگر آقا ﷺ کے نعت گو — طے کر رہے ہیں حُسنِ عقیدت کے فاصلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ سامنے ہے راہ مدیحِ نبوی ﷺ کی — تم نامِ خُدا لے کے اِسی راہ پہ چل دو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیرِ نگیں ہے آپ ﷺ کے ہر کائنات بھی — ہے جنتُ الفردوس بھی جاگیر آپ ﷺ کی
قرآن خُلق آپ ﷺ کا ٹھہرا ہے بے گماں — ہر لمحۂ حیات ہے تفسیر آپ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توفیق ہی نہ تھی جسے نعتِ حضور ﷺ کی — مِدحت نگارِ خالقِ اکبر نہیں ہُوا
حامی رسولِ پاک ﷺ نہ جب تک مِرے ہوئے — اُس وقت تک خُدا مِرا یاور نہیں ہُوا
رُسوا جہاں میں اِس لیے سب اُمّتی ہُوئے — آقا ﷺ نے جو سبق دیا، ازبر نہیں ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکوہ و شوکتِ دُنیا سے بُعد لازم ہے — یہی ہے سُنتِ سرور ﷺ کہ سادگی چاہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا خُدا ہے مِری عرضداشت سے واقف — مُجھے ہے طیبۂ اقدس میں دفن کی خواہش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چہرۂ والشّمس کی چھب عرشِ عُلا نے دیکھی　　　شانِ وَالّیل لیے آپ ﷺ کے گیسو نکلے
نعتِ سرکار ﷺ ہر اِک بوند لہو کی گائے　　　تیرِ اُلفت جو کسی دِل میں ترازو نکلے
یہ الگ بات کہ ہوں شہرِ نبی ﷺ کی باتیں　　　یوں تو آنکھوں سے کبھی میرے نہ آنسو نکلے
ایسے ہر حکمِ پیمبر ﷺ پہ عمل کیوں نہ کریں　　　امن و ایثار کا جس میں کوئی پہلو نکلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاموشیاں حضور ﷺ کے دَر پر ہیں باریاب　　　یہ بارگاہ وہ ہے کہ شورِ نفس نہیں
کیا ہے نماز جس میں خیالِ نبی ﷺ نہ ہو　　　ایسا ہے پھل کہ جس میں ذرا سا بھی رس نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ اور درودِ مصطفی ﷺ　　　میرے اوراد و وظائف ہیں شامِل رات دن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وقت جب ہم پر پڑے گا پُرسشِ اعمال کا　　　لُطف و اکرامِ نبی ﷺ درکار ہو گا دوستو
اُن ﷺ کی رحمت ہی ہمیں لے جائے گی فردوس تک　　　ہم کو جن کا قبر میں دیدار ہو گا دوستو
گردشِ عالَم ہے کیا؟ سرکار ﷺ کے دربار کا　　　یہ طوافِ گنبدِ دوّار ہو گا دوستو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ سے واپسی پہ تو میں بھی تھا دیدنی　　　چمکا غبارِ راہ سے چہرہ کچھ اِس طرح
طعن اور لعن قسمتِ ابلیس ہو گئی　　　آقا ﷺ نے اُس کو کر دیا پسپا کچھ اِس طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے عشق کی نسبت اویسیہ ڈھونڈو　　　اویسِ پاک رضی اللہ عنہ کی ہے ساری عاشقی میراث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر انداز مِرے سارے جرائم ہو جائیں　　　مدحِ محبوبِ خُدا ﷺ گر سرِ محشر کر لوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوئیں قلم کی سبھی کاوشیں حضور ﷺ کے نام　　　یہی عقیدہ ہے جو فخرِ اِنتساب ہُوا

چلا، یا شق ہُوا سرکار ﷺ کے اِشارے پر — وہ آفتاب ہُوا، یا کہ ماہتاب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھول سکتا ہی نہیں ہوں، یاد ہیں اپنی مجھے — آبِ شہر و سرورِ سرکار ﷺ سے لبریزیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ صبح و شام کی تغیر تو رحمت کے باعث ہے — سمجھتے ہیں جسے سب گردشِ ایام پر مبنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس حقیقت کو نہیں جو مانتا، دیُّوث ہے — میرے آقا ﷺ ہیں خُدا کے آخری پیامبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ دنَا جو بُلا کر نبی ﷺ سے باتیں کیں — نقاب اُلٹ چکا تھا حُسنِ مُستتر کا وجود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسی سے بہتری محمودؔ ہو گی دین و دُنیا میں — مِری دانشوری، دیدہ وری ہے مِدحتِ سرور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے اسباب جو اِنسان کی بہبودی کے — کُھل گئے سیرتِ سرکار ﷺ کے ابواب کئی
ہیں جو مُزّمِل و مُدّثِر و یٰسٓ نبی — اُن ﷺ کو خالق نے عطا کر دیے اَلقاب کئی
نام سرکار ﷺ کا لے کر جو نکل پڑتا ہے — اُس جوانمرد کو دریا بھی ہیں پایاب کئی
بعدِ محبوبِ خُدا ﷺ جانے کہاں سے آئے — اسود و مرزا و سجّاح سے کذّاب کئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے ہر زخمِ عصیاں کے چمکنے سے، مِرے لب پر — پئے درمان و مرہم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
اَلم کی کیفیت میں بھی مدد سرور ﷺ سے مِلتی ہے — خوشی کا ہو جو عالم، نام آتا ہے محمد ﷺ کا
اِسی اِک نام کی تکریم لازم ہے مسلماں کو — جہاں بھر میں مکرّم نام آتا ہے محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ نے رب کو دیکھا اور منوایا زمانے سے — تو پھر اُن ﷺ کی بصارت اور دانائی میں شک کیسا

حدیثِ پاک میں ہے، رب ہے مُعطی اور وہ قاسم — تو پھر سرکارِ ہر عالم ﷺ کی آقائی میں شک کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس راز کا افشا تو کِسی پر نہ ہُوا ہے — سرکار ﷺ سے اِسرا میں جو رب کا ہے تعلّق
دھڑکن کا جو ہے اسمِ پیمبر ﷺ سے علاقہ — تو نعت سے ہر جنبشِ لب کا ہے تعلّق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد، فتح و احزاب، آلِ عمران یاد آتی ہے — ”زباں پر میری جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے نام لیوا بھی صداقت سے نہ منہ موڑیں — کہ تھی ضربُ المثل سرکارِ ہر عالم ﷺ کی سچائی
رہِ شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی جانب نہ جو لپکا — لپک کر اُس کو لینے کے لیے نارِ جحیم آئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مفتخر ہوں مقدّر کی باریابی پر — کہ نعت گو ہے مِرا بال بال، کیا کہنے
رسائی کیسے ہُوئی خاک کی ثریّا تک — نبی ﷺ کا پیار اور مُشتِ سفال، کیا کہنے
اُنھیں جلیل صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ”آقا“ کہتے تھے — یہ افتخارِ صہیب رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ کیا کہنے
بُرے بھلے میں ہُوا فرق اُن ﷺ کے آنے سے — ہوئی تمیزِ حرام و حلال، کیا کہنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرشمہ تھا نگاہِ رحمتِ سرکارِ عالم ﷺ کا — ہوئی بخشش کی صورت میرے اَستغفار کرتے ہی
میں جب طیبہ میں اذنِ حاضری سرکار ﷺ سے چاہوں — اجازت مرحمت کرتے ہیں وہ اِصرار کرتے ہی
مقامِ آقا ﷺ کا جب محمود سب دیکھیں گے چُندھیا کر — بنے گی حشر کے ہنگام میں اِقرار کرتے ہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوچہ ہائے شہرِ آقا ﷺ میں قدم رکھتے ہُوئے — ذکر سرور ﷺ کا مِرے ہونٹوں پہ بیش و کم رہا
کھانے کو ہر شئے جہاں بھر کی، وہاں مِلتی رہی — پینے کو طیبہ میں اپنے واسطے زمزم رہا
چودہ سو تئیس میں پیدل قُبا جاتا تھا میں — اِک لگن ایسی رہی، ایسا مِرا دَم خم رہا

بے سبب رب نے نہ کوئی چیز بھی تخلیق کی
کوئی تو آخر کو وجہِ خِلقتِ آدم رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ٹکڑا جب مِل گیا اُن ﷺ کی سخاوت گاہ سے
ہو گئی بے گانگی سی مُجھ کو جلبِ جاہ سے

وہ صلہ پائے گا محشر میں رسول اللہ ﷺ سے
یاد جو کرتا رہا آقا ﷺ کو دِل کی چاہ سے

جو غُلام اُن کا ہُوا، وہ بے تعلّق ہو گیا
منصب و اِعزاز سے، اَجلال سے اور جاہ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بشارت اِس کو طیبہ حاضری کی حق سے مِلتی ہے
فراق و ہجر جِس کو رُلاتا ہے پیمبر ﷺ کا

زمانے کی نگاہوں کو یہی منظر نظر آیا
مصائب میں بھی خادم مسکراتا ہے پیمبر ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُرآنِ پاک کا ہے ہر اِک لفظ بے گماں
پیغامبر حضور ﷺ کا پیغام بر نشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ کیوں حرفِ غلط ہو جاتی سر افگندگی میری
ہُوا جو سائرِ عرشِ بریں ﷺ کا مدح گو میں بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہیں ہر نوع سے بے مثل اُن ﷺ کو مانتا
لازماً وہ شخص ہے وحدانیت ناآشنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھے جب دوریٔ طیبہ کا دِل پر زخم لگتا تھا
تردُّد ہی کبھی کرتا نہیں تھا اِس کے مرہم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثِ پاک میں ہے، حشر کی حدّت نہ پائیں گے
درودِ مصطفیٰ ﷺ سے، ہو گا سایہ عرش کا سر پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صُورت کوئی بنے تو مدینے کو چل پڑو
اِس قصد سے تو کم سے کم گھر سے نکل پڑو

پیشِ نظر ہو حکمِ حبیبِ خُدائے پاک ﷺ
مومن ہو تم، نہ مالِ جہاں پر پھسل پڑو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف حضور ﷺ ساتھ نبھائے گا حشر تک — اُنسِ نبی ﷺ کی راہ میں گر ایک پل چلو
رُخ ہو جو شہرِ سرورِ ہر کائنات کو — پاؤں تھکن سے چُور ہوں تو سر کے بل چلو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیر خود قادرِ مُطلق نے کرائی اُن ﷺ کو — اِس طرح پا گئی وہ ذاتِ گرامی معراج
چشمِ تخییل میں رہتا تھا مدینہ پہلے — میری آنکھوں کو نواسی(۸۹) میں مِلی تھی معراج
غیرِ آقا ﷺ کی ثنا مُجھ کو پیامِ ذلّت — مُجھ سے شاعر کے لیے نعت سرائی معراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق نے مُجھ کو سایۂ اکرام میں لیا — سُوجھا مُجھے جو نعت میں اِک معتبر خیال
یوں مطمئن ہوں زندگیٔ مختصر سے میں — لُطفِ نبی ﷺ کا رہتا ہے شام و سحر خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدِ نبی ﷺ تو حق ہے مگر یہ یقیں نہیں — پایا ہے جاگتے میں کہ دیکھا ہے خواب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیرِ نبی ﷺ کی مدح میں اشعار کیوں کہوں — میرا خیال یہ ہے کہ یہ کوئی ہنر نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نام لیوا سرورِ کونین ﷺ کا جو تھا — کوئی بھی بات میرے لیے مسئلہ نہ تھی
جب میں تھا نعت گوئے حبیبِ خُدا ﷺ تو کیا — میرے لیے ملائکہ کی ''واہ وا'' نہ تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کم سے کم یہ ہے کہ اپنے لب تو کُھلنے چاہئیں — حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو کچھ تو غیرت چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ قصرِ اِستجابِ حضرتِ خالق میں جا پہنچا — چلا جو شخص تقلیدِ جنابِ کعب رضی اللہ عنہ و حساں رضی اللہ عنہ میں
دیئے جلنے لگے کل رات سے یادِ مدینہ کے — اضافہ ہو گیا کیسا مِرے دِل کے چراغاں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں گردشِ زمانہ نہ ہو اِس کے زیرِ پا — جس کی طرف ہو شام و سحر چشمِ اِلتفات
آسان ہو گا سُوئے جناں حشر کو سفر — لے گی اگر ہماری خبر چشمِ اِلتفات
کیوں کامرانیاں نہ قدم چومنے لگیں — کرتے ہیں جب وہ خیرِ بشر ﷺ چشمِ اِلتفات
بے اِلتفاتی سرورِ کونین ﷺ کی، عدم — شامِ غم و الم کی سحر چشمِ اِلتفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت نبی ﷺ کی، جادۂ جنت تھا بے گماں — اِس راہِ مختصر پہ سب اہلِ نظر گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کبھی سرکار ﷺ کے دربار میں پہنچاتے ہیں — کبھی آتے ہیں نظر صبر کے دُشمن آنسو
اُمتی اُن ﷺ کے ہیں دُنیا میں ذلیل و رُسوا — میری آنکھوں سے تو نکلے اِسی کارن آنسو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ جب ترے ہونٹوں پہ ہے — کر بیاں تو داستانِ معرفت
دِل میں رکھ شہرِ پیمبر ﷺ کی لگن — بن جا گردِ کاروانِ معرفت
ماسوا سرکار ﷺ کے، کوئی نہیں — برزخِ کبریٰ میانِ معرفت
لیجیے انمول عرفانِ خُدا — ہے مدینے میں دکانِ معرفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس میں دَر آتی ہیں سرکار ﷺ کی یادیں ہر روز — یہ مقدّر ہے مِرے خانہ بے در دِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ شہرِ نبیٔ پاک ﷺ سے جو بے تعلق ہو — پکڑ سکتے ہیں ایسی ہم کوئی راہِ عدم کیسے
قیامت میں نہ کوئی اور جب اِمداد گر ہو گا — حضورِ آقا و مولا ﷺ نہ آئیں گے اُمم کیسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ آقا ﷺ کے وظیفے سے جو تدبیر کروں — مُجھ کو اَندازۂ تقدیر بھی ہو سکتا ہے
نعت کہتے ہوئے میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا — ذُکر یہ باعثِ توقیر بھی ہو سکتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشاں اِس کا مِلا شہرِ نبی ﷺ میں — رہے جس بے نشاں کی جستجو میں
ہر اِک بات آپ ﷺ کی جب قولِ حق تھی — اثر کیونکر نہ ہوتا گفتگو میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ بنا میرے لیے جامِ شرابِ کوثر — اُنسِ سرور ﷺ کا کوئی جام پیا ہے جب بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ہُوں ممنون اُن ﷺ کے احسان کا — بخشی آقا ﷺ نے راستی کی صفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پیمبر ﷺ کی رحمتوں کے سبب — تا دمِ حشر خوش گمان گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لیں عکسِ طیبہ کو آنکھیں — چاہتی ہوں کوئی اگر منظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصحاب رضی اللہ عنہم پہ جو سرورِ عالم ﷺ کی نظر تھی — اے کاش! ہو کچھ اِس کا اثر میری طرف بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرے قدموں میں ہر اِک نعمت زمانے بھر کی تھی — سایۂ لُطفِ نبی ﷺ جونہی ترے سر پر ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہت ہے آج کل رقّت سے اپنا یارانا — مدینہ یاد جو آیا، نکل پڑے آنسو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں راہِ مدیحِ نبی ﷺ میں بڑھا — تو ہوتے گئے تجربے خودبخود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستِ آقا ﷺ میں رہی نبض سبھی نبیوں علیہ السلام کی — روزِ میثاق چھڑا تارِ رُبابِ ہستی
اپنا آپ اُن ﷺ کی وساطت سے دِکھانا چاہا — کُھولا خالق نے بہر سمت جو بابِ ہستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت نبی ﷺ سے کِس کو ہے کتنی، کِسے نہیں
ایمان و کفر کی یہی سرحد ضرور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ ہیں مظہرِ حق، ظلِّ رب، محبوب خالق کے
خُدا کو دیکھنا ہے مصطفی ﷺ کو دیکھنا گویا

کریں احکامِ سرکارِ جہاں ﷺ کی ہم جو پابندی
یہی رب تک پہنچنے کے لیے ہے واسطہ گویا

سویرے جو ہوا چلتی ہوئی آتی ہے مغرب سے
حضوری کا لیے پیغام آتی ہے صبا گویا

معین الدینؒ، داتاؒ، غوثِ اعظمؒ، مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سرور ﷺ
عقیدت کا عجب پایا ہے ہم نے سلسلہ گویا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کی نعمتِ عظمیٰ نبی ﷺ ہیں
مُجھے دو سورۂ رحمان لا کر

کِیا رب نے کرم آقا ﷺ کے صدقے
یہ ہم کو صورتِ اِنساں لا کر

مدیحِ مصطفی ﷺ ہے کارآمد
رکھی میں نے سرِ میزان لا کر

خُدائے پاک سے اِنسانیت کو
پیمبر ﷺ نے دیا عرفان لا کر

دِکھایا مرتبہ آقا ﷺ کا رب نے
کلامُ اللہ میں پیمان لا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک نعت بہت سادگی سے کہتا ہوں
یہ دیکھو، چاروں طرف اِس کے حاشیہ بھی نہیں

کوئی مقامِ رسولِ کریم ﷺ کیا جانے
جُڑے ہوئے بھی خُدا سے نہیں، جُدا بھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے اب ہیں، ویسے ہی دیں گے دُہائی امتی
روزِ محشر "یا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ طیبہ کی عظمتیں مت پوچھ
منزلِ خُلد کا یہ جادہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر میں لائقِ اِعزاز وہ ہو گا، جِس کو
نعتِ سرکار ﷺ کے اشعار سے دلچسپی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوگ جب پہنچے دیارِ سرور و سرکار ﷺ میں — بے بضاعت اُن کا سب جاہ و چشم ثابت ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اِک کو پیمبر ﷺ کا مدّاح پایا — یہی حال دانا و بینا کا دیکھا
نگاہیں ملائک کی حیرت کُناں تھیں — عقیدہ جو آقا ﷺ کے شیدا کا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گئے سیراب سارے تشنگانِ معرفت — رودِ الطاف نبی ﷺ نے جب بہائیں لذّتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب کو تسلیم تھا کہ آقا ﷺ سا — راست گو اور امیں نہیں دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن سے راضی مِرے پیمبر ﷺ ہوں — ایسی اچھی صفات چاہتے ہیں
تم کو رغبت صلوٰۃ و صوم سے ہے — ہم سلام و صلوٰۃ چاہتے ہیں
نعت محمودؔ صبح و شام کہیں — ذوق یہ تا حیات چاہتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے دَر سے ٹکڑے مانگنے کا یہ نتیجہ ہے — نظر آتی ہے اہلِ دَہر کو فغوریاں میری
نہیں ہوں واقفِ ''پی آر'' اور محمودِؔ احقر ہوں — مگر نعتِ پیمبر سے ہوئیں مشہوریاں میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ جب جانتے ہیں میرے قلبِ زار کی حالت — بیانِ حالِ دِل اشعار میں دشوار ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قربِ حق کی منزلوں میں تو وہ ہمراہی نہ تھا — رُک گیا ہمراہِ آقا ﷺ سدرہ تک آیا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابنِ زہیر رضی اللہ عنہ اور بُصیری رحمۃ اللہ علیہ تھے فیضِ یاب — مشہور ہے قصیدۂ بُردہ کا معجزہ
کام آئے گا ہمارے قیامت کے روز بھی — میرے حضورِ پاک ﷺ کے منشا کا معجزہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر اُن سے نہ مدحِ مصطفیٰ صَلِّ علٰی ہو گی — تو سب بے فائدہ گردانے جائیں گے قلم کاغذ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر بے سروساماں پہ کرم اُن ﷺ کا سِوا تھا — یہ ایک تھی خاصیتِ سُلطانِ مدینہ ﷺ
مُجھ ایسے گنہگاروں کی جب ہو گئی بخشش — محشر میں کُھلی قدرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہجوریٔ طیبہ ہے مگر دِل ہے منوّر — یادوں سے جو معمور ہے محمودؔ کا سینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا در جو مری عقل نے دِکھایا ہے — ہوئی ہے دافعِ کُل مشکلات دانائی
نبی ﷺ کو اپنی ذہانت سے استلام کرو — سمجھ سکو تو ہے عرفانِ ذات دانائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بھی تو ذرا سوچو، وہ ممدوح ہیں رب کے — کیا پوچھتے ہو، مدح سرا اُن ﷺ کا میں ہُوں کیوں
سرکار ﷺ ہیں ماں باپ سے، اولاد سے بڑھ کر — ذوق اُن ﷺ کی محبت کا نہ ہو اور فزوں کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بند ہوں آنکھیں تو وارد ہو سکینت قلب پر — کام کب آئیں درِ سرکار ﷺ پر بینائیاں
بُغچہ کھولا طیبہ میں جو حسرت و ارمان کا — کم ہی نکلیں اُن کی سب لمبائیاں چوڑائیاں
حشر کے بارے میں سب کچھ کہہ دیا سرکار ﷺ نے — باقی ہیں ہم جیسے بندوں کی قیاس آرائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروں گا ناز، اگر نعت کے حوالے سے — مِرے حضور ﷺ نے مُجھ سے بھی کوئی کام لیا
سرِ نشور یہ حد درجہ خوشی نصیبی تھی — چُنا حضور ﷺ نے، اپنا مُجھے غلام لیا
تمام انبیاء سارے رسلؑ نے اقصیٰ میں — بحکمِ خالق و مالک اُنھیں اِمام لیا
ذرا جو شُبہہ ہُوا ہم کو رنج و زحمت کا — تو اسمِ پاکِ نبی ﷺ ہم نے صبح و شام لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ رحمتِ دو عالم ﷺ کا — سودا دِل کی دکان سے نکلا
جس پہ کندہ درودِ سرور ﷺ کا — جوہر اِک ایسا کان سے نکلا
نکلے آقا ﷺ جو عرشِ اعظم سے — عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان سے نکلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لو، حشر کے دِن میرے پیمبر ﷺ کے سِوا — تزک و شوکت سے کوئی اور پیمبر ﷺ آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راضی ہُوا ہے جس پہ خُداوندِ ذُوالجلال — لایا ہُوا کیا آپ ﷺ کا دینِ مبیں نہیں
جو مانگنا ہو، بے جھجک سرور ﷺ سے مانگ لو — آقا حضور ﷺ کیا شہِ دُنیا و دیں نہیں
جب عالمین کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں — کیا کائناتیں آپ ﷺ کے زیرِ نگیں نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معراج ہے یہی کہ "اَو اَدنیٰ" کے ذِکر پر — لگتا ہے مُجھ کو یوں کہ ہے پردہ اُٹھا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر نہ آقا ﷺ مِری مدد کرتے — بات ہوتی وہ جگ ہنسائی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پا کے نظّارے شہرِ سرور ﷺ کے — میری آنکھوں نے نُور پایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا حبیب رب نے کہا ہے رسول ﷺ کو — رُتبہ مِلا ہے انبیاء کے سربراہ کا
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں جُھکا جِس کِسی کا سر — سر اُس کے آگے جُھک گیا ہر کج کُلاہ کا
پا لے گا کل وہ منزلِ فِردوس لازماً — جو ہے مسافر آج مدینے کی راہ کا
رُتبہ بڑھایا سب سے خُدائے عظیم نے — میرے حضورِ محترم رحمت پناہ ﷺ کا
میں نے ہمیشہ وردِ صلوٰۃِ نبی ﷺ کیا — واحِد وظیفہ ہے یہی شام و پگاہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس سے زیادہ صاحبِ ثروت نہ ہو کوئی — چوکھٹ سے مصطفیٰ ﷺ کی جو خیرات پا سکے
میں کِس طرح وہاں پہ نگاہیں اُٹھا سکوں — سمتِ مُواجہہ کو تو سورج نہ آ سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِمداد گر ہیں جیسے یہاں، روزِ حشر بھی — سرکار ﷺ ہوں گے ناصِر و یاور اِسی طرح
جو کیفیت ہے قلب کی اب، نفخِ صُور پر — ہو گی بروئے روضۂ اخضر اِسی طرح
احباب میں، محبتِ سرور ﷺ کا، رب کرے — کرتا رہوں میں جذبہ اُجاگر اِسی طرح
ہوتا تھا جیسے آبِ مدینہ کو پی کے خوش — میں مطمئن رہا لبِ کوثر اِسی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھنا چاہو تو پوچھو مجھ سے تقدیرِ خیال — نعت گوئی سے ہُوا کرتی ہے تطہیرِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاعت رسولِ پاک ﷺ کی کیوں میں نے کی نہیں — جتنا بھی ہے، ہے مجھ کو گِلہ اپنے آپ سے
خوشبو نہ لے کے آئی ہو شہرِ حضور ﷺ سے — کچھ کہہ رہی ہے آج ہوا اپنے آپ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مل گیا سرکار ﷺ کی رحمت سے اِذنِ حاضری — میرا جب بھی طیبہ جانے کا اِرادہ ہو گیا
باریابِ روضۂ سرور ﷺ جو خوش قسمت ہوا — دست بستہ باادب وہ اِیستادہ ہو گیا
روضۂ جنت کی خواہش جِس کی ہو، وہ جان لے — رہنما فردوس کا، طیبہ کا جادہ ہو گیا
عزم اُس کا زندہ باد اور حوصلہ پائندہ باد — عازمِ شہرِ نبی ﷺ جو پا پیادہ ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب مُجھ کو رہنمائی کی حاجت کہاں رہی — طیبہ میں ہو گیا ہوں رسا، تُو خضر! یہ دیکھ
غیرِ نبی ﷺ کی مدح ہے تخریب کا نشاں — تو کر رہا ہے دِل کی عمارت کھنڈر، یہ دیکھ
ہر عرضداشت میری، خُدا مانتا رہا — میں پا رہا ہوں مدحِ نبی ﷺ کا ثمر، یہ دیکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ اِکرام و عنایت سربسر — اور سراپا لُطف و رحمت آپ ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے پیار سے ہیں سب کِھلے ہوئے چہرے — یُبوست آئی ہے ہر زِشت خُو کے ماتھے پر
رسولِ پاک ﷺ نے کوثر پہ جو ہمیں بخشے — لکھی ہیں حُرمتیں جام و سبو کے ماتھے پر
نبی ﷺ کا نام ہی محمودؔ اسمِ اعظم ہے — اِسی کی روشنی پاؤ نمو کے ماتھے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تقلیدِ خُدا میں نعت کہہ دے — اے کرّوبیاں کیونکر نہ دیں داد
جو احکامِ پیمبر ﷺ کا ہے پابند — وہی دُنیا و عقبیٰ میں ہے آزاد
مُجھے اور میرے بچوں کو نبی جی ﷺ — غُلامی کی عطا فرمائیں اَسناد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ ہیں عابدِ معبود، خالق ہے محبّ — چاہیے اِس ذکر میں بھی پوری پوری احتیاط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُجھے میں شام کو نعتِ نبی ﷺ سُناؤں گا — ذرا سا صبر کر، تو اِک پہر توقُّف کر
مُجھے بھی خواب میں دیدِ حضورِ پاک ﷺ ہوئی — سُنا ہی دوں گا تُجھے یہ خبر، توقُّف کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِستجاب اِس کے عقب ہی میں چلا آئے گا — ہاتھ اُٹھائیں گے جو سرکار ﷺ دُعا کے، آگے
اِس کی خواہش پہ نبی ﷺ صاد کیا کرتے ہیں — عرض کرتا ہے جو سر اپنا جُھکا کے آگے
تم نے بھی دیکھ لیا، پائے گئے ہیں لوگو! — دم بخود لفظ کھڑے نعت سرا کے آگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ معجزہ ہے کہ آقا حضور ﷺ نے ہم کو — حدیث ایک دی تو علمِ صد نکات دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے سرکار ﷺ پاکستان کی اب تو یہ حالت ہے — زیادہ ہے مسائل میں تو کمتر ہے وسائل میں

تصّرف کے حوالے سے یہ قدرِ مشترک پائی   کہ اُلفت سرورِ عالم ﷺ سے ہے سارے سلاسِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طائرِ سِدرہ تو رستے ہی میں تھک کر رہ گیا   ہو نہیں سکتی تھی اِس کی سرِّ اِسرا تک پہنچ
تیری قسمت میں نہیں سرمایۂ عشقِ نبی ﷺ   دوڑ سیم و زر کی جانب اور مایہ تک پہنچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریں کیا، بات جب شہرِ رسولِ پاک ﷺ تک پہنچے   سِوا اِس شہر کے، کنکر کوئی دُر ہو نہیں سکتا
حیا و حِلم میں عثمان رضی اللہ عنہ دامادِ نبی ﷺ یکتا   کوئی ابنِ ولید رضی اللہ عنہ ایسا بہادُر ہو نہیں سکتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ میخانۂ طیبہ پہ پہنچے والے   شربتِ دید کو پیتے نہیں پیمانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسے ہے جاں وظائف و اوراد کی درود   شعروں میں بھی ہے ''صَلِّ علیٰ'' مرکزی خیال
دینِ رسولِ پاک ﷺ کی تبلیغ کے لیے   ہے اِعتبارِ صبر و رِضا مرکزی خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں سوچتا تھا کہ شہرِ نبی ﷺ میں پہنچوں گا   بفضلِ رب مِرا تعبیر یاب خواب ہُوا
جبھی خُدا کی رحیمی سمجھ میں آئے گی   درِ نبی ﷺ پہ کبھی تُو جو باریاب ہُوا
مضامین اپنے، خُدا کے کلام سے جو لیے   یہ راہِ شعر و سخن جادۂ صواب ہُوا
حضورِ خالِق عالَم میں جب دُعا مانگی   دیارِ پاکِ نبی ﷺ میں مَیں باریاب ہُوا
جو کی کتاب شہیدی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب   یہ اِنتساب مُجھے فخرِ اِنتساب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی وہ لو دیتے ہیں   زخم مہجوریِ طیبہ کے جو پائے دِل پر
آنکھ نے سایہ نہ دیکھا تھا کبھی سرور ﷺ کا   چھا گئے لُطف و عنایات کے سائے دِل پر
میرے آقا ﷺ کی توجہ کی نظر نے میٹے   آنکھ کی راہ سے جو زخم بھی کھائے دِل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے گرنے کی تو نوبت ہی نہیں آئے گی — ہے پیمبر ﷺ کا سہارا جو سنبھلنے کے لیے
اسمِ سرکار ﷺ ہے ہر دُکھ کا مداوا لاریب — نام یہ لیتے ہیں تقدیر بدلنے کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ردائے عفو و رحمت ہم کو دے دیں رحمتِ عالم ﷺ — ردا شرمندگی کی ہے ہمارے منہ چُھپانے کو
پڑھا کلمہ مگر سرکار ﷺ سے اُلفت نہیں کرتے — سمجھ لو تم نفاق و کفر کے اِس تانے بانے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدد سرکار ﷺ سے میں مانگتا ہوں — یہی تو میں نے اپنایا عقیدہ
زمیں پر تھوک وہ گرنے نہ دیتے — صحابہ رضی اللہ عنہم کا رہا ایسا عقیدہ
میں خوش ہوں ذکرِ مولودِ نبی ﷺ پر — کِسی کا جو ہے، وہ اِس کا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کا رُخ طیبہ کی جانب ہی رہا ہے عُمر بھر — جو عقیدت ہے مِرے حرفِ ثنا میں جلوہ گر
دِل کی باتیں صفحۂ قرطاس پر ہوتی رہیں — نعت کے ہر حرف میں، ہر اِک صدا میں جلوہ گر
روشنیٔ رہنمائی اہلِ دِل پاتے رہے — سرورِ کون و مکاں ﷺ کے نقشِ پا میں جلوہ گر
جاؤ طیبہ میں کہ خود محسوس اُن کو کر سکو — ہیں جو اپنائیتیں آب و ہَوا میں جلوہ گر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمت کی سوچ طاعتِ سرور ﷺ میں ڈھل سکے — اذہان پر جو برف جمی ہے، پگھل سکے
آقا ﷺ کی جب نبوّتِ کامِل ہے آخری — کوئی نہیں جو دینِ نبی ﷺ کو بدل سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو ’’خوش آمدید‘‘ کہیں گے بہشت میں — مجموعے میرے نعت کے بسیار دیکھ کر
حیراں تھے سب ملائکہ میدانِ حشر میں — مُجھ پر عطائے سیّدِ اَبرار ﷺ دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھ کچھ جن کی ضروری ہے، وہ ہوتی جائے گی — جائے گا سرکار ﷺ کا خادِم اِرم کو شان سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتا ہوں خیال میں ہر روز ساتھ گُنبد کے، اِک منارۂ نُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ نے سہارا دیا ناتواں کو اِک اِعزاز یہ ناتوانی میں رکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شعر نکلا دِل سے مدیحِ رسول ﷺ کا آخر خریطہ بن گیا حُسنِ قبول کا
کیسے وہ حرزِ جاں کرے اسمِ نبیؐ پاک ﷺ دیکھا نہ ہو کِسی نے اگر منہ اُصول کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساری دُنیا کے جو محسن ہیں، اُنھوں نے لوگو! کوئی احسان کِسی پر تو جتایا ہوتا
آتا ابلیس تو لازم ہے کہ بندہ بنتا ایک بار آپ ﷺ کے دربار میں آیا ہوتا
جانے کرتے ہیں ثنا اوروں کی شاعر کیسے حُسنِ دُنیا نے ہمیں بھی تو لُبھایا ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لے کے جائے گا جنت میں عاصیوں کو بھی ہے لُطف دامنِ آقا ﷺ کا، آستیں کا کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرور ﷺ میں لکھ رہا ہوں سطور طُرفہ پاتا ہوں دِل میں کیف و سرور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو کر لو رہنما ہے یہی اِنسانیت کے ارتقا کا آئنہ
رحمتِ سرکار ﷺ کی تصویر کافی ہے مُجھے توڑ ڈالوں گا میں ہر اِک ماسِوا کا آئنہ
اُلفتِ سرور ﷺ سے آ سکتی ہے اِس میں روشنی خاک و آتش کا ہے اور آب و ہَوا کا آئنہ
خواب میں سرکار ﷺ کے آنے کی خوشخبری ملے توڑ ڈالوں گا میں یہ سُن کر اَنا کا آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ مصطفیٰ ﷺ تھی سایہ فگن پیچھے مدح و ثنا کے دیکھ لیا
نکلا باتونی ''عاشق'' حضرت ﷺ جِس کو بھی آزما کے دیکھ لیا

نعت گوئے نبی ﷺ کا گوہر نے — مضحکہ بھی اُڑا کے دیکھ لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پیمبر ﷺ نے سکھائی ہے وہی اِنسانیت! — ورنہ ہے سب عارضی اور واجبی اِنسانیت
قائم اِس کی حدِّ فاصِل سرورِ عالم ﷺ نے کی — سرسری اِنسانیت یا معنوی اِنسانیت
اب تو سچی بات ہی یہ ہے کہ غائب ہو گئی — نام لیواؤں میں اُن ﷺ کے، تھی کبھی اِنسانیت
میرے آقا ﷺ! آپ ہی اِس کا مداوا کیجیے — یوں کہ دُنیا میں پریشاں ہے دُکھی اِنسانیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو نعتِ پاک کی عظمت پہ پہنچا دیجیے — شاعروں سے کر رہی ہے شاعری سرگوشیاں
کان بھی اور ہونٹ بھی نعتوں سے مالا مال ہیں — کاغذی باتیں ہیں میری، کاغذی سرگوشیاں
راز کا اَفشا کیا ممنوع جب سرکار ﷺ نے — کیوں کرے گا آدمی سے آدمی سرگوشیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُژدہ دیدِ حضورِ والا ﷺ کا — ہے اطاعت گزار دُنیا کو
صرف آقا ﷺ مدد کریں گے تری — دیکھ، تو مت پُکار دُنیا کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فروغِ فن اِسے کہیے، کمالِ فن کہیے — نبی ﷺ کی مدح سے ہے شعریت کی نشوونما
مِلا ہے اُلفتِ آقا ﷺ کا درس آبا سے — بس اِس طرح سے ہوئی شخصیت کی نشوونما
مِرے وجود میں میرے حضورِ والا ﷺ نے — نہ ہونے دی ہے کبھی مصلحت کی نشوونما

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ہر چیز تو پیچھے ہی میں چھوڑ آیا ہوں — حمد ہے صرف پیمبر ﷺ کی ثنا سے آگے
میں نے خود حاضری دی ہے تو یہ محسوس ہُوا — کوئی رفعت ہی نہیں ثور و حرا سے آگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں یادِ سرورِ عالم ﷺ کے روشن ہوں چراغ — قمقموں کی عارضی سی روشنی کب تک بھلا

زندہ رہنا ہے تو کرنا زندہ ہستی کی ثنا — حُسنِ فانی کی ثنا میں شاعری کب تک بھلا
ہے مسرت دائمی مدحِ رسولِ پاک ﷺ میں — دُنیوی خوشیوں پہ کرنا ہے خوشی کب تک بھلا
کب نبی ﷺ حالت بدلوائیں گے ناہنجار کی — دَہر میں مسلم کی ناآسودگی کب تک بھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکوں سفر میں بھی دیتی ہے جانے والوں کو — دیارِ سرورِ عالم ﷺ کی رہ گزر تنہا
خُدا نے دیں کی رفاقت اُنھیں عطا کر دی — چلے جو قتلِ نبی ﷺ کے لیے عمرؓ تنہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ اِس کا مدینے کی طرف ہی کو رہا ہے — دُنیا سے ہے یوں میرا جُدا طاقِ تمنّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چمکے وہ ستاروں کی طرح چرخِ عمل پر — ہوتی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کِسی کی
دیکھو تو یہ ہے مدحِ پیمبر ﷺ کا خلاصہ — سُنّت کی مخالف نہ ہوں عادات کِسی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فردِ اعمالِ سیہ اپنی جو کرنی ہو سپید — نعت گستر حشر کے ہنگام ہو جائے کوئی
جب شفاعت پر نبی الانبیاء ﷺ کی ہے یقیں — کِس لیے وابستۂ اوہام ہو جائے کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چونسٹھ برس کی عمر مِری اِس پہ دَال ہے — میں نے کرم حضور ﷺ کا پایا جگہ جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوّلِ خلقتِ جہاں ہیں وہی — آخری بھی پیام بر وہ ﷺ ہیں
وہ خُدا کا حبیب ٹھہرے گا — رہنما جس کے عمر بھر وہ ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ پیمبر ﷺ کی عظمت نہ سمجھی — ذکاوت نہ جب تک ہوئی ضم سمجھ میں
وہ ﷺ تخلیقِ اوّل، نبی آخری ہیں — جو آئے مؤخر مقدّم سمجھ میں

اگر لفظِ ”حق“ لفظِ ”سرور“ ﷺ نہ سمجھے — کیسے آئے جنت جہنم سمجھ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرا کے غار کو دِل میں بسائیں سارے دِل والے — اُحد کا ثَور کا ہر دم جَبَل پیشِ نظر رکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطاب و فکر و قِرطاس و قلم، ہر اِک حوالے سے — جہاں کو واقعے جتنے سُناتے ہیں، اُنھی کے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نو بہ نو عمدہ ردائف میں جو نعتیں لکھیں — شعر کیا نقد کے غِربال میں ڈالے ہی نہیں؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ سے ہٹنا نہ شیطان کی مان کر — دیتا ہے ہزار خُدا کی قسم تمھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گا تو وہی دِل سے مگن اِس میں زیادہ — سمجھے گا جو سرکار ﷺ کی مِدحت کو عبادت
توفیق مِلے تُجھ کو کہیں اِس پہ عمل کی — کہتا ہے تو سرکار ﷺ کی اُلفت کو عبادت
بس شرط یہ ہے، قلب کی گہرائی سے کہیے — پھر کہیے گا اظہارِ عقِیدت کو عبادت
رکھو گے اگر پیشِ نظر حکم خُدا کا — مانو گے پیمبر ﷺ کی اطاعت کو عبادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سر خمیدہ اِس جا پاتا ہے سربُلندی — در پر نبی ﷺ کے، میں بھی آیا ہوں سر جُھکا کے
پکڑا گیا تھا یوں تو اپنے عمل کے ہاتھوں — لے آئے ساتھ اپنی، آقا ﷺ مُجھے چُھڑا کے
وہ خوش نصیب بندے اللہ کو ہیں پیارے — مادِح مِرے نبی ﷺ کے، جو لوگ ہیں سدا کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کنایہ تک نہ ہو جس میں مدیحِ پاک سرور ﷺ کا — مِرے نزدیک ایسا شعر تو بیکار ہوتا ہے
کریم آقا و مولا ﷺ کی توجّہ اور بڑھتی ہے — اگر اِظہار جذبوں کا سرِ دربار ہوتا ہے
جو غازی ہے، جو اصلاً صاحبِ کردار ہے بندہ — نبی ﷺ کے دشمنوں سے برسرِ پیکار ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرفانِ مصطفیٰ ﷺ کے سِوا کیسے ہو سکے — عرفانِ کبریا ہو کہ عرفانِ کائنات
اِس کا سبب ہے ذات رسولِ کریم ﷺ کی — اللہ نے بڑھائی ہے جو شانِ کائنات
اصحاب رضی اللہ عنہم، اہلِ بیت علیہ السلام، ولی رحمۃ اللہ علیہ سارے پھول ہیں — پھولا پھلا حضور ﷺ سے بُستانِ کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں ذکر ہوتا ہے اکثر نبی ﷺ کا — تو رشکِ محل کیوں نہ ہو میری کٹیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو کہتے ہیں جنّتُ الفردوس — ہے اطاعت گزار کے قابل
اِلتفاتِ حضور والا ﷺ ہے — ہر قصیدہ نگار کے قابل
میرے سرکار ﷺ کی عنایت ہے — سب صِغار و کِبار کے قابل
تُو نے شکوہ کیا پیمبر ﷺ سے — ہے خطا اِعتذار کے قابل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھی تو کِسی نے بھی نہیں، پر یہ سُنا ہے — معراج میں پنہاں تھیں نہایاتِ تحیُّر
طیبہ کے گلی کوچوں میں مَیں خوب پھرا ہوں — دیکھی ہیں وہاں میں نے کراماتِ تحیُّر
پائی ہیں جو بندوں پہ عنایاتِ نبی ﷺ کی — محمودؔ ہے دانندۂ اِثباتِ تحیُّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شغلِ نعت میں خلوت گزینی — نہیں ویسے تو میں مردُم گزیدہ
نبی ﷺ کی نعت کا مضمون باندھو — مخمس ہو، غزل ہو یا قصیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتایا اِس کو اسمِ پاکِ سرور ﷺ — کوئی جو پوچھتا میرا عقیدہ
رِضائے رب رِضائے مصطفیٰ ﷺ ہے — یہی اِک فلسفہ میرا عقیدہ
ہے تقلیدِ خُدا نعتِ پیمبر ﷺ — یہ ہے راحت فزا میرا عقیدہ
لگی ہے گُنبدِ خضرا کی جانب — نظر کا زاویہ میرا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعوتِ پاکِ نبی ﷺ میں مِرے کلام کا ہے — شمار روز و شب و سال و ماہ پر موقوف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کے دریوزہ گر سے کمتر ہے — ہو کوئی شاہ چاہے شاہوں کا
شہرِ سرور ﷺ میں مَیں خموش رہا — حوصلہ دیکھ کر نگاہوں کا
لُطفِ سرور ﷺ پہ ہو یقین جسے — کیا اثر اِس پہ اِشتباہوں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر اہم سمجھو اِتبّاعِ نبی ﷺ — ہے یہی آگہی کی پہلی کرن
روح کو، جاں کو جگمگاتی ہے — راہِ طیبہ کی اعتباری کرن
اپنے رب سے ''عظیم'' کہلائی — مہرِ اخلاق کی طلائی کرن
میرا مضمون ہے آفتابِ قِدم — اور مضمون کی ہے سُرخی کرن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہَوا اپنائیت کی دیکھی جو اٹکھیلیاں کرتی — مِرے ہمراہ تھی طیبہ میں حیرانی بھرا لمحہ
جونہی دِل میں نبی ﷺ کی یاد کی مشعل ہوئی روشن — ضیا افگن تھیں کیفیّاتِ وجدانی بھرا لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ خلّاقِ جہاں سے راستہ میرے لیے — شہرِ محبوبِ خُدا ﷺ کا جانا پہچانا ہُوا
مانگنا رب سے نبی ﷺ کا واسطہ دیتے ہوئے — خدمتِ سرکار ﷺ ہی میں ہاتھ پھیلانا ہُوا
میں مبلّغ بھی درودِ پاک کا، شاغل بھی ہوں — یہ وظیفہ فضلِ رب سے میرا روزانہ ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلسۂ سیرت بھی ہے تقریب اِسی انداز کی — محفلِ مولود بھی جو اِجتماعِ نعت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُورِ سرور ﷺ دیکھنے کو چاہیے نُورِ بصَر — مہر چاہے جتنا چمکے بے بصر کے سامنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محب جب آپ ہے اللہ اُن ﷺ کا
تو اُن ﷺ کے مرتبے کو کون پہنچے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے طیبہ حاضری کی مسرّت جو مستقل
تو دوریٔ مدینہ کے غم بھی ہیں مُستَنَد

افلاک و عرش کی جو مسلّم ہے اہمیت
ذرّاتِ خاکِ ارضِ حرم بھی ہیں مُستَنَد

احسان ہیں خُدا کے بھی برحق جہان پر
اور پھر نبی ﷺ کے فیضِ اَتَم بھی ہیں مُستَنَد

جو کچھ کہا خُدا نے، کوئی اِس میں شک نہیں
ارشادِ پاکِ شاہِ اُمم ﷺ بھی ہیں مُستَنَد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احساس جو ہے خاکِ مدینہ میں نمو کا
دیتا ہے وہی خُلد کے گلزار کا اِدراک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پندرھواں سال آ رہا ہے، رب کا ہے ایسا کرم
ہم مدینے کی طرف جاتے ہیں فرطِ شوق سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبۂ اقدس کو جا، اور پھر کہیں پر بھی نہ جا
ایک ہی دَر کا گدا بن اور ہرجائی نہ ہو

تُو تہِ دِل سے درودِ پاک اگر پڑھتا رہے
کیسے ممکن ہے کہ اُلفت کی پذیرائی نہ ہو

خالقِ عالَم کی اُس بندے پہ کیونکر ہو عطا
جس کے سر پر رحمتِ محبوبِ حق ﷺ چھائی نہ ہو

حق شناسی کا اگر دِل سے تمنّائی ہے تُو
ملحِد و زندیق مت بن اور مرزائی نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمتی ہو کے، درود اُن ﷺ پہ تو کم پڑھتا ہے
تیرے کردار پہ غفلت کا یہ دھبّا کیسا

عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص نظر بھر کے نہ جِس کو دیکھیں
کیا کہوں، میرے نبی ﷺ کا تھا سراپا کیسا

ہم نے یہ اسمِ پیمبر ﷺ کا اثر دیکھا ہے
ایک لمحے میں ہر اِک درد تھا عنقا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کا ہے سدِّباب اطاعت حضور ﷺ کی
جتنا بُرائیوں کا ہے پرچار دَہر میں

افسوس، ہم کو یاد نہیں فقرِ مصطفیٰ ﷺ
دولت ہی صرف رہ گیا معیار دَہر میں

اے وائے، مصطفیٰ ﷺ کی محبت سے دُور ہیں — کچھ صاحبانِ جُبّہ و دستار دَہر میں
فکرِ نبی ﷺ سے جن کا تعلّق نہیں ذرا — کھلا رہے ہیں آج وہ فنکار دَہر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا ہے قلم کا مطمح و مقصد سِوائے نعت — رکھتی ہیں اِک یہی ہدف گویائیاں تمام
طیبہ کی جِس کو دُھن ہو گئی، اُس پہ کِس لیے — کرتے ہیں ضائع لوگ دِل آرائیاں تمام
اظہر کے ساتھ بانوے(۹۲) میں غارِ ثور تک — میں صَرف کر کے پہنچا توانیاں تمام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے نبی ﷺ کی قُدرت و رحمت پہ دَال ہے — حاصل شدہ قبالۂ جنّت کا حرف حرف
سچا کِیا ہے اُن ﷺ کے خُدائے کریم نے — سرکار ﷺ کی ہر ایک بشارت کا حرف حرف
حُضّار کے دِلوں میں اُترتا چلا گیا — مدحِ نبی ﷺ میں میری خطابت کا حرف حرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر کے روایت اور درایت کا اِہتمام — قائم دِلوں میں کی گئی ہے حُرمتِ حدیث
اِس کو مُحدِثین نے یوں مُنضبِط کِیا — روشن مثالِ مہر ہوئی صُورتِ حدیث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنھیں بچانے کو، اُن کے بنے شفاعت گر — تمام عاصیوں کا، کر کے مصطفیٰ ﷺ احساس
جگاؤں کیسے میں سوتے میں اپنے آقا ﷺ کو — یہ کر رہا تھا فرستادۂ خُدا احساس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو ہو احساسِ ہجرِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ — چین ممکن ہی نہیں، پائے کِسی کل صبح تک
ایستادہ باغِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں رات بھر — جو رہے گا، پا ہی لے گا وہ کوئی پھل صبح تک
رات بھر بشریتِ سرور ﷺ کا وہ کرتا تھا وعظ — میں نے رکھا خانۂ دِل کو مُقفّل صبح تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھے اِس تصوّر نے معراج بخشی — میں قدمین میں ہُوں، مِرا سر جُھکا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ رسا ببارگہِ کبریا ہُوا — پائی جو بارگاہِ رسالت پناہ ﷺ کی
اِس پر نگاہِ لُطف و کرم کبریا کرے — شفقت ہو جس پہ سرورِ رحمت پناہ ﷺ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"محمد" اور سورہ "آلِ عمراں" یاد آتی ہے — "زباں پر میری، جس دَم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرور ﷺ پہ اعزازِ جبیں سائی جو مِل جائے — نہ کیوں ٹھوکر پہ اپنی، بندہ سب لعل و گہر رکھّے
ثنا لازم ہے آقا ﷺ کی، مگر احکام بھی مانے — عمل کے بل پہ بندہ اِمتیازِ خیر و شر رکھّے
جو ہو آئے مدینے سے، ہمہ اوقات وہ بندہ — نگاہوں میں نبی ﷺ کے شہر کی ہر رہگزر رکھّے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت کے سیلِ آب کی سیرابیاں نہ پوچھ — یادِ نبی ﷺ میں آنکھ نم آلود ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھے اُن میں چند بندے مصطفیٰ ﷺ کے — مِلے یوں تو ہمیں بندے ہزاروں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ پہ احسان کرنا چاہے تو — باتیں اُن ﷺ کی مُجھے سُنائے کوئی
یادِ سرکارِ ہر دو عالم ﷺ میں — بھیگی آنکھیں مُجھے دکھائے کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ نبی ﷺ کہ جس نے اخوّت سکھائی تھی — اِس کے بغیر دُنیا میں ہیں خواریاں بہت
میرا تو شغلِ نعتِ پیمبر ﷺ ہے مستقِل — آتی ہوں راس لوگوں کو بیکاریاں بہت
سرکار ﷺ دیکھ لیجیے، اپنا یہ حال ہے — دُنیا کمانے کے لیے "دینداریاں" بہت
اپنوں کے ہاتھوں خوار ہوئے ہیں حضور ﷺ ہم — مذہب کے نام پر بھی ہیں غدّاریاں بہت
محمود خود کریں گے مدد وہ، کہ ہیں ترے — اندوہ و درد کافی تو لاچاریاں بہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہاں خانۂ قلب سے جو نِکالی — تو فریاد پہنچے گی خیرُ البشر ﷺ تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ اِس پہ نہ کیوں اِلتفات فرمائیں — نبی ﷺ کو دے جو کوئی شخص واسطہ رب کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ مصطفیٰ ﷺ سے ہیں چلتے — رب کے جتنے بھی کارخانے ہیں
پاسِ نعلِ نبی ﷺ کا نقش رکھو — نقش باطل کے گر مٹانے ہیں
اُن میں ہے اِک درود سرور ﷺ کا — رب نے جو سائباں تانے ہیں
گائے تھے نعت کے جو بچپن میں — لب پہ اب تک وہی ترانے ہیں
روشنی بڑھتی جائے روز و شب — نعت کے یوں دیئے جلانے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ خُدا آپ ﷺ تھے، جنّت مجھے دی تھی — سرکار ﷺ حسیں، آپ کا وعدہ بھی حسیں تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسا آقا ﷺ کا حُسن انوکھا تھا — کب کِسی کو بھی بدحواس کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنتہا بھی کرے گا رب اُن پر — میرے آقا ﷺ سے ابتدا کر کے
نعت پڑھتے ہوئے چلو تو سہی — راہِ اُلفت میں حوصلہ کر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر میں رُستگار ہوں گا مَیں — وہ توجُّہ جو مُنعطف ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی بات کہاں مولوی کی محفل میں — وہاں بہشت ہی کا بھاؤ تاؤ پاؤ گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ کبریا میں آ گئے ہیں — ہُوئے جو نعت گو خیرُ البشر ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں آئے گرچہ کئی ماہ ہو گئے — روح و دِل و نظر ہیں معطّر اُسی طرح
میں بھی قصیدہ خواب میں اُن ﷺ کو سناؤں گا — آقا حضور ﷺ دیں مُجھے چادر اُسی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن سے استمداد کی خواہش، اُمید الطاف کی — ہے مسلّم اِس قدر، دیدہ وری ہے مُعترِف
میزبانی کی ہے اُن ﷺ کی لامکان و عرش نے — رفعتِ سرور ﷺ کا، چرخِ چنبری ہے مُعترِف
وہ عطا فرمائی رب نے دانش و حکمت اُنھیں — علم واقف اُس سے ہے، دانشوری ہے مُعترِف
موت آئے تو کِسی کو مسکنِ سرکار ﷺ میں — وہ ہے، جِس کی زندگیٔ دائمی ہے مُعترِف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجازت مصطفی ﷺ جب تک نہ دیں، کچھ ہو نہیں سکتا — کِسی کو کیا بتاؤں میں کہ کیا کچھ ہے چُھپا دِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فنا پذیر ہوئی ظلمتوں کی ویرانی — نبی ﷺ کے نُور سے روشن ہُوا ہے رُوئے بقا
نبی ﷺ کی یاد سے غافِل نہ ایک پل رہنا — تو رُوبرُوئے فنا ہو کہ رُوبرُوئے بقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر کے احساناتِ سرور ﷺ کو فراموش، آخرش — کِس لیے کرنے چلے ہیں لوگ کفرانِ حیات
رحمتِ سرکار ﷺ ہر مشکل میں تھی یاور مِری — جھیلنے کو تو بہت جھیلے ہیں بحرانِ حیات
زندگی سب کو مِلی ہے میرے آقا ﷺ کے طفیل — مانگتے ہیں ہم سے کیوں کچھ لوگ تاوانِ حیات
کرتے ہیں اِعراض جب حکمِ رسولِ پاک ﷺ سے — گویا قائم رکھ نہیں پائے ہیں میزانِ حیات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون ہے، جو نہ عِلم رکھتا ہو — خاکِ طیبہ ہے کیمیا کیسی
جو کو اُلفت نبی ﷺ سے ہے، اُس کی — زندگی ہو گی بے ریا کیسی!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے تواریخ کے صفحوں پہ لکھّیں — جاںنثاری کی حکایات نہ دیکھی نہ سُنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوکبِ قسمت رہا اُس شخص کا روشن تریں
حرفِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ جِس کا مقدّر ہو گیا

کثرتِ تذکارِ نُورِ مصطفیٰ ﷺ کا فیض ہے
زندگی کا ایک اِک لمحہ منّور ہو گیا

پا نہیں سکتا کوئی پہنائیوں کی اِنتہا
ایک چھینٹا ابرِ رحمت کا، سمندر ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمائیں گے محبوبِ خُدا ﷺ میری سفارش
وا ہو تو ذرا دستِ دُعا میری طرف سے

آقا ﷺ کو خطاؤں پہ مِری، حرفِ ندامت
خود ہاتفِ غیبی نے کہا میری طرف سے

کیوں شاملِ حال اپنے ہو آقا ﷺ کی توجّہ
جب ختم نہ ہو پائے اَنا میری طرف سے

احکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل کچھ تو کروں میں
ہو کوئی تو سامانِ وفا میری طرف سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ خوش نصیب شخص ہے، دَر پر حضور ﷺ کے
وہ جِس کا روز دستِ تمنّا دکھائی دے

قسمت پہ اُس کی، رشک کرو، خواب میں سہی
جس کو نبیٔ پاک ﷺ کا چہرہ دکھائی دے

محشر میں اور جو بھی کچھ ہونا ہے، ہو رہے
مُجھ کو نبی ﷺ کی صورتِ زیبا دکھائی دے

آقا ﷺ کی عظمتوں کا پتا کیسے چل سکے
آنکھوں کے آگے جب کوئی پردہ دکھائی دے

محمود کے مقام پہ ہوں گے رسولِ پاک ﷺ
محشر میں اِک یہی تو سہارا دکھائی دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے کس بھی ہیں، بے بس بھی ہیں دُنیا میں مسلماں
تسکین و طمانینت توقیر عطا ہو

سرمائے کی خواہش، نہ وجاہت کی ضرورت
سرکار ﷺ ہمیں ثروتِ توقیر عطا ہو

ہر نعمتِ خالق کے جو سرکار ﷺ ہیں قاسم
پھر ہم کو بھی کچھ نعمتِ توقیر عطا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ سرکار ﷺ کی رحمت نے مدد کی ہو گی
اپنے عصیاں پہ کِسی دم جو تو پچتایا ہو

اِس میں احساس تھکن تک کا نہیں ہوتا ہے
راہِ طیبہ میں کوئی کِس لیے ستایا ہو

اُس کو کیسے نہ عمر رضی اللہ عنہ کہ کے پُکاریں سارے
جِس کو خود سرورِ کونین ﷺ نے اپنایا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت کا جو تم داعیہ رکھتے ہو نبی ﷺ سے — احکام کی تعمیل بھی بے چون و چرا ہو
یہ ہو گا ترا جانبِ افلاک ترفُّع — مقصد ہی اگر حاضریِ ثور و حرا ہو
جو فیصلہ میزاں کا ہے، وہ پل میں بدل جائے — اک جُنبشِ ابرو سے گنہگار رِہا ہو
گر نُورِ نبی ﷺ دیکھنا ہو شپرّہ چشمو! — قُرآں کو پڑھو اِس کے لیے کور نگاہو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مگن رہتا ہوں محبوبِ خُدا کی نعت میں — ہے ذکاوت، زیرکی ہے اور دانائی مِری
دوریِ طیبہ کے گیارہ ماہ کو وہ دیکھ لے — جانچنا چاہے اگر کوئی شکیبائی مِری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی اطاعت، اِس کی اطاعت ہے بے گماں — آقا ﷺ جسے مِلے ہیں، اُسی کو خُدا مِلا
خدّامِ در حضور ﷺ کے ہیں بادشاہ گر — زیرِ قدم اُنھی کے تو ظلِّ ہُما مِلا
ممکن ہی کب رہا ہے، مِرا سر کہیں جُھکے — جب اُلفتِ رسولِ خُدا ﷺ کا عصا مِلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنا ابرِ عطائے مصطفیٰ ﷺ چترِ کرم گُستر — گہر جو تیرتے دیکھے ہمارے دیدۂ تر میں
سِوائے مِدحتِ محبوبِ خلّاقِ دو عالم ﷺ کے — نہیں ہے کوئی اِک اچھائی بھی عاداتِ احقر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی ہے فیضِ کرم صاحب "رَفَعنَا" کا — کہ ہم نے نعتِ نبی ﷺ کہہ کے رِفعتیں دیکھیں
طوافِ کعبہ کے دوران تھیں جو اہلِ زباں — وہ ہم نے طیبہ میں مبہوت صورتیں دیکھیں
دِکھائے معجزے جِس وقت میرے آقا ﷺ نے — بڑے بڑوں کی نگاہوں میں حیرتیں دیکھیں
فلک سے پوچھ لو، اُس نے رسولِ آخر ﷺ سے — درختوں پتھروں تک کی بھی چاہتیں دیکھیں
صحابہ رضی اللہ عنہم کہ کے اُنھی پر خُدا ہُوا راضی — جنھوں نے میرے پیمبر ﷺ کی عادتیں دیکھیں
خُدا کے فضل سے پیشِ مُواجہہ پایا — کبھی جو ہم نے تخیل کی طاقتیں دیکھیں
ہوئی ہے مدحِ نبی ﷺ کی طرف اِسے رغبت — مِرے خیال کی جس جس نے نُدرتیں دیکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل سے اُلفتِ سرکار ہر عالم ﷺ کے متوالے
نبی ﷺ کے دشمنوں سے برسرِ پیکار آئے ہیں

نچھاور موت پر ان کی، حیاتِ جاودانی ہے
جو ناموسِ نبی ﷺ پر جان اپنی ہار آئے ہیں

نبی ﷺ کے نام کی حرمت پہ ہم بھی، اے جہاں والو!
شدائد جھیلنے کے واسطے تیار آئے ہیں

درِ خیبر سہی، کیسی نظر کی تاب لائے گا
لعاب آنکھوں پہ لے کے حیدرِ کرار ؓ آئے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لاہور میں بھی اُس پر رحمت ہے طیبہ جیسی
محبوبِ حق ﷺ سے جو بھی جی کو لگائے یکساں

سرکار ﷺ نے دِیا ہے ایسا نظام، جِس نے
اچھائی اور بُرائی، دونوں جتائے یکساں

ایسی مِرے نبی ﷺ ہی کی ایک شخصیت ہے
جو جلوت اور خلوت میں سچ سنائے یکساں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسلّم اِک حقیقت ہے یہی، آقا ﷺ کی نُصرت سے
کہ غلبہ حق کو ہوتا ہے عطا، آخر کو باطل پر

تُو اسمِ اعظمِ آقا و مولا ﷺ اِس میں لیتا جا
تری کشتی، ارے او بے خبر! پہنچے گی ساحل پر

سبق خُلق و مروّت کا دیا وہ میرے آقا ﷺ نے
کہ پرتو اِس کا ہے سارے طریقت کے سلاسل پر

مُجھے لگتا ہے، شامل نعت کی محفل میں ہے رب بھی
عجب کیفیتیں طاری ہوئی جاتی ہیں محفل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابہ ؓ کی عظمت کے قُربان جائیں
رہے دیکھتے رب کے مظہر نبی ﷺ کو

خُدا آپ فریاد میری سُنے گا
پُکارے گا جِس وقت احقر نبی ﷺ کو

عمل پر نہیں اُن کے حکموں کا پرتو
کروں یاد میں دِل میں کیونکر نبی ﷺ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان دیتا ہے مگر زندہ ہے جیسے میں کہ تو
حرمتِ سرکار ﷺ کا اِک اِک سپاہی ہُو بہُو

فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سے یارو، یہ حقیقت کُھل گئی
ہاتھ ہے سرکار ﷺ کا دستِ الٰہی ہُو بہُو

کیوں احادیثِ نبی ؓ پر ہم عمل پیرا نہیں
ہے کلام اُن ﷺ کا، کلام اللہ کا ہی ہُو بہُو

تا قیامت ہے حکومت جن کی ہر اِک چیز پر
روزِ محشر بھی اُنھی کی ہو گی شاہی ہُو بہُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ محشر لگائے گا جو اُن کے نام کا نعرہ
وہ لے جائے گا سب لوگوں سے سبقت ایک ہی پل میں

نظر جس وقت اُٹھے گی ہماری سمت آقا ﷺ کی
تو پا جائیں گے ہم بھی اذنِ جنّت ایک ہی پل میں

مِرے قلب وجگر میں، روح و جاں میں، فضلِ خالق سے
سرایت کر گئی آقا ﷺ کی اُلفت ایک ہی پل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت مصطفیٰ ﷺ کی ہوگی دِل میں، لب پہ مدّاحی
تو ہم عُسرت زدہ لوگوں کی ثروت منکشِف ہو گی

جسے احساس ہو سرکار ﷺ سے رب کی محبّت کا
اُسی انسان پر طیبہ کی حُرمت منکشِف ہو گی

جو جویائے حقیقت سامنے پائے گا منزل کو
درودِ مصطفیٰ ﷺ کی اِس پہ آیت منکشِف ہو گی

رہے جو غیر متعلق سے دُنیا میں، سرِ محشر
نبی ﷺ کی نعت کی اُن پر ضرورت منکشِف ہو گی

نقوشِ پائے محبوبِ خُدا ﷺ کو رہنما کر لو
اِسی اِقدام سے راہِ ہدایت منکشِف ہو گی

جو ناموسِ پیمبر ﷺ کی اہمیّت سمجھتے ہیں
اُنھی پر اہلِ اُلفت کی عزیمت منکشِف ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظلمتِ ہجر میں دوزخ کی طرح جلتے ہیں
دورئ شہرِ پیمبر ﷺ نے چھڑائی چھاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ بندہ و رب کے ہیں درمیاں برزخ
فضائے طیبہ خُدا کا پتا بتاتی ہے

فقط ہے نسبتِ محبوبِ خالقِ عالم ﷺ
خُدا سے بندۂ بیکس کو جو مِلاتی ہے

قدم تو چلتے نہیں اپنے راہِ آقا ﷺ پر
زبان اُلفتِ سرور ﷺ کے گیت گاتی ہے

کوئی اطاعتِ سرور ﷺ کا خیال ہے کہ نہیں
ہمیں محبّتِ سرکار ﷺ آزماتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِس سے ہے مستنیر مِرا دِل بھی، روح بھی
میرے لیے تو ایسا دیا ہے شعورِ شعر

یہ ماسِوا کی سمت کبھی دیکھتا نہیں
یوں آشنائے حمد و ثنا ہے شعورِ شعر

اِطلاق اِس کا مدحِ نبی ﷺ کے سِوا ہو کیوں
سرکارِ دو جہاں ﷺ کی عطا ہے شعورِ شعر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچا نہ کوئی عطائے حضورِ انور ﷺ سے
سبھوں کو سرورِ کونین ﷺ نے نہال کِیا

تمام عمر گزاری نبی ﷺ کی یادوں میں
نہ کچھ شمارِ شب و روز و ماہ و سال کِیا

حضور ﷺ کو نہ پسند آئی ہے کمی بیشی
ہر ایک کام اُنھوں نے بہ اعتدال کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے اب بُلایا جا رہا ہوں
نواسی(۸۹) تک رہا تھا نارسیدہ

جہاں میں ''نعت'' فضلِ مصطفیٰ ﷺ سے
ہے تنہا ایک ماہانہ جریدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غریبوں، بیکسوں، مظلوم انسانوں کے کام آنا
جنابِ رحمتِ عالَم ﷺ کی سُنّت کا تقاضا ہے

حضوری کی اِسے محمودؔ کچھ گھڑیاں میسّر ہوں
نبی ﷺ کے نام لیوا کی سعادت کا تقاضا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے کر ہمیں اطاعتِ سرکار ﷺ کا سَبَق
گویا کہ کبریا نے تھمائے نئے چراغ

ہر نُور مستعار ہے نُورِ رسول ﷺ سے
کیا ڈھونڈتے ہیں اپنے پرائے نئے چراغ

روشن جو پہلے تھے، اُنھیں بُجھنے نہیں دِیا
یادِ نبی ﷺ میں گو کہ جلائے نئے چراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ آپ کی اُمت کو ساری دُنیا میں
لیے ہوئے ہے لپیٹے میں واقعات کا جال

حضور ﷺ باندھا ہے مغرب نے اہلِ دانش کو
کہیں لُغات کا ہے اور کہیں نکات کا جال

حضور ﷺ ''آئی ٹی'' کے پر خباثت نے
ہماری گرد بُنا ہے تعیُّشات کا جال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے چاہا کہ اِس کا مِثل نہ ہو
یوں تھا بے سایہ وہ تنِ پُرنور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آتی ہیں اِس میں اور بہت سی روانیاں
کرتی ہے مصطفیٰ ﷺ کی جو موجِ رواں صفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازرُوئے قرآں جو اطاعت ہے رسولِ حق ﷺ کی — ہے وہی خالقِ عالَم کی اطاعت برحق
سایۂ رحمتِ سرور ﷺ میں ہوئی ہے معدُوم — گرچہ تھی حشُر کے سورج کی تمازت برحق
اُن ﷺ سے اُلفت جو نہیں ہے تو یہ گمراہی ہے — راہِ اُلفت ہی تو ہے راہِ ہدایت برحق
خواب جو طیبہ پہنچنے کا نظر آیا تھا — نکل آیا تھا وہی خوابِ مسرت برحق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر بار نئی نعت سے خوشحال ہُوا ہوں — اِس طرح سے کام آئی ہیں تنہائیاں میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ تھا گاؤں پہلے، اور کچھ نامور نہ تھا — اُن ﷺ کے قدوم سے ہُوا حُرمت کا مُستحِق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری دُعا نے پر جو لگائے درود کے — اِک آن میں اُڑان سُوئے آسمان لی
خدمت نہ مَرتے دم بھی مَیں چھوڑوں گا نعت کی — میں نے خُدا کے فضل سے یہ دِل میں ٹھان لی
ہر کامیابی فوج کے دامن میں آ پڑی — سرکار ﷺ نے جو ہاتھ میں اپنے، کمان لی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے کرم سے، لُطفِ نبیٔ کریم ﷺ سے — مدحِ رسول ﷺ کا مُجھے دفتر عطا ہوا
آقائے کائنات ﷺ کے دربار سے مُجھے — جو کچھ عطا ہوا ہے، وہ بہتر عطا ہوا
میں نے تو جو نہ مانگا تھا، وہ بھی دِیا گیا — کیا جانیے، یہ سب مُجھے کیونکر عطا ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے قبولِ درِ رسولِ خُدا ﷺ — میرا جو کاغذی اثاثہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منفرِد ہر شہر سے شہرِ نبی ﷺ ہے، ویسے تو — ایک ہی جیسے ہُوا کرتی ہے مٹّی ہر جگہ
دِل کی گہرائی سے نامِ مصطفی ﷺ لیتے رہو — اِس طرح پاؤ گے لوگو، کامیابی ہر جگہ
ذرّہ ذرّہ اِس کرم کا شاہِد عادِل ہُوا — جاری ہے سرکار ﷺ کی بیکس نوازی ہر جگہ

رحمتِ سرور ﷺ سے گوشہ تک کوئی خالی نہیں
کیوں نہ ہر سرکار ﷺ کی مِدحت طرازی ہر جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محروم کی سمجھ میں وہ آئے گی کِس طرح
جو کیفیت حضور ﷺ کے دَر پر رَسا کی ہے

تا مرگ نعتِ سرورِ عالم ﷺ کہوں گا مَیں
تکریم قدسیوں میں مِرے اِدّعا کی ہے

ہر وقت محوِ فکر و فنِ نعت ہو گیا
گو ہوں فنا پذیر، عنایت بقا کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یقیں، لپکیں گے شافع مصطفیٰ ﷺ اِمداد کو
دیکھتے ہی حشر میں صورت کِسی غم گین کی

بھیج آقا ﷺ پر درود، اور اِلتجا خالق سے کر
یوں نظر آ جائے گی صُورت تجُھے تسکین کی

فخر کی اِک لہر ہی اُٹھتی ہے میرے قلب سے
مَیں نے جو اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کی تضمین کی

نعت کی خود بھی کُتب میں نے بہت تصنیف کیں
اور بہت مجموعہ ہائے نعت کی تدوین کی

فضلِ رب سے نعت کی خدمت کیے جاتا تھا مَیں
مُجھ کو حاصِل تھی مدد اِس باب میں نسرینؔ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اور اِس سے بڑھ کے مُجھے حافظے کا کیا کرنا
وہ جِس کو نعت ہو ازبر، وہ اور کیا چاہے

مقامِ کعب رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ خیال کرو
جسے عطا ہوئی چادر، وہ اور کیا چاہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل سے نبی ﷺ کی نعت کہہ اور اپنے آپ کو
بندِ گُنہ سے، بندِ سزا سے رِہا سمجھ

اچھے بُرے کا فرق بتایا حضور ﷺ نے
اچھّے کو اچھّا کہہ تو بُرے کو بُرا سمجھ

تجُھ کو مِلی جو معرفت ربِّ کریم کی
یہ بھی مِرے کریم نبی ﷺ کی عطا سمجھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُرے اعمال کچھ تیرے بھی کم ہوں
شفاعت تو تیرے سرور ﷺ کریں گے

عطا کرنے کی خاطِر آپ آقا ﷺ
ہمیں بھی سائلِ چادر کریں گے

سحابِ لُطف آئے گا اُمڈ کر
گزارش یوں سرِ کوثر کریں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ سے پوشیدہ کوئی اور نہیں ‏ ‏ اُن ﷺ کے پیشِ نظر ہے ہر جانب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علم و حکمت ہی سے کھولے سارے عُقدے دَہر کے ‏ ‏ ہر قدم آقا ﷺ کا تھا علم اور حکمت کا ثبوت
سن اٹھاسی(۸۸) تک نہ مَیں طیبہ میں حاضر ہو سکا ‏ ‏ دے رہا تھا خود مِرا دِل داغِ حسرت کا ثبوت
قتل اِس کا، جو کرے اِقدامِ توہینِ رسول ﷺ ‏ ‏ اِس سے بڑھ کر اور کیا مومن کی غیرت کا ثبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ حُسنِ حال کا جو مدحِ مصطفیٰ ﷺ سے ہے ‏ ‏ فقط ہے فردا کے نقش و نگار کی خاطر
جو سچ کہوں تو مِرے شعرِ نعت سارے ہیں ‏ ‏ نبی ﷺ کے روضے کے قُرب و جوار کی خاطر
وہیں پہ فضلِ خُدا سے بُلایا جاتا ہوں ‏ ‏ مِری اِرادتیں ہیں جِس دیار کی خاطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر کو جُھکاؤ گے تو دیکھ لو گے ‏ ‏ مدینے کے ذرّوں کی نُورانیت کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸واں مجموعۂ نعت

تجلیاتِ نعت

خواجہ حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد اور ۵۳ نعتیں

میر کے بعد بے نوا محمود
ہے مزارعِ زمینِ آتش کا

سنِ اشاعت: ۲۰۰۴ء

صفحات: ۸۸

انتساب

نُورِ نبوّت کی تابانیوں کے نام

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حمد

''مصروفِ حمد جب کبھی میرا قلم ہُوا'' — مدحِ نبی ﷺ میں اِک نہ اِک مصرع رقم ہُوا
میں نے کوئی سوال جو سرکار ﷺ سے کیا — مُجھ پر کرم خُدا کا، خُدا کی قسم ہُوا
جب بارگاہِ ربّ و نبی ﷺ کا کِیا ہے قصد — ساماں پلک جھپکتے میں سارا بہم ہُوا
لب پر ترے نہ حمد، نہ نعتِ حضور ﷺ ہے — یکساں ترا وجود ہُوا یا عدم ہُوا
وہ جس نے پھول پیش کیے حمد و نعت کے — قسمت میں اُس کی، سُنبلستانِ ارم ہُوا
محسوس جب کیا کہ نبی ﷺ دِل میں آ گئے — فضلِ خُدائے پاک سے یہ دِل حرم ہُوا
محمودؔ میں حصارِ عطائے خُدا میں تھا
مدحِ نبی ﷺ میں شعر جو اِک صبح دم ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس سرزمین پہ کیسا خُدا کا کرم ہُوا — طیبہ قدومِ سرورِ دیں ﷺ سے حرم ہُوا
اُس کی بُلندیوں کو نہ پائے گا آسماں — سر جس کا پیشِ روضۂ سرکار ﷺ خم ہُوا
بارانِ اِلتفاتِ پیمبر ﷺ برس پڑی — ہجرِ نبی ﷺ میں دیدہ اگر میرا نم ہُوا
خاکِ مدینہ کے وہ مماثل نہ ہو سکے — باغِ جہاں ہُوا کہ وہ باغِ ارم ہُوا
کندہ جو ہو گیا ہے سرِ عرش و لامکاں — میرے حضورِ پاک ﷺ کا نقشِ قدم ہُوا
گر اُلفتِ حبیبِ خُدا ﷺ قلب میں نہ ہو — کیا فرق ہے، وجود ہُوا یا عدم ہُوا
مدحِ رسولِ پاک ﷺ کی جس کو خوشی مِلی — اُس کو یہاں وہاں نہ کوئی ہَمّ و غم ہُوا
دِل سے جو اُن ﷺ کے نام کی میں نے دُہائی دی — لُطفِ نبیُ ہر دو جہاں ﷺ ایک دم ہُوا
پندرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں نعت کو — وصف ایک بھی کسی سے نہ اب تک رقم ہُوا
محمودؔ اُن ﷺ کا حکم رواں ہے جہاں تہاں
زیرِ نگیں ہے اُن کے، عرب یا عجم ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت طیرِ فکر و تخیّل کے پر کُھلے
شہرِ نبی ﷺ کی مدح میں میرے ہُنر کُھلے

اُمت کی مغفرت کے لیے عہد لے لیا
رب کے حضور جب لبِ خیرُ البشر ﷺ کُھلے

"صَلِّ عَلَی النَّبی ﷺ" کی وساطت کا فیض ہے
دستِ دُعا اُٹھیں تو اجابت کا دَر کُھلے

معراج کے لیے تھا یہ خالق کا اِہتمام
آقا ﷺ گئے تو گنبدِ بے در کے در کُھلے

باتیں جو بالمشافہہ اپنے خُدا سے کیں
معراج پر پہنچ کے شہِ بحر و بر ﷺ کُھلے

ہر روشنی حضور ﷺ ہی کے دم قدم سے ہے
یہ راز اگر کُھلے تو بوقتِ سحر کُھلے

دفتر مِری خطاؤں کے اے ربِ کائنات!
سرکار ﷺ کی نظر میں نہ آئے، اگر کُھلے

فرمایا، آؤ کعبے میں چل کر پڑھیں نماز
ایمان لا کے سرورِ کُل ﷺ پر، عمر رضی اللہ عنہ کُھلے

ایوارڈ اُس کو رب کی رضا کا وہیں مِلے
جب مدحِ مصطفی ﷺ میں زبانِ بشر کُھلے

محمودؔ جس میں نعت کی ہوں کاوشیں سبھی
غُنچہ مِرا حضور ﷺ کی دہلیز پر کُھلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھے جب اُنس و اُلفت ہے نبی ﷺ کے نعلِ اطہر سے
ڈراتا ہے فلک کیا مُجھ کو حُزن و غم کے لشکر سے

مِری جان کو خطر کیا، اُس کے مالک آپ سرور ہیں
کوئی خدشہ نہیں ہے حِدّتِ خورشیدِ محشر سے

نکیرین آقا و مولائے کُل ﷺ کی نعت سُن لیں گے
تو کیا پوچھیں گے وہ زیرِ لحد اُن ﷺ کے ثنا گر سے

احاطہ ایسی بستی کا کرے اللہ کی رحمت
سُنائی دے جہاں صَلِّ عَلٰی کی گونج گھر گھر سے

مجھے خوشنودیٔ سرکارِ ہر عالم ﷺ کی خواہش ہے
یہی سیکھا ہے احقر نے کلامِ ربّ اکبر سے

بہت کچھ مُجھ کو "اَوْ اَدْنیٰ" سُجھاتا ہے، دِکھاتا ہے
سمجھتا ہوں میں پس منظر کی حالت پیشِ منظر سے

اُنھیں معلوم ہے، شہرِ نبی ﷺ میں کیسے رہنا ہے
وہاں جن کو میسر آیا ہے رہنا مقدّر سے

درودِ پاک مَیں پڑھتا چلا جاؤں گا میزان تک
تو پھر کیا اور بھی پوچھیں گے کوئی بات احقر سے

نقوشِ پائے سرکارِ جہاں ﷺ کو صبح دم چُومے
نبی ﷺ کا وِرد سیکھے جو طلوعِ شاہِ خاور سے

کوئی دیکھے تو میری حاضری سرکار ﷺ کے در پر — بندے ہاتھوں سے، نم آلود نظروں سے، جُھکے سر سے
یہی اِک بات ہے محمودؔ اطمینان کا باعث
درودِ پاک کی اُٹھتی ہیں آوازیں مِرے گھر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھا مُدعا محمودؔ کا تو مختصر دیکھا — مدینہ طیّبہ ہی اِس کا مقصودِ نظر دیکھا
رہے اقوال و ارشاداتِ آقا ﷺ جس کی نظروں میں — وہی بینا نظر آیا، اُسی کو دیدہ ور دیکھا
مدد کرنے میں کچھ تاخیر کرتے ہی نہیں آقا ﷺ — کِیا جو استغاثہ ہم نے تو سب نے اثر دیکھا
مناظِر تو نظر آتے ہیں چاروں سمت قُدرت کے — ہر اِک منظر میں ہم نے مصطفیٰ ﷺ کو جلوہ گر دیکھا
جسے تشویق ہے سرکار ﷺ کی تقلیدِ سیرت کی — فرشتوں نے جو دیکھا تو اُسی کو معتبر دیکھا
درِ سرکارِ والا ﷺ تک نہ جو بندہ پہنچ پایا — جہاں والوں نے اُس کو زندگی بھر دربدر دیکھا
دلِ محمودؔ میں شہرِ پیمبر ﷺ سے عقیدت ہے
اُسے چاہا اگر چاہا، اُسے دیکھا اگر دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ جتنے ہیں مدیحِ فخرِ موجودات ﷺ میں — ہیں وہی میری کتابِ زیست کے صفحات میں
مجتمع کر دی ہیں ساری خوبیاں اللہ نے — سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کی ذاتِ فیض آیات میں
جن سے دُنیا امن و عافیت کا گہوارہ بنی — رکھّے رب نے وہ کمال اپنے نبی ﷺ کی ذات میں
آیۂ مَا یَنطِقُ نے ہم کو یہ سمجھا دیا — ہیں ہدایاتِ اُلوہی اُن ﷺ کے ارشادات میں
حرفِ قرآں پر متونِ نعت کی بنیاد ہو — ہوں احادیثِ پیمبر ﷺ اِس کی تعلیقات میں
گوہرِ چشمِ ندامت نے بعونِ ذوالجلال — آب پائی مل کے شہرِ پاک کے ذرّات میں
ہے دلِ محمودؔ پرتو فگن یادِ نبی ﷺ
اِس حوالے سے نہیں ہے فرق دن میں، رات میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فراست جو عطا کی مصطفیٰ ﷺ نے فہمِ انساں کو
سدا رکھے گی یاد اِنسانیت اُن ﷺ کے اِس احساس کو

رِدائے رحمتِ سرکار ﷺ نے سر پر کیا سایہ
جو دستِ احترام اپنا ہُوا مَس اُن ﷺ کے داماں کو

ہُوا آقا ﷺ کی رحمت کا اشارہ، وہ تو یہ کہیے
چُھپا سکتا نہ تھا ورنہ میں اپنی فردِ عصیاں کو

بِحَمْدِاللّٰہ! طیبہ میں زبانِ بے زبانی سے
کوئی تو بات کرنی آ گئی ہے اشکِ لرزاں کو

اُبھرتا ہے قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے سر کو مَس کر کے
مشیّت نے یہ عظمت بخش دی مہرِ درخشاں کو

یہ دیکھو، مصطفیٰ ﷺ کی ایک انگلی کے اشارے سے
ضیا تسکین زا بخشی گئی ہے ماہِ تاباں کو

بڑھایا ہے نسیمِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ نے
تعطُّر کو، فضا کے حُسن، کو، صبحِ گلستاں کو

جو انساں ہے، وہ خواہش مند ہے آبِ مدینہ کا
اگر پائے بھی تو کر دے گا ضائع آبِ حیواں کو

مثال اِس کی کہاں مِلتی، نظیر اُس کی کہاں ہوتی
دیا ہے جو پروٹوکول رب نے اپنے مہماں کو

وہ کچھ اندازۂ کیفیتِ مازاغ کر لے گا
جو تر رکھتا ہے یادِ سرورِ عالم ﷺ میں مژگاں کو

نہ کوئی ہاتھ اِس پر حشر میں بھی ڈال پائے گا
سلامت یوں رکھا ذکرِ پیمبر ﷺ نے گریباں کو

نبی ﷺ نے اشک شوئی کی کسی کی چشمِ گریاں کی
تو فرمائی پذیرائی کسی کے روئے خنداں کو

حسابِ حشر سے ''صَلِّ علیٰ'' جس کو بچا لایا
فرشتے چشمِ حیرت سے نہ کیوں دیکھیں اُس اِنساں کو

دراڑ آئے گی کیا محمودؔ میرے اِس تیقُّن میں
کہ بھیجے گا خُدا جنت میں سرور ﷺ کے ثنا خواں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہم جانیں تو کیسے عظمتِ محبوبِ یزداں ﷺ کو
سمجھتے ہی کہاں ہیں دوستو! ہم لوگ قُرآں کو

نہیں ہے داخلِ اِسلام ہونا کھیل لفظوں کا
اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی لازمی ہے ہر مسلماں کو

جو احساں بعثتِ سرکار ﷺ کی صورت میں فرمایا
جتاتا ہے مسلمانوں پہ رب اُس ایک احساں کو

فَاَوْحٰی کے معانی پر مباحث مت کرو یارو!
عمومیّت نہ مِلنی چاہیے اَسرارِ پنہاں کو

جہالت عام تھی پہلے، بہیمیّت تھی رقصندہ
سِکھائی آدمیّت آقا و مولا ﷺ نے اِنساں کو

شبِ معراجِ سرکارِ جہاں ﷺ کا اِک یہ پہلو ہے
کرائی سیر ہر اِک چیز کی خالق نے مہماں کو

قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ جب نعتِ نبی ﷺ ٹھہری — تو رِضواں لے گیا جنت میں خود اُن کے ثنا خواں کو
سحابِ لُطف و رحمت کو مرے گھر کی طرف بھیجا — نگاہوں میں رکھّا سرور ﷺ نے میری چشمِ گریاں کو
نہ میں ہاتھ آؤں گا لوگو! جہنم کے فرشتوں کے — قیامت میں اگر تھامے رکھا آقا ﷺ کے داماں کو
قریب آقا ﷺ کے روضے کے، اگر شُرطی پہنچنے دیں — میں جھاڑو کی طرح برتوں گا اُس جا اپنی مژگاں کو

فقط یہ شرط ہے، مٹّی مدینے کی وہاں پر ہو
چلا جاؤں گا میں محمودؔ رضواں کے گلستاں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس عجب اُسلوب سے تقلیدِ حساں رضی اللہ عنہ کیجیے — دیدۂ تر کو پیمبر ﷺ کا ثنا خواں کیجیے
پایئے اپنے کو گردابِ مصیبت میں جونہی — شہرِ سرور ﷺ کی طرف چلنے کا ساماں کیجیے
جب دیارِ سرورِ کونین ﷺ سے ہو آیئے — کِس لیے پھر آرزوئے باغِ رضواں کیجیے
پایئے توفیق گر مدحِ حضورِ پاک ﷺ کی — بامِ اِخلاص و عقیدت پر چراغاں کیجیے
جا کے استغفار کیجیے مسکنِ سرکار ﷺ میں — اِس طرح غرقِ ندامت فردِ عصیاں کیجیے
مدحِ سرور ﷺ کیجیے ایسے کہ اپنے آپ کو — بے نیازِ گردشِ گردونِ گرداں کیجیے
جو عطا فرمائی ہے ربِّ جہاں نے زندگی — حُرمتِ ناموسِ پیغمبر ﷺ پہ قرباں کیجیے
دیکھتا ہوں، مانتا کیسے نہیں ہے لَمْ یَزَلْ — میرے آقا ﷺ میرے مولا آپ تو ''ہاں'' کیجیے
بھیجا بُلوانے کی خاطر اُن ﷺ کے ہاں جبریل علیہ السلام کو — جب مشیّت نے یہ چاہا، اُن کو مہماں کیجیے
آپ کے آقا ﷺ کرم بے انتہا احقر پہ ہیں — دفنِ طیبہ کی اجازت کا بھی احساں کیجیے

کیجیے اللہ سے محمودؔ جب کوئی دُعا
تو درودِ پاکِ سرور ﷺ زیبِ عنواں کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں درِ سرکار والا ﷺ پر میں خواہاں مرگ کا — یہ اگر ہو جائے تو مُجھ پر ہو احساں مرگ کا
طیبہ جانے کی تمنّا زندگی کے ساتھ ہے — طیبہ جاتے ہیں تو ہو جاتا ہے عرفاں مرگ کا

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جان دے دیتے رہے
اِس طرح کرتے رہے غازیؒ ساماں مرگ کا

جانفشانی حُرمتِ آقا ﷺ میں کرنے والے لوگ
خونِ غیرت سے لکھا کرتے ہیں دیواں مرگ کا

جس کو گورستاں دکھائی دے قدومِ شاہ ﷺ میں
صرف ہوتا ہے اُسی بندے کو عرفاں مرگ کا

ہے دیارِ مصطفی ﷺ میں مرنا، جینے کی نوید
زندگیٔ جاوِداں کو دو نہ عنواں مرگ کا

بس یہ ڈر ہے، دور طیبہ سے نہ آ جائے کہیں
اُس جگہ تو ڈر نہیں ہے مُجھ کو چنداں مرگ کا

جانے کیوں مُجھ سے معانق شہرِ سرور ﷺ میں نہیں
ہے فرشتہ چار جانب گرمِ جولاں مرگ کا

فائدہ پہنچے گا اُن کو، جو مدینے میں مریں
اور ہیں جن کو کہ ہو سکتا ہے نقصاں مرگ کا

خادمِ نعتِ نبی ﷺ محمودؔ عاصی کے سوا
اور بھی دیکھا کوئی تم نے ثنا خواں مرگ کا؟

مُجھ کو پہنچائے خُدا محمودؔ شہرِ مصطفی ﷺ
میری خاطر جب کرے جاری وہ فرماں مرگ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دن سارے میرے، ماضی و فردا و حال کے
ممنون ہیں حضور ﷺ کے بذل و نوال کے

رب نے بنایا آپ ﷺ کو سانچے میں ڈھال کے
صدقے میں اپنے آقا ﷺ کے حُسن و جمال کے!

اشجع بھی آپ، افصح عالم بھی آپ ﷺ ہیں
پہلو ہیں سب حبیبِ خُدا ﷺ کے، کمال کے

کیسے یہ نعتِ سرورِ کُل ﷺ میں اُڑان لے
خستہ ہیں سارے پر مِرے طیرِ خیال کے

جائے ادب ہے، شہرِ پیمبر ﷺ کے زائرو!
انساں کو چاہیے کہ چلے دیکھ بھال کے

اب تو خُدایا، مُجھ کو مدینے میں دے جگہ
مشکل سے آ رہا ہوں میں رضواں کو ٹال کے

کل کو بھی نعت کہتا رہوں میں اِسی طرح
لمحات جیسے میرے گزرتے ہیں حال کے

سرکار ﷺ کے کرم کے میں صدقے کہ وہ مُجھے
گردابِ احتساب سے لائے نکال کے

طیبہ سے جن کو عشق نہیں ہے، وہ بدنصیب
ہیں شرق و غرب کے، نہ جنوب و شمال کے

سرکار ﷺ! آپ چاہیں تو ممکن ہے بہتری
لچھّن جو قوم کے ہیں، وہ سب ہیں زوال کے

محمودؔ ہم بفضلِ خُدا منقبت نگار
جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہیں، اِسی طرح آل رضی اللہ عنہم کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتے ہیں رم مدینے کو اشہب خیال کے ۔۔۔ لاتے ہیں عکسِ شہرِ پیمبر ﷺ سنبھال کے
جن کو لگن محبتِ سرکار ﷺ کی لگی ۔۔۔ طامع نہیں ہیں لوگ وہ مال و منال کے
مُجھ ایسے بندگانِ حبیبِ خُدائے پاک ﷺ ۔۔۔ ہیں مدح گو حضور ﷺ کے اور اُن کی آل کے
جاتا ہوں طیبہ کو تو مَروں گا اُسی جگہ ۔۔۔ یہ بھی ہیں اور وہ بھی ہیں لمحے وصال کے
نعتوں پہ قُدسیوں کی بالآخر پڑی نظر ۔۔۔ فردِ عمل کو دیکھ رہے تھے کھنگال کے
جو حاضری مدینے میں ہوتی ہے چند روز ۔۔۔ اُس یاد میں گزرتے ہیں دن سارے سال کے
محمودؔ بارگاہِ نبی ﷺ میں رسا ہوئے
”قطرے جو تھے مِرے عرقِ انفعال کے“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتاؤں کیا، سبب کیا ہے مِری شیریں کلامی کا ۔۔۔ مِرے لب پر وظیفہ ہے نبی ﷺ کے نامِ نامی کا
فلک ہیں مصطفیٰ ﷺ کی تیزیٔ رفتار کے شاہد ۔۔۔ تو ناظرِ عرش ہے سرکار ﷺ کی نازک خرامی کا
مقدّر کی رسائی پر نہ کیوں ہو ناز اَحقر کو ۔۔۔ پٹا اپنے گلے میں ہے پیمبر ﷺ کی غُلامی کا
خُدا کا فضل اور اُس کے نبی ﷺ کی مہربانی ہے ۔۔۔ درِ سرکارِ عالم ﷺ پر پہنچنا مُجھ سے عامی کا
بچائیں قبر سے، پُل سے، حسابِ روزِ محشر سے ۔۔۔ تو یہ اِعجاز ہے سرکار ﷺ کے اسمِ گرامی کا
بہت اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اثر مُجھ پر ۔۔۔ نظر مُجھ پر ہے رومیؒ کی، کرم مُجھ پر ہے جامیؒ کا
اسے لُطف و کرم کی اِنتہا کہتے ہی بنتی ہے
مدینے میں جو کوئی نام لے محمودؔ نامی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجازت حاضری کی، یوں مِلی ہے سرورِ کُل ﷺ سے ۔۔۔ نبی ﷺ کے شہر کو جاتا ہی رہتا ہوں تسلسُل سے

رُخِ سرکارِ والا ﷺ کی جو کی وَالشّمس نے مدحت
تو کی وَاللّیل نے کچھ چھیڑ چھاڑ آقا ﷺ کے کاکُل سے

رسولِ محترم ﷺ کی طاعت و تقلید اپناؤ
نکلنا چاہتے ہو تم اگر عصیاں کے چُنگل سے

فقط بالواسطہ عرفانِ ذاتِ حق کا اِمکاں ہے
خُدا تک ہے رسائی صرف آقا ﷺ کے توسُّل سے

نبی ﷺ جو دین لائے ہیں، وہ کامل بھی ہے، اکمل بھی
تعلُّق ہی نہیں اُس کا تغیُّر سے، تبدُّل سے

فضیلت انبیاء پر ہے مرے آقا ﷺ کی، پر پھر بھی
کسی حد تک ہمیں تو چاہیے بچنا تقابُل سے

درودِ مصطفٰی ﷺ صَلِّ عَلٰی کے باب میں یارو
کبھی تم کام مت لینا تساہُل سے، تامُّل سے

کِیا ہے انتظام اِس کا بہت پہلے سے آقا ﷺ نے
پرِ روح الامینؑ پر سے گزر جائیں گے ہم پُل سے

میں جب چاہوں، کھڑا کرتا ہے مُجھ کو طیبہ لے جا کر
مُجھے یوں کام لینا آ گیا اپنے تخیُّل سے

تعلُّق جس کا سرکارِ دو عالم ﷺ سے نہیں پختہ
مُعانق ہو کے رہ جائے گا وہ بندہ تذلّل سے

زبانِ خامشی میں یہ مدیحِ مصطفٰی ﷺ کے ہیں
نکلتے ہیں جو خوشبو بن کے نغمے غنچہ و گُل سے

جو زیرِ لب درودِ سرورِ کونین ﷺ پڑھتے ہیں
اُنھیں محمودؔ کیا خدشہ ہو روزِ حشر کے غُل سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر اپنا جب درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ خم پایا
فرازِ آسماں محمودؔ نے زیرِ قدم پایا

بہ اِستعجاب اُس نے اِس قدامت کی طرف دیکھا
بشکلِ نم جب جبریل علیہ السلام نے نُورِ قدم پایا

مِٹایا لوحِ دِل سے غم درودِ پاکِ ﷺ نے
جو دیکھا گنبدِ خضرا تو لُطفِ کیف و کم پایا

تھیں جتنی اُمتیں، اُن سب نے ہنگامِ قیامت میں
لوائے حمد کی صورت میں احمد ﷺ کا عَلَم پایا

اُسے کچھ اور لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی
مدیحِ مصطفٰی ﷺ کے واسطے جس نے قلم پایا

میں مشغول درودِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہوں
اشارہ ہاتفِ غیبی سے میں نے صبح دم پایا

مُجھے اے زاہدو! جنّت کی کیا تشویق دیتے ہو
کہ میں نے ہر قدم طیبہ میں سو باغِ ارم پایا

سپہ سالار ایسا کوئی دیکھا ہے زمانے نے؟
اُحُد میں جس طرح سرکار ﷺ کو ثابت قدم پایا

خُدا کے فضل سے یہ میری عادت بنتی جاتی ہے
درِ آقا ﷺ پہ پایا خود کو تو گردن کو خم پایا

سر آنکھوں پر لگایا اور دِل کے ساتھ رکھا ہے   کِسی سے میں نے جب سرکار ﷺ کا نقشِ قدم پایا

خوشی کا اور غم کا فلسفہ محمودؔ نے سمجھا
مِلیں خوشیاں زمانے کی، اگر طیبہ کا غم پایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ درودِ پاک وہ کارِ مفید ہے   واحد جو قُفُل، خُلدِ بریں کی کلید ہے
ہر بات ہے نبی ﷺ کی، خُدا کی کہی ہوئی   دیدِ خُدائے پاک پیمبر ﷺ کی دید ہے
لڈو سے دِل میں پھوٹتے ہیں نامِ حشر سے   وہ دن نبی ﷺ کی دید کا روزِ سعید ہے
میرے قلم پہ اور مرے ہونٹوں پہ دیکھ لو   نعتِ نبی ﷺ یا حمدِ خُدائے مجید ہے
طیبہ میں جا کے بھی یہی کرتا ہوں میں دُعا   اِتنی وہاں پہ دفن کی خواہش شدید ہے
ہم سرخرو رہیں گے قیامت کے روز بھی   سرکار ﷺ کے کرم سے یہ واثق اُمید ہے

کج مج بیاں کو آپ ﷺ نے ناعِت بنا دیا
یوں مستفیدِ لُطفِ پیمبر ﷺ رشیدؔ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیگا ہُوا ہو دِل تو نگاہیں وُضو کریں   یہ حالتیں ہیں، نعت میں جو سرخرو کریں
مٹّی نصیب ہو ہمیں شہرِ حضور ﷺ کی   ہر اِک دُعا میں ہم تو یہی آرزو کریں
صُفّہ پہ بیٹھیں مسجدِ سرکار ﷺ میں اگر   وردِ درودِ سرورِ کُل ﷺ قبلہ رُو کریں
ہم کون ہیں، ہماری کیا اوقات ہے کہ ہم   سرکار ﷺ سے خطاب میں "تم" اور "تُو" کریں
اُتریں فرشتے اِس کی سماعت کے واسطے   کر کے وُضو، مدینے کی گر گفتگو کریں
آقا حضور ﷺ! آپ کی اُمت کے حال پر   خوں روئیں اہلِ درد یا دِل کو لہو کریں

محمودؔ لب پہ جب بھی ہو، اسمِ حضور ﷺ ہو
دِل میں اگر وظیفہ "اللہ ھو" کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو پس منظر میں جس کے عرش، جنّت پیش منظر میں
اِک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے ہفت کشور میں

کِیا ہے رہنما اُس نے جو قاموسِ محبّت کو
مفاہیم و معانی ہیں کئی حرفِ ثناگر میں

سحابِ لُطفِ سرور ﷺ نے مُجھے سیراب کر ڈالا
عقیدت کی چمک دیکھی جونہی آنکھوں کے گوہر میں

مُجھے جب کوچہ ہائے شہرِ طیبہ یاد آتے ہیں
میں خلوت کے مزے لیتا ہوں ایسے میں، بھرے گھر میں

ہمارے واسطے اِن کو نمونہ حق نے ٹھہرایا
صفاتِ عالیہ جو ہیں صفاتِ حق کے مظہر ہیں

درِ سرکار ﷺ پر سر کو جھکانا سرفرازی ہے
بُلندی ہفت افلاکِ جہاں کی ہے جُھکے سر میں

بہنگامِ قیامت تم گنہگارو، نہ گھبراؤ
قلم دانِ شفاعت پاؤ گے سرکار ﷺ کے بر میں

یقیں ہے مُجھ کو، میری عاقبت محمود ہو جائے
کہیں آ جاؤں جو چشمِ کرم فرمائے سرور ﷺ میں

تسلُّط ہے یہاں دانائی نعت پیمبر ﷺ کا
کوئی سودا سما سکتا نہیں محمودؔ کے سر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلی ہے بھیک وہ کشکولِ دِل میں، کاسئہ سر میں
ہمہ تن میں ہُوا مشغول توصیفِ پیمبر ﷺ میں

جُھکا جس کا وفورِ عشق میں سر اُن ﷺ کی چوکھٹ پر
تھا تخت و تاجِ شاہانِ زمانہ اُس کی ٹھوکر میں

نبی ﷺ کی نعت سے تاثیر کا چشمہ اُبلتا ہے
دھڑکتا دِل دِکھائی دے اگر حرفِ ثنا گر میں

اُسے جب تک اجازت مصطفی ﷺ سے مِل نہ جاتی تھی
نہ ہو سکتا تھا جبریل علیہ السلام داخل آپ کے گھر میں

قدم اُٹھتے ہیں جب دربارِ سرور کی طرف میرے
یہی محسوس ہوتا ہے، فرشتے ہیں برابر میں

نبی ﷺ کے روضۂ اقدس سے جب واپس پلٹتا ہوں
تو ساتھ آتا ہے اِس کا عکس میرے دیدۂ تر میں

اُٹھی اُس کی طرف سرکار ﷺ کی چشمِ کرم فرما
ہُوا محمودؔ داخل جس گھڑی میدانِ محشر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ طریقہ ہے مؤثّر فکر کی تطہیر کا
مدحتِ سرور ﷺ میں اِک اِک لفظ ہو تحریر کا

انشقاقِ ماہ تھا یا رجعتِ خورشید تھی
یہ اشارہ تھا مہ و خورشید کی تسخیر کا

سامنے رکھ کر اِسے، رب سے دُعا کرتا ہوں میں — یہ بھی مصرف ہے نبی ﷺ کے شہر کی تصویر کا
اِک ہَوائے درگزر شہرِ پیمبر ﷺ سے چلی — یہ رہا گویا جواب اپنی ہر اِک تقصیر کا
مِل کے پڑھتے ہیں درود آقا و مولا ﷺ پر سبھی — ایک حلقہ یہ بھی ہے اِخلاص کی زنجیر کا
قائلینِ شہرتِ دُنیا سے رہتا ہوں الگ — مصطفٰی ﷺ شاہد ہیں، میں قائل نہیں تشہیر کا

ماسوا محمودؔ شانِ سرورِ کُل ﷺ کے، نہ تھا
کوئی نکتہ بھی مِری تحریر کا، تقریر کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی رُویت کی اُنھیں ﷺ رب نے جو نعمت دی ہے — گویا تبلیغِ حقیقت کی اجازت دی ہے
رب کا محبوب ﷺ سے ناتا ہے عجب اُلفت کا — جو پسند آئی ہے خود اُن کو، وہ صورت دی ہے
چاند دو ٹکڑے اشارے سے ہو، سورج پلٹے — مالکِ کُل نے پیمبر ﷺ کو وہ قدرت دی ہے
ذکرِ سرور ﷺ کے حوالے سے "رَفَعْنَا" کہہ کر — اُن ﷺ کی خاطر اُنھیں اللہ نے رفعت دی ہے
جس سے تا حشر کے ہیں سارے زمانے روشن — ماہِ طیبہ کو مِرے رب نے وہ طلعت دی ہے
اُن پہ آقا ﷺ کی فضیلت ہوئی اِس سے ظاہر — سارے نبیوں نے پیمبر ﷺ کی بشارت دی ہے
اپنی قسمت پہ اُنھیں ناز نہ کیسے ہو گا — نعت گوئی کی جنھیں رب نے سعادت دی ہے
ہر گزارش وہ ہر اِک بندے کی سُن لیتے ہیں — ایسی سرکار ﷺ کو خالق نے سماعت دی ہے
دِل میں توحید ہے اِس واسطے راسخ رب کی — اِس کے بارے میں پیمبر ﷺ نے شہادت دی ہے
جن کی خاطر کیے تخلیق عوالم سارے — اُن ﷺ کو اللہ نے ہر شے پہ حکومت دی ہے
اُن سے دُنیا کی کوئی شے بھی ہو اوجھل کیسے — رب نے سرکار ﷺ کو مَازَاغ بصارت دی ہے

مدحِ سرور ﷺ کی سعادت پہ ہوں رب کا حامِد
فہم محمودؔ دیا جس نے، فراست دی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتے ہیں جب کہ نعتِ نبی ﷺ نام کے لیے — تیار رہنا تم بُرے انجام کے لیے

سب کے لیے نبی ہیں ہمارے رسولِ پاک ﷺ — پیغامِ امن اُن ﷺ کا سب اقوام کے لیے
شاعر پہ مُلتفِت نہ کیوں ہوں گے مصطفیٰ ﷺ — اِخلاص تو ہو نعت کے اِرقام کے لیے
نارِ سقر ہے دُشمنِ سرکار ﷺ کا نصیب — باغِ بہشت آپ ﷺ کے خُدّام کے لیے
سرکار ﷺ کی سخاوت و بذل و نوال و جُود — جو خاص کے لیے ہے، وہی عام کے لیے
مُجھ کو عطا کیا جو مدیحِ نبی ﷺ کا ذوق — قسمت نے لتّے گردشِ ایّام کے لیے
دِل چل رہا ہے طوفِ مدینہ کے واسطے — ملبوسِ نعتِ پاک ہے اِحرام کے لیے
پہنوں وہی میں زیرِ زمینِ بقیعِ پاک — مَلبُوس جو پسند ہے اِحرام کے لیے
مدّاحِیِ حبیبِ خُدائے قدیر ﷺ ہے — مِدحت سرا کے خُلد میں آرام کے لیے
افسوس ہم سے اب وہ سنبھالے نہیں گئے — ہم نے قبالے اُن ﷺ سے جو انعام کے لیے

محمودؔ میری عرض نبی ﷺ تک پہنچ گئی
تخیّل یا صبا رہی پیغام کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نعت کہتے سُنتے ہی اِتنے بڑے ہوئے — ہیں فضلِ رب سے اب بھی اِسی پر اڑے ہوئے
آقا ﷺ کے نام لیوا بشر ہی نہیں فقط — اُن کے ہیں لامکاں پہ بھی جھنڈے گڑے ہوئے
آسودگانِ جنتِ قدمینِ مصطفیٰ ﷺ — دراصل ہیں بہشتِ بریں میں پڑے ہوئے
پڑھتے نہیں درود جو حکمِ خُدا پہ بھی — وہ مُہر بہ دل ہو گئے، چکنے گھڑے ہوئے
سرکار ﷺ کی حفاظتِ ناموس کے لیے — دیکھا فلک نے، غازی کئی اُٹھ کھڑے ہوئے
اُمّت بٹی ہے ٹکڑیوں میں آپ کی حضور ﷺ! — اِس کے نہ جانے کِس طرح اِتنے دھڑے ہوئے

پہنچا درِ حضور ﷺ پہ محمودؔ جب تو تھے
پلکوں پہ آنسوؤں کے نگینے جڑے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِل گیا غازہ اگر طیبہ کی گردِ راہ کا — چہرہ اپنا بھی نظر آئے گا حق آگاہ کا

ہو اثر انداز جس پر فقرِ سُلطانِ جہاں ﷺ — کیوں خیال آئے اُسے دُنیا کی عزّ و جاہ کا
جب مِرے سرکار ﷺ خود کرتے رہے اِس کا طواف — کیوں نہ ہو جاتا مُطوّف میں بھی بیتُ اللہ کا
میری حالت پر ہُوا میرے نبی ﷺ کا اِلتفات — ہو ہی جانا تھا اثر میری بُکا و آہ کا
آنکھ تک اُن کی نہ جھپکی اور نہ ٹھٹکی ایک پل — میری آقا ﷺ نے کیا دِیدار یوں اللہ کا
ہے طوافِ روضۂ سرکارِ والا ﷺ بالیقیں — دائرے میں گھومنا ہر روز مہر و ماہ کا

احتساب آخر ترا محمودؔ ہو گا حشر میں
امتحاں ہو گا جہاں آقا ﷺ سے تیری چاہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھٹکا ہُوا تُو پھرتا ہے اے بے خبر! کہاں — "صَلِّ عَلٰی" نہ ہو تو دُعا میں اثر کہاں
دولت سرائے سرور و سرکار ﷺ کے سِوا — دُنیا میں اور مِلتی ہے جائے مفر کہاں
طیبہ کو اعتبار کی آنکھوں سے دیکھیے — مِلتا کہاں ہے، اِس سے بڑا معتبر کہاں
جو خواب ہی میں شہرِ نبی ﷺ تک پہنچ گیا — اِس خوش نصیب کو رہی اپنی خبر کہاں
جس کو گدائی درِ سرکار ﷺ مِل گئی — اُس کی نظر میں حیثیتِ مال و زر کہاں
طیبہ کو جا رہا ہوں کہ لاہور ہی میں ہوں — پہنچائے دے رہی ہے مِری چشمِ تر کہاں
یا رب! ہے مُجھ کو نُورِ بصیرت کی آرزو — یا رب! دیارِ طیبہ کی ہے رہ گزر کہاں
دیکھو تو ذرّہ ہائے مدینہ کی رِفعتیں — اُن کے مقابل آئے گا نُورِ قمر کہاں
یہ صُفّہ و قدمین ہیں، یہ ہے مُواجَہَہ — اِس سوچ میں ہوں غرق، رکھوں اپنا سر کہاں
جس کو زرِ غُبارِ مدینہ نصیب ہو — اُس کے قریب آئے تمنّائے زر کہاں
اللہ کا ہے لُطف و کرم ، ورنہ دوستو! — ناچیز مَیں کہاں، مِرے آقا ﷺ کا دَر کہاں
طیبہ میں جا اُدھر کہ ہو پُوری تری مُراد — بے سود پھر رہا ہے، مِری جاں! اِدھر کہاں
یہ دوریاں ہیں اصل میں مجبوریاں مِری — میں کِس جگہ ہوں اور ہے طیبہ نگر کہاں
سوچو کہ بیتِ ربّ کریم و حکیم سے — لے کر چلی ہے چشمِ حقیقت نگر کہاں

میری گزارشوں پہ کرم جو نبی ﷺ کے ہیں — کیا چھیڑوں اِس کو، قصّہ ہے یہ مختصر کہاں
مخلص نہ ہو جو رب سے، نہ اُس کے حبیب ﷺ سے — رہزن سمجھیے اُس کو، وہ ہے راہبر کہاں

کوئی زمیں پہ اور سرِ لامکاں کوئی
محمودؔ سا بشر کہاں، خیرُ البشر ﷺ کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلے موقع جو تُجھ کو نعت میں نغمہ سرائی کا — کبھی کرنا نہ جُرم اِس باب میں تُو خود سِتائی کا
کیا تخلیق اُس نے جن کی خاطر سب جہانوں کو — اُنھی کو حکم خالق نے دیا فرماں روائی کا
نبی ﷺ کا نام سُنتے ہی جو خم کرتے ہیں گردن کو — تو یہ بھی اِک طریقہ ہے ہماری جَبہہ سائی کا
نبی ﷺ کی نعت کو الفاظ کا مجموعہ مت سمجھو — خریطہ ہے ہر اِک مصرع جہنّم سے رِہائی کا
مِرے نزدیک قیمت صفر ہے جاہ و حکومت کی — ہوں طامع جب درِ سرکار والا ﷺ کی گدائی کا
درودِ پاکِ سرکارِ جہاں ﷺ کا وِرد افضل ہے — کہ یہ اعزاز ہے بے شک خُدا کی ہم نوائی کا
عزیزانِ گرامی! اِس کو حُسنِ عاقبت جانو — محبّت مصطفیٰ ﷺ کی کیوں ذریعہ ہو کمائی کا
سمجھ لو، وہ نہایت لائقِ تکریم و عزّت ہے — وسیلہ جو بھی ہو دربارِ آقا ﷺ تک رسائی کا

میں خاطی ہُوں تو ہُوں سرکار ﷺ کی رحمت کے سائے میں
کسی کو زُعم ہے محمودؔ تو ہو پارسائی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوریٔ شہرِ نبی ﷺ ہے ابتدا برسات کی — کیسے پلکوں پر نہ چھا جائے گھٹا برسات کی
پڑھ درودِ مصطفیٰ ﷺ اور نعت گا ملہار میں — پوری ہوتی دیکھنا اپنی دُعا برسات کی
ابرِ لُطفِ سرورِ عالم ﷺ کے چھا جانے کے بعد — کرتا ہے ذکرِ نبی ﷺ نشوونما برسات کی
جھالے برسیں یا ترشّح کی کوئی صورت بنے — یادِ طیبہ میں عنایت ہے بجا برسات کی
یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں جو رو لیتا ہوں میں — روح میری اوڑھ لیتی ہے رِدا برسات کی
بھیگی پلکیں دیکھ لیں سرکار ﷺ کا شہرِ حسیں — اور کرے تعریف قلبِ مُبتلا برسات کی

گیت ساون کے ہوں یا بھادوں کے، اِتنا یاد رکھ ۔۔۔ پہلے پڑھنا نعت، پھر کرنا ثنا برسات کی
دل کی شادابی ہے اسمِ مصطفیٰ ﷺ کے وِرد سے ۔۔۔ ہے یہ چھم چھم آنسوؤں کی، ہمنوا برسات کی
یوں عطا مُجھ کو محبّت مصطفیٰ ﷺ کی ہو گئی ۔۔۔ میری آنکھوں کے لیے رب نے رَوا برسات کی
دل پپیجا ہے وُفورِ اُلفتِ سرکار ﷺ میں ۔۔۔ روح و جاں پھر کیوں نہ ہو نغمہ سرا برسات کی

زندگی محمودؔ کی گزری ہے یوں پنجاب میں
اِبتدا ذکرِ نبی ﷺ کی، اِنتہا برسات کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب عمل میں ہے اثر سرکار ﷺ کے اَحکام کا ۔۔۔ ڈر تُجھے کاہے کو ہو گا گردشِ ایام کا
حکمرانی لُطفِ سرور ﷺ کے یقیں کی ہے یہاں ۔۔۔ داخلہ ممنوع ہے دِل میں مِرے، اوہام کا
مقصدِ واحِد ہے مدحِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ۔۔۔ ہو چکا ہے یوں تعیُّن میرے ہر اِقدام کا
وہ بزیرِ سایۂ الطافِ خالق کیوں نہ ہو ۔۔۔ ورد ہو "صَلِّ عَلٰی" جس کا بھی صبح و شام کا
جنتِ طیبہ میں جو اِک بار داخل ہو گیا ۔۔۔ کیا اثر اُس شخص پر ہو حشر کے ہنگام کا
ہم جو اُن ﷺ کے حکُم کی تعمیل سے معذور ہیں ۔۔۔ اُمتّی ہونا ہمارا کیا نہیں ہے نام کا؟

تم جو ہو محمودؔ مشغولِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
یہ اشارہ ہے خُدا کے لُطف کا، اِکرام کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطفِ نبی ﷺ سے جب نہیں مدحت نگار دُور ۔۔۔ اِس سے نہ کیوں رہے گا غمِ روزگار دُور
رکھ کر مُجھے بقیع کی خاکِ عزیز میں ۔۔۔ کر دے فراقِ شہرِ نبی ﷺ کردگار دُور
آقا حضور ﷺ خود تو مکیں میرے دِل میں ہیں ۔۔۔ شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے مَیں ہُوں ہزار دُور
باغِ بہشت ہو کہ مدینے کی خُلد ہو ۔۔۔ اُن ﷺ سے رہیں گے کیسے اطاعت گزار دُور
جو راہِ اِتباعِ پیمبر ﷺ پہ چل پڑا ۔۔۔ نزدیک جیت اُس کے ہوئی اور ہار دُور
صُورت کوئی بنے کہ ہو اِن میں بھی اِتحاد ۔۔۔ سرکار ﷺ کیجے مومنوں کا اِنتشار دُور

جب دُور گیارہ ماہ سے شہرِ نبی ﷺ سے ہوں
محمودؔ مُجھ سے کیوں نہ ہوں صبر و قرار دُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمسِ لب جب اُس کو سرور ﷺ کا میسّر ہو گیا — محترم تا حشر ہم کو ایک پتھر ہو گیا
بے ہُنر، بے علم مُجھ سا، نعت گُستر ہو گیا — پست قامت ہر طرح سے تھا، قد آور ہو گیا
بعثتِ سرور ﷺ ہوئی احوال کی اِصلاح کو — حال جب دُنیائے آب و گِل کا اَبتر ہو گیا
گُنبدِ اَخضر پہ جب پہلی نظر میری پڑی — آنکھ کی پُتلی پہ کندہ سارا منظر ہو گیا
ذِکر جو گردِ مدینہ کا سخنور نے کِیا — وہ عروسِ شعر کے ماتھے کا جُھومر ہو گیا
کثرتِ تذکارِ نُورِ مصطفیٰ ﷺ کا فیض ہے — زندگی کا ایک اِک لمحہ منوّر ہو گیا
رم ہُوا ہے اشہبِ تخییل طیبہ کی طرف — سوچ کا یہ مُنفرِد انداز، رہبر ہو گیا
قابلِ اسنادِ بخشش بے گماں وہ سب ہوئے — عشقِ سرور ﷺ کا سبق جس جس کو ازبر ہو گیا
گوشۂ چشمِ عقیدت باوضو ہونے لگا — ابرِ الطافِ نبی ﷺ جب سایہ گُستر ہو گیا
پڑ گئی جانے کب اِس پر شفاعت کی نظر — جانے کب غائب مِرے عصیاں کا دفتر ہو گیا
یوں عنایاتِ پیمبر ﷺ مُجھ کو مستحضر رہیں — خدمتِ آقا ﷺ میں میرا پیش محضر ہو گیا
خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ ہے جنّت درکنار — قطرۂ آبِ مدینہ رشکِ کوثر ہو گیا
راز کیسے اہلِ تحقیق و تفحّص پر کُھلے — اُستنِ حنّانہ آخر گویا کیونکر ہو گیا

زمزمہ پیرائی کی جب حشر میں محمودؔ نے
جلسۂ نعتِ نبی ﷺ میدانِ محشر ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کے ہاں نبی ﷺ کی میہمانی — حقیقت میں ہے اُلفت کی کہانی
وہ ہیں محبوب ﷺ ایسے کبریا کے — نہ مثل اُن ﷺ کا، نہ سایہ اور نہ ثانی
جو کی تخلیق رب نے اُن ﷺ کی خاطر — تو ہر شے پر ہے اُن ﷺ کی حکمرانی

سُناؤں گا نبی ﷺ کو اُن کے در پر — کہانی اپنی خود اپنی زبانی
مدینہ گر نہ دیکھا، کچھ نہ دیکھا — جہاں کی گرچہ تو نے خاک چھانی
وظیفہ ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ کا — حقیقت میں خُدا کی ہم زبانی
خُدا کو دیکھنے کی آرزو ہے — پڑھی جب سے حدیثِ مَنْ رَآنِیْ
درِ سرکارِ والا ﷺ کو جو دیکھا — اُتر آیا مِری آنکھوں میں پانی
اطاعت اُن ﷺ کی واجب نعت گو پر — فقط مِدحت فقط ہے خوش بیانی
شبِ اِسرا نبی الانبیاء ﷺ سے — Share کر لی خُدا نے لامکانی
نبی ﷺ کو کاش اِک دن خواب ہی میں — سُناؤں نعت میں اپنی زبانی
شدائد نے مِرا چھوڑا ہے پیچھا — کرم رب کا، نبی ﷺ کی مہربانی!
حدیثوں کو پڑھو تو دیکھ لو گے — چُھپا ہر لفظ میں گنجِ معانی
لکھے جاتا ہوں میں نعتوں پہ نعتیں — ہے دریائے محبّت کی روانی
کروں محمودؔ طیبہ میں گزارش
کریں آنسو جو میری ترجمانی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے دیدِ نبی ﷺ کے لیے دُنیائے قیامت — اِس واسطے دِل میں ہے تمنّائے قیامت
اِمروزِ جہاں صَلِّ عَلٰی سے ہے درخشاں — روشن یہی فرمائے گا فردائے قیامت
تبدیل نہ حیثیتِ سرور ﷺ کبھی ہو گی — آقائے جہاں آج، کل آقائے قیامت
پائی ہے وہاں اپنے پیمبر ﷺ کی حکومت — دیکھا ہے کبھی میں نے جو رؤیائے قیامت
ہم صَلِّ عَلٰی پڑھنے میں مشغول رہیں گے — ہوتی رہے جن کو بھی ہو پروائے قیامت
سرکار ﷺ کو معلوم ہے، ہر روز جہاں میں — کردار ہمارا ہمیں دِکھلائے قیامت
آقا ﷺ کی زیارت کا اُسے پختہ یقیں ہے
اِن معنوں میں محمودؔ ہے شیدائے قیامت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقے جاؤں میں شہِ لولاک ﷺ کے — سرورِ عالم ﷺ کی ذاتِ پاک کے
جلوے دیکھے عرش نے معراج میں — اُن ﷺ کی نعلِ پاک کے، پوشاک کے
بخششِ اُمت پہ محشر میں مَلک — طنطنے دیکھیں گے مُشتِ خاک کے
رب کو کھلوا دی قسم سرکار ﷺ نے — یوں بڑھائے رُتبے فرشِ خاک کے
گھر کے آیا ابرِ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ — معجزے ہیں دیدۂ نم ناک کے
عرضی طیبہ روز جاتی ہے مِری — سلسلے ایسے چلے ہیں ڈاک کے

اوڑھنے کو خاکِ طیبہ چاہیے
ہم کہ ہیں محمودؔ پُتلے خاک کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر پختہ ایماں ہے جس اِنساں کا — کبھی اُس پر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے شیطاں کا
بناوٹ ہے عقیدت ہی سے اشعارِ ارادت کی — ہے جذبہ اُنس کا عنواں مِرے ہر ایک دیواں کا
قلم جو نعت کہنے کے لیے، لے اپنے ہاتھوں میں — وہ پیرو بن رواحہ کا ہو یا ہو کعب و حسان رضی اللہ عنہم کا
فقط ہے ''مرتبہ دانِ محمد ﷺ'' خالقِ عالم — تو میں تحمید گو ہوں مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ داں کا
حبیبِ کبریا ﷺ کی رحمتوں سے نُور قائم ہے — کواکب کا، مہِ تاباں کا، خورشیدِ درخشاں کا
جو ممنونِ کرم ہائے پیمبر ﷺ ہی نہیں بندہ — وہ بدقسمت کرے گا شکر کیا الطافِ رحماں کا
سِوا سرکار ﷺ کے، کوئی نہیں دیکھا کرم فرما — جمادات اور نباتات اور اِنساں اور حیواں کا
جہاں جو چیز تھی، اُس نے وہیں پر منجمد کر دی — خیال اتنا تھا ربِّ لم یزل کو اپنے مہماں کا
گُل و غنچہ سے آئے گی لَپٹ نعتِ پیمبر ﷺ کی — جو کوئی غور سے دیکھے گا منہ صبحِ گلستاں کا
گریز اُس نے اگر مُجھ سے کیا شہرِ پیمبر ﷺ میں — بڑا احسان مانوں گا میں اِس عمرِ گریزاں کا

مجھے اِس دُور کی نسبت پہ بھی محمودؔ غرّہ ہے
میں چاکر ہوں پیمبر ﷺ کے غُلامانِ غلاماں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا جب ذکر میرے سامنے محبوبِ رحماں ﷺ کا
تو تر اشکوں سے میرے، ہو گیا ہر گوشہ داماں کا
کبھی حمدِ خُدا کہہ، کبھی نعتِ نبی ﷺ کہہ کر
میں کرتا ہوں ادا شکر آقا و مولا ﷺ کے احساں کا
بالآخر جمع ہونا ہے سب اِنسانوں کو محشر میں
سمجھ میں آئے گا رُتبہ وہاں اُن ﷺ کے ثنا خواں کا
نبی ﷺ کے شہر کا پانی مِلے جِس خوش مقدّر کو
اُسے تو ہو نہیں سکتا ہے چاؤ آبِ حیواں کا
ہمارے آقا و مولا ﷺ کا ہے اِک معجزہ یہ بھی
یقیں ہے خالقِ یکتا پہ بِن دیکھے مسلماں کا
عمل کے واسطے قرآں دیا تھا ہم کو سرور ﷺ نے
مگر ہم نے اِسے اِک جُز بنایا طاقِ نسیاں کا
قسم اللہ کی محمودؔ میں نے تو نہیں پایا
مدینے میں تمنّائی کوئی بھی باغِ رضواں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرشمہ یہ بھی اِک تھا یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
کرم دیکھا جو لوگوں نے مِری پلکوں پہ شبنم کا
مجھے طائف، اُحد اور فتحِ مکّہ یاد آئیں گے
کروں گا ذکر جب سرکار ﷺ کے عزمِ مصمّم کا
اگر سرکار ﷺ کے لُطف و عنایت پر بھروسا ہو
کسے خطرہ لحد کا، حشر کا، نارِ جہنم کا
قریب اُس کے نہ پھٹکے گی تمازت مہرِ محشر کی
مِلے گا جس کو سایہ حشر میں رحمت کے پرچم کا
جو فرموداتِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر عمل کرتے
تو رشتہ چاہیے تھا مومنوں میں ربطِ باہم کا
کھجوریں مَیں دیارِ سرورِ عالم ﷺ سے پاتا ہوں
تو شہرِ خالق و مالک میں گرویدہ ہوں زمزم کا
سخاوت کی صِفت محمودؔ اِتنی تھی پسندیدہ
کہ سر ڈھانپا حبیب کبریا ﷺ نے بنتِ حاتم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں مِدحت گر تہِ دِل سے میں محبوب الٰہی ﷺ کا
نہیں ہے اِس میں کوئی شائبہ خواہی نخواہی کا
سپیدی میں بدل ڈالا نبی ﷺ کی چشمِ رحمت نے
مِرے اعمال نامے میں جو حصہ تھا سیاہی کا
فرشتو! مت ڈراؤ مجھ کو میری فردِ عصیاں سے
سہارا ہے مجھے سرکار ﷺ کی غُفراں پناہی کا
دُعا دے اِس کا مالک مُجھ کو تدفینِ مدینہ کی
اگر جذبہ کسی دِل میں ہو میری خیر خواہی کا

ہر ارشادِ پیمبر ﷺ واجبُ التّعمیل ہوتا ہے
کہ وہ رکھتا ہے بے شک حکم فرمانِ الٰہی کا

نبی ﷺ کے ذکر پر روتے ہیں ہم، دیکھا فرشتوں نے
مِلا اُن کو ثبوت اِس طرح اپنی بے گناہی کا

عمل حکمِ رسولِ محترم ﷺ پر ہم نہیں کرتے
حقیقت میں رویّہ ہے یہی اپنی تباہی کا

یہ ''میثاق النبیین'' آج بھی سب کو بتاتا ہے
مِلا اِعزاز اُن ﷺ کو انبیاء کی سربراہی کا

یہی ایسا تھا عہدِ انبیاء، تکمیل پر جِس کی
لیا ذمہ نبی ﷺ کے واسطے رب نے گواہی کا

مِلا جب خِلعَت مدحِ نبی ﷺ محمودؔ کو حق سے
تو اِس کا ذوق ہو سکتا نہیں واہی تباہی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو جب بھی مصطفی ﷺ کی یاد نے گریاں کِیا
میرے ہر عُقدے کا حل اور درد کا درماں کِیا

اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کو جہاں میں بھیج کر
مومنوں پر اُن کے خالق نے بڑا احساں کِیا

خوش نصیبی سے وہ چشمِ التفاتِ خاص تھی
جِس نے اصحابِ نبی ﷺ کو صاحبِ عرفاں کِیا

یہ حقیقت ہے کہ تبلیغِ رسولِ پاک ﷺ نے
آدمی کو آدمی، اِنسان کو اِنساں کِیا

لائیں گے ایماں رسالت پر حبیبُ اللہ ﷺ کی
رب کے آگے سارے نبیوں علیہم السلام نے یہ اِک پیماں کِیا

میں کہ تھا کج مج بیاں، کم فہم تھا، بے علم تھا
مُجھ کو ناعِت کر دیا، تقدیر نے احساں کِیا

آنکھ پُرنم تھی اگر میری تو لب پر تھا درود
مسکنِ سرکار ﷺ کو جانے کا یوں ساماں کِیا

در دکھایا اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کا مُجھے
میرے رب نے میری ہر مشکل کو یوں آساں کِیا

جذبے قابو میں نظر آتے نہ تھے لاہور میں
ضبطِ اُلفت نے مدینے میں مُجھے حیراں کِیا

''گلِ محمد'' بن گئی ہر چیز استعجاب میں
رب نے جب اِسرا کی شب سرکار ﷺ کو مہماں کِیا

حرمتِ ناموسِ سرور ﷺ کے تحفظ کے لیے
جان کو آقا ﷺ پہ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے قُرباں کِیا

گلشنِ نعتِ رسولُ اللہ ﷺ میں چھوڑا مُجھے
رب نے کب دشتِ غزل میں مُجھ کو سرگرداں کِیا

اپنوں بیگانوں کو، جاں کے دشمنوں کو آپ ﷺ کی
عظمتِ کردار نے محمودؔ مِدحت خواں کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمازتِ حشر میں کیسی بھی ہو خورشیدِ رخشاں میں ‏ ‏ ہمیں کیا، ہم تو ہوں گے مصطفیٰ ﷺ کے ظلِّ داماں میں
نظر آتا ہے جو رحماں میں اور محبوبِ رحماں ﷺ میں ‏ ‏ سمجھنا اُس تعلّق کا نہیں اِنساں کے اِمکاں میں
نبی ﷺ کی خاکِ پا اِس سے کہیں ارفع تریں نکلی ‏ ‏ بُلندی کا تصوّر جو بھی تھا فکرِ سخنداں میں
پیمبر ﷺ کی محبّت اور اُلفت شہرِ طیبہ کی ‏ ‏ بجائے خوں رواں ہے میرے ہر تارِ رگِ جاں میں
تصوّر میں طوافِ روضۂ سرور ﷺ کیے جاؤں ‏ ‏ سبق میرے لیے ہے گردشِ گردونِ گرداں میں
رسولِ خالقِ عالم ﷺ کی رحمت کا اثر دیکھا ‏ ‏ نِگوں سر میں، نگاہِ عجز میں، دستِ پشیماں میں
لگا ہم کو کہ وہ نعتِ پیمبر ﷺ گنگناتے ہیں ‏ ‏ پرندوں کے سُنے جو چہچہے صبحِ گُلستاں میں
مدد بڑھ کر قیامت میں بھی کی سرکار ﷺ نے میری ‏ ‏ ندامت کی نمی پائی جو میرے اشکِ لرزاں میں
کمالِ حُسن، آقا ﷺ نے کہا ہے حُسنِ سیرت کو ‏ ‏ بلال رضی اللہ عنہ و ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ سا کہاں ہے یُوسفستاں میں
رسولِ پاک ﷺ کی مِدحت کے، جن سے لفظ بنتے ہیں ‏ ‏ لکیریں وہ لگائیں رب نے دستِ منقبت خواں میں
یہ ہیں اور وہ نہیں احسان مندِ آقا و مولا ﷺ ‏ ‏ یہی تفریق تو رکھی گئی اِنساں و حیواں میں
نمعلوم اُس جگہ ہوں یا نہ ہوں گلیاں مدینے کی ‏ ‏ چلا تو جاؤں نعتوں کے تصدُّق باغِ رضواں میں
نقوشِ پائے سرور ﷺ کی ضیا بخشی کے کیا کہنے ‏ ‏ چمک ایسی کہاں مہرِ درخشاں، ماہِ تاباں میں

نگاہِ لُطف جب محمودؔ کے سرکار ﷺ نے ڈالی
فرشتوں کو نظر کچھ بھی نہ آیا فردِ عصیاں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی آنکھیں وردِ صَلِّ اللہ میں نم کیجیے ‏ ‏ یوں مداوائے اَلم، درمانِ ہر غم کیجیے
نام سُنتے ہی نبیِٔ پاک ﷺ کا، پڑھیے درود ‏ ‏ ایسا موقع جب بھی آ جائے تو سر خم کیجیے
شاغلِ وردِ درودِ پاک رہیے روز و شب ‏ ‏ دُنیوی مصروفیت کو اپنی، کچھ کم کیجیے
وہ بھی پڑھتا ہے درودِ پاک، پڑھیے آپ بھی ‏ ‏ اِس طرح سے اتّباعِ ربِّ اکرم کیجیے
تر زباں رہیے درودِ کونین ﷺ میں ‏ ‏ جب بھی ذکرِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیجیے
دیکھیے گا منفعت بخشی درودِ پاک کی ‏ ‏ شرط ہے، اِس کو ہمہ اوقات ہمدم کیجیے

ذکرِ شہرِ نُور سے، وردِ درودِ پاک سے — حدّتِ مہجوریٔ طیبہ کو مدھم کیجیے
ہر مرض، ہر ایک بیماری کا استیصال ہو — مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھ کے جو دَم کیجیے
تذکرہ صَلِّ عَلٰی کا کیجیے جب بھی اِدھر — بہتے اشکوں کو اُدھر گلرنگِ شبنم کیجیے
نامِ آقا ﷺ پر نہ پڑھیے گر درود اِک مرتبہ — سیکڑوں بار اپنی بدبختی کا ماتم کیجیے
لوگ جتنے بھی ہیں شیدائے درودِ مصطفی ﷺ — دِل کے دروازے پہ سب کا خیر مقدم کیجیے
اپنی عادت ہی بنا لیجیے درودِ پاک کو — اور اِس عادت کو پھر کچھ اور محکم کیجیے
اسمِ اعظم جانیے صَلِّ عَلٰی کے وِرد کو — زندگی بھر کے لیے پھر خود کو بے غم کیجیے

جتنے پڑھنے والے ہیں سرکارِ والا ﷺ پر درود
ہو سکے محمودؔ تو اِن کو منظّم کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرور ﷺ اور حمدِ ربِّ اکرم کیجیے — دیں سے یوں اپنا تعلق آپ محکم کیجیے
چاہیے گر دوستو، ربِّ دو عالم کا کرم — مِدحت و توصیفِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیجیے
پایئے گر جاں پہ اپنی کوئی زخمِ معصیت — وردِ اسمِ مصطفی ﷺ سے فکرِ مرہم کیجیے
تندرستی کی اُسے دیجیے نویدِ جاں فزا — جس کو بھی پڑھ کر درودِ مصطفی ﷺ دم کیجیے
چاہئیں گر اِنبساط و خرّمی کی صورتیں — دوریٔ شہرِ رسولِ پاک ﷺ کا غم کیجیے
اِستفادہ سیرتِ سرور ﷺ سے جو کرتے نہیں — ایسے کج فہموں کی بے عقلی پہ ماتم کیجیے

با ادب رہیے، اگر آقا ﷺ کے دَر کو جایئے
چشم پُرنم کیجیے محمودؔ، سر خم کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھوٹے جو تھے، وہ نعت کے باعث کھرے ہوئے — دامن کا کیا ہے، گھر بھی ہیں اُن کے بھرے ہوئے
یوں زخم بُعدِ شہرِ نبی ﷺ کے، ہرے ہوئے — چہرے ہمارے نرم تھے جو، کُھردرے ہوئے
جن کا نہیں تعلقِ خاطر درود سے — زندہ بھی ہوں اگر تو ہیں گویا مَرے ہوئے

خوش ہو کے نکلے، سُن کے نبی ﷺ سے انالَھَا　　دُبکے تھے کونوں کھدروں میں بندے ڈرے ہوئے
گُنبد کو دیکھا میں نے تو نم دیدہ آنکھ تھی　　جو کھیت خواہشوں کے تھے میرے، ہرے ہوئے
جن کو ہے حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کا خیال　　جانوں کو ہیں ہتھیلیوں پہ وہ دھرے ہوئے
محمودؔ کیا ہیں وہ، جو نہ نعتِ نبی ﷺ کہیں
گو ہوں بحورِ شعر و سُخن میں ترے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سخت ہے گرچہ دن قیامت کا　　آسرا ہے مگر شفاعت کا
ہے برائے حضور ﷺ بے شبہہ　　حرف اِک اِک مِری عقیدت کا
دشمنوں پر بھی سکّہ چلتا تھا　　میرے سرکار ﷺ کی صداقت کا
بعدِ سرور ﷺ نبی نہیں کوئی　　اختتام اُن ﷺ پہ ہے نبوّت کا
دینِ سرکار ﷺ سخت دشمن ہے　　کفر کا، ظلم کا، ضلالت کا
خرّمی کا پیام لاتا ہے　　ماہِ سرکار ﷺ کی ولادت کا
پہنچا جب بھی میں شہرِ آقا ﷺ میں
ساتھ محمودؔ تھا ندامت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کی رب سے جو بھی پائی بات　　ہم نے اشعار میں سجائی بات
میرے آقا ﷺ خُدا کے ہیں محبوب　　یہ نہیں ہے سُنی سُنائی بات
ہر دُعا میں درودِ پاک پڑھا　　ذوق نے مجھ کو یہ سُجھائی بات
کی جو میں نے مدیحِ سرور ﷺ میں　　حشر کے روز رنگ لائی بات
کیوں نہ بنیادِ نعت قرآں ہو　　کیوں کروں میں کوئی ہوائی بات
مرکزی نکتہ اِس کا طیبہ تھا　　میرے ہونٹوں پہ جو بھی آئی بات

بات بگڑی جو حشر میں محمودؔ
میرے سرکار ﷺ نے بنائی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اِنتہا ہے اُن کے لیے احترام کی
کیا بات ہے حضور علیہ السلام کی
آیت عمل کے واسطے وہ بھی ہے کام کی
بعدِ درود بات جہاں ہے سلام کی
ہم نے ہمیشہ نام جپا ہے حضور ﷺ کا
اور بات حمد و نعت کی بالالتزام کی
"مَا یَنطِقُ" کی آیہ کلامِ مجید میں
تشریح ہے حضور ﷺ کے حُسنِ کلام کی
سرکار ﷺ وہ ہیں رحمتِ عالَم کہ آپ نے
کچھ بات کی نہ فتح پر بھی اِنتقام کی
ڈرتے ہیں نام سُن کے جو روزِ شمار کا
دیکھیں گے آبرو وہ نبی ﷺ کے غُلام کی
محمودؔ کے ہیں جتنے اَحِبّا، دُعا کریں
شہرِ نبیٔ پاک ﷺ میں اِس کے قیام کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سر پر ابرِ لُطفِ رحمۃٌ للعالمیں ﷺ آیا
مُجھے معبودیت پر اپنے خالق کی، یقیں آیا
حکیم و عاقل و دانا و قابل مصطفیٰ ﷺ ایسا
نہ کوئی نکتہ داں آیا، نہ کوئی نکتہ بیں آیا
بنایا جو جسے خود اُس کی مرضی پوچھ کر رب نے
خُدا لگتی کہو، کوئی کہیں ایسا حسیں آیا
صدائیں ایک کیفیت میں گونجیں "اُدنُ مِنّی" کی
مقامِ لامکاں جس وقت آقا ﷺ کے قریں آیا
جہاں کے سارے تحقیق آشناؤں سے کوئی پوچھے
کوئی صادِق پیمبر ﷺ سا، کوئی اُن سا امیں آیا
پئے تکریم و توقیر آیا اذنِ حاضری لے کر
قریبِ سرورِ دیں ﷺ جب بھی جبریلِ علیہ السلام امیں آیا
کھڑا تھا دست بستہ سامنے آقا ﷺ کے، محشر میں
تو حکمِ مغفرت محمودِؔ عاصی کا وہیں آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ سے نہ جُدائی ہوتی
موت بھی کاش، مِرے ساتھ ہی آئی ہوتی

نعت جو تیرے بھی لب پر، مرے بھائی! ہوتی
تیری دربارِ پیمبر ﷺ میں رسائی ہوتی

تیرے سرکار ﷺ قدم رنجہ یہاں پر کرتے
دِل کی دُنیا جو عقیدت سے سجائی ہوتی

تو وظیفہ جو درودِ نبوی ﷺ کا کرتا
شیشۂ قلب کی ہر روز صفائی ہوتی

ربِّ کعبہ سے مدد کا جو تُو طالِب ہوتا
خُلدِ طیبہ کو تری راہنمائی ہوتی

کچھ نظر تُجھ کو بھی آ جاتا اگر، تو تُجھ سے
غیرِ سرکار ﷺ کی کیوں مدح سرائی ہوتی

تُجھ سے توقیرِ پیمبر ﷺ میں جو خامی رہتی
ضائع محمودؔ تری ساری کمائی ہوتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُجھے درکار ہو گا جس قدر خرچ
مدینے کا نبی ﷺ دیں گے سفر خرچ

مُبلّغ سیرتِ سرکار ﷺ کا بن
اِسی رستے میں کر علم و ہنر خرچ

یہی تلقین و تقلیدِ نبی ﷺ ہے
غریبوں پر تُو کر شام و سحر خرچ

کبھی میلاد کی محفل بپا کر
کبھی تو جلسۂ سیرت پہ کر خرچ

نگاہوں کو مناظر ڈھونڈتے ہیں
مدینے میں نہیں ہوتی نظر خرچ

پذیرائی اُسے دیتے ہیں آقا ﷺ
جو کرتا ہے عقِیدت میں بشر خرچ

مدیحِ سرورِ عالَم ﷺ کی مد میں
کیے جاؤ، عزیزو! خرچ پر خرچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری زندگی سے غم کا رشتہ تو مُسلسل ہے
مُداوائے الم لیکن درودِ پاکِ مُرسل ﷺ ہے

ہے اِرشاداتِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ سے ظاہر
سب اوراد و وظائف میں درودِ پاک افضل ہے

درودوں کا ہدیّہ بارگاہِ شاہِ والا ﷺ میں
دُکھوں کا ہے یہی درماں تو عُقدوں کا یہی حل ہے

اُسے قربت خُدائے لم یزل کی ہو گئی حاصِل
درودِ سرورِ عالم ﷺ میں جو مصروف ہر پل ہے

یہ آئی ہے صدا دِل سے، مِرا وجدان کہتا ہے
کہ محشر میں درودِ پاک کی پُرسش ہی اوّل ہے

افادیّت سے اُس کی، کون کافر ہے جو منکر ہو
درودِ پاک ہی تو منہجِ دینِ مکمل ہے

جو ہے ارشادِ صَلُّوا، سَلِّمُوا بھی ساتھ فرمایا
درودِ پاک وہ جس میں سلام آئے، مکمل ہے

وہی ہیں صرف صلواتِ رسول اللہ ﷺ سے غافِل
حواسِ خمسہ میں اِک ایک حِس جس جس کی مختل ہے

گناہوں کے توافر سے تھی بنجر سرزمیں دِل کی
درودِ پاک پڑھتا ہوں تو کِشتِ جاں میں جل تھل ہے

جو ہے تُو آج مصروفِ درودِ پاکِ پیغمبر ﷺ
سمجھ لے ہم نشیں میرے، ضیا افگن تری کل ہے

نہیں پڑھتا درود اُن پر تو اُن کا ہے نہ خالق کا
مِرے سرکار ﷺ کا اِرشادِ والا قولِ فیصل ہے

اِسی سے حاضری ہر سال ہوتی ہے مدینے میں
درودِ پاک پڑھنے سے مِرے جذبوں میں ہلچل ہے

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہے میرے ہونٹوں پر
رسولِ پاک ﷺ کی مِدحت کی روشن دِل میں مشعل ہے

یہ نکتہ مِل گیا ہم کو احادیثِ پیمبر ﷺ سے
کہ ہے مزرع درودِ پاک، قُربِ مصطفیٰ ﷺ پھل ہے

تمازت اِس کے عصیاں کی، جلا سکتی نہیں اُس کو
سرِ محمودؔ پر صلواتِ پیغمبر ﷺ کا بادَل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسالت صفحۂ وحدانیت کی ایسی جدوَل ہے
جو باطِن ہے وہ ظاہر ہے، جو آخر ہے وہ اوّل ہے

نبی ﷺ کی یاد میں جس کا گزرتا ایک اِک پل ہے
اُسی خوش بخت پر سایہ فگن رحمت کا بادل ہے

نُبوّت مانتا ہے میرے آقا ﷺ کی تہِ دِل سے
کہ پابند اپنے اِک میثاق کا ہر ایک مُرسل علیہ السلام ہے

عمل سرکار ﷺ کے احکام و اِرشادات پر کرنا
جو سچ پوچھو تو سارے مسئلوں کا اِک یہی حل ہے

فلاح و فوزِ اِنساں کے لیے واحد ہے یہ رستہ
جو لائے ہیں نبی ﷺ رب سے، وہی دینِ مکمل ہے

مجھے ظلماتِ الحاد و تشکُّک سے خطر کیسا
مِرے ہاتھوں میں کلکِ مِدحتِ سرور ﷺ کی مشعل ہے

مناظِر اُس کو طیبہ میں نظر آئیں گے وحدت کے
کسی زائر کی آنکھوں میں اگر چاہت کا کاجل ہے

میں جا پہنچا ہوں بابِ گفتگو میں اس نتیجے پر
نبی ﷺ کے ذکر سے جو بات خالی ہے، وہ مہمل ہے

وہ عظمتِ مصطفیٰ صَلِّ علیٰ کی کیا سمجھ پائے
درِ احساس و قصرِ عقل ہی جس کا مقفّل ہے

نہیں جو مصطفیٰ ﷺ کا، اِس کی کوئی بات مت کرنا
کہ وہ ذلّت مآب انساں تذلّل کیش و ارزل ہے

یہاں محمودؔ لے آیا مِرا ذوقِ سلیم آخر
کہ وردِ اسمِ محبوبِ خُدا ﷺ خیرِ مسلسل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی اُنگلی کا وہ پا چکا اِشارہ چاند
کہ جس نے حشر تک کے واسطے سنوارا چاند

کھلونا تھا یہ حبیبِ خُدا ﷺ کے بچپن کا
یہی سبب ہے کہ لگتا ہے مُجھ کو پیارا چاند

نقوشِ پائے پیمبر ﷺ سے روشنی پائی
گڑھوں کا ویسے تو مجموعہ تھا بچارا چاند

نبی ﷺ کے گھوڑے کا سُم رشکِ ماہِ تاباں ہے
فلک کا چاند ہے وہ، اور یہ ہمارا چاند

مِرے حضور ﷺ کے دو معجزے ہوئے یکجا
نبی ﷺ نے توڑ کے جوڑا ہے پھر دوبارہ چاند

نشاں اِشارۂ اُنگشتِ سرورِ دیں ﷺ کا
جو سینے پر ہے تو رکھتا ہے اِک اجارہ چاند

مجھے یہ کرتا ہے انگیخت نعت گوئی پر
مِرے خیال کو دیتا ہے یوں سہارا چاند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم کے واسطے پھیلایا میں نے صرُف دامن کو
بھرا سرکار ﷺ نے فی الفور لیکن پورے آنگن کو

درودِ مصطفٰی صَلِّ علٰی ہی سے یہ ممکن ہے
جو کرنا چاہتے ہوں آپ صیقل اپنے درپن کو

پیمبر ﷺ سے محبّت کی رَمق ہے یا نہیں اِس میں
کَسَوٹی پر پرکھتا ہوں میں ہر اِک دوست دُشمن کو

کِیا گریہ سُتوں نے والہانہ تو پیمبر ﷺ نے
پذیرائی عطا فرمائی اِس اندازِ شیون کو

یہ ہے تلقین آبؒا کی، یہی تقلید ولیوںؒ کی
نظر پڑتے ہی گُنبد پر، جُھکا لیتا ہوں گردن کو

تعلّق پہلے صَلَّی اللہ سے پختہ کیا میں نے
چلا ہوں جب بھی اپنے آقا و مولا ﷺ کے مسکن کو

یہی محمودؔ کی ساری دُعاؤں کا خلاصہ ہے
زمیں شہرِ نبی ﷺ میں چاہیے تھوڑی سی مدفن کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِلتفات و لُطف کی جب کوئی صورت مانگتا
کاش، تُو رب سے پیمبر ﷺ کی محبّت مانگتا

اُس کی تو صاحب سلامت ہی نہ ہوتی دھوپ سے — جو قیامت میں درودِ پاک کی چھت مانگتا
کِس لیے رضواں کی زاری اُس کے دِل کو کھینچتی — کیوں مکینِ مسکنِ سرکار ﷺ جنت مانگتا
دُنیوی سارے علائق توڑ کر، اللہ سے — ہر بھی بختِ اُلفتِ آقا ﷺ کی دولت مانگتا
پایا ہر فردِ بشر تعریفِ آقا ﷺ میں مگن — دیکھا ہر بندہ درِ سرور ﷺ سے رحمت مانگتا
طیبہ میں مُجھ سے فرشتہ موت کا مِلتا اگر — میں فقط "صَلِّ عَلٰی" کہنے کی فرصت مانگتا

جب نبی ﷺ نے اپنے مداحوں میں اُس کو رکھ لیا
اِس سے بڑھ کر اور کیا محمودؔ عزّت مانگتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشنی اپنے گڑھوں میں بھی وہ بھر لیتا ہے — بھیک ذرّاتِ مدینہ سے قمر لیتا ہے
فرش پر اُس کو تو گرنے نہیں دیتے قُدسی — آبِ طیبہ جو مِرا دیدۂ تر لیتا ہے
ساری صبحیں بھی ہیں اُس کی، تو ہیں شامیں اُس کی — نام سرکار ﷺ کا جو شام و سحر لیتا ہے
دِل میں رکھتا ہے جو فردوسِ بریں کی خواہش — شہرِ سرکار ﷺ کی وہ راہ گزر لیتا ہے
بھیگی آنکھوں سے جو کرتا ہے ہُنر کا آغاز — مدحِ سرکار ﷺ میں ہر مصرعِ تر لیتا ہے
وہی بندہ ہے پیمبر ﷺ کی نظر میں مقبول — نعت جو سُنتا ہے اور اُس کا اثر لیتا ہے

طیبہ محمودؔ تہی کِیسہ کا جانا ہوں ہے
اپنے سرکار ﷺ سے وہ زادِ سفر لیتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۹واں مجموعۂ کلام

منظومات

جنوری ۱۹۹۵ میں یہ مجموعہ مجلسِ سخن (رجسٹرڈ) لاہور نے شائع کیا تھا

۱۶۰ صفحات کی اس کتاب میں ۱۹ نعتیں، ۵۶ مناقب اور ۴۴ نظمیں ہیں

مختلف ابواب کے عنوانات یہ ہیں:

نعتیں۔نعتیہ نظمیں۔درود و سلام۔مناقبِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم

مناقبِ اولیاء اللہ و صلحاءِ امت، مناقب، شہیدانِ ناموسِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محسنین قوم، نظمیں۔قومی نظمیں

انتساب

اُس مبارک پتھر کے نام

جس کے سینے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک کے نقوش ثبت ہیں، اور وہ نورِ نگاہِ دیدہ وراں ہے

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم
انك حميد مجيد

نعتیں

ساری مخلوق سے برتر ہیں رسولِ اکرم ﷺ — نورِ خلّاق کے مظہر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
شاخِ تخلیقِ نبوت پہ کھلے گُل لاکھوں — ان میں اک ایک سے بڑھ کر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
اللہ! ثناگر ہوا خالق اُن کا — اور خالق کے ثناگر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
ا باعثِ خِلقتِ ہستی ہے فقط آپ ﷺ کی ذات — سب رسولوں میں قد آور ہیں رسولِ اکرم ﷺ
وجہِ تسکینِ دلِ زار تصور اُن کا — حُسن ہیں، حُسن کا محور ہیں رسولِ اکرم ﷺ
کیوں نہ اب کشتیٔ امید ہو ساحل بہ کنار — ناصر و ہمدم و یاور ہیں رسولِ اکرم ﷺ
حلم ان کا، سخی وہ ہیں، مروّت ان کی — لطف و کرام کے پیکر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
رب کا دیدار نہ کیوں روزِ قیامت ہوگا — جلوہ آرا پسِ منظر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
اُن کے دم سے ہیں مہ و مہر و کواکب روشن — نورِ خالق سے منور ہیں رسولِ اکرم ﷺ
ذات میں ان کی نظر آتے ہیں جلوے لاکھوں — سر بسر آئنہ پیکر ہیں رسولِ اکرم ﷺ
صبحِ خنداں کے سکوں میں بھی تلطّف اُن کا — شامِ ہجراں میں بھی یاور ہیں رسولِ اکرم ﷺ
گوہرِ نعت تخیُّل کے صَدَف سے نکلا — لطف فرمائے سخنور ہیں رسولِ اکرم ﷺ
ہے مجھے خوف قیامت کا، نہ ڈر دوزخ کا — میرے حامی سرِ محشر ہیں رسولِ اکرم ﷺ

مدحِ سرکار ﷺ ہے محمودؔ وظیفہ میرا
مرے آقا، میرے سرور ہیں رسولِ اکرم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے لبوں پہ ذکرِ نبی ﷺ کی مٹھاس ہے — اُس کو ہوائے گلشنِ فردوس راس ہے
حسان رضی اللہ عنہ و کعب رضی اللہ عنہ کی جسے تقلید ہو نصیب — وہ شخص بے نیازِ الم، بے ہراس ہے
ذکرِ حضور ﷺ، یادِ مدینہ، غمِ فراق — دل مضطرب ہے آج، طبیعت اُداس ہے
اُن کے بغیر پہنچے خدا تک؟ غلط غلط! — حق آشنا ہے وہ، جو پیمبر ﷺ شناس ہے
لو مل گیا مجھے دلِ گُم گشتہ کا نشاں — طیبہ میں ہے یا اُس کے کہیں آس پاس ہے

کیوں کر نہ میرا غنچۂ دل عطر بیز ہو
جو رچ گئے ہے اس میں، مدینے کی باس ہے

نومیدیٔ زیارتِ طیبہ تو موت ہے
زندہ ہوں میں کہ اس کی تمنا ہے، آس ہے

مختارِ دو جہاں ﷺ سے جو مانگو گے، پاؤ گے
جو کچھ خدا کا ہے، وہ پیمبر ﷺ کے پاس ہے

اس سے زیادہ اور ہو کیا وجہِ افتخار
محمودؔ ان کے داسوں کا داس ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہدیہ آقا ﷺ کو دو وفاؤں کا
لُطف پھر دیکھنا جزاؤں کا

آرزو، التجا، تمنا ہے
حرف اک اک مری وفاوں کا

باغِ طیبہ بہار ساماں ہے
اس کو خدشہ نہیں خزاؤں کا

ان کی رحمت پہ کر لیا تکیہ
نہ رہا خوف اب سزاؤں کا

میرے آقا ﷺ کے در پہ رہتا ہے
جمگھٹا بخت آزماؤں کا

دل میں عصیاں کا خوف ہو ہر دم
آنکھ میں حرف التجاؤں کا

لطف ہی اور ہے، عجب ہے مزا
اُن کے گنبد کی نرم چھاؤں کا

جبہہ سا ہو گئے ترے در پر
اوج پر بخت ہے گداؤں کا

دل میں روشن ہے اُن کے غم کا چراغ
گو بہت زور ہے ہواؤں کا

ذوقِ نُطق و سماع کا حاصل
ذکر سرکار ﷺ کی عطاؤں کا

دل کی تہ میں عمیق خاموشی
سطح پر ہے بھنور صداؤں کا

ایک سرشار لمحے کی لذت
حاصل اپنی سبھی دعاؤں کا

دل سے نکلیں، دلوں تک پہنچیں
ذکر ہے نعت کی صداؤں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں امیّد زیارت کو بسائے رکھنا
حوصلہ اپنی امنگوں کا بڑھائے رکھنا

چھٹ کے رہ جائیں گے ظلمات کے بادل آخر مدحِ سرکار ﷺ کی قندیل جلائے رکھنا
شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک آرزوؤں کا جہاں دل میں بسائے رکھنا
حشر کے دن بھی مِرے لب پہ ہو سرکار ﷺ کی نعت مالک الملک! مِری بات بنائے رکھنا
دمِ تحریر کرے نعتِ نبی ﷺ کی تسطیر اور ہر بات سے خامے کو بچائے رکھنا
دل میں یادِ شہِ والا ﷺ کو سلامت رکھ کر سبز گنبد کو نگاہوں میں بسائے رکھنا
چشمِ گریاں پہ بھی طیبہ کا کھلے گا منظر ہاں! غمِ اشک کی بارات سجائے رکھنا
قبر میں تجھ سے نکیرین کریں جو بھی سوال اے مِرے دوست! انھیں نعت سنائے رکھنا

ہو تو سر کو درِ سرورِ عالم ﷺ کی لگن
اس تصور میں رشیدؔ اس کو جھکائے رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ محبوبِ خلاق کا صلہ درکار ہے جو بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کو ملی تھی، وہ رِدا درکار ہے
آنکھ سے دجلہ رواں ہو، جب ہو تذکارِ نبی ﷺ یادِ طیبہ میں دلِ ہجر آشنا درکار ہے
ہم زبانی ہے خدا کی، نعتِ محبوبِ خدا مشغلہ یہ مجھ کو ہر صبح و مسا درکار ہے
میں بھکاری ہوں تو دریوزہ گری کے واسطے مالکِ کونین ﷺ کی دولت سرا درکار ہے
ضیق میں آئی ہے جاں، اب معصیت کا حبس ہے مجھ کو طیبہ کی ہوائے جاں فزا درکار ہے
جا کے طیبہ ہے سے پوچھے گا، حقیقت ہے یہی خالق و مالک کا جس کو بھی پتا درکار ہے
عافیت کی راہ پر چلنا ہو جس رہگیر کو اس کو محبوبِ خدا ﷺ کا نقشِ پا درکار ہے
جاؤ، طیبہ کے کسی گوشے میں تم بھی مَر رہو زندگی کی گر تمنّا ہے ، بقا درکار ہے

یہ تمنّا ہے کہ میرے عاقبت محمودؔ ہو
مجھ کو توفیقِ ثنائے مصطفی درکار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جذب میں ڈوب کے جو لوگ صدا دیتے ہیں اُن کو کیا کیا نہ شہِ ارض و سما دیتے ہیں

نعت کہتا ہوں میں تسکینِ دلی کی خاطر
وہ مجھے خُلد کی تصویر دکھا دیتے ہیں

میں بھی اے کاش کبھی جاؤں نبی ﷺ کے در پر
ہدیۂ قلب جہاں ناصیہ سا دیتے ہیں

ہے یہاں طُرفہ طلب اور رَسد کی صورت
جس قدر مانگیے، وہ اس سے سوا دیتے ہیں

خود جو منزل ہیں تو ہیں کود ہی نشانِ منزل
بے نشاں جو ہے، ہمیں اُس کا پتا دیتے ہیں

کیا بتاؤں کہ وہ کیا کیا نہیں دیتے مجھ کو
آہ وہ لوگ، جو کہتے ہیں کہ کیا دیتے ہیں

نعت میں نے تو کہی کب ہے صلے کی خاطر
واقعہ یہ ہے کہ سرکار ﷺ صلہ دیتے ہیں

ظرف ایسا کہ کسی اور کیا دیکھا، نہ سنا
دشمنِ جاں کو بھی سرکار ﷺ دعا دیتے ہیں

نام لیوا ہوں میں محمودؔ ازل سے اُن کا
اپنے بندوں کو جو خالق سے ملا دیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُرسلوں علیہم السلام میں کوئی بھی خیر البشر ﷺ ایسا نہ تھا
مرتبہ اُن سب کا اعلیٰ تھا، مگر ایسا نہ تھا

عرصۂ محشر میں ہم آئے مگر خندہ زناں
ہم تھے مدّاحِ نبی ﷺ، ہم کو خطر ایسا نہ تھا

نام جب سرکار ﷺ کا لیتا نہ تھا میں وقتِ صبح
صبح ہوتی تھی مگر حُسنِ سحر ایسا نہ تھا

لامکاں کی حد سے آگے ختم ہونا تھا سفر
سِدرہ سے آگے بھی جاتا، ہم سفر ایسا نہ تھا

جا نہ سکتا جو تلاشِ رزق میں طیبہ تلک
طائرِ تخیل میرا خستہ پر ایسا نہ تھا

داغ اُنگلی کے اشارے کا ہے سینے پر عیاں
آپ ﷺ کے اعجاز سے پہلے قمر ایسا نہ تھا

یہ تو سمجھا تھا خدا و مصطفی ﷺ دونوں کو ایک
میرا جذبِ دل مگر کچھ معتبر ایسا نہ تھا

نعت کہتا ہوں تو اطمینانِ خاطر ہے نصیب
قبل ازیں ہر لمحۂ شام و سحر ایسا نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیہ نظمیں

درودِ رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثناء

آشوبِ تیرگی کا تسلّط جہاں رہا
صد شکر، واں پہ نورِ خدا مہرباں ہوا

باغِ حیات، گلشنِ نا آفریدہ تھا — آمد سے اُن کی ہر گُلِ تر مسکرا اٹھا
میلادِ پاک اُن کا نہ کیونکر منائیں ہم — مدّاح بھی ہے جن کا تو ممدوح بھی خدا
کھلتا ہے ''مَا رَمَیْت'' کے اُسلوبِ خاص سے — محبوب ﷺ سے خدائے جہاں کا معاملہ
منزل ملی مسافرِ شب ہائے تار کو — یعنی جمالِ صبحِ ازل کا نزول تھا
آیا کوئی بنامِ خداوندِ ذوالجلال — رسم و رواجِ دہر کی زنجیر توڑتا
زندانِ حرص و آز میں محبوس تھی حیات — آقا حضور ﷺ آئے تو اس کو کیا رِہا
یلغار معصیت کی کڑی دھوپ کی جو تھی — زور اس کا ابرِ رحمتِ سرکار ﷺ سے تھما
دُوری کی شاخ پر بھی اُخوت کے پھول ہیں — اُن کے طفیل اجنبی بھی آشنا لگا
خوں کے سمندروں میں جو اُترے ہوئے تھے لوگ — سرکار ﷺ کے طفیل ہوئے مِہر آشنا
مظلوم سَر اٹھا کے چلا آپ ﷺ کے طفیل — عفریتِ ظلم و جَور جو تھا، سرنگوں ہوا
کالے ورق دلوں کے جو تھے، صاف ہو گئے — اور اپن پہ حُسن، خُلقِ مجسم رقم ہوا
دم بھر میں ظلمتیں سبھی کافور ہو گئیں — فاران کے اُفُق سے جو سورج نکل پڑا
میلادِ پاکِ سرورِ کون و مکان ﷺ سے — شیرازۂ حیات مجلّد کیا گیا!
ہر زِشتِ خوب ہوگیا رحمت سے آپ ﷺ کی — القصہ زندگی کا ہر عنواں بدل گیا

دنیا سے کفر و شرک کی سب کلفتیں مِٹیں
محمودؔ جب ورودِ رسولِ خدا ﷺ ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عید میلادُ النبی ﷺ

یومِ سرکارِ پیمبر ﷺ عید میلادُ النبی ﷺ — انبساطِ جاں سراسر عید میلادُ النبی ﷺ
ہم منائیں گے نہ کیونکر عید میلادُ النبی ﷺ — خود مناتا جب ہے داور عید میلادُ النبی ﷺ
سُرمئی بادل ہیں رحمت کے پَرافشاں قلب پر — آج ہے اللہ اکبر، عید میلادُ النبی ﷺ
سرحدِ تخییل سے ہے ماورا اس کا جمال — ہر مسرّت سے ہے برتر عید میلادُ النبی ﷺ

مژدۂ بادِ بہاری ہے یہ دن اپنی لیے
دشمنوں کو تیر و نشتر عید میلادُ النبی ﷺ

آج گائیں نعت پیغمبر ﷺ زبانِ حال سے
یوں منائیں ہفت کشور عید میلادُ النبی ﷺ

آج کا دن ہے خدا کا ہم پہ احساں دوستو!
رحمت باری ہے یکسر عید میلادُ النبی ﷺ

وادیٔ احساس میں نعتوں کا سبزہ دیکھ کر
بولیں کلیاں بھی چٹک کر ’’عید میلادُ النبی ﷺ

قامتِ فکر و تخیّل پر لباسِ شعر ہے
ہے سبھی عیدوں سے بڑھ کر عید میلادُ النبی ﷺ

ہے گھنی چھاؤں تلطُّف کی سروں پر ضوفگن
کس قدر ہے رُوح پرور عید میلادُ النبی ﷺ

میں حصارِ خوابِ دل خوش کُن میں اب تک کیوں نہ ہوں
ہے قرارِ جانِ مضطر عید میلادُ النبی ﷺ

ملتفت ہم پر ہے ربّ ذوالمنن اس واسطے
اپنی خوشیوں کا ہے محور عید میلادُ النبی ﷺ

مصطفی ﷺ کے عشق کا سرمایہ ملتا ہے ہمیں
یوں کرے ہم کو تونگر عید میلادُ النبی ﷺ

فکر اب محمودؔ ہے اپنی فرازِ عرش پر
لُطف فرما ہے جو ہم پر عید میلادُ النبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہشِ وصل کی تکمیل

کوئی محوِ خواب تھا، سویا ہوا فرش پر
کوئی ملنا چاہتا ہے اُس سے بامِ عرش پر

حکم کا بندہ کوئی سِدرہ سے بطحا آ گیا
وہ کسی کو اب کسی کے پاس لے جانے کو تھا

بے اجازت پہلے بھی آتا نہ تھا گھر میں کبھی
آج کی شب بھی یہ جرأت بے طرح مفقود تھی

آج چونکہ اپنے حجرے میں کوئی سویا نہ تھا
مسئلہ اِذنِ حضوری کا نہیں پیدا ہوا

نیند سونے والے کی لیکن اَہم اتنی رہی
کم عبادت کرنے کی تلقین کرتا تھا کوئی

کیا فرستادہ کسی کا ڈالتا اس میں خلل
ایک ہی نکلا بالآخر سارے ان عُقدوں کا حل

سونے والے کے قدم سے مَل رہا تھا پَر کوئی
جاگ اٹھا لمسِ عقیدت آشنا پا کر کوئی

جاگ اٹھا کوئی تو پیغام اس کو پہنچایا گیا
آپ کو جانے کہاں، سرکارا بلوایا گیا

چل پڑا کوئی تو سب رستے سمٹ کر رہ گئے
واسطے دنیا کے تھے جو، سارے کٹ کر رہ گئے

پہلے اقصیٰ، پھر فلک، پھر سدرہ اور پھر لامکاں — چاہنے والے کو ملنے جا رہا تھا میہماں
جو چلا تھا، وہ تو منزل کی طرف چلتا رہا — جو بلانے آیا تھا، رستے میں تھک کر رہ گیا
جانبِ منزل اکیلا جا رہا تھا یوں کوئی — جیسے یہ راہیں ہوں لاکھوں بار کی دیکھی ہوئی
اب نہ کوئی راہبر تھا اور نہ رہرو ساتھ تھا — یہ بتاتا تھا وہ ہے آپ اپنا رہنما
اب منازل قابَ قوسین اور اَو اَدنیٰ کی تھیں — عشق کی اک جَست سے یہ منزلیں سب طے ہوئیں
ایک ہی وجہِ جواز ، اِسرا کی ہوتی ہے بہم — تھی کسی کو خواہشِ وصلِ حبیب محترم
یوں اضافے ہوتے جاتے تھے کسی کی شان میں — اُدْنُ مِنِّی کی صدائیں آ رہی تھیں کان میں

لامکاں کیا چیز ہے، عرشِ بریں کیا چیز ہے
کر گیا اس سے بھی آگے کے مراحل کوئی طے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ معظّمہ سے واپسی

کب خدا پہنچائے گا، کیسے وہاں پہنچوں گا میں — تھا بہت بے چین طیبہ دیکھنے کے واسطے
جا کے لَوٹ آیا تو پہلے سے فزوں ہے اضطراب — اب کہاں ہے چین ممکن، اب تو دیکھ آیا اُسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلتی بڑھتی ہوئی میری تمناؤں کی بیل — قلب کی دیوار پر نشوونما پاتی ہے کیوں
خواہشِ دیدارِ طیبہ تو مِری پوری ہوئی — آنکھ کی حسرت کو مٹنا تھا، بڑھی جاتی ہے کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک یہ احساس نیندیں ہی اُڑا کر لے گیا! — دُور مجھ سے کیوں ہوا شہرِ شہِ ہر خشک و تر
میرے سینے میں کسک سی بن گیا ہے یہ خیال — طیبہ جا کر پھر چلا آیا ہوں کیسے لَوٹ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسجد و منبر، ریاض الجنّہ اور قدمینِ پاک — جالیاں وہ نُور کی، وہ سبز گنبد اور وہ گھر
رہ گیا ہے دل وہیں، خود تو چلا آیا ہوں میں — حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک

ساکنانِ عالم، سفلی بھی پڑھتے ہیں درود
اس وظیفے کا اثر ہے عالمِ علوی میں بھی
فرش سے تا عرش اک اک گوش سنتا ہے اسے
ہے محیطِ ہر دو عالم گونج ان الفاظ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حصول
اس پہ لازم ہے کہ وہ کوشش کرے، ہمت کرے
قُربتِ سرکار ﷺ جنت میں جسے درکار ہو
زندگی میں وہ درودِ پاک ﷺ کی کثرت کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالقِ کونین کو شکوہ نہیں سرکار ﷺ سے
پھر گلہ ان سے نہیں ہے قُدسیانِ عرش کو
رازِ تلقینِ درودِ پاک یوں افشا ہوا
ہے درود اس کے لیے جس سے کوئی شکوہ نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو وظیفہ کبریا کا بھی، ملائک کا بھی ہے
اور جسے اللہ نے بھی فرض ہم پر کر دیا
وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول
ہے درودِ پاک سے بہتر عبادت اور کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھیں نہ کیوں حلقے میں آ کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
خادم جتنے ہیں آقا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
آقا ﷺ پر راضی ہے خالق، آقا ہیں ہر چیز کے مالک
آقا ﷺ ہیں محبوب خدا کے، "صلی اللہ علیہ وسلم"
پہر اہلِ ایمان کے لب تک، صبح و شام نہ ہوگا کب تک
رہیں گے ہم سب سے پڑھوا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
سُوئے مدینہ جانے والا کر لے گا ایمان کو تازہ
دل کی بات زباں پر لا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
"صلی اللہ علیک وسلم" کہو گے تم روضے پر ہمدم!
جاؤ تو ہم کو بھی سنا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
پڑھنے والے پر آقا ﷺ بھی خوش ہوتے ہیں اور خدا بھی
سو سو معنی ایک دعا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
شیطاں روئے، شیطاں ہارے، جو کوئی صلوات پکارے
ہم جیتے سب سے کہلا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"
اس کا نصیبا کھل جائے گا، حق کا مقرّب کہلائے گا
پڑھ لے گا جو سر کو جھکا کے "صلی اللہ علیہ وسلم"

نقش ہے مدحت اُن کی دل پر، روح بھی ہے محمودؔ ثنا گر
نغمے گاؤ مدح و ثنا کے ''صلی اللہ علیہ وسلم''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم

میرے پیمبر، میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم — میں ہوں گداگر، میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
آنکھیں پُرنم، گردن ہے خم، آپ کے در پر آن کھڑا ہے — ایک ثناگر، میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
آئینہ ہے گو عصیاں کا، لیکن یکسر ہے یہ چہرہ — اشکوں سے تر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
میں ہوں بھکاری آپ کے در کا، میرے لیے ہیں خاک سے کمتر — سیم و جواہر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
آپ ہوئے جب حق کی چاہت، پھر کیا چیز ہے میری چاہت — چاہوں کیوں کر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
باقی ہے بس ایک تمنا، اس دنیا میں موت آئے تو — آپ کے در پر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
پل میں عرش کو کرتا ہے طے، آپ کے در پر جھک جاتا ہے — جس جس کا سر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم
آپ کی آمد پر خوشیاں ہیں، حور و ملائک جنّ و بشر میں — عید ہے گھر گھر میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم

مدح کرے محمودؔ سا انساں کیسے جس ہے آپ ثنا خواں
آپ کا داور میرے مولا صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود بھی، سلام بھی

مِرے حضور ﷺ ہیں حبیبِ خالقِ انام بھی — مِرے حضور ﷺ نے کیا ہے عرش پر خرام بھی
شفیع ہیں مِرے جو انبیاء علیہم السلام کے ہیں امام بھی — جوان و پیر و طفل سب، خواص بھی، عوام بھی
پڑھو مرے حضور ﷺ پر دورد بھی سلام بھی

مِرے حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے خود خدا — ہے بستۂ درود بھی وظیفۂ ملائکہ!
یہ کام کر رہے ہیں خود رُسل علیہم السلام، صحابہ رضی اللہ عنہم، اولیا رحمہم اللہ — تمھارے واسطے بھی حکم مومنو! یہی ہوا
پڑھو مرے حضور ﷺ پر دورد بھی سلام بھی

ڈریں نہ سرکشوں سے وہ، نہ خواہشِ درم کریں   جو اہلِ عشق ہیں، وہ اپنا رُخ سوئے حرم کریں
بڑا ہی نیک کام ہے، یہ تم کرو کہ ہم کریں   خدا بھی تم پہ خوش ہو اور حضور ﷺ بھی کرم کریں
پڑھو مرے حضور ﷺ پر دورد بھی سلام بھی

پڑھے نہ جو درود تو ذلیل و خوار کیوں نہ ہو   خدا پسند کرتا ہی نہیں ہے ایسے شخص کو
پڑھے دورد آپ ﷺ پر نہ دل سے صبح و شام جو   تمھاری اپنی بہتری نہاں ہے اس میں مومنو!
پڑھو مرے حضور ﷺ پر دورد بھی سلام بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام

جو ہیں حبیبِ خالقِ افرشتہ و انام   ب شبہہ جو ہیں باعثِ تخلیقِ خاص و عام
اُمّی لقب ہیں، طٰہٰ خطاب، افصحُ الکلام   دانندۂ غیاب و حضور اُن کا ہر غلام
عبد ایسے جن کی ربِ مکرم کہے سلام

جن پر فدا ہیں جنّ و بشر اور سب نبی علیہ السلام   عیسیٰ علیہ السلام کی آرزو ہے، بنیں ان کے اُمّتی
یوسف علیہ السلام کے دل میں بھی یہ تمنا جواں رہی   آیا نظر کسی کو نہ اُن سا حسیں کبھی
کیونکر نہ اُن کو حسنِ دو عالم کہے سلام

ان کو سلام جن کے سلامی ہیں نکتہ داں   ان کو سلام جن کے پیامی ہیں رازداں
ان کو سلام جن کی غلامی میں ہیں نہاں   شان و شکوہ و عظمت و آنِ شہنشہاں
وہ کون ہے جو ان کو نہ پیہم کہے سلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ

ہمیں یہ کہتا ہے حق تعالیٰ ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''   ہمارا ہر وقت وِرد ہوگا، ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''
بہ پیشِ سرکار ﷺ لے کے آئی ہے عاجزی سے تمام اُمّت   فقط ارادت کا ایک ہدیہ، ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''
خدا اور اس کے فرشتے اور میں، درود گو ہیں، درود خواں ہیں   مِرے لیے اتنا ہے اضافہ، ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''

حضور ﷺ کے جو ہیں نام لیوا، شبانہ روز ان کا ہے یہ شیوہ
حضور ﷺ پر دم بدم ہے پڑھنا ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''

یہ سچے مالک کا فیصلہ ہے، جو اس نے ہم کو سنا دیا ہے
کریں تو بس ایک یہ وظیفہ ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''

سلام زیادہ صلوٰۃ کافی، اسی میں آئے اجل بھی میری
یہ ماحصل بھی ہے زندگی کا، ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''

مقدر اس کا نصیب اس کا، بروزِ محشر ہے شان اس کی
ہے جس کے اعمال کا خلاصہ ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''

گیا جو عُمرے کو مجھ سا عاصی، تو طیبہ میں اور خدا کے گھر بھی
ادا کرے گا یہی فریضہ ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''

اگرچہ حلقہ درود کا ہو، سلام اس میں بھی خوب پڑھو لو
کہ محمودؔ یہ حکم ہے خدا کا ''صلوٰۃ کافی، سلام زیادہ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تضمین

جب وہ نکلا سرِ بطحا، طیبہ کا چاند
سب نے پیارے سَمے دیکھا طیبہ کا چاند

جس حسین وقت میں اُبھرا طیبہ کا چاند
''جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام''

جن کی تکریم اسرا کی شب کی گئی
جن کی توقیر و عزّت مہِ نو نے کی

جن کی عظمت سے پشتِ فلک خم ہوئی
''جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی

اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ایک نسبت کو سلام

سرورِ عالم ﷺ کے ہیں اجداد سب جنّت مقام
آپ ﷺ کی آل اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں اپنے امام

حمزہ رضی اللہ عنہ و عباس رضی اللہ عنہ و طالب رضی اللہ عنہ کا ہوں خادم مدام
اہلِ بیت سرورِ کونین ﷺ ہیں ذی احتشام

والدینِ مصطفی ﷺ ہیں لائقِ صد احترام
اُن پہ ماں باپ اپنے قرباں، ان پہ ہوں لاکھوں سلام

میرے آقا ﷺ کی رضاعی ماں کی عظمت کو سلام
فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اَسَد کی شانِ حُرمت کو سلام

اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کو سلام — سرور کونین ﷺ کی ایک ایک نسبت کو سلام

ہیں حبیبِ خالق کونین ﷺ کے جو اقربا
ہوں تحیّت اور سلام اُن سب پہ لاکھوں مرتبہ

میرے والد رحمۃ اللہ علیہ میرے آقا ﷺ کے غلامِ کمتریں — والدہ رحمۃ اللہ علیہا میری کنیزِ اُمہات المؤمنین

مالک اپنی زندگی کے ہیں نبیٔ آخرین ﷺ — اس درِ فیاض سے ہم جا نہیں سکتے کہیں

میری اولاد آپ ﷺ کے بچوں کی ہے دریوزہ گر
بھیجتی لاکھوں سلام اُن پر رہے گی عمر بھر

خاندانِ حضرتِ محبوب خالق ﷺ حبّذا — آپ ﷺ کی اولاد اور ماں باپ اور سب اقربا

ہیں اَعزّہ جس قدر، اُن سب پہ لاکھوں سلام — ہوں سلام آقا مرے، صَلِّ عَلٰی سَلِّمْ عَلٰی

آپ ﷺ کی نسبت کے حامل سب ہیں اپنے محترم
واسطہ اپنوں کا آقا! اپنے بندوں پر کرم!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۰واں مجموعۂ نعت

وارداتِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۴

صفحات: ۹۶

نعتیں: ۶۳

انتساب

وارداتِ قلب کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انك حميد مجيد

رکھ نعوتِ مصطفیٰ ﷺ کے وَاسطے مختص سُخن — گلشنِ لُطفِ رسولِ پاک ﷺ سے یوں پھول چُن

سامنے اُن ﷺ کے، جہاں پیدا کیے اللہ نے — پہلے تخلیقِ نبی ﷺ فرمائی، پھر فرمایا "کُن"

جو سخی سرکار ﷺ اب تک کر رہے ہیں دہر پر — ہے تناہی کی صفت سے ماورا وہ دان پُن

بات چاہے دِل میں کر، بس شرط ہے اِخلاص کی — عرض جتنی دُور سے کی جائے، وہ ﷺ لیتے ہیں سُن

راہِ سرور ﷺ کے نہ راہی ہوں تو پھر کیا فائدہ — چار جانب گو برستا دیکھتے ہوں آپ ہُن

پا نہیں سکتے حقیقت سرورِ کونین کی — تم کو حاصِل ہو نہ جب تک دوستو! علمِ لَدُن

نعت کی خدمت پہ مامور اس کو فرمایا گیا
یوں تو لگتا ہی نہیں محمودؔ میں کوئی بھی گُن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہشِ دیدِ مدینہ کو زندہ رکھّے — اپنے ہاتھوں میں وہ جنّت کا قبالہ رکھّے

بندہ سرکار ﷺ کی اُلفت سے تعلّق گانٹھے — دِیں کے رَستے میں قدم رکھّے تو پکا رکھّے

اِتنی سی بات سمجھنا بھی کوئی مُشکل ہے — نُور ہی نُور نہ جو شے ہو، وہ سایہ رکھّے

وِردِ اِمروز ہے جس شخص کا اسمِ سرور ﷺ — کِس لیے دِل میں وہ اندیشۂ فردا رکھّے

اُس کے حصے میں نہ کوئی بھی کمی آئے گی — دَرِ سرکار ﷺ پہ دامن کی جو پھیلا رکھّے

ہاتھ رحمت کا رکھیں پشت پہ جس کی آقا ﷺ — نعت گوئی میں وہ بندہ یدِ طُولیٰ رکھّے

تجھ کو محبوب نظر آئیں خُدا کے، سرور ﷺ — خوش نصیبی سے جو تُو دیدۂ بینا رکھّے

باقی دُنیا میں خطابت کے دِکھاؤں جوہر — درِ سرور ﷺ پہ مقدّر مجھے گونگا رکھّے

جس کے ہونٹوں پہ نہ ہوں صَلِّ علیٰ کے نغمے — ایسے بندے سے کوئی کِس لیے ناتا رکھّے

عالَمِ قُدس میں کیسے نہ ہوں اُس کے چرچے — مِدحتِ سرورِ کونین ﷺ جو اپنا رکھّے

گرچہ اعمال ہیں محمودؔ کے ایسے ویسے
دِل میں یہ خواہش تدفینِ مدینہ رکھّے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکار ﷺ کو جو شخص بھی آئے، آئے — خود ستائی کا مگر قصر گرائے آئے
در و دیوار مدینہ پہ یہ لکھا دیکھا — جو بھی سرکار ﷺ سے مانگے، وہی پائے، آئے
پہلے جاؤں مَیں مدینے میں کہ مکّے جاؤں — اہلِ اِخلاص کی اِس باب میں رائے آئے
یہ درِ جُودِ شہنشاہِ ہر این و آں ﷺ ہے — ٹکڑا لینے کو یہاں اپنے پرائے آئے
داغ عصیاں کے دُھلے اپنے مدینے آ کر — یوں تو ماتھے پہ سیاہی کو سجائے آئے
سر بُلندی نہ قدم چُومے گی اُس کے، کیسے — جو بھی قدمین میں نظروں کو جھکائے آئے
حال پر میرے، بڑی اِس کی عنایت ہو گی — کوئی طیبہ کا مجھے حال سُنائے، آئے
میرا چیلنج ہے، پڑھتا ہوں درودِ سرور ﷺ — نارِ دوزخ سے کوئی مجھ کو ڈرائے، آئے

مجھ سے محمودؔ کوئی شخص جو مِلنا چاہے
گانے آقا ﷺ کی عنایات کے گائے، آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ حضرتِ شاہنشہِ والا گُہر ﷺ کر کے — مَیں پہنچا ہوا مدینے کے لیے اچھّا سفر کر کے
مجھے چھڑوایا دار و گیرِ محشر سے پیمبر ﷺ نے — خطائیں جس قدر میری تھیں، اُن سے دَرگزر کر کے
چلی آئے مِرے پیچھے، اگر میرا بھلا چاہے — میں جاتا ہوں مدینے، موت کو پہلے خبر کر کے
پیمبر ﷺ سے تو کوئی بات پوشیدہ نہیں میری — کہوں گا حالِ دِل طیبہ میں لیکن مختصر کر کے
میں کل جو شام کو بیٹھا تو دَھرنا دے کے بیٹھا تھا — اُٹھا ہوں مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں سحر کر کے
پذیرائی کے لائق اُس جگہ خشکی نہیں ہوتی — مدینے کی زیارت کو چلو آنکھوں کو تر کر کے
عطا کرتے ہیں آقا ﷺ اپنی رحمت کے حوالے سے — کرم کرتے ہیں وہ اعمال سے صَرفِ نظر کر کے
مِرے سرکار ﷺ فرماتے ہیں عفو و دَرگزر اُس سے — خطا جو مجھ سے کوئی ہو ہی جاتی ہے بشر کر کے

پکڑ لے گا یہ عزرائیل علیہ السلام کا دامن مدینے میں
رہے گا اب کے تو یہ معرکہ محمودؔ سر کر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ عاداتِ سیّدی ﷺ لینا — سادگی لینا، راستی لینا
مدحِ سرور ﷺ خُدا بھی کرتا ہے — نعت کہنے میں ہوش کی لینا
چاکری جس میں ہو نہ آقا ﷺ کی — مت کبھی ایسی خُسروی لینا
موت کے بعد اوڑھنے کے لیے — خاک چاہوں مَیں طیبہ کی لینا
سہل ہے اُن کے حفظِ حُرمت میں — زندگی دینا، زندگی لینا
مجھ پہ یلغار ہے شدائد کی — میرے آقا ﷺ خبر مِری لینا

چاہ محمودؔ روشنی کی جو ہے
ماہِ طیبہ ﷺ سے چاندنی لینا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نرالا ہر جہاں سے سبز گُنبد — ہے برتر ہر بیاں سے سبز گُنبد
جھکا ہے مستقِل وہ اِس کے آگے — کہے کیا آسماں سے سبز گُنبد
نظر آئے کُلاہِ اَرض جیسا — نبی ﷺ کے آستاں سے سبز گُنبد
ہے ہریالی کا لانا کِشتِ جاں میں — ادا کرنا زباں سے ''سبز گُنبد''
ملیں جلوے خُدا و مصطفیٰ ﷺ کے — ہٹے جو دَرمیاں سے سبز گُنبد
نہ کیوں اُس موڑ کے قُربان جاؤں — نظر آئے جہاں سے سبز گُنبد

تجلّائے یقیں محمودؔ ہے یہ
وَرا ہے ہر گُماں سے سبز گُنبد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھکا ہے سر، بندھے ہیں ہاتھ، آنکھوں میں ندامت ہے — مجھے احساس ہے، طیبہ میں میری کِس سے قُربت ہے
دیار و مسکنِ سرکارِ وَالا ﷺ کے حوالے سے — مِرے دِل میں، یقیں جانو، عقیدت ہی عقیدت ہے
بتائی ہے جو منزل، ہے وہی منزل حقیقت میں — دِکھائی ہے جو آقا ﷺ نے، وہی رَاہِ ہدایت ہے
نتیجہ وِردِ اسمِ سرورِ کونین ﷺ کا دیکھو — کہ اِک یہ ذکر ہے جو وجہِ تسکینِ طبیعت ہے

گُنہگاروں کو فرمایا اُنھوں ﷺ نے، یہ تو میرے ہیں
رسولِ کبریا ﷺ کی یہ عنایت بے نہایت ہے

جلال و رُعبِ خالق حشر میں تھا اپنے جوبن پر
جو کام آئی خطاکاروں کے، وہ سرور ﷺ کی رحمت ہے

مدینے جا کے دیکھو، گُنبدِ اخضر کی شادابی
یہی حُسنِ بصارت ہے، یہی حُسنِ بصیرت ہے

نہ جانے کِس لیے زادِ سفر تم جمع کرتے ہو
نبی ﷺ کا شہر تو دو عرضیوں بھر کی مسافت ہے

بایں اِفلاسِ زُہد و اِتّقا میں نعت گُستر ہوں
کرم یہ میرے خالق کا ہے، آقا ﷺ کی عنایت ہے

یہی تو راستے کا راستہ، ، منزل کی منزل ہے
کہ طاعت خالقِ عالم کی، سرور ﷺ کی اطاعت ہے

غزل کہنے کی جب فرمائشیں اَحباب کرتے ہیں
تو جھنجھلا کر یہ کہہ اٹھتا ہوں، آخر کیا مصیبت ہے

یہ ناممکن ہے، کوئی اِس سعادت سے مجھے روکے
کہ نعتِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ میری تو ضرورت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کو یوں قدردانی میں رکھّا
خُدا نے حدِ لامکانی میں رکھّا

قدم جس جگہ آ گئے مصطفیٰ ﷺ کے
اُسے رب نے اپنی نشانی میں رکھّا

رہو چپ پیمبر ﷺ کے دَر پر کہ اُس جا
خُدا نے مزا بے زبانی میں رکھّا

”حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ“ ہُوئے ہیں کچھ ایسے
نبی ﷺ نے ہمیں مہربانی میں رکھّا

جو آلِ نبی ﷺ سے عقیدت تھی، اِس نے
ہمیں کشتیٔ بادبانی میں رکھّا

یہ ربِّ جہاں کا کرم ہے کہ اُس نے
مجھے نعت کی خوش بیانی میں رکھّا

جو محمودؔ مدحِ پیمبر ﷺ نہ کرتے
تو کیا تھا ہماری کہانی میں رکھّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“
سُکوں یوں مِری زندگانی میں رکھّا

جو تھا نُور پائے نبی ﷺ میں، خُدا نے
وہی ماہ کی ضوفشانی میں رکھّا

بقا اُس کی ہے، اُس نے دِی مصطفیٰ ﷺ کو
ہمیں رب نے دُنیائے فانی میں رکھّا

وہ اُمّت نبی ﷺ کی نہ تھا جس کو رب نے   کِسی آفتِ ناگہانی میں رکھّا
محبّت رکھّی اُمِّ ایمن میں رب نے   یہی سلسلہ اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا میں رکھّا
وقارِ آلِ سرکار ﷺ کو رب نے بخشا   تو اَصحاب رضی اللہ عنہم کو قدر دانی میں رکھّا

سُنا جب بھی محمودؔ ذکرِ پیمبر ﷺ
تو فی الفور مژگاں کو پانی میں رکھّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سرکار ﷺ کی مدح خوانی میں رکھّا   ”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“
عَلٰی الرّغمِ بے مہریٔ چرخِ گرداں   ”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“
مرُورِ زماں کی ستم گاریوں میں   ”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“
غزل گوؤں کو ہجر نے مار ڈالا   ”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“
میں رقصِ مسرّت کیے جا رہا ہوں   ”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“
مگن یوں مَیں تخلیق و تحقیق میں ہوں   ”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“

گُزر غم کا محمودؔ کیا میرے دِل میں
”مجھے نعت نے شادمانی میں رکھّا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ عرش بجتا رہا اُن ﷺ کا ڈنکا   اُڑا لامکاں پر نبی ﷺ کا پھریرا
اِشارہ تھا چشمِ عطائے نبی ﷺ کا   رہا میری بخشش میں جو کارفرما
مدینے میں پھیلایا دستِ تمنّا   تو لاہور میں بھر گیا گھر ہمارا
گدائے درِ مصطفٰی ﷺ ہوں تو کیوں ہو   مجھے کج کلاہانِ دُنیا کی پروا
ہو محشر کی حدّت کہ جنّت کی ٹھنڈک   نہ چھوٹے گا دامن حبیبِ خُدا ﷺ کا
مسائل، مصائب، شدائد کہاں ہیں   کہ ہے مصطفٰی ﷺ کے کرم پر بھروسا

بجا لاؤں احکامِ سرکارِ والا ﷺ
جو محمودؔ توفیق دے حق تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا ہے اُمّت کی بخشش کا وعدہ — تو پھر کیوں نہ فرمائیں گے اس کا ایفا
وہ بندے چُنیدہ تھے اور برگزیدہ — رہا سامنے جن کے وہ رُوئے زیبا
مِلے گی مجھے منزلِ دفنِ طیبہ — جو میری تمنّاؤں کا ہے خُلاصہ
جو رہبر نقوشِ قُدومِ نبی ﷺ ہوں — نہ میزاں کا خدشہ، نہ دوزخ کا کھٹکا
سنبھالا مجھے رحمتِ مصطفیٰ ﷺ نے — گُناہوں کے باعث مَیں جب لڑکھڑایا
کہیں "فَاخۡلَعۡ نَعۡلَیۡک" کی تھیں صدائیں — کہیں "اُدۡنُ مِنِّیۡ" کا حُسنِ تقاضا

نہ ہو جس کو اُلفت حبیبِ خُدا ﷺ سے
نہیں اِس سے محمودؔ کو کوئی ناتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ پھر بھی ہیں مجھ پہ اِکرام فرما — اگرچہ مَیں ہوں معصیت کوش خاصا
وہ سیرت نبی ﷺ کی ہے بے مثل و یکتا — کہ ہے مدح گو اُن ﷺ کا، اپنا پرایا
کرے اِکتسابِ ضیائے مدینہ — وہ خوش بخت بندہ، ہو مَن جس کا اُجلا
کُھلا "مَنۡ رَّاٰنِیۡ" سے اہلِ جہاں پر — اُنھیں دیکھنا رُویتِ حق ہے گویا
ہے قُرآن شاہد کہ اُن ﷺ کے خُدا نے — کِیا ذکر اُن ﷺ کے لیے اُن کا اونچا
میں جاں دے کے خاکِ مدینہ کو پاؤں — تو مہنگا نہیں ہے، یہ سودا ہے سستا

یہ محمودؔ وجہِ سُکوں ہے حقیقت
کہ جو لکھّا، مدحِ پیمبر ﷺ میں لکھّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُعا جو دِل سے اُٹھتی ہے، وہ رکھتی ہے اثر آخر — مِلی مجھ کو دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی رہ گزر آخر

جہاں میں سرورِ کونین ﷺ کے تشریف لانے سے — حدِ فاصل کھنچی ہے درمیانِ خیر و شر آخر
قریب نعت یوں ہوتا گیا حُسنِ مقدّر سے — درِ سرور ﷺ مرے دِل کے ہُوا نزدیک تر آخر
مصیبت کوئی آئی، مَیں درودِ پاک پڑھتا ہوں — یہی تدبیر تو دیکھی ہے ہوتی کارگر آخر
تو جس دَر کو بھی چاہے، کھٹکھٹاتا رہ، مگر ہمدم! — مدد فرمائیں گے تیری شہِ وَالا گُہر ﷺ آخر
بہت سے دِیدہ زیب و خوبصورت شہر دیکھے ہیں — ٹِکے شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں قلب و نظر آخر
خُدا کو مانتے ہیں یوں کہ جیسے آپ دیکھا ہو — ہمیں خود دیکھ کر آقا ﷺ نے دِی ہے یہ خبر آخر
عقیدت کے مظاہر اُس جگہ پر دِیدنی ہوں گے — جو پیشِ نظر سرورِ کُل ﷺ قبر میں ہو گا بشر آخر
عنایت کے، کرم کے ابر کو کر لے گی متوجہ — یہ ذکرِ سرورِ عالَم ﷺ میں میری چشمِ تر آخر
کوئی حُجّت خُدا کے دین کی باقی نہیں رہتی — کہ آ پہنچے خُدا کے آخری پیغامبر ﷺ آخر

فقط محمودؔ خوشنودی حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
رہی پیشِ نظر اوّل، رہی پیشِ نظر آخر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں بظاہر ہم سے انساں بے سروسامان سے — جا پہنچتے ہیں مگر طیبہ میں اکثر شان سے
پیروی کر لے اگر سرکارِ وَالا ﷺ کی شعار — تو نکل سکتا ہے ہر اِنسان ہر بُحران سے
بہرِ مدحِ سرورِ کونین ﷺ ہونی چاہیے — بات جو منہ سے نکالو تم کِسی عنوان سے
تشنگی جو زندگی بھر کی ہے، وہ بُجھ جائے گی — پی مدینے میں نبی ﷺ کے چشمۂ فیضان سے
رب نے جیسے نعت کہ دی ہے کلامِ پاک میں — کیسے ممکن ہے کہ ہو پائے کِسی انسان سے
دار و گیرِ حشر سے محمودؔ نکلا سرخرو — مصطفیٰ ﷺ کے اِس کرم پر تھے ملک حیران سے

سلسلہ محمودؔ تک پہنچا نبی ﷺ کی نعت کا
جو چلا ہے بن رواحہؓ، کعبؓ اور حسانؓ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو آیا پوچھ گچھ کا مرحلہ سرِ محشر — بچا ہی لیں گے مجھے مصطفیٰ ﷺ سرِ محشر

پڑھوں گا نعت کا جو "ماہیا" سرِ محشر — مِلے گی قُدسیوں کی واہ وَا سرِ محشر
نبی ﷺ کو دیکھتے ہی اُن کے میں قدم لُوں گا — کروں گا، دیکھنا، یہ حوصلہ سرِ محشر
خُدا بھی لاج مِرے اِس یقیں کی رکھّے گا — مجھے نبی ﷺ کا جو ہے آسرا سرِ محشر
اُدھر خُدا کی نگاہِ کرم کا رُخ ہو گا — نبی ﷺ کا ہو گا جدھر اِعتنا سرِ محشر
حضورؐ اِس کو بدلوا ہی لیں گے میرے لیے — ہُوا جو اور کوئی فیصلہ سرِ محشر
میں گائے جاؤں گا محمودؔ سربسر نعتیں
نہ ہو گا اور کوئی مشغلہ سرِ محشر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محبّت طٰہٰ و یٰسٓ سے — رَاہ پائی دِین کے آئین سے
رب نے نُورِ مصطفیٰ ﷺ پیدا کیا — پہلی ہر اِک چیز کی تکوین سے
قمقمے اِس پر سجے ہیں نعت کے — مطمئن ہوں قلب کی تزئین سے
منزلِ مِدحت رسولِ پاک ﷺ کی — مِل گئی ماں باپ کی تلقین سے
پہلے آقا ﷺ پر پڑھو صَلِّ علٰی — پھر دُعا کو دو مدد "آمین" سے
پُوری ہو گی آخری خواہش مِری — شہرِ آقا ﷺ میں مِری تدفین سے
کی مدد محمودؔ کی جب سرکار ﷺ نے
دُور فرمایا اَلم غمگین سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کہ ہے حکمِ خُدائے پاک کا مُحرم رشیدؔ — کیوں نہ ہو مِدحت گر سرکارِ ہر عالم ﷺ رشیدؔ
دے گا وہ ابرِ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ کو دعوتیں — تیری پلکوں سے جو ٹپکا قطرۂ شبنم رشیدؔ
لازماً بدلے میں پائے سر بُلندی کی سَنَد — ہو پذیرائے دَرِ سرور ﷺ جو سر کا خم رشیدؔ
کر رہا ہے فضلِ خلّاقِ جہاں سے روز و شب — عادتِ وِردِ درودِ پاک مستحکم رشیدؔ
جب مِلی توفیق اُس کو خالقِ کونین سے — نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیوں کہے گا کم رشیدؔ

کر رہا ہے ذکرِ سرور ﷺ میں جو اِظہارِ خوشی — کیوں نہ ہو جائے گا تیرا دُور ہر اِک غم رشیدؔ

نعت کا ہر کام ہے حُسنِ تیقُّن کا اَمیں
بات کوئی مت کرو اِس باب میں مُبہم رشیدؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچ گیا جو مدینے میں رُوبروئے رسول ﷺ — بسا کے لاؤں گا قلب و نظر میں بوئے رسول ﷺ
”عظیم آقا و مولا ﷺ کے خُلق کو کہہ کر — بتائی نٓ کی سُورہ میں رب نے خُوئے رسول ﷺ
فرشتہ موت کا جس وقت میرے پاس آئے — زباں درود سے مملو ہو، رُخ ہو سُوئے رسول ﷺ
خُدا نے قِبلہ بدل ڈالا اُن ﷺ کی خواہش پر — اُٹھا نماز میں سُوئے فلک جو رُوئے رسول ﷺ
عمر رضی اللہ عنہ کی ربِّ جہاں کو تھی بہتری مقصود — چلے تو اور اِرادے سے تھے وہ سُوئے رسول ﷺ
لَھَب سے، نٓ سے، کوثر سے یہ ہُوا واضح — بہت عزیز رہی رب کو آبروئے رسول ﷺ
حجاز جانا نبی ﷺ کے حضور جانا ہے — یہ آرزو ہے حقیقت میں آرزوئے رسول ﷺ
دوچار ہار سے خالد رضی اللہ عنہ نہ زندگی میں ہُوئے — کہ اپنی ٹوپی میں رکھتے تھے ایک مُوئے رسول ﷺ
مِلی ہے اُن کے تولاّئیوں کو فوز و فلاح — ہُوا ہے خائب و خاسِر ہر اِک عدوئے رسول ﷺ
صباح و شام وہ اِن کو بھگائے رکھتی ہے — جو مہر و ماہ کے دِل میں ہے جستجوئے رسول ﷺ
جو آرزو نہ رہی یہ تو زندگی کیسی — ”عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ“

خُدا کرے، کہ یہ محمودؔ کو نوید آئے
بُلا رہی ہے مجھے سُوئے کُوئے رسول ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحِ سرکار ﷺ ہے جب کام کی صُورت — ہے طیبہ رَسائی مِرے انعام کی صُورت
جو صبح مدینے کی، مِری جاں میں بسی ہے — وہ صبح نہ دیکھے گی کبھی شام کی صُورت
طیبہ کو چلے ہو کہ سُوئے عرش رَواں ہو — آغاز بھی دیکھو گے تو اِنجام کی صُورت
میں ”صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا“ پڑھنے لگوں گا — دیکھوں گا جونہی حشر کے ہنگام کی صُورت

مختص جو کیا دین ہمارے لیے رب نے　　سرکار ﷺ نے بخشا ہمیں اِسلام کی صُورت
رَستے بھی چمک اُٹھیں گے فِردوس کے سارے　　وہ دے گی چمک حشر میں خُدّام کی صُورت
محشر میں جمال اُن ﷺ کا ہے محمودؔ یقینی
مِرے لیے بیکار ہے اُوہام کی صُورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور ﷺ کے رب کی بات مِرے دِل میں آگئی　　تو نعت گویا حمد کی منزل میں آ گئی
آقا ﷺ کی یاد جو ہے بہرحال یادِ حق　　صد شکرِ قلبِ مومنِ کامِل میں آ گئی
مَیں نے کیا جو ذکر درودِ حضور ﷺ کا　　اِک کیفیت سی نعت کی محفل میں آ گئی
سرکار ﷺ کی نظر جو پڑی طالحین پر　　عِصیاں شعاری اِک بڑی مُشکل میں آ گئی
جو جو پسند آئی گُدائے کریم کو　　ہر خوبصورتی وہ شمائل میں آ گئی
مضموں کی جو تلاشِ مدیحِ نبی ﷺ میں تھی　　وہ جستجوئے حق کی منازِل میں آ گئی
آقا ﷺ کے اِلتفاتِ مُسلسل کی اِک جھلک
محمودؔ ہر درود کے عامِل میں آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ خبر تُو نے ہی تو دُنیا کو دی پروردگار　　ہر صدی تیرے نبی ﷺ کی ہے صدی پروردگار
اُن ﷺ کی مدّاحی تو میری زندگی کے ساتھ ہے　　جن کی خاطر دِی ہے تو نے زندگی پرورگار
پہلے منوائی ہے سب نبیوں سے یہ میثاق میں　　تونے جو سرور ﷺ کو دِی پیغمبری پروردگار
مجھ کو دُنیا کی کِسی شے کی تمنّا خاک ہو　　رُوح و جاں میں ہے پیمبر ﷺ کی گلی پروردگار
وقر دیدارِ نبی ﷺ کا ہو میسّر خواب میں　　چاہتا ہے روز و شب یہ میرا جی پروردگار
دوستی جن کی غُلامانِ پیمبر ﷺ سے نہ ہو　　میری ہے ایسوں سے پکی دُشمنی پروردگار
سرورِ و سرکارِ عالم ﷺ کا تخصّص تھا یہی　　مجھ کو بھی دے سادگی و رَاستی پروردگار
نعت کی خواہش تو پُوری ہو گئی، اب ہے دُعا　　مجھ کو مِل جائے نبی ﷺ کی پیروی پروردگار

جس سے خوشنودی مِلے محمودؔ کو سرکار ﷺ کی
دے وہ تسلیم و رِضا کی روشنی پروردگار!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہیں تخلیقاتِ ہر عالَم کا باعِث بالیقیں
گُنبدِ اَخضر ہے اُن ﷺ کا وجہِ تزئینِ زمیں

ہیں نبیٔ محترم ﷺ خلّاقِ عالَم کے قریں
یہ گواہی دے رہا ہے سارا قُرآنِ مُبیں

سرورِ کونین ﷺ جا پہنچے سرِ عرشِ بریں
رہ گیا تھک ہار کے رَستے میں جبریلِ امیں علیہ السلام

یہ اگر خواہش نہ کرتے سرورِ دُنیا و دیں ﷺ
سجدہ گاہِ اہلِ دِیں بنتا نہ یہ رُوئے زمیں

نیکیاں تو کچھ زیادہ میرے کھاتے میں نہ تھیں
تھے کرم فرما مگر مِرے شفیعُ المذنبیں ﷺ

عامیوں پر کبریا کا راز یہ کُھلتا نہیں
کر دیا کیوں ہر جہاں سرکار ﷺ کے زیرِ نگیں

ظاہر آقا ﷺ پر ہے میری حالتِ قلبِ حَزیں
ہے یہی اِحساس میرے وَاسطے وَجد آفریں

پر لگا کر جب درودِ پاک کے، مجھ سے چلیں
دُور کب میری دُعاؤں سے رہا عرشِ بریں

مجھ کو پہنچاتا ہے طیبہ میں مِرا حُسنِ یقیں
یہ تمنّا ہے کہ مجھ کو موت بھی آئے وہیں

مجھ پہ لُطفِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ یہ کم تو نہیں
میں ہوں حسانؓ و بُصیریؒ و رضاؒ کا خوشہ چیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم اُٹھے دربارِ آقا ﷺ کی جانب
تو گویا چلا حُسنِ عُقبیٰ کی جانب

زرِ اُلفتِ مصطفیٰ ﷺ جس نے پایا
نہ رغبت رکھّے گا وہ مایہ کی جانب

گُزارا تھا اِمروز نعتوں میں جس نے
چلا شان و شوکت سے فردا کی جانب

نبی ﷺ کی جو دُنیا میں آنے کی ٹھہری
عدم کی توجّہ تھی سایہ کی جانب

رُخِ لُطفِ خالق ہے میری طرف کو
ہُوا میرا رُخ جب سے طیبہ کی جانب

دِل اپنا لگائے رکھّو مصطفیٰ ﷺ سے
بھلے اپنا منہ رکھنا قِبلہ کی جانب

جو محمودؔ میں دیکھی اپنی محبّت
کیا راغب آقا ﷺ نے اِنشا کی جانب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی رحمت ہے، مدینے کا سفر ہے — خالق کی اجازت ہے، مدینے کا سفر ہے
عصیاں پہ ندامت ہے، مدینے کا سفر ہے — توبہ کی یہ مُہلت ہے، مدینے کا سفر ہے
پہنچوں گا تو آئے گا نظر گنبدِ خضرا — بخشش کی ضمانت ہے، مدینے کا سفر ہے
تدبیر ہے یہ مغفرتِ جُرم و خطا کی — تکثیرِ عقیدت ہے، مدینے کا سفر ہے
لرزیدہ قدم ہیں تو مِرا سر ہے خمیدہ — دِل وقفِ ندامت ہے، مدینے کا سفر ہے
ہونٹوں پہ جو نعتیں ہیں تو ہاتھوں میں یقیناً — پروانۂ جنّت ہے، مدینے کا سفر ہے
محمودؔ سیہ کار و خطا پیشہ کو دیکھو
تشویشِ عبادت ہے، مدینے کا سفر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہیں وجہِ بہاراں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ — سرِ گنبد ہیں خنداں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
اُنھی کی گرچہ ہیں تابانیاں چاروں طرف لیکن — ہیں طیبہ میں فراواں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
سمجھتے ہیں اُسی کو عرش منزل سارے دِل وَالے — ہوں جس دِل میں میں بھی مہماں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
نہ عاصی سے، نہ عامی سے، کِسی سے بھی نہیں دیکھے — کہ ہوتے ہوں گریزاں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
مِرا مطلوب جاں یوں شہرِ سرکارِ معظّم ﷺ ہے — کہ ہیں مقصودِ ایماں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
مِلے تھے لامکاں میں جلوہ ہائے ربِ عالَم سے — بدل کر اپنا عنواں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
مدد کرتے ہیں ہر اُس آدمی کی، جو مدد مانگے — جہاں کے چارہ ساماں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
زباں پر ہے مدیحِ سرورِ عالَم ﷺ کی رَخشانی — ہیں روح و جاں میں تاباں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
اُنھی سے گہما گہمی ہے جہانِ آدمیت میں — بہر سُو ہیں دَرخشاں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ
نمایاں ہوں گے یہ روزِ قیامت اصلِ صُورت میں — اگرچہ اب ہیں پنہاں جلوہ ہائے سرورِ عالَم ﷺ

جو ہو منظر کشی محمودؔ تو کیسے ہو کعبے کی
وہاں بھی ہیں نمایاں جلوہ ہائے سرورِ عالم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جس کو مِلا سایۂ دامانِ پیمبر ﷺ — شاہانِ جہاں ہیں وہ گدایانِ پیمبر ﷺ
جس پر بھی ہُوا لُطفِ فراوانِ پیمبر ﷺ — کرتا ہے وہی شخص بیاں شانِ پیمبر ﷺ
فرمانِ نبی ﷺ اصل میں فرمانِ خُدا ہے — اللہ کا عِرفان ہے عرفانِ پیمبر ﷺ
ٹھہرا جو سبب حاضریٔ شہرِ نبی ﷺ کا — اِکرامِ خُدا ہے تو ہے فیضانِ پیمبر ﷺ
کچھ کم تو نہیں مجھ پہ عنایات خُدا کی — اس نے جو کِیا مجھ کو ثنا خوانِ پیمبر ﷺ
جو حُرمتِ محبوبِ خُدا ﷺ کے ہیں — سچے ہیں وہ خوش بخت فدایانِ پیمبر ﷺ
زہراؓ و کلی ہیں تو حسینؓ ور حسنؓ ہیں — گُل ہائے گُلستان و خیابانِ پیمبر ﷺ
اَصحاب رضی اللہ عنہم میں ہر ایک تھا مُتعلّمِ حکمت — تھا مدرسۂ علم دبستانِ پیمبر ﷺ

محمودؔ یہ توجیہِ سعادت ہے کہ ہُوں میں
منجملۂ خُدّامِ غُلامانِ پیمبر ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں پہنچے تُو جو پشیمانیوں کے ساتھ — حل مُشکلیں ہوں تیری سب، آسانیوں کے ساتھ
رشتہ درودِ پاک سے توڑے، جو جوڑ لے — بدبختیوں کے ساتھ اور نادانیوں کے ساتھ
رَاس آ گئیں شادابیاں شہرِ رسول ﷺ کی — کوئی علاقہ ہی نہیں ویرانیوں کے ساتھ
واپس مُڑا ہُوں طیبہ سے تسکینِ دِل لیے — لاہور سے چلا تھا پریشانیوں کے ساتھ
ویزا جو ''ملٹی پل'' مِلے شہرِ حضور ﷺ کا — جاؤں وہاں مَیں مختصر دورانیوں کے ساتھ
پائندہ علم الدینؒ و مرید حسینؒ ہیں — نامِ نبی ﷺ پہ جان کی قُربانیوں کے ساتھ

محمودؔ دیکھو، دِل سے نکلتی ہے یا نہیں
پڑھتے ہیں نعت یوں تو خوش اَلحانیوں کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرنے مُتوجّہ نبی ﷺ کے فیضِ محدود کو ۔۔۔ لے کے جاتا ہوں مدینے چشمِ نم آلود کو
بے بسی اور بیکسی کو اپنے اندر سے نکال ۔۔۔ یاد کر سرکارِ ہر عالم ﷺ کے بذل و جُود کو
لامکاں کا قصر اَوْ اَدْنٰی کی منزل تھی جہاں ۔۔۔ کوئی کیسے دیکھ سکتا شاہد و مشہود کو
دے ہی دیتے ہیں اِجازت حاضری کی مصطفیٰ ﷺ ۔۔۔ جا ہی لیتا ہوں بالآخر منزلِ مقصود کو
گھوم پھر لے تُو مضافاتِ مدینہ میں اگر ۔۔۔ قُدسی چُومیں گے ترے رُوئے غبار آلود کو
بے نیازِ عصر مجھ کو میرے آقا ﷺ نے کیا ۔۔۔ دیکھتے رہتے ہیں بندے تو زیاں کو، سُود کو

سایۂ لُطفِ نبی ﷺ میں مدحِ سرور بر زباں
دیکھنا ہنگامہ ہائے حشر میں محمودؔ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار جو پنہاں ہے میری چشمِ گوہر بار میں ۔۔۔ مجھ کو لے جاتا ہے وہ سرکار ﷺ کے دربار میں
طاعتِ سرور ﷺ اطاعت ہے خُدائے پاک کی ۔۔۔ اُلفتِ خالق ہے پوشیدہ نبی ﷺ کے پیار میں
رب ہے ناصر آپ، یا اُس کے حبیبِ پاک ﷺ ہیں ۔۔۔ رَنج و اندوہ و اَلَم میں، نکبت و اِدبار میں
دیدِ دَربار رسولِ کبریا ﷺ کے وَاسطے ۔۔۔ سرخوشی جاں میں ہے اور ہے روشنی اَبصار میں
انبیاء اور اولیاء سارے، سبھی جِنّ و مَلَک ۔۔۔ آئے دَم سادھے ہُوئے سرکار ﷺ کی سرکار میں
صرف اِس کا ہے تعلّق مصطفیٰ ﷺ کی مدح سے ۔۔۔ ہے اگر کوئی اثر میرے لبِ گُفتار میں
دستِ سرور ﷺ نے جو پھینکے مُٹھی بھر کنکر اُدھر ۔۔۔ بدر میں ہلچل مچی ہر دَستۂ کُفّار میں
"طَالِحٌ لِیْ" جب مِرے سرکار ﷺ کا اِعلان ہے ۔۔۔ جائے کیسے نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا نار میں
گر تجھے اُلفت کا دعویٰ ہے رسولِ پاک ﷺ سے ۔۔۔ مت تفاوّت ہو تری گُفتار میں، کردار میں
حاضری کی وہ اجازت لے کے دیتی ہیں مجھے ۔۔۔ جو نہاں ہوتی ہیں اپنائیتیں اِصرار میں

کعب رضی اللہ عنہ وحسان رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ سے رہا محمودؔ تک
کاروانِ نعت گوئی حالِ اِستمرار میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وادیٔ عقیدت میں اِس طرح ہم آتے ہیں — گویا آقا و مولا ﷺ خود ہمیں بُلاتے ہیں
چھت جو نعتِ سرور ﷺ کی، اپنے سر پہ پاتے ہیں — حمدِ حق سے ہم اپنا صحنِ دِل سجاتے ہیں
غیرِ مصطفیٰ ﷺ سے جو اپنا دِل لگاتے ہیں — اپنی بدنصیبی کو آپ وہ بُلاتے ہیں
قاسمِ خزائن جب رب بنا چکا اُن ﷺ کو — جو ہے شے ضرورت کی، مصطفیٰ ﷺ سے پاتے ہیں
اپنا یہ وَتیرہ ہے جس پہ ناز ہے ہم کو — نام اُن ﷺ کا سُنتے ہیں اور سر جھکاتے ہیں
جن کو کچھ حقیقت سے آشنائی ہوتی ہے — لوگ وہ محبّت سے اُن ﷺ کے دَر پہ جاتے ہیں

شعر اُن ﷺ کی مِدحت میں جب رشیدؔ کہتا ہے
خود حبیبِ حق ﷺ اِس کا حوصلہ بڑھاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو عقیدہ میرا یارو، مُشرکانہ کِس لیے — لب پہ ہو غیرِ پیمبر ﷺ کا ترانہ کِس لیے
طالبِ رحمت ہُوں مَیں اُس سے، پیمبر کے طفیل — چاہوں رب سے مَیں رویّہ عادلانہ کِس لیے
کیا اثر یہ ہجرِ سرکارِ جہاں ﷺ ہی کا نہ تھا — ہچکیاں لے لے کی رویا اُسطوانہ کِس لیے
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کو رہو ثابت قدم — اُس میں مَوقِف ہو تمھارا بُزدلانہ کِس لیے
نعت چھوڑوں کیوں، تعلّق کیوں غزل سے جوڑ لوں — شاخِ نازک پر بناؤں آشیانہ کِس لیے
خود ستائی اور تعلّیٰ نعت میں جائز نہیں — میں رکھوں اُسلوب اپنا شاعرانہ کِس لیے

وَاسطہ اُس کا ثنائے مصطفیٰ ﷺ سے ہے فقط
پڑ گیا محمودؔ کے پیچھے زمانہ کِس لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں حُرمتِ رسول ﷺ پہ جس کی نثار ہے — غازی وہ سربُلند بروزِ شمار ہے
وِردِ درود بخششِ احقر کی ہے نوید — ذکرِ حضور ﷺ باعثِ عزّ و وقار ہے
محسوس ہو رہی ہیں جو کچھ تیز دھڑکنیں — طیبہ پہنچنے کے لیے دِل بے قرار ہے
جس جا پَرے جمائے ہُوئے ہیں ملائکہ — دربارِ مصطفیٰ ﷺ کا وہ قُرب و جوار ہے

ہم پا چکے جو بار نبی ﷺ کے دیار میں ہم پر اِسی لیے تو خُدا لُطف بار ہے
فِردوس میں قیام کی خواہش بجا، مگر اِس کا نبی ﷺ کے لُطف پہ دارمدار ہے
اُلفت میانِ ربّ و نبی ﷺ کو نہ ماننا قُرآں کی آیتوں سے یقیناً فرار ہے
فرماں رَوائے دَہر جو رب نے بنا دیا سرکارِ کائنات ﷺ کو ہر اِختیار ہے
سُنّت پہ کاربند اگر ہے تو بس وہی جو اُمّتی نبی ﷺ کا، صداقت شعار ہے
پہنچو وہاں کہ دِل کو سکینت نصیب ہو دَار رسولِ پاک ﷺ ہی دارُالقرار ہے
مجھ کو نبی ﷺ کے شہر کی مٹّی نصیب ہو میری سبھی دُعاؤں کا یہ اِختصار ہے

لب میرے، اُن کی مدح ﷺ میں محمودؔ ہیں مگن
دل میرا جن کے پیار کا آئینہ دار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب چلے بندہ کوئی، توبہ کو، اِستغفار کو منہ رکھے سیدھا دیارِ احمدِ مختار ﷺ کو
نُور کے ہالے میں رکھ کر سایۂ سرکار ﷺ کو کر دیا بے مثل رب نے سیّدِ ابرار ﷺ کو
سرورِ کونین ﷺ سچے ہیں، اَمانت دار ہیں تھا یقیں اِتنا تو سب اَشرار کو، کُفّار کو
میرے آقا ﷺ کی محبّت میں بتا دے زندگی دیکھ لے کوئی اگر اُلفت کے برگ و بار کو
معصیت کاری سے اپنی، جب بھی ناواقف نہ تھا چُھولے میرے ہاتھ پاؤں دیکھ کر دَربار کو
نعت کا ہدیہ قبول، خاطرِ سرکار ﷺ ہو ممکنہ حد تک رکھیں قائم جو ہم معیار کو
فتحِ خیبر کے لیے اپنے لُعابِ پاک سے کر دیا تیار اُنھوں نے حیدرِ کرار کو
مَیں نے پایا ہے کہ دِل میں غیر مُسلم بیشتر مانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ کی عظمتِ کردار کو
دَستبردار آقا و مولا ﷺ تری نُصرت سے تھے جب ترے ہونٹوں نے اُگلا حرفِ اِستکبار کو
میں کہوں گا نعت پڑھ کر، اے نکیرینِ لحد! کیا کوئی نکتہ ہے باقی مجھ سے اِستفسار کو

میرے آقا ﷺ! چھا گئی ہے مغربیت کی وَبا
روکنا مُشکل نظر آتا ہے اِس یلغار کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مانگ لو لُطفِ ذی کمالِ حضور ﷺ — فضلِ رزّاق ہے نوالِ حضور ﷺ
ہر جہاں پر ہے روزِ محشر تک — حکمرانی لازوالِ حضور ﷺ
جس پہ راضی نبی ﷺ ہُوئے، اُس پر — ہو گیا راضی ذوالجلالِ حضور ﷺ
فتح، مکّہ پہ حرفِ لَا تثریب — یہ جلال اور یہ جمالِ حضور ﷺ
اُن ﷺ کے زیرِ نگیں عوالم سب — ملّتِ مُسلمہ عیالِ حضور ﷺ
اُس پہ چل کر فلاح پائیں گے — جو ہے تلقینِ اعتدالِ حضور ﷺ
رُتبہَ خادمِ نبی ﷺ یہ ہے — ہے قریبِ خُدا بلال رضی اللہ عنہ حضور ﷺ
جو گیا اُن ﷺ کے شہر میں، اُس نے — پا لیا لُطفِ بے مثالِ حضور ﷺ
اُس سے رُتبہ بُلند کِس کا ہو — زیب سر جس کے ہوں نعالِ حضور ﷺ
اُن پہ رب راضی، رب سے وہ ﷺ راضی — جن کی آنکھوں میں تھا جمالِ حضور ﷺ
کوئی اُن جیسا؟ اہلِ استشراق! — غور سے دیکھو ماہ و سالِ حضور ﷺ
مُنضبط ہو گئی حدیثوں میں — سربسر ساری قیل و قالِ حضور ﷺ
لفظ تغلیط کے لیے لایا — وَرنہ ممکن کہاں مثالِ حضور ﷺ

فخرِ محمودؔ کو ہے اِس پہ، کہ ہے
یکے از خادمانِ آلِ حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہو غلبہَ خیالِ حضور ﷺ — ہے اِرم تمغہَ خیالِ حضور ﷺ
روح و جان و دِل و نگاہ پہ ہے — حَبّذا قبضہَ خیالِ حضور ﷺ
ذہن میرا جو عرش تک پہنچا — صرف ہے ثمرہَ خیالِ حضور ﷺ
ابرِ لُطفِ خُدا سے ہوں سیراب — پی لیا جُرعہَ خیالِ حضور ﷺ
منزلِ معرفت بڑھی آگے — جب لیا جادہَ خیالِ حضور ﷺ
روح تک کیوں نہ ہو مِری روشن — ”دِل میں ہے جلوہَ خیالِ حضور ﷺ“

بامِ عظمت نہ زیرِ پا کیوں ہو — مِل گیا زینۂ خیالِ حضور ﷺ
نقش بن جائے گا حیات افروز — کھینچیے نقشۂ خیالِ حضور ﷺ
ذات کی معرفت نصیب ہُوئی — دیکھ کر پردۂ خیالِ حضور ﷺ
نعت ہے اُن ﷺ کا ذکر، اُن کی یاد — ہے یہی وِرثۂ خیالِ حضور ﷺ
کہ رہا ہوں خُدا کی رحمت سے — شعر، پروردۂ خیالِ حضور ﷺ
جان میں گرمیاں اِسی سے ہیں — یہ جو ہے شُعلۂ خیالِ حضور ﷺ

رقص فرما رشیدؔ کا دِل ہے
شعر ہیں بستۂ خیالِ حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

......صنعتِ ذوقافیتین میں............

کھولیے صفحۂ خصالِ حضور ﷺ — ہے یہی نکتۂ وِصالِ حضور ﷺ
لب پہ ہے نغمۂ کمالِ حضور ﷺ — ''دِل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ''
ہو کھڑے پیشِ گُنبدِ سرور ﷺ — پاؤ گے لمحۂ وصالِ حضور ﷺ
دیکھ کر میرے صفحۂ دِل کو — نقش ہے نقشۂ نوالِ حضور ﷺ
ہے وہی برگزیدۂ خالق — پائے جو فقرۂ مقالِ حضور ﷺ
مُتّقی ہے، وہی تو مومن ہے — جس پہ ہو سایۂ خصالِ حضور ﷺ
اُن کی ازواج رضی اللہ عنہن، بیٹیاں رضی اللہ عنہن اُن کی — عظمتیں حصۂ عیالِ حضور ﷺ
کر رہا ہے خُدا عطا ہر شے — مانگیے صدقۂ نعالِ حضور ﷺ
نُورِ ربِ جہاں کی خواہش میں — دیکھ آئینہ جمالِ حضور ﷺ
اور آبِ حیات کیا ہو گا — ہے رواں چشمۂ زُلالِ حضور ﷺ
کوئی کہ دے، کتابِ ہستی میں — ہے کہاں صفحۂ مثالِ حضور ﷺ

ختم اُمّت کی مغفرت پہ ہُوا
پیشِ رب قصۂ سوالِ حضور ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جل اُٹھی جب سے میری شمعِ شعور ''دِل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ''
میرا منشور مِدحتِ سرور ﷺ وِردِ صَلِّ عَلٰی مِرا دوستو
نعت کہنا، سُنانا اور سُننا لازمی ہے برائے شرحِ صدور
ذکرِ سرکار ﷺ سے بہت پہلے ڈھایئے قصر ہائے کبر و غرور
جا پہنچتا ہوں مَیں جو طیبہ میں یہ ہے آقا ﷺ کی رحمتوں کا وفور
گُنبدِ سبز کو جونہی دیکھا ہو گیا رنگِ معصیت کافور
مجھ کو محمودؔ موت جب آئے
لب پہ ہو نغمۂ درود ضرور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سخت ہے باقیوں کو روزِ نشور بندگانِ حضور ﷺ ہیں مسرُور
دُور کی مصطفٰی ﷺ نے ہر زحمت رحمتوں نے مجھے کیا محصور
مَیں نے تو اپنے دِل میں پایا ہے کون کہتا ہے، اُن ﷺ کا شہر ہے دُور
ہاتھ اُن ﷺ کا، خُدا کا ہاتھ ہُوا یہ ہے رب کے کلام میں مذکور
جس نے دیکھا نبی ﷺ کے چہرے کو دیکھتا رہ گیا، ہُوا مسحور
دفنِ طیبہ مِرا مقدّر ہو ہو اگر عرض یہ مِری منظور
مجھ پہ محمودؔ ہو نگاہِ نبی ﷺ
ہو اگر اِلتفاتِ ربّ غفور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلا ہے مِدحتِ سرکار ﷺ میں وہ کیف و سرور ہُوئے ہیں رَنج و غم و اِبتلا سبھی کافور

مُڑا تو دیکھا ہر اِک شخص نے اُسے مسرُور — گیا ببارگہِ سرورِ کونین ﷺ جو رنجور

گدائی درِ سرور ﷺ کی دِل میں خواہش ہے — جسے نگاہ میں جس واسطے کوئی فغفور

اِسی سے مہر و مہ و نجم ہو گئے روشن — جو سربسر ہے سراپا حضور ﷺ کا پُرنور

نبی ﷺ جو رحمتِ ہر کائنات ہیں، اُن کے — ہیں جنّ و اِنس ثنا گر، محبّ وحوش و طیور

کرم حضور ﷺ کا، فضلِ خُدائے عالَم ہے — کہ مجھ کو نعت کی خدمت پہ کر دیا مامور

حضور ﷺ سب سے بڑے عفو کرنے والے ہیں — درِ نبی ﷺ پہ کرو پیش تو تم عُذرِ قصور

نہ کیسے رہتے رسولِ کریم ﷺ کے ممنون — مِرا ضمیر، مِری روح اور میرا شعور

اِسے حضور ﷺ کی تعریف پر لگاتا ہے — کرم کرے جو کِسی شخص پر خُدائے غفور

نہیں ہے کاسۂ محمودِ بے نوا خالی
کرم حبیبِ لبیبِ خُدا ﷺ کا ہے بھرپور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو قُبّہ و منارِ نبی ﷺ کا جمال ہے — اِس کائنات میں کہاں اُس کی مثال ہے

رَم شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو جو رَخشِ خیال ہے — یہ رب کا اِلتفاتِ بحدِّ کمال ہے

ہم کور چشم کیسے کریں مدحِ مصطفیٰ ﷺ — توصیف اُن کی دِیدہ وروں سے محال ہے

یوں ہے نظر میں گُنبدِ خضرا بسا ہُوا — دِل پُرسکوں ہے اور طبیعت بحال ہے

ہر شعبۂ حیات میں بے شُبہہ رہنما — اصحابؓ ہیں حضور ﷺ کے اور اُن کی آل ہے

جس نے سِوائے نعتِ پیمبر ﷺ نہ کچھ کہا — تابندہ اِس کا ماضی و فردا و حال ہے

لب پر جس کے اسمِ پیمبر ﷺ بروزِ حشر — پوچھے جو اُس کا نام بھی، کِس کی مجال ہے

دیتا ہے ابرِ لُطفِ پیمبر ﷺ کو دعوتیں — آنکھوں سے جو رَواں عَرَقِ انفعال ہے

آقا ﷺ کو مت بشر کہو، خیرُ البشر کہو — نُورانیت بھی اُن کی جو ہے، بے مثال ہے

ہر اُمّتی محبّتِ سرور ﷺ کا ہے اَمیں — ہر مُعترِض کا نارِ جہنم مآل ہے

پھایا درودِ سرورِ کونین ﷺ کا رکھو — ہر زخمِ معصیت کا یہی اِندمال ہے

یوں حاضر دیارِ رسول کریم ﷺ ہُوں   اُٹھے ہُوئے ہیں ہاتھ، لبوں پر سوال ہے
محمودؔ آ گئے ہو جو شہرِ رسول ﷺ میں
کیسا شمار روز و شب و ماہ و سال ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ گُزارش ہے حرفِ اَحقر میں   بزمِ صَلِّ علیٰ ہو گھر گھر میں
اُس پہ لُطفِ رسولِ پاک ﷺ ہُوا   ڈھل گیا جو وَفا کے پیکر میں
مصطفیٰ ﷺ کا کرم نہاں دیکھا   رحمت و لُطفِ ربِّ اکبر میں
چشمِ اَفلاک نے نبی اُن ﷺ سا   کوئی پایا نہ ہفت کشور میں
روشنی اُلفتِ پیمبر ﷺ کی   پائی ہر ایک دِیدۂ تر میں
اِس کو اپنانا اُن ﷺ کی سُنّت ہے   صِدق تھا عادتِ پیمبر ﷺ میں
حاضری گویا یہ حضور ﷺ کی ہے   ہوش پکڑو مدیحِ سرور ﷺ میں
اصلِ آقا، حقیقتِ سرور ﷺ   دیکھ ہی لیں گے لوگ محشر میں
جانے کیسے قدم پیمبر ﷺ کا   ہو گیا نقشِ سخت پتھّر میں
دَر پہ اِستادگی کا اِذن نہیں   پڑ گئے مہر و ماہ چکّر میں
پاؤں کو چُوم کر نکلتا ہے   وہ عقیدت ہے شاہِ خاور میں
آقا ﷺ رَستہ نکال دیتے ہیں   حاضری ہو اگر مقدّر میں
ہے رشیدؔ ایک قطرۂ کمتر
نعت گوئی کے ایک سمندر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرور ﷺ میں ہے یوں میرے قلم کا اِنہماک   میری جانب ہے پیمبر ﷺ کے کرم کا اِنہماک
خاکِ طیبہ میں ہے ہر جاہ و چشم کا اِنہماک   اس عُلُو کی سمت ہے گردُوں کے خم کا اِنہماک
مَا طَغٰی، مَا زَاغْ کے فقروں سے وَاضح ہو گیا   رب کی رویت میں نبیِّ محترم ﷺ کا اِنہماک

منہمک قُدسی ہیں مجھ کو دیکھنے میں، اِس لیے ... یادِ آقا ﷺ کی طرف ہے چشمِ نم کا اِنہماک

مجھ کو یادِ سرورِ عالم ﷺ میں رکھتا ہے مگن ... مصطفیٰ ﷺ میں مالکِ لوح و قلم کا اِنہماک

سورۂ اَلْحِجْرْ سے محمودؔ ظاہر ہو گیا

جانِ آقا ﷺ کی طرف رب کی قسم کا اِنہماک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ رکھنا دوستو ہر دَم درودِ مصطفیٰ ﷺ ... یوں بُھلا دے گا تمھیں ہر غم درودِ مصطفیٰ ﷺ

نیکیوں کا مصدرِ اوّل نہیں اِس کے سِوا ... زخمِ عصیاں کو ہُوا مرہم درودِ مصطفیٰ ﷺ

جب یہ ٹھہری سُنّت ربِّ کریم و ذوالجلال ... کیوں نہ مَیں پڑھتا رہوں پیہم درودِ مصطفیٰ ﷺ

ابرِ لُطفِ خالِق و مالک اگر دَرکار ہے ... بھیج آنکھوں میں لیے شبنم درودِ مصطفیٰ ﷺ

گر یقینی صُورتیں جنّت کی تجھ کو چاہئیں ... عادتوں میں کر لے مستحکم درودِ مصطفیٰ ﷺ

نام سُنتے ہی نبی ﷺ کا، میرے لب کے ساتھ ساتھ ... پڑھ رہا ہے میرے سر کا خم درودِ مصطفیٰ ﷺ

خَیرُ الْاَوْرَاد اِس وظیفے کو جو خود کہتا ہے وہ

کِس لیے محمودؔ پڑھتا کم درودِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام اُن ﷺ کا عام کرکے خُدا نے چہار سُمت ... بانٹے نبی ﷺ کے پیار خزانے چہار سمت

شاید یہ لے کے آئی ہے شہرِ حضور ﷺ سے ... خوشبو جو عام کی ہے ہَوا نے چہار سمت

آئی ہیں رحمتیں ہمیں سرکار ﷺ کی نظر ... دیکھا جو ہم سے اہلِ وِلا نے چہار سمت

روزِ ازل سے تا بہ اَبد، ہر جہان میں ... پھیلے ہُوئے ہیں اُن ﷺ کے زمانے چہار سمت

جو نیکیاں ہیں، جتنی بھی ہیں اچھّی عادتیں ... وہ عام کیں رسولِ خُدا ﷺ نے چہار سمت

ہر مُلک میں ہیں دین کے جھنڈے گڑے ہُوئے ... پھیلایا نُور غارِ حرا نے چہار سمت

تقسیم کی ہے روشنی خُلقِ عظیم کی ... شہرِ رسول ﷺ، شہرِ بقا نے چہار سمت

اِسرَا کے راز کھول کے قُرآنِ پاک نے ... پھیلا دیے ہیں آئنہ خانے چہار سمت

طیبہ میں جانے کیوں نہ مجھے پوچھتی نہیں
اندھیرا کر رکھّا ہے قضا نے چہار سمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا کو کوئی شہر نہیں اتنا ضیا بار — جتنا کہ مدینہ ہے یا ہے مکّہ ضیا بار
پُرنُور وہ ہوتا ہے جو کرتا ہے وَظیفہ — ہے نامِ رسولِ دوسرا ﷺ اِتنا ضیا بار
آقا ﷺ مجھے ہر سال بُلاتے ہیں مدینے — دیکھو تو، مقدّر ہے، مِرا کیسا ضیا بار
اِتنے مَہ و خورشید و کواکب نہیں روشن — جتنا کہ مدینے کا ہے اِک ذرّہ ضیا بار
محصور ہمیشہ سے وہ تھا روشنیوں میں — اِس طرح پیمبر ﷺ کا رہا سایہ ضیا بار
معراج کی شبِ سرورِ حق ﷺ، رویتِ باری — جب لفظ منوّر ہیں تو ہے معنیٰ ضیا بار
دُنیا میں جما جس پہ غُبارِ رہِ طیبہ
محشر میں نظر آئے گا وہ چہرہ ضیا بار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمل نامے پہ ناعِت کی ندامت کا رہا شُہرہ — تو اِس کے ساتھ آقا ﷺ کی شفاعت کا رہا شُہرہ
سُنی جو عظمتِ ذکرِ رسول اللہ ﷺ کی آیت — تو پھر اہلِ عقیدت میں اِس آیت کا رہا شُہرہ
جو علمُ الدین نے حفظ حُرمت سرور ﷺ میں دِکھلائی — ملائک میں بھی غازی کی عزیمت کا رہا شُہرہ
مِرے سب مِلنے والوں میں بعونِ خالقِ عالم — مِرے شہرِ پیمبر ﷺ سے محبّت کا رہا شُہرہ
نبی ﷺ کی جان کے دشمن جو تھے، اُن میں بھی آخر تک — پیمبر ﷺ کی اَمانت کا، صداقت کا رہا شُہرہ
سُنیں جس نے براہِ رَاست باتیں خالقِ کُل کی — فرشتوں تک میں بھی ایسی سماعت کا رہا شُہرہ
وہ خلوت تھی کہ تھی محمودؔ جلوت ربِّ عالَم کی
رُسل علیہم السلام میں قُربتِ اسرا پہ حیرت کا رہا شُہرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آج تک ہم نعتِ سرور ﷺ یوں رقم کرتے رہے — دِل کو ممنونِ کرم اور سر کو خم کرتے رہے

ابرِ رحمت جن کی کِشتِ قلب پر چھایا رہا
یادِ سرکارِ جہاں ﷺ میں چشمِ نم کرتے رہے

عدل و احسان و مروّت کے ذریعے مصطفیٰ ﷺ
ظلم کے سارے طریقت کالعدم کرتے رہے

ہم کو رب توفیق اِس کی مرحمت کرتا رہا
اور ہم حمدِ خُدا میں نعت ضم کرتے رہے

آپ ﷺ کی عزّت بڑھائی خالقِ کونین نے
احترامِ رب رسولِ محترم ﷺ کرتے رہے

کم سے کم اُس کا تو کچھ احساس ہونا چاہیے
جو ہمارے واسطے شاہِ اُمم ﷺ کرتے رہے

ایک مولد آپ ﷺ کا ہے، دُوسرا آرام گاہ
اِس لیے ہم عزّتِ ہر دو حرم کرتے رہے

دَرس لے کر سرورِ کونین ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے
عزّت و توقیرِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم ہم کرتے رہے

شامِ رَنج و غم نہ اُن کی زندگی میں آئے گی
جو رقم نعتِ پیمبر ﷺ صبح دَم کرتے رہے

ٹالتے تھے ہر بلا محمودؔ ہر اِنسان سے
جو درودِ پاک پڑھتے اور دَم کرتے رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جگمگاتی ہے لبوں پر جن کی مِدحت کی ضیا
حشر میں مِل جائے گی اُن ﷺ کی شفاعت کی ضیا

سب عُلومِ ظاہری اور باطنی آقا ﷺ سے ہیں
ہے عطا فرمودۂ سرکار ﷺ حکمت کی ضیا

کیا ہے رحمت؟ وہ وجودِ سرورِ ہر کون ﷺ ہے
روشنی دیتی ہے دُنیاؤں کو رحمت کی ضیا

جو مِری دُنیا کو اور عقبیٰ کو دے گی روشنی
ہے نبیِٔ پاک ﷺ کی خلوت کی، جَلوت کی ضیا

دیکھیے شہرِ رسولُ اللہ ﷺ میں پھیلی ہُوئی
شمعِ وَحدت کی ضیا، نُورِ رَسالت کی ضیا

مِل گئی نُورِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ سے
قصرِ عرش و لامکاں میں رب کی قُربت کی ضیا

ظلمتوں سے دُور رکھتی ہے دلِ محمودؔ کو
نعت کی نسبت سے پیغمبر ﷺ کی شفقت کی ضیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اِک مُشکل میں نامِ سرورِ عالَم ﷺ لیا جائے
پھر اُس کے بعد دُنیا میں سکینت سے جِیا جائے

کم از کم جان کی نذرِ عقیدت اِس میں لازم ہے
نبی ﷺ کو حفظِ حُرمت میں اگر تحفہ دیا جائے

نہ جایا جائے نزدیک اُس کے، جس سے دیں نے روکا ہے — کہا ہے جو نبیٔ پاک ﷺ نے، بس وہ کیا جائے
حضوری اور مہجوری میں قُربت کی یہ حالت ہو — کہ یا طیبہ میں یا پھر اُس کی چاہت میں جیا جائے
پیمبر ﷺ کی اطاعت کے صلے میں جو میسّر ہو — نہ اُس سوزن سے کیوں ہر چاکِ داماں کو سِیا جائے
نبی ﷺ کے ذکر سے مملُو ترا اِک اِک قصیدہ ہو — مدینے کی طرف کو ہر ردیف و قافیہ جائے

اگر محمودؔ بچنا چاہتے ہو جُرم و عِصیاں سے
ضروری ہے کہ جامِ اُلفتِ سرور ﷺ پیا جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ حق جو اُن ﷺ کو مانتا ہو، وہ اُنھیں چاہے — جسے دَرکار کوئی آسرا ہو، وہ اُنھیں چاہے
زباں پر جس کے بھی صَلِّ عَلٰی ہو، وہ اُنھیں چاہے — خُدائے پاک کا جو ہمنوا ہو، وہ اُنھیں چاہے
جسے درپیش کوئی مسئلہ ہو، وہ اُنھیں چاہے — نہ جس کو کوئی حل بھی سُوجھتا ہو، وہ اُنھیں چاہے
نبی ﷺ کو رحمت للعالمین رب نے بنایا ہے — مصیبت میں جو کوئی گھر گیا ہو، وہ اُنھیں چاہے
رکھے ہونٹوں کو مشغولِ نعوتِ پاک جو پیہم — جو سر پر ظلِّ رب کو چاہتا ہو، وہ اُنھیں چاہے
فرشتوں کی دُعائیں چاہئیں جس شخص کو دائم — جسے دَرکار رب کا اِعتنا ہو، وہ اُنھیں چاہے
پذیرائی مِرے سرکار ﷺ کے ہاں ہے عقیدت کی — تخصُّص جس کا اِخلاص و وَفا ہو، وہ اُنھیں چاہے
بصارت کے لیے ہے دیکھنا آقا ﷺ کو ناممکن — بصیرت سے جو کوئی آشنا ہو، وہ اُنھیں چاہے
انھیں عُقدوں کے حل کے واسطے خالق نے بھیجا ہے — کِسی مشکل سے جس کا سامنا ہو، وہ اُنھیں چاہے
ہے مترشّح حدیثِ مَنْ رَآنِیْ کے معانی سے — وہ جس کو دیدِ حق کا حوصلہ ہو، وہ اُنھیں چاہے
درودِ پاک پڑھنے کی اُمنگیں جس کی ساتھی ہوں — وہ جس پر لُطف و اِکرامِ خدا ہو، وہ اُنھیں چاہے
عبادت کا جو نکتہ مرکزی سرور ﷺ کی اُلفت ہے — عبادت میں بہت کچھ جو بڑھا ہو، وہ اُنھیں چاہے

جو ہو محمودؔ اَحکامِ نبی ﷺ سے اِس طرح واقف
کہ اُن کو ماننے کا اِدّعا ہو، وہ اُنھیں چاہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت میں اِتنا تو کم از کم کر دِکھائیے ۔۔۔ کردار مُتّبعِ پیمبر ﷺ دِکھائیے
منظر دکھایئے، پسِ منظر دِکھائیے ۔۔۔ اِسرا میں اُن ﷺ کو آئنہ پیکر دِکھائیے
اے مُنکرانِ عظمتِ محبوبِ کبریا ﷺ ۔۔۔ اُن ﷺ کا مثیل لائیے، ہمسر دِکھائیے
نعتیں دِکھا کے چند، فرشتوں کو حشر میں ۔۔۔ اپنی خطاؤں کے سبھی دفتر دِکھائیے
مت پوچھیے سوالِ نکیرینِ محترم! ۔۔۔ مجھ کو تو آپ رُوئے پیمبر ﷺ دِکھائیے
ان کو، جنھیں تعارُفِ عظمت کا شوق ہو ۔۔۔ پیشِ درِ حضور ﷺ جُھکا سر دِکھائیے
جب قصرِ لامکاں میں نہ تھا تیسرا کوئی ۔۔۔ پیشِ خُدا حضور ﷺ کو کیونکر دِکھائیے
عظمت سمجھ نہ پائیں جو میرے حضور ﷺ کی ۔۔۔ اُن کو کلامِ خالقِ اکبر دِکھائیے
ڈر لائیے نہ دِل میں حساب و کتاب کا ۔۔۔ مجموعۂ نعت کے سرِ محشر دِکھائیے
دوزخ کے ڈر سے کانپتے ہیں حشر میں جو لوگ ۔۔۔ اُن کو شبیہِ شافعِ محشر ﷺ دِکھائیے
جب دیکھیے حضور ﷺ کے دَربار کی طرف ۔۔۔ شرمندگی میں آنکھ کا گوہر دِکھائیے
جب سامنے ہو نعتِ پیمبر ﷺ کا مرحلہ ۔۔۔ اپنے کو کمتروں سے بھی کمتر دِکھائیے

لکھیے نعوتِ سرورِ عالَم ﷺ کچھ اِس طرح
محمودؔ قلب کو سرِ محضر دِکھائیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت نہیں ہے جس کو رَسالت مآب ﷺ سے ۔۔۔ اِس سے نہیں بُرا کوئی میرے حساب میں
کرتا رہُوں ثنائے حبیبِ خُدائے پاک ﷺ ۔۔۔ میں نے سبق لیا ہے یہ اُمّ الکتاب سے
لوٹا تھا کیس ایک اِشارے سے عصر کو ۔۔۔ پوچھو تو اِختیارِ نبی ﷺ آفتاب سے
طیبہ کے ہجر کا یہی عالَم اگر رَہا ۔۔۔ ٹپکے گا اشکِ خوں میری چشمِ پُر آب سے
اِخلاص سے جو لیتا رہا نامِ مصطفیٰ ﷺ ۔۔۔ وہ بچ رہے گا معصیت کے اِرتکاب سے
گہوارہ بن سکے گی یہ دُنیا سکون کا ۔۔۔ میرے نبی ﷺ کے لائے ہُوئے اِنقلاب سے

محمودؔ جو درود بہ لب آئے حشر میں
جنّت میں جائیں گے بڑی آب و تاب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے اندازہ جو احسانِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا
بیاں کرتا رہے گا شانِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا

جو حیثیت ہے حکمِ خلاّقِ عالم کی
وہی ہے مرتبہ فرمانِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا

وہ جس کی تابشوں نے جگمگایا عرشِ اعظم کو
وہ ہے جلوۂ رُخِ تابانِ سرکارِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا

اطاعت آقا و مولا ﷺ کی ہو کردار کا خاصہ
ہو دل میں شوق اگر عرفانِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا

خدا نے سورۂ الحجر میں اس کی قسم کھائی
خیال اتنا تھا اُس کو جانِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا

اِسے تو انبیاءؑ و اولیاءؒ ہی دیکھ سکتے ہیں
ہے اُونچا کُنگرہ ایوانِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا

کِسی محشر، کِسی میزان کا کیا محمودؔ خدشہ ہو
جو سایہ سر پہ ہو دَامانِ سرکارِ دو عالَم ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری فردِ عمل، محشر کا دِن، سرکار ﷺ کی رحمت
خجالت، عجز، شامت، سوز و رقّت اور پھر جنّت

نظامِ عالَم اِنسانیت پر ہیں پیمبر ﷺ کے
کرم، احسان، بذل و جُود، عفو و رحمت و شفقت

جو دیکھا تو زمانی بُعد کچھ اِس میں نہیں پایا
مصیبت، رنج، غم، اندوہ ...... اور سرکار ﷺ کی نُصرت

یہ اِرشادِ نبی ﷺ ہے، ہو مُسلمانوں کی آپس میں
اُخوّت، عیب پوشی، رحم و حِلم و اُنس کی حالت

شدائد کے مراحل سب تھے باقی ایک لمحے تک
لحد، پُل، حشر، میزاں، اِحتساب ...... اور آیۂ رحمت

کرما فرمایئے سرکار ﷺ، ہے چاروں طرف اپنے
ضلالت، کُفر، ظلمت، ظلم، اِستبداد اور دہشت

کہاں پہنچا ہے اور کیا حال ہے محمودؔ اب تیرا
درِ سرور ﷺ منارِ نُور، گُنبد، حاضری، حیرت!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہر موقع پہ کام آیا، پیمبر ﷺ کا حوالہ ہے
اِسی باعث خُدا نے میری ہر مُشکل کو ٹالا ہے

نہیں ممکن کہ اب تاریکیاں دُنیا پہ چھا جائیں — جہاں میں ہر طرف سرور ﷺ کی سیرت کا اُجالا ہے
شدائد دُور ہی سے لرزہ بر اَندام ہوتے ہیں — مِرے چاروں طرف اِکرامِ پیغمبر ﷺ کا ہالہ ہے
محبّت، عاجزی، شرمندگی کے ساتھ ہے مِدحت — جو اُسلوبِ سخن میرا ہے، وہ سب سے نرالا ہے
میں جب گرنے لگا قعرِ خطا و جُرم و عِصیاں میں — تو آگے بڑھ کے آقا ﷺ کی عنایت نے سنبھالا ہے
اِسے دیکھا تو پھر اعمال نامے کو نہیں دیکھا — یہ نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہے یا کہ بخشش کا قبالہ ہے
ہنسی محمودؔ یوں لکھی گئی ہے میری قسمت میں
مِرے ہونٹوں پر ہر دَم مِدحتِ سرکارِ وَالا ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو عزیز سرورِ کُل ﷺ کی گلی ہُوئی — جنّت عطا ہُوئی اُسے، اور جیتے جی ہُوئی
وہ آشنائے عظمتِ سرکار ﷺ ہو گیا — جس شخص کو حقیقتوں سے آگہی ہُوئی
جس پر نہ ہو اطاعتِ سرکار ﷺ کا اثر — سوچو تو یارو، یہ بھی کوئی زندگی ہُوئی
پاتی ہے سرفگندگی اِس جا بُلندیاں — مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ عاجزی ہُوئی
طیبہ میں موت آگے تو آئی نہیں ابھی — پائی ہے مَیں نے اپنی طرف دیکھتی ہُوئی
کیا پوچھتے ہو، مجھ پہ اثر اُس کا کیا ہُوا — طیبہ میں پہلی مرتبہ جب حاضری ہُوئی
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ مرے ساتھ ساتھ تھا — آئی کوئی غمی کہ مجھے کچھ خوشی ہُوئی
محرومیوں کے صحن میں گویا اُتر گیا — وہ جس کے ہاں درود میں کوئی کمی ہُوئی
قُرآن سے بھی دَرس مِلا ہے مجھے یہی — سرحد ہے حمد و نعتِ نبی ﷺ کی مِلی ہُوئی
لب پر ہے نعت، دِل میں محبّت حضور ﷺ کی — اِس سے بڑی بھی کیا کوئی خوش قسمتی ہُوئی!
کچھ نعت میں محاسنِ شعری ہوں یا نہ ہوں — سانچے میں ہو عقیدتوں کے یہ ڈھلی ہُوئی
محمودؔ اہلِ عشق و محبّت کی ہر نگاہ
دیکھی مُواجہہ کی طرف دیکھتی ہُوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں جب ہم مگن ہو جائیں گے — اپنے رَنج و غم ہَرن ہو جائیں گے
کرنا چاہیں گے جو مدحِ مصطفیٰ ﷺ — محوِ قُرآن و سُنن ہو جائیں گے
جو پہنچ جائیں گے شہرِ مصطفیٰ ﷺ — خُلد کو وہ گام زن ہو جائیں گے
نعت کہتے کہتے ہم بھی آخرش — محوِ حمدِ ذُوالمنن ہو جائیں گے
منقبت گویانِ اَصحابؓ نبی ﷺ — مدح گوئے پنجتن ہو جائیں گے
طاعتِ سرور ﷺ کی کاوش سے ترے — دُور سب رَنج و محن ہو جائیں گے

ہم نے یہ سرکار ﷺ سوچا ہی نہ تھا
"رہنما" بھی رَاہ زن ہو جائیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرور ﷺ کا جو دِل میں احترام آنے لگے — عادتِ مدحِ پیمبر ﷺ میں دوام آنے لگے
خواب میں جن کے شہِ عالی مقام ﷺ آنے لگے — دوستدارانِ خُدا میں اُن کے نام آنے لگے
جب سرِ میزان کوئی صُورت بچاؤ کی نہ تھی — نغمے مدحِ سرورِ عالم ﷺ کے کام آنے لگے
ہم نہ جانے کیا سے کیا مانیں رسولِ پاک ﷺ کو — عقل میں اپنی، اگر اُن کا مقام آنے لگے
بھیجتا رہتا تھا مَیں دَرخواستیں سرکار ﷺ کو — یوں، بُلاوے کے مدینے سے پیام آنے لگے
دوڑ کر اُس کی طرف محشر میں رِضواں آئے گا — جس کی جانب میرے آقا ﷺ چند گام آنے لگے

یوں، درود آقا و مولا ﷺ پر پڑھا محمودؔ نے
آسماں وَالوں کے بھی اُس کو سلام آنے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر نعتوں کا ہونٹوں سے جو جا پہنچے گا سینے تک — بالآخر لے کے جائے گا وہ بندے کو مدینے تک
سجاتے ہیں درودِ پاکِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے — رسا فضلِ خُدا سے ہیں دُعاؤں کے قرینے تک
وہ کیسے منزلِ عِرفانِ ذاتِ حق کو پائے گا — نہ پہنچے گا جو بندہ اُلفتِ آقا ﷺ کے زینے تک
ثمرِ شہرِ نبی ﷺ کی رُوح کی فرحت کا باعث ہے — علالت جو بھی ہو، ہوتی ہے وہ زمزم کے پینے تک

ستاروں سے ہدایت پا سکیں گے صرف وہ بندے / رَسا ہوں گے جو اہلِ بیتِ سرور ﷺ کے سفینے تک
ٹھہرتا ہی نہیں نظروں میں کوئی شہر دُنیا کا / کہ ساری چاہتیں محمود ہیں اپنی، مدینے تک
مدینے جا کے پھر لاہور کو وَاپس پلٹ آنا
یہ رِجعت دیکھ لینا، ہے فقط محمودؔ جینے تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات تو کر نہیں پائے گا یہ احقر جا کر / ہاتھ جوڑے گا درِ سرورِ دیں ﷺ پر جا کر
کی گئیں صَلِّ علیٰ پڑھ کے دُعائیں جتنی / کھٹکھٹائیں گی وہ دَروازے کو اُوپر جا کر
دیکھ لینا یہ مدینے میں پہنچ کر، یارو! / اُن ﷺ کے دَر پر ہے مودّب شہِ خاور جا کر
کیا طلب ہم کو ہو پینے کی یہاں، دُنیا میں / خوش مقدّر ہیں، جھکیں گے لبِ کوثر جا کر
میں سمجھتا ہوں اہم مقصدِ معراج اسے / بخشوا لائے ہیں اُمّت کو پیمبر ﷺ جا کر
جلوے خلّاقِ دو عالم کے نظر آتے ہیں / یہ تو ہو پائے گا طیبہ ہی میں باور جا کر
مجھ کو محمودؔ اِشاراتی ہدایت یہ ہے
حکمِ صلوات کو پہنچاؤں مَیں گھر گھر جا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتھ پکڑے جو پیمبر ﷺ کی شفاعت میرا / کیا بگاڑیں گے حساباتِ قیامت میرا
گھر کے آیا ہے پیمبر ﷺ کے کرم کا بادَل / ٹپکا آنکھوں سے جونہی اشکِ ندامت میرا
جب کھڑا ہوتا ہُوں قدمینِ رسولِ حق ﷺ میں / کام آتا ہے وہاں ضبطِ محبّت میرا
گُنبدِ سبز میں پائی ہے لطافت اِتنی / کبھی چٹخا نہیں آئینۂ حیرت میرا
میں "رَفَعنَا" کی جو تبلیغ کِیا کرتا ہوں / رُخ سمجھتا ہوں کہ ہے جانبِ رِفعت میرا
نعت آئی جو مِرے لب پہ میانِ محشر / دیکھا تو بر میں تھا پروانۂ جنّت میرا
اُس کی تعبیر مدینے میں مِلی ہے محمودؔ
وہ جو ماضی میں تھا اِک خوابِ مسرّت میرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گیا ہے حالِ مُسلم جس قدر ناگفتہ بہ
میرے آقا ﷺ ! کیا رہے گا عُمر بھر ناگفتہ بہ

لیجیے آقا ﷺ شب و روز زمانہ کی خبر
ذکرِ شب ناگفتنی، ذکرِ سحر ناگفتہ بہ

حال یہ ہے آپ کی اُمّت کا، میرے مصطفیٰ ﷺ!
ذوقِ دِل نادیدنی، ظرفِ نظر ناگفتہ بہ

دِی بدی کی جس طرح تشویق مغرب نے ہمیں
ہے اثر سرکار ﷺ! ہر اِک ذہن پر ناگفتہ بہ

فکر کی ژولیدگی سرکار ﷺ ہے بارِ سخن
ہے تجدُّد کے سبب ذوقِ ہُنر ناگفتہ بہ

دیکھتی ہے ایسی چیزوں کو کہ جو مستور تھیں
ہو گیا سرکار ﷺ اب حالِ نظر ناگفتہ بہ

آپ ہی کو تو مِرے سرکار ﷺ! کرنی ہے دُرست
حالتِ محمودؔ احقر ہے اگر ناگفتہ بہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا
ٱللَّهُ
رَسُول
مُحَمَّد

محمد
صلى الله عليه وسلم

۱۳۱واں مجموعۂ نعت

بیانِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۴

صفحات ۸۸

نعتیں: ۵۳

انتساب

مدینہ منورہ کے پودینے کے نام

جو دُنیا کا سب سے خوشبودار پودینہ ہے

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

سُوئے جنّت مدحِ پیغمبر ﷺ کے خوگر ہو جائیں گے
اور ہوں گے جو قیامِ حشر سے ڈر جائیں گے

ساتھ اپنے، معصیت کاروں کو لے کر جائیں گے
سُوئے فردوسِ بریں جس وقت سرور ﷺ جائیں گے

جب بُلاوے کی خبر لائی نسیمِ جاں فزا
اُڑ کے شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو مجھ سے بے پر جائیں گے

جب درودِ مصطفیٰ ﷺ لب پر نہ ہو گا آپ کے
کیوں سوالاتِ لحد سے آپ بچ کر جائیں گے

کوئی خالی اُن ﷺ کے دَر سے آج تک لوٹا نہیں
مادحانِ مصطفیٰ ﷺ کے سارے گھر بھر جائیں گے

پیاس بھی اُن کو نہ ہو گی پر محبّ سرکار ﷺ کے
"اَلعَطَش" کہتے ہوئے تا حوضِ کوثر جائیں گے

جس جگہ ہوں گے نبی ﷺ کی دید سے ہم فیض یاب
پھر نہیں اُٹھیں گے اُس جا سے، وہیں مر جائیں گے

جب ہوئی ہم پر نگاہِ رحمت آثارِ نبی ﷺ
جائیں گے محمودؔ ہم طیبہ اور اکثر جائیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں کی بھی ہے نبی ﷺ کو خبر، یہاں کی بھی
کبھی کبھی تو اُنھوں نے کوئی بیاں کی بھی

سُکُوں بشر کو مِلا ہے تو شہرِ سرور ﷺ میں
اگرچہ سیر تو کی اُس نے ہفت خواں کی بھی

اُسے دیارِ پیمبر ﷺ کی سمت موڑ دیا
اُمیّد جاگی مِرے قلب میں جہاں کی بھی

حضور ﷺ نُور بھی ہیں رب کے اور بشر بھی ہیں
یہی تو بات ہے دراصل درمیاں کی بھی

وہ زیرِ گُنبدِ اَخضر ہماری سُنتے ہیں
خبر حضور ﷺ کو رہتی ہے آسماں کی بھی

قدم حضور ﷺ کے اِسرا میں اُس پر آنے تھے
کہ جاگنی تھی یوں تقدیر کہکشاں کی بھی

خبر جو حدّتِ مہرِ نشور کی پائی
نوید صَلِّ عَلٰی کے ہے سائباں کی بھی

حضور ﷺ لوگ نہ ذلت کے قعر سے نکلے
بہت کچھ اپنی سی تو زیرِ آسماں کی بھی

بقیعِ پاک میں تدفین کی کرو خواہش
تمنّا ہو جو تمھیں عمرِ جاوِداں کی بھی

درود پڑھتے ہیں محمودؔ ہم عقیدت سے
یہی ہے میری بھی عادت تو خاندان کی بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا کبھی نہیں واقفِ اَلَم کا میں یا رب
کہ تھا نعوت میں عادی نہ کم کا میں یا رب

کریم تُو ہے اور تیرے حبیبِ اکرم ﷺ بھی
ثنا طراز نہ کیوں ہوں کرم کا میں یا رب

دُعا جو کی ہے تو ہر بار میں نے طیبہ کی
کبھی ہُوا بھی ہوں طالبِ اِرم کا میں یا رب!

جو میں نے تیرے پیمبر ﷺ کی بات مانی ہے
ہُوا ہوں مستحق فیضِ اَتَم کا میں یا رب

محبت "اَلْبَلَدْ" کی مجھ کو ہے تو وافر ہے
اثر پذیر ہوں تیری قسم کا میں یا رب

اجر میرا قلم ہے مِرے پیمبر ﷺ کا
اجیر کیوں نہ ہُوں اپنے قلم کا میں یا رب

غلامِ حضرت خیرُ البشر ﷺ نہ کیوں ہوتا
کہ ایک فرد ہوں خیرُ الامم ﷺ کا میں یا رب

کوئی نہ مجھ سے یہ اعزاز چھین سکتا ہے
نبی ﷺ کا وصف گو ہوں دم بہ دم کا میں یا رب

ہے دفنِ طیبہ کی خواہش کہ ہوں تمنّائی
نہ جلبِ جاہ و شکوہ و حشم کا میں یا رب

مجھے نبی ﷺ کے دیارِ سکون میں لے چل
کہ میہمان ہوں اب کوئی دم کا میں یا رب

مِرے قریب تو آنے نہ دے گا ظلمت کو
جو نعت گو ہُوا نُورِ قِدم کا میں یا رب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِتنا تو ہونا چاہیے ہم کو شعور بھی
قُرآن سے لیں نعتِ نبی ﷺ کا سرُور بھی

ہوتے ہیں لُطف یاب رسالت کے فیض سے
جِنّ و مَلک بھی اِنس و حوش و طیور بھی

جب تک دیارِ سرورِ عالم ﷺ سے دور تھا
تھی روح بے قرار تو دِل ناصبور بھی

کیسا یہ اشتراکِ عمل ہے، زہے نصیب
میں بھی درود خواں ہُوں تو ربِّ غفور بھی

قُرآن سے تو میں یہی سمجھا ہوں دوستو
سرکار ﷺ ہیں بشر بھی، ولیکن ہیں نُور بھی

آقا ﷺ کرم سے کرتے ہیں نزدیک تر اسے
شہرِ رسولِ پاک ﷺ وگرنہ ہے دُور بھی

مجموعہ ایک ایسا ہے میرا بفضلِ رب
ہر شعر میں ہے حمد بھی، نعتِ حضور ﷺ بھی

دیدِ نبی ﷺ میں ہم رہے مصروف خواب میں
اپنا سا شور کرتا رہا گرچہ صُور بھی

رُتبہ ربیعُ الاول، ہجری کا ہے بڑا
اِس ماہ میں ہُوا ہے جو نبی ﷺ کا ظہور بھی

نعتیں کہی ہیں میں نے بہت عاجزی کے ساتھ — لیکن کسی قدر تو ہے اِس پر غرور بھی
محمودؔ کے یہاں پہ بھی ناصر ہیں مصطفیٰ ﷺ
فرمائیں گے مدد وہی یومُ النشور بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوتی ہیں تیز، دیکھ کر طیبہ بصارتیں — پاتا ہے جس سے جذبۂ ایماں حرارتیں
دیکھے ہیں دم کشیدہ وہاں پر بڑے بڑے — سرور ﷺ کے دَر پہ ہوتی نہیں ہیں جسارتیں
کام آئیں گے بروزِ قیامت بفضلِ حق — فردِ عمل میں نعتِ نبی ﷺ کی عبارتیں
میثاقِ انبیاء علیہم السلام کا یہ نُکتہ تھا مرکزی — دینی ہی تھیں اُنھوں نے نبی ﷺ کی بشارتیں
ممدوح اور حبیب ہیں رب کے رسولِ پاک ﷺ — ایمان کی اِسی پہ کھڑی ہیں عمارتیں
بچتے ہیں ہم جو اُن سے تو سرکار ﷺ کے طفیل — ابلیس کی تو بند نہیں ہیں شرارتیں
تحقیقِ نعت و سیرتِ اطہر میں جو بھی ہیں — سرکار ﷺ کے کرم سے ہیں ساری مہارتیں
کم اور لوگوں کے ہوئی ہوں گی نصیب میں
شہرِ نبی ﷺ میں ہم نے جو کی ہیں زیارتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نِکلیں یہ معراج میں گنجائشیں — عرش و کرسی کی ہُوئیں زیبائشیں
آمدِ سرور ﷺ ہے احسانِ خُدا — کیوں نہ ہوں مولود پر آرائشیں
نُور پھیلایا مِرے سرکار ﷺ نے — دُور کیں ظلمت کی سب آلائشیں
شاغلِ نعت و درودِ پاک ہوں — یہ مِرے جذبوں کی ہیں افزائشیں
دِل کی فرمائش پہ لکھتا ہوں کلام — دوست کوئی مت کرے فرمائشیں
راز ہے رب و نبی ﷺ کے درمیاں — کون اِسرَا کی کرے پیمائشیں
غیرِ پیغمبر ﷺ کی مِدحت کا خیال
اپنے ہاں اِس کی نہیں گنجائشیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پیمبر ﷺ کا حقیقت آشنا ہوتا نہیں
اُس سے کوئی بھی تعلق دین کا ہوتا نہیں

وردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ میں جس کو مِلتی ہے خوشی
وہ کسی رنج و الم میں مُبتلا ہوتا نہیں

کیوں نہ ہوں رب کے یہاں میری دُعائیں مستجاب
کیا مِرے اوراد میں "صَلِّ عَلٰی" ہوتا نہیں

جو پہنچ جائے نہ دربارِ رسولِ پاک ﷺ تک
بارگاہِ ربِّ عالَم تک رسا ہوتا نہیں

یاد جو کرتا نہیں صبح و مسا سرکار ﷺ کو
اُس کا حل دُنیا میں کوئی مسئلہ ہوتا نہیں

اُس پہ لطفِ کبریا ہونے کی گنجائش کہاں
جس کی جانب مصطفیٰ ﷺ کا اِعتنا ہوتا نہیں

سامنا کیونکر مِرا دوزخ کا ہو گا حشر میں
قبر میں سرکار ﷺ کا کیا سامنا ہوتا نہیں

جب گنہگار آقا و مولا ﷺ کے ہیں تو خوف کیا
کیا مِرے آقا ﷺ کا ہر وعدہ وفا ہوتا نہیں

مِدحتِ آقا ﷺ تو اِک ہدیہ ہے ممنونین کا
اُن ﷺ کے احسانات کا تو حق ادا ہوتا نہیں

رہنمائی جو نہ لیتا ہو رسول اللہ ﷺ سے
وہ کوئی بھی ہو، ہمارا رہنما ہوتا نہیں

گھیر لیتی ہیں بلائیں دَہر کی اُس شخص کو
جیب میں جس کے نبی ﷺ کا نقشِ پا ہوتا نہیں

مصطفیٰ ﷺ اپنے خزائن سے ہمیں دیتے ہوں یوں
اور کسی بندے سے ہم کو مانگنا ہوتا نہیں

ڈالتا ہوں جب نظر اوقات پر اپنی رشیدؔ
جالیوں کو چومنے کا حوصلہ ہوتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خراب آبادِ دِل کو پل میں وہ آباد کرتے ہیں
جو بندے اِنعقادِ محفلِ میلاد کرتے ہیں

یہ اَلطاف عنایاتِ پیمبر ﷺ کا کرشمہ ہے
گنہگاروں کی خاطر وہ کرم ایجاد کرتے ہیں

بُھلا دیتے ہیں ہم سارے ستم ہائے زمانہ کو
جونہی ہم رحمتِ محبوبِ حق ﷺ کو یاد کرتے ہیں

مَسّرت اُن کے استقبال کو فی الفور آتی ہے
جو بندے رنج و غم میں آپ ﷺ سے فریاد کرتے ہیں

میں پکڑا جاؤں گا اعمال کے باعِث جو محشر میں
یہ سب دیکھیں گے، کیسے وہ ﷺ مری اِمداد کرتے ہیں

ذرا سی جو کمی کرتے ہیں توقیرِ پیمبر ﷺ میں
وہ اپنے ہاتھوں اپنی نیکیاں برباد کرتے ہیں

ہمیں گھیرے میں لے لیتی ہے جب بدقسمتی اپنی
اَغِثْنی کہ کے ہم آقا ﷺ سے اِستمداد کرتے ہیں

کبھی دلگیر اُن ﷺ کا نام لیوا رہ نہیں سکتا — ہر اِک ناشاد کو فضلِ خُدا سے شاد کرتے ہیں
عَلَم جو حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ کا اُٹھاتے ہیں — وفورِ عشق میں وہ ''ہرچہ بادا باد'' کرتے ہیں
گزارِش میں جو کرتا ہوں مدینے میں پہنچنے کی — کہاں معروضۂ احقر کا استرداد کرتے ہیں

وہی محمودؔ فرمانِ خُدائے پاک ہوتا ہے
زباں سے جو بھی کچھ محبوبِ رب ﷺ اِرشاد کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل برباد کو آباد کیا کرتے ہیں — اپنے سرکار ﷺ کو جو یاد کیا کرتے ہیں
اتنے خوش ہوتے ہیں آقا ﷺ میری ہر کاوش پر — مجھ کو لگتا ہے کہ وہ صاد کیا کرتے ہیں
جن پہ جس وقت ستم ڈھاتے ہیں دُنیا والے — اپنے آقا ﷺ سے وہ فریاد کیا کرتے ہیں
جب بھی ہوتا ہُوں گرفتار کسی مشکل میں — میرے آقا ﷺ مری اِمداد کیا کرتے ہیں
وہ جو توقیرِ پیمبر ﷺ میں کمی کرتے ہیں — نیکیاں جتنی ہیں، برباد کیا کرتے ہیں
رنج کرتے ہیں جو محبوس و مقیّد مُجھ کو — میرے آقا ﷺ مُجھے آزاد کیا کرتے ہیں
اِس کو فرمانِ خُداوند سمجھنا یارو! — رب کے محبوب ﷺ جو اِرشاد کیا کرتے ہیں

نعت محمودؔ سبھی کہتے ہیں لیکن اِس میں
اِک نئی طرز ہم ایجاد کیا کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا رونقِ حیات مدینے کے ہجر میں — ہوں وقفِ حادثات مدینے کے ہجر میں
کی جب بھی کوئی بات مدینے کے ہجر میں — گُم ہو گئے نکات مدینے کے ہجر میں
لاتے رہے عجیب طرح کے توہّمات — میرے تصوّرات مدینے کے ہجر میں
کیا طبع کی موزونیت، کیا فکر، کیا خیال — کیسے قلم دوات مدینے کے ہجر میں
چاہوں بھی تو بیان کہاں کر سکوں گا میں — احوالِ مُشکلات مدینے کے ہجر میں
کھانے کو دوڑتے ہیں مناظِر نظر فریب — دُشمن ہے کائنات مدینے کے ہجر میں

رو رو کے گزارا ہے محمودؔ بے طرح
آنکھوں میں کاٹی رات مدینے کے ہجر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ طیبہ کے سِوا ایمان کا حاصل کہاں
اور دُنیا میں کہیں جائیں، سکونِ دِل کہاں
جو نبی ﷺ کے نام سے ہر کام کرتا ہو شروع
اِس کو کوئی دُکھ، کوئی اُلجھن، کوئی مشکل کہاں
موقعِ قُربت میں ہو محجوبیت کا ذکر کیا
بات "اَوْ اَدْنٰی" کی ہو تو پردۂ حائل کہاں
ہے تعلّق اِس کا کیفیّاتِ مہجوری کے ساتھ
ہو جونہی طیبہ رسائی، اضطرابِ دِل کہاں
ہم کہاں جائیں اگر آقا ﷺ کے دَر کو چھوڑ دیں
اور دُنیا میں کوئی معطی کہاں، باذِل کہاں
جس نے راہِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہی نہ لی
اُس مسافر کے مقدّر میں کوئی منزل کہاں
حال جس کا طاعت، سرور ﷺ سے دُوری میں کٹا
روشن ایسے فردِ بدقسمت کا مستقبل کہاں
ناگوارِ خاطرِ آقا ﷺ ہے مشکل قوم کی
یوں تو ہم سے لوگ اس اِکرامِ کے قابل کہاں
مادحانِ مصطفیٰ ﷺ میں میرا بھی نام آ گیا
لے کے پہنچا مُجھ کو میرا جذبۂ کامِل کہاں
دُوریوں کو قُربتوں میں دیکھا ضم ہوتے ہوئے
باذِل آقا ﷺ سا کہاں، محمودؔ سا سائل کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخر کو بارور ہُوا قصدِ سفر مِرا
یہ دَر مِرے نبی ﷺ کا ہے، اور یہ ہے سر مِرا
فریاد مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ کِسی سے کیوں
ہے اور کون اُن ﷺ کے سِوا چارہ گر مِرا
میں نے نوشتہ لوحِ مقدّر کا پڑھ لیا
ہر کام ہو گا آپ ﷺ کی دہلیز پر مِرا
رُخ آخری سفر کا بھی ہو گا اِسی طرف
ہوتا ہے سمتِ طیبہ کو جب ہر سفر مِرا
یہ ہے کہ موت آئے مجھے اُن ﷺ کے شہر میں
معروضہ پیش اُن ﷺ کے ہے یہ مختصر مِرا
میں کیفیتِ شکرِ خُدا میں نہ کیوں رہوں
ہے عاملِ درودِ نبی ﷺ سارا گھر مِرا

تسکیں دِل و نگاہ کی محمودؔ اِس سے ہے
شہرِ نبی ﷺ ہے مطمحِ قلب و نظر مرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گل کِھلائے دید کی خواہش دِلِ بے تاب میں — عکسِ طیبہ جھلملائے دیدۂ پُر آب میں
طٰہٰ و یٰسٓ و مُزّمِلؔ ہو یا وَالشَّمْسُ ہو — اِک سلیقہ سا نظر آتا ہے اِن القابِ میں
وِردِ اسمِ پاک سرور ﷺ ہی نکالے گا اُسے — کشتیٔ قسمت کہیں جو آ گئی گرداب میں
اَٹ گئی جس دِن سے اُنگشتِ نبی ﷺ اس کی طرف — روشنی اُس دن سے پیدا ہو گئی مہتاب میں
ہر وَرَق پر پاؤ گے لکھّا ہُوا نامِ اویس رضی اللہ عنہ — جتنا ڈھونڈو گے کتابِ عشق کے ابواب میں
وہ یہ سمجھے، جاگتے میں اس نے پائی یہ خوشی — جس کو آ جائیں نظر سرکارِ والا ﷺ خواب میں
ہو عطا عُشرِ عشیر اِس کا ہمیں بھی یا خُدا! — جو محبّت تھی رسولِ پاک ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں

یاد کیا محمودؔ آئی ہے نبی ﷺ کے شہر کی
میں اکیلا ہو گیا ہوں مجمعِ احباب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہوں کب خُدایا! مُجھے پارسائی دے — اپنے حبیبِ پاک ﷺ کی مِدحت سرائی دے
قسمت مُجھے جو دے تو یوں حق آشنائی دے — غیرِ رسولِ پاک ﷺ سے بے اعتنائی دے
اُس کو خُدا درودِ نبی ﷺ پر لگائے گا — جس خوش نصیب فرد کو وہ ہم نوائی دے
لگتا ہے دیدہ زیب جو راتوں کو ماہتاب — لَیلِ مدینہ ہے جو اُسے نُور زائی دے
خالق! وہ شاعر اور مَیں ہوں ناعِتِ نبی ﷺ — مُجھ کو تو عاجزی دے، اُسے خود سِتائی دے
وہ پیرویٔ سرورِ کونین ﷺ ہی تو ہے — جو ہم کو دار و گیر کے ڈر سے رِہائی دے
رب کے نبی ﷺ کی نعت رہے مرکزی خیال — چاہے تُجھے وہ جیسی بھی رنگیں نوائی دے
کملی میں یوں چُھپے کہ بچے اپنے حشر سے — عاصی ملائکہ کو کچھ ایسے جُھکائی دے
شامل نہیں درود جو اوراد میں ترے — پیشِ خُدا تو اپنے عمل کی صفائی دے

جو سوچتا ہے مِدحِ رسولِ کریم ﷺ میں سب اہلِ فکر میں اُسے خالق بڑائی دے
تجھ کو خُدا جو حُسنِ سماعت عطا کرے ”ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سُنائی دے“
جس کی نگاہ اُسوۂ کامل پہ ہو اُسے ”ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے“
ترویجِ نعت کے لیے کچھ کر گزرنا سیکھ
محمودؔ کبریا اگر تُجھ کو بھلائی دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص دِل سے نامِ نبی ﷺ کی دُہائی دے قیدِ گُنہ سے رب نہ اُسے کیوں رہائی دے
اُس کا نبی ﷺ کے ہاں ہے اِک کھاتا کُھلا ہُوا عاصی کو چاہے جتنی بھی کوئی برائی دے
اُس کی بچت ہو، پاؤں جو پکڑے حضور ﷺ کے نُکتہ بروزِ حشر یہ جس کو سجھائی دے
طیبہ میں دیکھ اہلِ محبّت کے جمگھٹے منظر تُجھے عجب یہ وہیں پر دکھائی دے
لکھوّں بھی یہ، جو پڑھتا رہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ ایسی مُجھے خُدایا! لکھائی پڑھائی دے
جو ہے مریضِ دوریٔ شہرِ حضورِ پاک ﷺ اس کو طبیب جتنی بھی چاہے، دوائی دے
معراج میں بھی تیری اکائی تھی برقرار اب اُمّتِ نبی ﷺ کو بھی یا رب! اکائی دے
مجھ پر کرم خدا یونہی کرتا رہے سدا ہر سال مُجھ کو شہرِ نبی ﷺ تک رسائی دے
تا عمر وہ لگا رہے نعتِ رسولِ ﷺ میں جس شخص کو مشیّتِ رب رہنمائی دے
محمودؔ پر ہو لُطف خُدایا! طفیلِ نعت
کچھ راستی و عاجزی، کچھ بے ریائی دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو کلامِ ربِّ مُجّد سُنائی دے ہر وقت اِس کو مِدحتِ احمد ﷺ سُنائی دے
جس میں ترے حبیب ﷺ کا ہو ذکر یا خُدا! مُجھ کو تو بس وہ نغمۂ سرمد سُنائی دے
یٰ تک اَلِف سے مدحِ نبی ﷺ کے حروف ہیں ایسا ہی درسِ ضظّغ و ابجد سُنائی دے
قاسم ہیں ہر عطائے خُدا کے حضورِ پاک ﷺ کیوں سائلِ نبی ﷺ کو ”ندارد“ سُنائی دے

ایسا کرم ہے مُجھ پہ رسولِ کریم ﷺ کا — مُجھ کو نہ کوئی لفظِ خوشامد سُنائی دے
اَنفاس کی ہے آمد و شُد اِس لیے عزیز — ”ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سُنائی دے“
محمودؔ کہ رہے ہیں فرشتے جو نعت میں
مُجھ کو وہ نغمہ باید و شاید سُنائی دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جس کو بھی کلامِ محمد ﷺ سُنائی دے — گویا اُسے نظامِ محمد ﷺ سُنائی دے
پیشِ نبی ﷺ جو پیش کرے تُو درودِ پاک — تُجھ کو وہیں سلامِ محمد ﷺ سُنائی دے
معیار جو حیات کا پوچھے کوئی، اُسے — تذکارِ صبح و شامِ محمد ﷺ سُنائی دے
دُنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں، جسے — اِک حرفِ انتقامِ محمد ﷺ سُنائی دے
تُو کان تو کلامِ خُدا پر لگا، تُجھے — ہر حرفِ احترامِ محمد ﷺ سُنائی دے
لاسلکی دِل کے کان سے جو سُن سکے، اُسے — ”ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سُنائی دے“
اس کے لبوں پہ جاری درودِ حضور ﷺ ہو
محمودؔ کو جو نامِ محمد ﷺ سُنائی دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی مرے مالک نے سرور ﷺ سے محبّت اِس طرح — وحدت و کثرت کی کھولی ہے حقیقت اِس طرح
روزمرہ سمجھو حمد و نعت کے اَشغال کو — پا سکو گے تم بھی تسکینِ طبیعت اِس طرح
اَفصحِ عالَم کوئی اُن ﷺ کے سِوا ممکن نہیں — مصطفیٰ ﷺ کی ہے فصاحت اور بلاغت اِس طرح
کافروں کو بھی سِوا تسلیم کے، چارہ نہ تھا — ہو گئی ضربُ المثل اُن ﷺ کی صداقت اِس طرح
تا قیامت اِس سے جو بھٹکا ، نہ رستہ پائے گا — عام کی سرکار ﷺ نے راہِ ہدایت اِس طرح
فرض گویا لَم یَزَل نے اُن پہ کی میثاق میں — انبیاء علیہ السلام نے دی محمد ﷺ کی بشارت اِس طرح
کھولیں میزاں پر فرشتے میری نعمتوں کا حساب — آئے میرے واسطے روزِ قیامت اِس طرح
حشر میں دستِ شفاعت پشت پر رکھا گیا — رنگ لے آیا مِرا اشکِ ندامت اِس طرح

شعر ہر اِک نعت میں مَیں نے کہا ...... اللہ نے — طبع کی موزونیت کی ہے ودیعت اِس طرح
میں نے سیرت میں نکالے ہیں کئی گوشے نئے — مُجھ پر فرمائی ہے سرور ﷺ نے عنایت اِس طرح
یہ صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ میں دائماً مشغول ہو
ہو عطا محمودؔ کو ذوقِ عبادت اِس طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طائف میں چھڑا قصّہ دِلِ رنجور کا — تھا حوالہ صرف اِک محمودِؔ بے مقدور کا
حیثیت بخشی غریبوں کو مِرے سرکار ﷺ نے — وقر بے کس کو مِلا، رُتبہ بڑھا مزدور کا
خادمِ خُدامِ محبوبِ خُدا ﷺ کے سامنے — صفر سے بڑھ کر نہیں ہے مرتبہ فغفور کا
تھی عقیدت کی طلب، حُسنِ ارادت کی تڑپ — چاہنا شہرِ پیمبر ﷺ کو دِلِ مہجور کا
اِس پہ چلنا ہے فلاح و فوزِ اِنساں کا سبب — نام قُرآنِ مُبیں ہے آپ ﷺ کے دستور کا
مومنِ کامل وہی ہے، حق اُسی کے ساتھ ہے — جو معانِد شرک کا ہو اور کِذب و زُور کا
ذہن پر اِسرا کی شب کی بات ضوافگن ہُوئی — جب کبھی قصّہ مِرے ہونٹوں پہ آیا طُور کا
نُور جس سے کوکب و شمس و قمر روشن ہوئے — آئنہ ہے مصطفیٰ ﷺ کے چہرۂ پُر نُور کا
بعد جنّت سے مِرا ہو گا تو ہو گا اِس قدر — گُنبدِ سرور ﷺ سے جِتنا ہے مَنارِ نُور کا
مصطفیٰ ﷺ کی اِک نگاہِ لُطف سے عنقا ہُوا — جِتنا بھی اندوہ تھا غمگین کا، رنجور کا
نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا سب کو ہونا چاہیے — باسی قُربِ شہرِ طیبہ کا ہو یا ہو دُور کا
میں اُسے محمودؔ کیونکر مانتا گردانتا
فرق جو ہے نعت میں منظوم کا، منثور کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے جو عکسِ مسجدِ سرور ﷺ نظر میں اِن دِنوں — مَیں ہُوں اَلطافِ پیمبر ﷺ کے اثر میں اِن دنوں
میرے آقا رحمتِ کونین ﷺ ہی کے دَم سے ہیں — حکمتیں جتنی بھی ہیں علم و خبر میں اِن دنوں
نُورِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ثنا ہونٹوں پہ ہے — روشنی سی ہے مِرے قلب و نظر میں اِن دنوں

جا پہنچتا ہوں تصوّر میں دیارِ نُور تک — دیکھتا ہوں عکسِ طیبہ کو جو گھر میں اِن دنوں
سُود ہے، دانائی ہے مدحِ نبی ﷺ کے شغل میں — کیوں کوئی سودا سمائے میرے سر میں اِن دنوں
جب چلوں لاہور سے طیبہ کی جانب کو چلوں — ہے فقط یہ بات مقصودِ سفر میں اِن دنوں
شہرِ خالق میں ہوں اور لب پر ہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ — ایسا لگتا ہے کہ ہُوں طیبہ نگر میں اِن دنوں
دیکھتا ہوں روز روضہ سرورِ کونین ﷺ کا — یوں ہے ہر شے میرے اعجازِ نظر میں اِن دنوں
میں نے یہ جانا کہ انگشتِ نبی ﷺ کا فیض ہے — روشنی جتنی نظر آئی قمر میں اِن دنوں
جب ہوئی مصروفیت کی بات تو میں نے کہا — میں ہوں شاغل مدحِ شاہِ بحر و بر ﷺ میں اِن دنوں
چھے مہینے مَیں مدینے میں گزار آیا جو ہوں — شاد ہوں اِس زندگئ مختصر میں اِن دنوں

رات دن محمودؔ جاری ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ
خوشبوؤں کی اِس طرح آمد ہے گھر میں اِن دنوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کی محبّت میں مِرا پُرجوش ہو جانا — کہاں وارفتہ ہونا ہے، یہ ہے ذی ہوش ہو جانا
کلامِ خالق و مالک کو تم ترتیل سے پڑھنا — حدیثِ پاک سُننے کو ہمہ تن گوش ہو جانا
جونہی آ جائے دار و گیر کی نوبت قیامت میں — ردائے مصطفیٰ ﷺ میں عاصیو روپوش ہو جانا
بہت تم بولتے رہنا جہاں میں ہر جگہ لیکن — پہنچتے ہی درِ سرکار ﷺ پر خاموش ہو جانا
پیمبر ﷺ کا وہ خوش ہونا بچا کر ہم کو دوزخ سے — شفیع المُذنبینی پر تبسّم کوش ہو جانا
نظر آنا کِسی خوش بخت کو باغاتِ طیبہ کا — زمینِ جذبۂ اُلفت کا ہے گُل پوش ہو جانا
درِ سرور پہ جُبہہ سا نہ ہونے کا نتیجہ ہے — ترے سر کا تری خاطر وبالِ دوش ہو جانا

چلے طیبہ کو ہم محمودؔ جاگے خوابِ غفلت سے
پیامِ حاضری کا ہے پیامِ ہوش ہو جانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی زباں پہ مِدحتِ طٰہٰ لقب ﷺ رہے — قُدسی اُسی کے منقبت خواں سب کے سب رہے

اُس پر ہو چترِ سایۂ انوارِ کبریا — جس دِل میں جلوۂ شہنشاہِ عرب ﷺ رہے

میثاقِ انبیاء علیہم السلام میں بھی کردار مرکزی — قُرآں کو پڑھ کے دیکھ لو، محبوبِ رب ﷺ رہے

پڑھتا ہوں مَیں درودِ نبی ﷺ فرض جان کر — تیرے لیے ہے مستحب تو مستحب رہے

ہاتِف سے مَیں نے ایک سُنی ہے یہی نَدا — جائے جو اُن ﷺ کے شہر میں، وہ با ادب رہے

بڑھ بڑھ کے بوسہ دیں گے سرِ حشر اُنھیں ملک — وِردِ درودِ پاک میں شاغِل جو لب رہے

محمودؔ جو صحابہؓ محبوب رب ﷺ میں تھے
وہ لوگ برگزیدہ تھے، وہ منتخب رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کا ذِکر نعت میں جس وقت ہم کریں — مہجور دِل کا حال سپردِ قلم کریں

ہم دھجیاں بکھیر کر عشقِ مجاز کی — آؤ بُلند مدحِ نبی ﷺ کا علَم کریں

کرتے ہوں دِل سے اپنے نبی ﷺ کا جو احترام — ثابت ملائکہ اُنھی کو محترم کریں

سب حُرمتیں ہیں سرورِ کُل ﷺ کے قُدوم سے — جس دِل میں آپ آئیں، اُسی کو حرم کریں

سرکار ﷺ کے نظام پہ ہم کر کے اعتماد — سارے نظام ہائے جہاں کالعدم کریں

دِل سے جو چل پڑو سُوئے شہر، رسولِ پاک ﷺ — آقا حضور ﷺ زادِ سفر خود بہم کریں

قسمت مُواجہہ پہ جو پہنچائے آپ کو — آنکھوں کو بھی جھکائیں تو گردن بھی خم کریں

خوشیاں منائیں ہم جو نبی ﷺ کے ظہور کی — دُور اِس طرح سے اپنے سب رنج و اَلم کریں

جب ہو ضرورت ابرِ عطائے غفور کی — دیدے بیادِ سرور و سرکار ﷺ نم کریں

محمودؔ خُلدِ شہرِ نبی ﷺ کو جو دیکھ لیں
کِس واسطے وہ خواہشِ باغِ اِرم کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ جو ہم سرِ محضر رقم کریں — ہاتھوں سے اپنے، نقشِ مقدّر رقم کریں

قِرطاسِ اہلیت پہ بعنوانِ مغفرت — اے کاش! میرا نام پیمبر ﷺ رقم کریں

لب پر ہو شاعروں کے تو ہو سورۃ ’’قلم‘‘ — مدحِ نبی ﷺ وہ جب سرِ محشر رقم کریں
تیرا اگر شعار درودِ حضور ﷺ ہو — تقدیر تیری خود ترے سرور ﷺ رقم کریں
زائر جو دیکھیں روضۂ سرور ﷺ کے گرد و پیش — آنکھوں کی پُتلیوں پہ وہ منظر رقم کریں
ہاتھوں میں خامہ تھام تو لیتے ہیں دوستو! — جو حال ہجر میں ہے وہ کیونکر رقم کریں
دو چار نعتیں رکھّیں ملائک حساب میں — چاہے مِرے گُناہوں کے دفتر رقم کریں
صُفّہ پہ سر بسجدہ جو اہلِ وِلا کو پائیں — منظر رقم کریں کہ پس منظر رقم کریں
’’لیگل ڈسیژن‘‘ اُس کو بنائے گا کبریا — جو فیصلہ حضور ﷺ کے تیور رقم کریں
کر کے ہم اُن سے مُنتسِب جاں کی کتاب کو — ’’اوراقِ پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں‘‘
ذوقِ غزل تو نفسی تلذُّذ کی بات ہے — مدحِ رسولِ پاک ﷺ سخنور رقم کریں

محمودؔ حکمِ رب ہے یہی آپ کے لیے
نعتیں رسولِ حق ﷺ کی برابر رقم کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ، جن پہ میرے سرورِ عالم ﷺ کرم کریں — ’’اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں‘‘
وِردِ درود کر کے زیادہ صباح و شب — آؤ کہ دِل سے معصیت کا بوجھ کم کریں
ٹھنڈک جنھیں ہو گُنبدِ سرکار ﷺ کی نصیب — وہ کِس لیے تمازتِ محشر کا غم کریں
پورے کرے حقوق جو بندوں کے خوش نصیب — اِس پر رسولِ محتشم ﷺ فیضِ اَتم کریں
مدحِ نبی ﷺ میں کرتے رہیں ہم ثنائے رب — حمدِ خُدا میں نعتِ پیمبر ﷺ کو ضم کریں
توفیق جب بھی ربّ دو عالم عطا کرے — اشہب خیال و فکر کے، طیبہ کو رم کریں

محمودؔ زندگی میں نہ پائی گے ظلمتیں
ترتیلِ نعتِ پاک اگر صبحدم کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر کو درِ رسول ﷺ پر اہلِ وِلا دھریں — ’’اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں‘‘

سب لوگ دَم حضور ﷺ کی اُلفت کا یوں بھریں   ''اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''
جو اُمتّی نبی ﷺ کو ہیں، دوزخ سے کیوں ڈریں   ''اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''
دے روح کو قلم جو محبّت کا کبریا   ''اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''
صفحاتِ لب پہ نقشِ درودِ حضور ﷺ ہو   ''اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''
توفیق اگر خُدائے تعالیٰ عطا کرے   ''اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

محمودؔ آؤ گوہرِ چشمِ خلوص سے
''اوراقِ دِل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی میری بُری ہے یا بھلی ہے یا رب   غیرِ سرور ﷺ کی ثنا سے تو بَری ہے یا رب
تیرے یا ترے محبوبِ ﷺ کے دروازے پر   میں نے جو چیز بھی مانگی ہے، وہ لی ہے یا رب
سگِ سرکار ﷺ سے نسبت نہیں کر سکتا ہُوں   سخت جرأت ہے، بڑی بے ادبی ہے یا رب
اپنی بھی بات بگڑتی نہیں اُن ﷺ کے صدقے   بات جو بنتی ہے سرکار ﷺ ہی کی ہے یا رب
شہرِ سرکار ﷺ کی مٹّی کا دفینہ بن جاؤں   یہ لگن کب سے مِرے دِل کو لگی ہے یا رب
جس کو سرکار ﷺ کی اُلفت کا شرف حاصل ہے   میں یہ سمجھا ہوں، گُناہوں سے بری ہے یا رب
حاضری شہرِ پیمبر ﷺ میں نبی ﷺ کے دَر پر   تیرے الطاف سے تقدیر بنی ہے یا رب
مُجھ پہ مہجوریٔ طیبہ نے اثر ڈالا ہے   میری آنکھوں میں ہمہ وقت نمی ہے یا رب
کچھ کمی جس نے بھی توقیرِ پیمبر ﷺ میں کی   ایسے ہر شخص سے اپنی تو ٹھنی ہے یا رب

تیرے ممدوح ﷺ کا محمودؔ جو مادحِ ٹھہرا
اُس نے قُرآن سے یہ راہ چُنی ہے یا رب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وفُورِ لُطفِ سرور ﷺ سے بزور و شور دِل دھڑکا   نبی ﷺ کی یاد، نعتِ پاک، مَیں اور نُور کا تڑکا
سحابِ لُطفِ محبوبِ خُدا ﷺ کا جب تسلسل ہے   بہارِ کشتِ قلب و جاں کو خدشہ کیا ہو پت جھڑ کا

شہیدِ حُرمتِ محبوبِ حق ﷺ کا یہ تخصّص تھا
نہ واویلا کیا اُس نے، نہ وہ تڑپا، نہ وہ پھڑکا

مسلماں ہے تو کرنی ہے اِسے سرکار ﷺ کی مِدحت
مُسِن ہو، نوجواں ہو، کوئی بچّہ ہو کہ ہو لڑکا

کیا جو قصدِ طیبہ ہو گئی مسرور جاں میری
نظر آقا ﷺ کے روضے پر پڑی تو میرا دِل دھڑکا

جو تو نے سادھ لی چُپ سُن کے قدحِ دینِ پیغمبر ﷺ
کم از کم ہو گیا حق دار میرے ایک جھانپڑ کا

جہاں سے شاخیں توہینِ پیمبر ﷺ کی نکلتی ہیں
ضروری ہو گیا ہے کاٹنا لاریب اُس جڑ کا

نبی ﷺ کا نُور تم کو حوصلہ دے گا قیامت تک
اندھیرے میں ڈرو گے تم، اگر پتّا کہیں کھڑکا

مضامیں نعت کے کچھ سوچ کر محمودؔ باندھے گا
نہ دھوکا ہو گا اِس کی بات پر مجذوب کر بڑ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں میرے دِل میں ہے آقائی ﷺ آپ کی چاہت
تخصّص اپنا ہے آبائی آپ ﷺ کی چاہت

یہ بات خالقِ عالم نے ڈال دی دِل میں
جہاں کی ہے بڑی سچائی آپ ﷺ کی چاہت

یہ دیکھ لیجیے قُرآنِ پاک کو پڑھ کر
خُدائے پاک کو بھی بھائی آپ ﷺ کی چاہت

جو ہے تُو مومنِ کامل فقط وہی بندہ
وہ جس کِسی نے بھی اپنائی آپ ﷺ کی چاہت

نصیب کم ہی کِسی اور کو ہوئی ہو گی
اویس پاک رضی اللہ عنہ نے جو پائی آپ ﷺ کی چاہت

محبّ ہے آپ کا سرکار ﷺ خالقِ یکتا
رکھّے نہ کیسے پھر یکتائی آپ ﷺ کی چاہت

جو دِل میں ہے تو زباں پر بھی لازماً آئے
رکھّے نہ کِس طرح گویائی آپ ﷺ کی چاہت

ہر ایک چیز جہاں کی نظر میں رہتی ہے
کچھ ایسی دیتی ہے تنہائی آپ ﷺ کی چاہت

سرِ نشور جو قُدسی کریں گے وزن اُس کا
کُھلے گی، کتنی ہے دانائی آپ ﷺ کی چاہت

جہانِ دُنیا میں بھی ناصرِ رشیدؔ رہی
میانِ حشر بھی کام آئی آپ ﷺ کی چاہت

مجسّمہ ہے اگرچہ خطاؤں کا محمودؔ
ہے اس میں ایک ہی اچھائی آپ ﷺ کی چاہت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیغمبرِ آخر سیّدنا، پیغمبرِ اعظم سیّدنا ﷺ
ہے آپ کا اسمِ اعظم ہی لب پر مرے پیہم سیّدنا ﷺ

ہاتھ ان کا خدا کا ہاتھ ہُوا، فرمان اِن کا فرمانِ خُدا
ہیں میرے خالق و مالک کے محبوبِ مکرّم سیّدنا ﷺ

سرکارِ دو عالم ﷺ کا رُتبہ سب نبیوں میں کچھ ایسا ہے
تشریف تو لائے آخر میں، ہیں سب سے مقدّم سیّدنا ﷺ

جُھک جائے گی رفعت چرخ کی بھی اُس فردِ معزّز کے آگے
جو آپ کے دَر پر اپنی جبیں کو کر لے گا خم سیّدنا ﷺ

لاریب ہماری جانوں کے، ہم سے بھی زیادہ مالک ہیں
بہبود ہماری کچھ ہم سے کب سوچتے ہیں کم سیّدنا ﷺ

سرکار ﷺ شفیعِ کبائر کے جب ٹھہرائے ہیں مالک نے
جانے ہی نہیں دیں گے اُمت کو سُوئے جہنم سیّدنا ﷺ

خالِق کا سحابِ لُطف وکرم بے شبہہ بَرس جائے مُجھ پر
فرمائیں قبولِ خاطِر جو آنکھوں کا مِری نم سیّدنا ﷺ

دامن کو نہ پھیلاؤں گا کبھی میں غیر پیمبر ﷺ کے آگے
جو شے بھی ضرورت ہو میری کرتے ہیں فراہم سیّدنا ﷺ

توقیر کی راہ دِکھا دیجے، معلوم حقائق آپ کو ہیں
رُسوا و ذلیل اقوامِ و مِلَل میں جتنے ہیں ہم سیّدنا ﷺ

عاصی ہے مگر ناعِت بھی تو ہے، ادنیٰ ہے مگر ہے اُمّت میں
جب آپ ہیں شافع محشر کے، محمودؔ کو کیا غم سیّدنا ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کی عنایتوں کا جب کر لیا تصوُّر
لُطفِ رسولِ حق ﷺ کا گہرا ہُوا تاثّر

ناعِت کی عاجزی میں مضمَر ہے ہر تفاخُر
کیسی کوئی تعلیٰ، کیا فخر کیا تبخُتر

تخلیق سب سے پہلے، اور آخری نبی ہیں
آقا ﷺ کا ہے تقدُّم آقا ﷺ کا ہے تاُخُّر

مظہر صفاتِ مالک کے ہیں حضور ﷺ ایسے
دُنیا پہ سایہ افگن ہے عالمِ تحیُّر

اسمِ رسولِ حق ﷺ کا کرتا ہوں وِرد پیہم
حق ہے یہی کہ یہ ہے اِک صورت تشکر

شہرِ حبیبِ رب ﷺ میں اِتنی تو روشنی ہے
پاتے ہیں نُور جس سے سب انجم و مہ و خور

دیتے ہیں اِس پہ خندق، بدر و اُحد گواہی
وہ ﷺ اشجعِ جہاں تھے، اُن سا کہاں بہادُر

مُستشرقین اب تک تسلیم کر رہے ہیں
آقا ﷺ کی وہ شہامت تھی اور وہ تہوُّر

جاری ہے تا قیامت فرمان مصطفیٰ ﷺ کا
سائنس ہے بے حقیقت، ہے مائلِ تغیُّر

مُسلم جو اُمتّی ہے سرکارِ دو جہاں ﷺ کا
اعزاز یہ مِلَل میں ہے باعثِ تفاخُر

پائے گا حمدِ خالق میں مصطفیٰ ﷺ کی مِدحت
محمودؔ جب کرے گا اِس باب میں تفکُّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف آقا ﷺ کی ثنا ہے شعر کا اصلُ الاصُول — اور بے شک ہے مدیحِ غیرِ پیغمبر ﷺ فضول
مصطفیٰ ﷺ نے دُور فرمایا ہے ہر اِک کا ملال — نام لیوا جو پیمبر ﷺ کا ہے وہ کیوں ہو ملول
سر بُلندی شعر گوؤں میں مجھے مل جائے گی — کر لیں نذرانہ عقیدت کا اگر آقا ﷺ قبول
یہ دُعا دیتا ہے مُجھ کو میرا ہر اِک خیر خواہ — تیرے سر آنکھوں پہ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک دھول
حمد و نعت و منقبت میں شعر ہے میرا ہُنر — وِردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ صلِ علیٰ میرا اُصول
بارشِ انوارِ خالق کا اثر لیتا ہوں میں — جب طبیعت پر مِری ہوتا ہے نعتوں کا نزول
حفظِ ناموسِ رسولِ محترم ﷺ کے واسطے — جاں ہتھیلی پر لیے پھرتے تھے اصحابِ رسول ﷺ
کامیابی ہر دو عالم میں قدم چُومے ترے — شعر تیرا ایک بھی پا جائے جو حُسنِ قبول
نعت پر محسوس ہوتا ہے، خُدا کرتا ہے صَاد — قُدسیوں کی داد بھی کرتا ہوں روزانہ وصول

یاد رہتی ہیں عنایاتِ دیارِ مصطفیٰ ﷺ
یوں تو میں محمودؔ ہر اِک بات کو جاتا ہوں بھول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ زباں ہو نام اگر آنجناب ﷺ کا — خدشہ حساب کا، نہ سوال و جواب کا
کھولو دَرِ مُقفّلِ جنّت درود سے — سوچو تو ہے طریقہ یہی فُتحِ باب کا
وقتِ صباح آقا ﷺ کے قدموں کی سمت سے — میں نے طلوع دیکھ لیا آفتاب کا
غائر نظر سے دیکھو کلامِ مجید کو — صیغہ نہیں ہے نامِ نبی ﷺ سے خطاب کا
اس میں پسینہ میرے نبی ﷺ کا ہے اِس لیے — خوشبو سے ہے تعلقِ خاطرِ گلاب کا
خیبر نگاہِ فتح و ظفر سے تھا دیکھنا — رشتہ لعابِ پاک سے تھا بوتُراب رضی اللہ عنہ کا
کرتا ہے جو شمار درودِ نبی ﷺ اِسے — ڈر حشر کا، نہ ہو گا حساب و کتاب کا

اِس کے علوم جانتے ہیں مصطفیٰ ﷺ فقط — پہلا سَبق ہے مُجھ کو یہ اُمُّ الکتاب کا
ہر اک نگاہِ نادِم و محجوب پر ہُوا — سایہ مرے نبی ﷺ کے کرم کے سحاب کا
حاصل جسے ثوابِ ثنائے حضور ﷺ ہے — کیوں سامنا کرے گا وہ بندہ عذاب کا
میں سولہ بار شہرِ پیمبر ﷺ میں جا چکا — ہے جاگتے کی بات کہ قصّہ ہے خواب کا

ہو کاش روزِ حشر اِک اعلان اِس طرح
"محمودؔ نعت گو ہے رسالت مآب ﷺ کا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ احمد ﷺ جو حمدِ اَحد ہو گئی — جاری ہونٹوں پہ وہ تا اَبد ہو گئی
ہو گیا قصرِ قوسین میں داخلہ — ذاتِ آقا ﷺ حبیبِ صمد ہو گئی
دیکھا خلّاقِ عالم کو سرکار ﷺ نے — جو حقیقت تھی، یوں مُستنَد ہو گئی
ہے لَعَمْرُکْ جو سوگندِ جانِ نبی ﷺ — تو قسم شہر کی اَلْبَلَدْ ہو گئی
جو گزارش نہ مقبولِ سرور ﷺ ہوئی — رب کے ہاں سے بھی وہ مسترد ہو گئی
میری آواز محشر میں پیشِ نبی ﷺ — فقرہٗ "اَلْغِیاث اَلْمَدَدْ" ہو گئی
مِل گئی دیدِ سرکار ﷺ کی منزلت — مغفرت گویا زیرِ لحد ہو گئی
جس نے توہین و تضحیکِ سرکار ﷺ کی — لازماً سلب اُس کی خِرد ہو گئی
خالق و مالک و ربِّ کونین کی — ذاتِ محبوب حق معتمد ہو گئی
جو گلستانِ نعتِ پیمبر ﷺ میں تھی — وہ کلی غُنچۂ سرسَبَد ہو گئی
مدحِ غیرِ نبی ﷺ میں جو مشہور تھا — حشر آیا تو پھر اُس کی بھد ہو گئی
خدمتِ نعت میرا مقدّر بنی — مُجھ پہ اکرامِ سرور ﷺ کی حد ہو گئی

جب بھی محمودؔ مانگا، نبی ﷺ نے دیا
یوں مماثل طلب اور رسد ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو پوری حسرتیں محمودؔ کیا کیا ہو گئیں — خواہشیں دیدِ نبی ﷺ کی پھر سے زندہ ہو گئیں
دِل کی آنکھوں سے جو دیکھا قُبۂ سرکار ﷺ کو — جتنی نابینا نگاہیں تھیں، وہ بینا ہو گئیں
دیکھ کر مداحِ پیغمبر ﷺ پہ پیہم رحمتیں — حوریں تک محشر کے دِن محوِ تماشا ہو گئیں
اِنتہا ہے لُطف و اکرامِ خُدائے پاک کی — نعمتیں شہرِ نبی ﷺ میں سب مہیا ہو گئیں
آسرا جب اُن کو سرور ﷺ کی شفاعت کا مِلا — اُمّتیں گویا سبھی اُن ﷺ کی رعایا ہو گئیں
جب مدد سرکارِ والا ﷺ کی حقیقت بن گئی — جو خطائیں تھیں مِری، بُھولا فسانہ ہو گئیں
سامنا تھا بدر و خندق کے سپہ سالار کا — طاقتیں طاغوت کی جتنی تھیں، پسپا ہو گئیں
سامنے آیا جونہی شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ — منتظر آنکھیں جو تھیں، محوِ تجلّا ہو گئیں

جو ہوئیں تحقیقِ نعتِ پاک میں محمودؔ سے
کاوشیں وہ نیکیوں میں اِک اضافہ ہو گئیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی خواہش مال و منال و سِیم کرتا ہے — تو گویا حکمِ سرور ﷺ کی وہ کم تفہیم کرتا ہے
کِسی کی صرف خواہش سے پلٹ آتا ہے سورج تک — قمر کو اِک اشارے سے کوئی دو نیم کرتا ہے
وہ محبوبِ خُدا، جو رحمتٌ للعالمیں ﷺ ٹھہرا — خُدا کے لُطف کی ہر اِک جگہ تعمیم کرتا ہے
زمانے کے مُسلّم رہنماؤں پر نظر ڈالو — سِوا آقا ﷺ کے کوئی عاجزی تعلیم کرتا ہے؟
خُدائے پاک کی وحدانیت کو وہ سمجھتا ہے — نبی ﷺ کی عظمتوں کو دِل سے جو تسلیم کرتا ہے
کراتا ہے خُدایا! وہ زمانے سے بہت عزّت — وہ جو تیری، ترے محبوب ﷺ کی تعظیم کرتا ہے

"اَلِف" نے اِنجذابِ حق کے لائق اُس کو گردانا
نگاہ و دِل میں جو خوش بخت جذبِ "میم" کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سرورِ کونین ﷺ کی طاعت نہیں کرتا — اللہ سے وہ شخص محبّت نہیں کرتا
جو سرور و سرکار ﷺ کے دَر پر نہیں جُھکتے — اُن لوگوں کی خالق کبھی نُصرت نہیں کرتا

اُس کو ہے محبّت تو فقط سرورِ بریں ﷺ سے — اللہ کِسی اور کی چاہت نہیں کرتا
معراج میں کی یا وہ قیامت میں کرے گا — بس اُس کے سِوا رب کبھی جلوت نہیں کرتا
خُلد اُس کو نہ آنے کی اجازت کبھی دے گی — جو شہرِ نبی ﷺ جانے کی نیّت نہیں کرتا
وہ فرد نہیں عامِلِ احکامِ پیمبر ﷺ — جو بیکس و نادار پہ شفقت نہیں کرتا
محمودؔ وہ ہے سُنّتِ خالِق کا مخالِف
جو شخص کہ سرکار ﷺ کی مِدحت نہیں کرتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے تجھ کو جو غفلت شعاریاں گھیریں — تو پکڑیں رنج و الم، بے قراریاں گھیریں
مدد طلب کرو محبوبِ کبریا ﷺ سے اگر — ہَوا خلاف ہو، ناسازگاریاں گھیریں
مُجھے نکالیں گے آقا ﷺ ہر ایک محبس سے — بَھلے مُجھے میری ناکردہ کاریاں گھیریں
وہ خوش نصیب ہیں اشعار گوؤں میں، جن کو — مِرے حضور ﷺ کی مِدحت نگاریاں گھیریں
مطیع جو ہوئے میرے حضور ﷺ کے، اُن کو — خُدائے پاک کی طاعت گزاریاں گھیریں
وہ جن کے گرد ہو ہالہ درودِ سرور ﷺ کا — اُنھیں زمانے کی سب خوش حصاریاں گھیریں
محیط فکر سے محمودؔ تُو نکل آئے
نبی ﷺ کے لُطف کو گر تیری زاریاں گھیریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ اِس طرح ہیں میرے حال سے واقف — ہیں میرے خواب سے واقف، خیال سے واقف
ہماری واقفیت جتنی ہے، شُنید سے ہے — صحابہ رضی اللہ عنہم ہی تھے نبی ﷺ کے جمال سے واقف
مقامِ ناخُنِ پائے نبی ﷺ جو جان گیا — وہ ہو گیا ہے طلوعِ ہلال سے واقف
علاقہ جن کا نہیں تھا حضور ﷺ کے دَر سے — ہُوئے وہ ربِّ جہاں کے جلال سے واقف
نبی ﷺ کا حکم نہ مانا تو ہم ہوئے رُسوا — نہیں ہیں اپنی کیا وجہِ زوال سے واقف
کوئی بھی لمحہ نہیں میرا اُن ﷺ سے پوشیدہ — مِرے نبی ﷺ ہیں مِرے حال قال سے واقف

مِری محبّتِ طیبہ کو جانتے ہیں، جو ہیں
صباحِ و شب سے مِرے ماہ و سال سے واقف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طوف دَرِ نبی ﷺ سے ہے شمس و قمر کی آبرو
قائم ہوئی ہے اِس طرح شام و سحر کی آبرو

آب جو دی نگاہ کو، دیدِ دیارِ نُور نے
روزِ نشور تک بڑھی میرے گہر کی آبرو

جب سے رسولِ پاک ﷺ کی اُنگلی کا معجزہ پڑھا
دِل پر ہوئی ہے مُرتسم تب سے قمر کی آبرو

علم لدُنّی آپ ﷺ کو ربِّ کریم نے دیا
میرے حضور ﷺ سے بڑھی علم و خبر کی آ برو

ہجرِ رسولِ پاک ﷺ میں گریہ کیا کچھ اِس طرح
اور بھی کچھ فزوں ہوئی سوکھے شجر کی آبرو

مجھ کو جو باریابیاں دی ہیں درِ حضور ﷺ تک
رکھّی غفور نے مِرے عزمِ سفر کی آبرو

جاؤ تو دیکھ لو گے خود اُن ﷺ کے درِ قبول پر
عشقِ نبی ﷺ میں باوضو دیدۂ تر کی آبرو

خادمِ آنحضور ﷺ کی بات کہیں جو چھڑ گئی
لُٹ گئی شوکت و جاہ کی، مال کی، زر کی آبرو

جذب و اثر کلام میں حمد سے ہے، مگر ہُوا
’’ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو‘‘

اِس پر رشیدؔ مفتخر ہے تو ہے اِس کا جواز بھی
نعتِ نبی ﷺ کے دَم سے ہے اس کے ہُنر کی آبرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ نکلتی ہیں شعاعیں روضۂ سرکار ﷺ سے
فیض یاب اِک اِک جہاں محمودؔ ہے انوار سے

حشر میں ہوں گے مُشرّف آپ ﷺ کے دِیدار سے
اور پھر جنّت کے بُستانوں میں اِستمرار سے

صِدق کی تکذیب ہوتی کِس طرحِ کُفّار سے
پُھول سچائی کے جھڑتے تھے لبِ گُفتار سے

ایک پل میں عرش سے بھی ہو کے واپس آ گئے
تھے مَلَک حیراں نبی ﷺ کی تیزیٔ رفتار سے

صاحب گُنبد ﷺ کی کر لیں گے زیارت خواب میں
گُنبدِ سرور ﷺ کو دیکھا دیدۂ بیدار سے

یوں ہیں جیسے جاگتے میں کی زیارت آپ ﷺ کی
خوابِ میں جو فیض پائیں دولتِ دیدار سے

لامکاں کے قصر میں جب دوسرا کوئی نہ تھا
واقفیت کِس کو ہو اِسرَا کے سب اَسرار سے

کیا نکیرین اسمِ سرور ﷺ سُن کے مُجھ سے پوچھتے — میں رہا مامون و محفوظ اُن کے استفسار سے
مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی ﷺ کے نام لیواؤں کا تو — کچھ علاقہ ہی نہیں ہے نکبت و اِدبار سے
جو دیارِ سرورِ کونین ﷺ سے احقر کو ہے — پیار کیا ظاہر نہیں ہے نعت کے اشعار سے
غیرِ پیغمبر ﷺ کی مِدحت سے اگر عزّت مِلے — میں اُسے ٹھکراؤں اپنے پائے استحقار سے
جھالے برسیں گے سحابِ لُطفِ آقا ﷺ کے رشیدؔ — ہو اگر پانی برآمد چشمِ گوہر بار سے

جب شفاعت حشر میں محمودؔ وہ فرمائیں گے
مت کوئی اندیشے لائے قلب میں بیکار سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمت مِرے پیمبر ﷺ ہم پر کمال کرتے — گر معصیت پر اپنی ہم اِنفعال کرتے
جو چاہتے کہ فردا ہو تابناک اپنا — مدحِ نبی ﷺ سے روشن ماضی و حال کرتے
اِمداد مانگ لیتے بندے جو مصطفیٰ ﷺ سے — حالت یہ اپنی کیوں وہ رنج و ملال کرتے
توفیق تم کو دیتا گر خالقِ دو عالم — دَر پر نبی ﷺ کے جا کر تم بھی سوال کرتے
مداحِ مصطفیٰ ﷺ کو گردانا تم نے شاعر — تم سے ہے یہ شکایت، کچھ تو خیال کرتے
احکامِ مصطفیٰ ﷺ پر چلتے بہ طِیبِ خاطر — تم لوگ جو ذرا بھی فکرِ مآل کرتے
مدحِ حضورِ والا ﷺ میں سُرخروئی پاتے — اے کاش تم زباں کو اِس طرح لال کرتے
گر چاہتے کہ خالق سُنتا تمھاری عرضیں — طیبہ میں جاتے، جا کر اِظہارِ خیال کرتے

آنے نہ دیتے دِل میں غیرِ رسولِ حق ﷺ کو
نازک سا آئنہ تھا، کچھ دیکھ بھال کرتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو تو ہو ساری دُنیا کی دُنیا غَلَط — کیسے مداح ہو مصطفیٰ ﷺ کا غَلَط
وصلِ ممدوح و مدّاح اِک شب ہُوا — ایسے بھیدوں کا ہوتا ہے اِفشا غَلَط
دیکھتے ہیں کرم اُن ﷺ کا صبح و مسا — کیسے کہیے کہ ہے چشمِ بینا غَلَط

''اِسْمُہٗ اَحْمَدْ'' ﷺ آقا کے بارے میں ہے — کیوں کریں اِس کا بدبخت معنیٰ غلَط
جب نبی ﷺ آ گئے خاتم الانبیاء — ہر بروزی نُبوّت کا دعویٰ غلط
حال ذکرِ نبی ﷺ کے جو سائے میں ہو — حدتِ روزِ محشر کا خدشہ غلَط
مصطفیٰ ﷺ سے جو دُوری پہ منتج ہُوا
صفحۂ دِل کا وہ سارا نقشہ غلَط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزل حق کے تھے مرحلے راستے — عرش، افلاک، سب آپ ﷺ کے راستے
میں نبی ﷺ کے ذریعے خُدا تک گیا — نعت ہی سے کُھلے حمد کے راستے
میرے سرکارِ والا ﷺ نے واضح کیے — کبریا نے جو ہم کو دیے راستے
سب سلاسل کا مقصد ہے قُربِ نبی ﷺ — سارے ہیں یہ اِسی واسطے راستے
دائروں ہی میں تھیں قُرب کی منزلیں — قُربِ رب کے تھے سب دائرے راستے
شبِ اِسرا تھی گویا چہار آئنہ — آئنہ منزلیں، آئنے راستے
جو دیا مدحِ سرور ﷺ نے محمودؔ کو
چل رہا ہے اُسی راستے راستے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصرِ دنٰا میں رات کو کون تھا کِس کے روبرو — ''حُسن بہ حُسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو''
مظہرِ حُسن ذات ہیں میرے نبی ﷺ محترم ﷺ — ''حُسن بہ حُسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو''
لفظ و بیاں ہوں با ادب، کِلکِ خلوصِ سر بہ خم — جب بھی ہو ذکر مصطفیٰ ﷺ جب بھی ہو اُن کی گفتگو
گُنبدِ سبز تک تمھیں قسمت اگر رَسا کرے — اُٹھے نہ اِس طرف نظر جب تک نہ ہو وہ باوضو
رب کی بھی پیار کی نظر ٹھہری تو صرف آپ ﷺ پر — اِتنے ہیں آپ ﷺ دلنشیں ایسے ہیں آپ خوبرو
یوں تو گناہ گار ہُوں پھر بھی عزیزو! دیکھ لو — نعت سے وقر برقرار، نعت سے قائم آبرو

یہ بھی طفیلِ مصطفیٰ ﷺ پوری کرے گا کبریا
دفنِ بقیعِ پاک ہے آخری میری آرزو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِوائے نعت کے، علم و خبر سے کیا مانگوں
میں اور جان سے، دِل سے، نظر سے، کیا مانگوں

شبِ مدینہ نے جو نُور زا کیا مُجھ کو
تو اب میں جا کے کہیں پر سحر سے کیا مانگوں

سِوا سحابِ عنایت کے، ابرِ رحمت کے
نبی ﷺ کے عشق میں بھیگی نظر سے کیا مانگوں

نبی ﷺ نے گھر جو مِرا بھر دیا ہے بِن مانگے
تو اِس کے بعد کِسی اور گھر سے کیا مانگوں

یہ دِل پُکارتا ہے، مانگ اُن سے جو چاہے
یہ شرم کہتی ہے، خیرُ البشر ﷺ سے کیا مانگوں

جو خاکِ طیبہ ہے میرے نصیب میں یارو!
تو نُورِ انجم و شمس و قمر سے کیا مانگوں

عطا جو فن ہُوا محمودؔ مُجھ کو آقا ﷺ سے
تو با ہُنر یا کسی بے ہُنر سے کیا مانگوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے جذبات محبّت کو اُبھارو یارو!
جان سرکار ﷺ کے ناموس پر وارو، یارو!

ہر خوشی اُن ﷺ کے توسّط سے مِلے گی تم کو
ہر مصیبت میں پیمبر ﷺ کو پکارو، یارو!

رُوئے سرکارِ دو عالم ﷺ کا تصوّر باندھو
رُخِ تقدیر کو اِس طرح نکھارو، یارو!

جو ہدایات احادیثِ پیمبر ﷺ میں ہیں
زندگی اپنی اُسی طور گزارو، یارو

ایک درجے کی بُلندی تمھیں حق سے مِل جائے
دُشمنِ دینِ پیمبر ﷺ کو جو مارو، یارو

اپنے گھر بار کو، اولاد کو، اپنی جان کو
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے لیے ہارو، یارو

فکر ہو مائلِ تحمید و نعوتِ سرور ﷺ
عرض اتنی ہے، سُنو شعر نگارو، یارو!

رحم آ جائے کہیں اُن ﷺ کے خُدا کو تم پر
اُن ﷺ کے دربار میں یوں ہاتھ پسارو، یارو

جنّت شہرِ پیمبر ﷺ کی دُعا دو مُجھ کو
ہو گا احسانِ تمھارا مِرے پیارو، یارو

پاؤ گے بدلے میں خالق کی نگاہِ رحمت
زندگی اُلفتِ سرور ﷺ میں گزارو، یارو

کیوں نہ محمودؔ تمھیں جان سے پیارا جانے
اُن ﷺ کی عادات کے اے آئنہ دارو، یارو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں سَرنگوں جو ہُوا، سرفراز ہے
اُن سرفگندگوں کا یہی امتیاز ہے

میں جب مروں، بقیع میں تدفین ہو مِری
بس اِک اِسی دُعا پہ مِرا ارتکاز ہے

دربارِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو عاصی پہنچ گیا
توبہ کا اُس کے واسطے دروازہ باز ہے

دستِ خُدا ہے سرورِ عالم ﷺ کا ہاتھ کیوں
افشا ہُوا نہ ہو گا کبھی، یہ وہ راز ہے

ورنہ کوئی ٹھکانہ نہ تھا اِس غریب کا
ہستی ہے مصطفیٰ ﷺ کی جو عاصی نواز ہے

میں تو سمجھتا ہوں کہ صفت ہے یہ لازمی
شاعر ہے وہ، نبی ﷺ کا جو مِدحت طراز ہے

آقا ﷺ ہمیں بچائیے اپنے حواس پر
قابض ہزار پا کی طرح حرص و آز ہے

تا مرگ مُجھ سے مدحِ رسولِ کریم ﷺ ہو
مالک! یہ تُجھ سے ہے دُعا، تُو کارساز ہے

پڑھتے ہیں وہ درودِ نبی ﷺ پر صباح و شب
جو اہلِ عشق ہیں، یہی اُن کی نماز ہے

غیرِ نبی ﷺ سے میرا کوئی واسطہ نہیں
محمودؔ اِس خصوصیت پہ مُجھ کو ناز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا علم، میری خبر سبز گنبد
پیمبر ﷺ کا شاداب و سرسبز گنبد

عقیدت کا حُسنِ ہُنر سبز گنبد
ہے اوجِ کمالِ نظر سبز گنبد

تری کِشتِ جاں میں بھی ہریالیاں ہوں
نظر آئے مُجھ کو اگر سبز گنبد

نہ پائے گا وہ شام کو زندگی میں
جو دیکھے گا وقتِ سحر سبز گنبد

قرارِ دِل و جاں حجازِ مقدّس
ہمارا مذاقِ نظر سبز گنبد

ہے حرفِ غَلَط خواہشِ ہشت جنت
لگا ہے بہشتِ نظر سبز گنبد

مجھے عرشِ اعظم سے لگتا ہے پیارا
عقیدت کے زیرِ اثر سبز گنبد

دِکھائے ہر عظمت کو قدموں میں تیرے — جُھکائے ترے چشم و سر، سبز گنبد
نثار اُس کی حُرمت پہ جانیں ہماری — کہ ہے بخششوں کی خبر سبز گنبد
مزا ہے جو محمودؔ ہر سال مُجھ کو
دِکھائیں شہِ بحر و بر ﷺ سبز گنبد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر رب کا یا سرور ﷺ کی گلی — ماتھے پہ جہاں کی خاک مَلی
سرکارِ ﷺ کے چار قریبی ہیں — بوبکر ؓ عمر ؓ عثمان ؓ علی ؓ
بستانِ مدینہ دیکھا ہے — کِھل اُٹھی ہے میرے دِل کی کلی
جو سر سرکار ﷺ کے دَر پہ جُھکا — ہر آئی بلا اُس سر سے ٹلی
جو مُتّبعِ پیغمبر ﷺ تھا — کہلایا وہی خالق کا ولی
میں جب بھی خُدا کے گھر کو چلا — تو روح مِری طیبہ کو چلی
محمودؔ نبی ﷺ نے پوری کی
خواہش مِری ہر نازوں کی پلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی طرف کو موڑا ہے رُخ کارساز کا — یہ کام ہے حضور ﷺ کے نغمہ طراز کا
انداز تھے وصال کی شب کے عجیب تر — رُخِ ناز کی طرف کو رہا بے نیاز کا
اِسرا میں صرف آقا و مولا ﷺ تھے اور خُدا — اندیشہ ہی نہیں تھا کوئی کشفِ راز کا
میں حمد کہہ رہا تھا مگر نعت گو رہا — انداز ایک یہ بھی رہا امتیاز کا
محشر پکڑ دھکڑ کا تو دِن ہے مگر وہاں — تم طنطنہ تو دیکھنا مِدحت طراز کا
آقا ﷺ کے دَر کی سمت نظر تو اُٹھا کبھی — پائے گا سر جُھکا ہُوا ہر سرفراز کا
سرکار ﷺ ہم کو دیجیے قناعت کا پھر سے دَرس — ہے غلغلہ جہاں میں بہت حرص و آز کا

چوکھٹ جو اِس کو آ گئی سرکار ﷺ کی نظر
محمودؔ تھا مجسّمہ سوز و گداز کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی مہجورِ طیبہ کی جو کوئی داستاں سُنتا — فقط اُس میں بُکا و آہ و فریاد و فغاں سُنتا
پیمبر ﷺ آپ سُنتے اور مدد فی الفور کرتے ہیں — کوئی کیا اور میری عرض زیرِ آسماں سُنتا
اِسے سرکار ﷺ کی مِدحت کی رنگینی لُبھا لیتی — جو کوئی شاعری پڑھتا مِری یا پھر بیاں سُنتا
نبی ﷺ کی سیرتِ اطہر پہ تحقیق و تفحص سے — جو کہتا نکتہ بیں کہتا، جو سُنتا نُکتہ داں سُنتا
گزارش جو زبانِ دِل سے کرتا پیش خدمت میں — جوابِ عرض میں سرکارِ ہر عالم ﷺ سے ''ہاں'' سُنتا
مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے کم اگر فقرہ کوئی کہتا — کم از کم وہ کمینہ مُجھ سے بھاری گالیاں سُنتا
کہاں لاہور میں محمودؔ کی اِتنی سحر خیزی
مدینے ہی میں سُنتا جب تہجد کی اذاں سُنتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ایک روی اور دو قافیوں کے ساتھ)

سفر میں نے کِیا اپنی تطہُّر سے، نَظافت سے — نبی ﷺ کے شہر کو دیکھا تشکّر سے، محبّت سے
لیا حکمت سے حُسنِ خُلق سے کام آپ ﷺ نے دیں کا — جہاں میں اُس کو پھیلایا تدبُّر سے، فراست سے
نبی ﷺ نے اِنکسار و عجز کی تعلیم فرمائی — تعلّق ہو مسلماں کا تکبُّر سے، نہ نخوت سے
رکھو ارشادِ سرور ﷺ سامنے اور سوچو ۔ دُشمن کو — بنا پاؤ گے تم اپنا تنفُّر سے کہ اُلفت سے؟
بحکمِ مصطفیٰ ﷺ سب کے لیے تعلیم لازم ہے — کہ ہر بندہ بڑا ہو گا تبحُّر سے، ثقاہت سے
جمالِ مصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ ہے بلاشبہہ — یہ وہ نقشہ ہے جو کھینچا تصوّر سے، سماعت سے
خُدا کے فضل اور آقا ﷺ کی رحمت سے، نہیں پلٹا — جو کوئی دین کو سمجھا تفکُّر سے، دلالت سے
یہ ہے فرمودۂ سرور ﷺ، رہے ثابت قدم مُسلم
نتیجہ ہے لڑائی کا تکثُّر سے، نہ قلّت سے

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

القرآن

ورفعنا لك ذكرك

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۲واں مجموعۂ نعت

مینائے نعت

غزلیاتِ امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں

سنِ اشاعت: ۲۰۰۴ء

صفحات: ۸۸

انتساب

امیر مینائی لکھنوی کی نعت گوئی کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

سب رسولوں علیہم السلام میں پیمبر ﷺ مرے، افضل آئے — سب سے آخر میں جو آئے، وہی اوّل آئے
یادِ سرور ﷺ سے یہ آنکھوں میں نمی آئی ہے — گھر کے سرکار ﷺ کی نگری سے وہ بادل آئے
آمد و رفتِ ملائک کے تسلسل کے لیے — گھر سے آوازہ صَلوات مسلسل آئے!
رب کی رحمت کا ہے سر پر مرے پیہم سایہ — نام آقا ﷺ کا جو لب پر مِرے ہر پل آئے
دیدنی ہوتی ہے اُس ماہ مسرّت میری — جس مہینے میں یہاں پر مِرے مُرسل ﷺ آئے
میں تو ہر صبح و مسا نامِ پیمبر ﷺ لوں گا — آئے، آتا ہے جبیں پر جو ترے بل آئے

فجر کے بعد سنیچر کو خصوصاً یارو
جائے پیدل جو قُبا، مُڑ کے بھی پیدل آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار ﷺ کے مادِح مِرے اجداد رحمۃ اللہ علیہ رہے — اِسی رستے پہ خُدایا! مِری اولاد رہے!
یہ کرم خالقِ عالم کا ہے ہر بندے پر — ہمہ اوقات نبی ﷺ مائلِ اِمداد رہے
یہ خلاصہ ہے فرامینِ رسولِ حق ﷺ کا — دیں کا پابند ہر اِک بندۂ آزاد رہے
مدحِ سرکار دو عالم ﷺ کی کوئی صُورت ہو — جلسہ سیرت کا رہے، محفلِ میلاد رہے
گنتے جاتے تو ہو عصیاں کو فرشتو! لیکن — میرے حامی مِرے سرکار ﷺ ہیں، یہ یاد رہے!
تو جو چاہے کہ عنایاتِ خُدا حاصِل ہوں — ذکرِ سرکار ﷺ ترے فکر کی بنیاد رہے

داد محمودؔ کِسی سے بھی مِلے یا نہ مِلے
یاتفِ غیب کا نعتوں پہ میری صاد رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ ایک رات گئے جب خُدا کے پاس — اُس نے اُنھیں ﷺ بتایا سبھی کچھ بٹھا کے پاس
اُن ﷺ کی رِضا جو چاہے ہر اِک باب میں خُدا — کیونکر نہ اختیار ہوں سب مصطفیٰ ﷺ کے پاس
تم کو جو جستجوئے خُدائے کریم ہے — مِلتا ہے وہ حبیب ﷺ کی دولت سرا کے پاس
قُربِ اُن کا ایک، طاعت و تقلید ایک ہے — جو مصطفیٰ ﷺ کے پاس ہے، وہ ہے خُدا کے پاس

یہ تھا فقط طریقۂ تبلیغِ مصطفیٰ ﷺ   اچھا بُرا بتاتے تھے آقا ﷺ بٹھا کے پاس
اُٹھا ہوں جب سے پرچمِ نعتِ نبی ﷺ لیے   بیٹھا نہ ایک لحظہ کبھی میں انا کے پاس
محمودؔ جس نے جان مدینے میں ہار دی
لے کر گئی ہے خود فنا اُس کو بقا کے پاس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو صُبحِ دُنیا میں تھی مصطفیٰ ﷺ کے آنے کی   خبر اِسی سے ہے صِدق و صفا کے آنے کی
طوافِ روضۂ انور جو مہر و ماہ کریں   وہی تو وجہ ہے صبح و مسا کے آنے کی
حیات ساری اِسی واسطے ''فریز'' ہوئی   خوشی تھی آشنا کو آشنا کے آنے کی
اِدھر ہے نعت ہمارے لبوں پہ، اور اُدھر   خبر ہے پاؤں کے نیچے ہُما کے آنے کی
نوید عاتفِ غیبی نے دی ہے احقر کو   نبی ﷺ کے شہر سے بادِ سخا کے آنے کی
میں جب بھی جاتا ہوں شہرِ رسولِ اکرم ﷺ کو   تمنّا ہوتی ہے مُجھ کو قضا کے آنے کی
مئی کی گرمی میں محمودؔ ہو گیا مسرُور
خوشی ہے طیبہ سے ٹھنڈی ہوا کے آنے کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ حکمران زمان و مکاں کے ہیں   سائر مگر ہو لازمان و لامکاں کے ہیں
اِن میں خُدا کے ساتھ نبی ﷺ کا بھی ذکر ہے   فقرات دیکھ لیجیے جتنے اذاں کے ہیں
جب ہر حدیثِ پاک ہے اُن کی کہی ہوئی   قُرآں کے لفظ بھی تو اُنھی کی زباں کے ہیں
صبح و مسا جو پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پر درود   افراد جتنے بھی ہیں ، یہ اِک خاندان کے ہیں
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی کرنے والے لوگ   مارے ہوئے تشکّک و وہم و گماں کے ہیں
گزریں نبی ﷺ کے شہرِ حسیں میں، خُدا کرے   لمحے جو آخری مِری عمرِ رواں کے ہیں
محمودؔ صرف حرفِ عقیدت کے ہیں نقیب
کیسے ہیں شعر گو، وہ سخنور کہاں کے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِوا سرکارِ والا ﷺ کے نشانِ بے نشاں کوئی — نہ بالائے زمیں کوئی، نہ زیرِ آسماں کوئی
دیے رب نے ہمیں وہ رَحْمَتٌ لِّلعالَمِیں آقا ﷺ — جہاں اُن کی نہ رحمت ہو، نہیں ایسا جہاں کوئی
رسائی سے نہیں ہے دور سرکارِ دو عالم ﷺ کی — مکان و لامکاں کوئی، زمان و لازماں کوئی
یقیں ہے سید و سردارِ عالم ﷺ کی شفاعت پر — اثر انداز ہو سکتا نہیں مجھ پر گماں کوئی
اُنھی کا نام لیتا ہوں، اُنھی کا ذکر کرتا ہوں — نہیں ہے اور قلب و ذہن پر جب حکمراں کوئی
کرم فرما کوئی ذکرِ نبی ﷺ میں نغمہ پیرا ہو — سُنائے مُجھ کو حالاتِ مدینہ مہرباں کوئی

اُنھی کا آسرا محمودؔ ہے دُنیا و عقبیٰ میں
نہیں ناصر سِوا اُن ﷺ کے یہاں کوئی، وہاں کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارا آپ کا کوئی نشاں رہے نہ رہے — نبی ﷺ کا ذکر رہے گا، جہاں رہے نہ رہے
میں مُو بہ مُو جو ہوں ممنون اُن کے احساں کا — ہے اِمتنان تو لازم، زباں رہے نہ رہے
میں رہنا چاہوں گا شہرِ رسولِ اکرم ﷺ میں — کوئی بھی شکل ہو، یہ میری جاں رہے نہ رہے
نبی ﷺ کا ذکر تو محشر کے بعد بھی ہو گا — کہ لامکاں تو رہے گا، مکاں رہے نہ رہے
نجانے کب سے مَلَک منتظر تھے اِسرا کے — زیادہ پل سے بھی وہ ﷺ میہماں رہے نہ رہے
رہے گا سکّہ رواں اسمِ سرورِ کل ﷺ کا — ”زمیں رہے نہ رہے، آسمان رہے نہ رہے“

دلِ رشیدؔ تو روتا تھا ہجرِ طیبہ میں
اُمڈ تو آئے تھے آنسو، رواں رہے نہ رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دیار و مسکنِ شاہِ شہاں ﷺ نزدیک ہے — عندلیبو! چہچہاؤ، بوستاں نزدیک ہے
زائرو! آنے ہی والا ہے درِ خیرُ البشر ﷺ — باادب رہنا، نبی ﷺ کا آستاں نزدیک ہے
تم بہارِ قُبّۂ اَخضر نگاہوں میں بھرو — چل چلاؤ کا زمانہ ہے، خزاں نزدیک ہے
کاش لے جائے فرشتہ موت کا طیبہ مجھے — موت کی منزل کے میرا مُرغِ جاں نزدیک ہے

خیر مقدم ''اُدنُ مِنّیِ'' سے کِیا سرکار ﷺ کا　　رب نے جب دیکھا، نبی ﷺ سے لامکاں نزدیک ہے
وہ لگا ہے شامیانہ حشر کا محمودؔ نعت
ہاتھ میں رکھنا حسابِ عاصیاں نزدیک ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی ﷺ پہ تھمی میری آہ کی گردش　　تو ختم ہو گئی بختِ سیاہ کی گردش
طوافِ روضۂ محبوبِ رب ﷺ کی صُورت ہے　　یہ تم جو دیکھتے ہو مہر و ماہ کی گردش
نبی ﷺ کے بوریے کے آس پاس دیکھی ہے　　کُلاہِ جاہ کی اور چترِ شاہ کی گردش
خیالِ زلف و رُخِ سرورِ دو عالم ﷺ سے　　ہُوئی ہے جاری یہ شام و پگاہ کی گردش
تلاشِ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ کو ہوئی　　صباح و شام، سپید و سیاہ کی گردش
درِ نبی ﷺ پہ پہنچنا ہی اُس کی منزل تھی　　رُکی وہیں مِرے حالِ تباہ کی گردش
بکھرنا دِل کا ہے صفحے پہ، نعت کہہ دینا
نہیں ہے صِرف یہ کلکِ گیاہ کی گردش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دکھائے راہ اَبرِ رحمتِ سرکار ﷺ منزل کی　　تو چشمِ گوہریں میں شکل ہو جدّہ کے ساحل کی
جو لاکھوں سال گُزرے خلقتِ محبوبِ خالق ﷺ کو　　بنی تصویر پھر آب و ہَوا و آتش و گِل کی
جہاں بھی ہو، دِکھائی اِس کو دے گا روضۂ سرور ﷺ　　نظر جائے گی شہرِ نُور کو ہر مردِ عاقل کی
سمجھ میں جب نہ آئے صورتِ ربِّ جہاں تم کو　　کرو تعریف آقا ﷺ کے خصائل کی، شمائل کی
عبادت جو خُدائے پاک کی ہر روز کرتا ہوں　　درودِ پاک کی تسبیح میں نے اُس میں شامل کی
درِ سرور ﷺ پہ بیٹھے، دفنِ طیبہ کا شرف پائے　　یہی ہے روح کی خواہش، تمنّا ہے یہی دِل کی
نہیں تُجھ پر فقط محمودؔ اکرام و عطا اُن ﷺ کی
مدد فرماتے ہیں میرے نبی ﷺ ہر ایک سائل کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر "صلِّ علیٰ" کہنے کی عادت تو نے محکم کی — تو رحمت تجھ پہ وافر ہو گی سرکارِ دو عالم ﷺ کی
اُسی نے ابرِ لُطفِ سرورِ عالم ﷺ کو برمایا — طراوت ہے گلِ چشمِ عقیدت پر جو شبنم کی
وہ دیکھو سرفرازی اُس کے پاؤں چومنے نکلی — عقیدت مند نے گردن جو روضہ دیکھ کر خم کی
کسی شے کی کمی کا تو تصوُّر تک رہا عنقا — مِرے سرکار ﷺ نے میرے لیے ہر شے فراہم کی
درودِ پاک جو مِل بیٹھ کر پڑھنے کی قائل ہے — جماعت ایک ہم نے اِس حوالے سے منظّم کی
مجھے ہر سال بُلواتے ہیں آقا ﷺ اپنی خدمت میں — مِری یوں بات بن پائی، مِری تقدیر یوں چمکی

میں مداحِ نبی ﷺ محمودؔ ہوں، جنّت کے لائق ہوں
کرو کیوں بات میرے سامنے نارِ جہنم کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی حد ہی نہیں سرکار ﷺ کے لُطفِ مسلسل کی — کہ مجھ سے عاصی و مُذنب کی بھی اِمداد ہر پل کی
ثنائے حضرتِ محبوبِ خالق ﷺ کی صلاحیّت — عطا کی کبریا نے اور مِرے آقا ﷺ نے صیقل کی
نبی ﷺ اب اور آنے کی تو گنجائش نہیں باقی — کہ خالق نے نبوّت میرے آقا ﷺ پر مکمل کی
دِلوں میں تخم ریزی کی جو "صَلَّی اللّٰہ" کی میں نے — اُمیّدِ واثق و راسخ ہے محشر میں مُجھے پھل کی
نبی الانبیاء ﷺ پر لائے ایماں عہد کی رُو سے — یہی خواہش رہی اللہ کے ہر ایک مُرسل علیہ السلام کی
جونہی پایا کہ غیرِ مصطفیٰ ﷺ کی بات ہوتی ہے — تو فوراً میں نے ہر کھڑکی سماعت کی مقفّل کی

کرم محمودؔ مُجھ پر ہے خُداوندِ دو عالم کا
کہ میں نے بات جو کی مدحِ سرور ﷺ میں مُدلّل کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہونٹوں پہ نعت، نعت کا دیواں بغل میں ہے — گویا کہ رُستگاری کا ساماں بغل میں ہے
ایسے ہُوا ہے وِردِ زباں نامِ مصطفیٰ ﷺ — جیسے ہر ایک درد کا دَرماں بغل میں ہے
اشعار مُستفاد بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کے ذوق سے — تلخیصِ نعتِ حضرتِ حساں رضی اللہ عنہ بغل میں ہے
ہونٹوں پہ لفظ یوں ہیں ثنائے رسول ﷺ کے — لگتا ہے بذل و جُود کا بُستاں بغل میں ہے

طیبہ چلا ہوں، زادِ سفر ہے نبی ﷺ سے اُنس — اور اتنا ہے قلیل کہ ساماں بغل میں ہے
آقا ﷺ نے تو کہا تھا کہ اِس پر عمل کرو — لیکن ہمارے لب پہ یا قُرآں بغل میں ہے
خود آگے بڑھ کے خُلد قدم کیوں نہ لے مِرے — ۳۲واں جو نعت کا دیواں بغل میں ہے

کرتا ہوں یوں رشیدؔ میں سرکار ﷺ کی ثنا
تحریر ہاتھ میں ہے تو عنواں بغل میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے محبوب ﷺ نے بہبود جو چاہی تیری — بہتری ہوتی گئی لامُتناہی تیری
اے مِری فردِ عمل! تُجھ میں تو نعتیں بھی ہیں — کیوں نہ بدلے گی سپیدی میں سیاہی تیری
تُجھ کو معلوم جو ہو جائے حقیقت اِس کی — ہے مدینے کی گدائی بھی تو شاہی تیری
تُو نے منہ موڑا ہے احکامِ رب ﷺ سے — ہو گئی مسلمِ خوابیدہ! تباہی تیری
واسطہ تُو نے دیا اِس کو اگر سرور ﷺ کا — شرم رکھے گا قیامت میں الٰہی تیری
حشر میں ہو گی مدد تیری رسالے سے بھی — ”نعت“ جو دے گا صفائی کی گواہی تیری

خدمتِ نعت کی محمودؔ جو تُو نے ٹھانی
قُدسیوں تک نے بھی نیّت یہ سراہی تیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ طریقہ ہے مُؤثّر فکر کی تطہیر کا — مِدحتِ سرور ﷺ میں اِک اِک لفظ ہو تحریر کا
انشقاقِ ماہ تھا یا رجعتِ خورشید تھی — یہ اشارہ تھا مہ و خورشید کی تسخیر کا
سامنے رکھ کر اِسے، رب سے دُعا کرتا ہوں مَیں — یہ بھی مصرف ہے نبی ﷺ کے شہر کی تصویر کا
اِک ہوائے درگزر شہرِ پیمبر ﷺ سے چلی — یہ رہا گویا جواب اپنی ہر اِک تقصیر کا
مِل کے پڑھتے ہیں درود آقا و مولا ﷺ پر سبھی — ایک حلقہ یہ بھی ہے اِخلاص کی زنجیر کا
قائلینِ شہرتِ دُنیا سے رہتا ہوں الگ — مصطفیٰ ﷺ شاہد ہیں، میں قائل نہیں تشہیر کا

ماسِوا محمودؔ شانِ سرورِ کُل ﷺ کے، نہ تھا
کوئی نُکتہ بھی مِری تحریر کا، تقریر کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں یہ سمجھا ہوں حدیثِ پاک کی تفسیر سے
آپ بچیے بیکس و نادار کی تحقیر سے

ہم کو تسخیرِ عوالم کا سَبَق دیتے ہوئے
اِبتدا سرکار ﷺ نے کی چاند کی تسخیر سے

جتنا ممکن ہو، وہ عاداتِ پیمبر ﷺ پر چلے
یہ توقع ہے مِری ہر نوجواں و پیر سے

حکمِ سرور ﷺ ہے کہ دونوں کی ہے اپنی حیثیت
جنگ ہو سکتی نہیں تدبیر کی تقدیر سے

ہجرِ طیبہ کے دِنوں میں ہے تصوّر کی مدد
یوں حضوری کا مزا لیتا ہوں میں تصویر سے

میری آزادہ روی کیونکر؟ کہ میں ناعِتِ ہُوا
باندھ کر رکھا گیا ہُوں پیار کی زنجیر سے

نام لتیا رہ نبی ﷺ کا، خود بچائیں گے تُجھے
ہر خطا سے، جرمِ بے ہنگام سے، تقصیر سے

عادتِ وِردِ درودِ پاک مستحکم کرو
بچ نکلنا ہے اگر محشر کی داروگیر سے

دیکھتا کیا ہوں، مِری تدفین طیبہ میں ہوئی
پائے گا یہ خواب بھی بے شک شرف تعبیر سے

جب درودِ پاک سے محمودؔ کرتا ہُوں شروع
بات کو خالی نہیں پاتا کبھی تاثیر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے جب اُنس و اُلفت ہے نبی ﷺ کی نعلِ اطہر سے
ڈراتا ہے فلک کیا مجھ کو حُزن و غم کے لشکر سے

مِری جاں کو خطر کیا اِس کے مالک آپ سرور ﷺ ہیں
کوئی خدشہ نہیں ہے حدّتِ خورشیدِ محشر سے

نَکِیرَین آقا و مولائے کُل ﷺ کی نعت سُن لیں گے
تو کیا پوچھیں گے وہ زیرِ لحد اُن ﷺ کے ثناگر سے

احاطہ ایسی بستی کا کرے اللہ کی رحمت
سُنائی دے جہاں "صَلِّ عَلٰی" کی گونج گھر گھر سے

مُجھے خوشنودیٔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خواہش ہے
یہی سیکھا ہے احقر نے کلامِ ربِّ اکبر سے

بہت کچھ مُجھ کو "اَوۡ اَدۡنیٰ" سُجھاتا ہے، دِکھاتا ہے
سمجھتا ہوں میں پس منظر کی حالت پیش منظر سے

اُنھیں معلوم ہے شہرِ نبی ﷺ میں کیسے رہنا ہے
وہاں جن کو میسّر آیا ہے رہنا مقدّر سے

درودِ پاک میں پڑھتا چلا جاؤں گا میزاں تک
تو پھر کیا اور بھی پوچھیں گے کوئی بات احقر سے

نقوشِ پائے سرکارِ جہاں ﷺ کو صُبح دم چُومے
نبی ﷺ کا وِرد سیکھے جو طلوعِ شاہِ خاور سے

کوئی دیکھے تو میری حاضری سرکار ﷺ کے دَر پر
بندھے ہاتھوں سے، نم آلود نظروں سے، جُھکے سر سے

یہی اِک بات ہے محمودؔ اطمینان کا باعِث
درودِ پاک کی اُٹھتی ہیں آوازیں مِرے گھر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقیں پایا شفاعت کے بیاں سے
تعلّق ہی نہیں اپنا گماں سے

کہو "صَلِّ عَلٰی" حکمِ خُدا پر
مِلے گی تقویت آقا ﷺ کی "ہاں" سے

شبِ معراج سرور ﷺ کو بُلا کر
اُٹھائے رب نے پردے درمیاں سے

خُدا کے ساتھ ہے ذکرِ پیمبر ﷺ
ہے ظاہر کلمہ سے اور اذاں سے

درودِ پاک کے عامِل ہیں جتنے
وہ سب لگتے ہیں مُجھ کو مہرباں سے

بُلاوا آ رہا ہے مُجھ کو پیہم
رسولِ محترم ﷺ کے آستاں سے

گرفتارِ ذنوب و معصیت ہوں
کروں مدحِ پیمبر ﷺ کِس زباں سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رُتبہ مصطفٰے ﷺ کا ہے فضائل اور شمائل میں
نہیں ہے اُس میں اُن کا کوئی مُرسَل بھی مقابل میں

ازل سرکار ﷺ کے دم سے، ابد سرکار کے دم سے
یہی دیکھا اواخر میں، یہی پایا اوائل میں

قیامت تک یہ مِل سکتے نہیں آپس میں، یہ طے ہے
کہ تمیز آقا و مولا ﷺ نے کی ہے حق و باطل میں

زباں سے میری جب نکلا "اَغِثْنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ"
میں طوفانِ مصائب سے گیا آغوشِ ساحل میں

دیارِ سرورِ عالم ﷺ کی اِک ہے یہ خصوصیت
مزا پاتا ہوں میں اُس جا تہجد کے نوافل میں

انوکھا اور نرالا ہے، خُدا کے لُطف کا حامِل
درودِ پاک کا شغلِ محبّت سب مشاغل میں

اِسے دو گز زمیں اللہ دے دے شہرِ طیبہ میں
یہ خواہش جاگتی ہے روز و شب محمودؔ کے دِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار جو پنہاں ہے میری چشمِ گوہر بار میں
مُجھ کو لے جاتا ہے وہ سرکار ﷺ کے دربار میں

طاعتِ سرور ﷺ اطاعت ہے خُدائے پاک کی
اُلفتِ خالق ہے پوشیدہ نبی ﷺ کے پیار میں

رب ہے ناصِر آپ، یا اُس کے حبیب پاک ﷺ میں
رنج و اندوہ و الم میں، نکبت و اِدبار میں

دیدِ دربارِ رسولِ کبریا ﷺ کے واسطے
سرخوشی جاں میں ہے اور ہے روشنی اَبصار میں

انبیاؑ و اولیاءؒ سارے، سبھی جِنّ و مَلَک
آئے دَم سادھے ہوئے سرکار ﷺ کی سرکار میں

صِرف اِس کا ہے تعلّق مصطفیٰ ﷺ کی مدح سے
ہے اگر کوئی اثر میرے لبِ گُفتار میں

دستِ سرور ﷺ نے جو پھینکے مٹھی بھر کنکر اُدھر
بدر میں ہلچل مچی ہر دستۂ کفّار میں

"طَالِحٌ لِیْ" جب مِرے سرکار ﷺ کا اعلان ہے
جائے جیسے نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا نار میں

گر تُجھے اُلفت کا دعویٰ ہے رسولِ پاک ﷺ سے
مت تفاوت ہو تری گُفتار میں، کردار میں

حاضری کی وہ اجازت لے کے دیتی ہیں مُجھے
جو نہاں ہوتی ہیں اپنائیتیں اصرار میں

کعب رضی اللہ عنہ وحسان رضی اللہ عنہ وبصیری رحمۃ اللہ علیہ سے رہا محمودؔ تک
کاروانِ نعت گوئی حالِ اِستمرار میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حرف لکھ چکا ہوں میں دِل کی کتاب میں
وہ پیش ہو چکے ہیں نبی ﷺ کی جناب میں

میں نے یہ فرق دیکھا ہے دونوں کے باب میں
سرکار ﷺ سامنے ہیں تو خالق حجاب میں

تھے اور بھی رُسُلؑ مگر رب نے حبیب ﷺ کو
یَا اَیُّهَا الرَّسُوْل ﷺ کہا ہے خطاب میں

حاجت ہی داد کی نہیں رہتی کِسی طرح
ہو جائے نعت پیش جب اُن ﷺ کی جناب میں

خدمت میں کیوں بُلا نہیں لیتے نبی ﷺ مُجھے
میں کِس لیے پڑا ہوں جہانِ خراب میں

سرکار ﷺ کے کرم سے، فرشتے نشور کے
گِنتی ہی بھول جائیں گے یَوْمُ الْحِسَاب میں

آنکھیں درست ہو گئیں، غائب مَرَض ہوئے — پائے گئے ہیں معجزے اُن ﷺ کے لُعاب میں
لُطفِ رسولِ پاک ﷺ سدا پرفشاں رہا — آقا ﷺ کریم ہی رہے ہیں میرے باب میں
مجموعے جِتنے نعت کے محمودؔ نے لکھّے — کوئی نہ کوئی بات رہی اِنتساب میں
آقا ﷺ کا اِلتفات اگر ہو تو کیوں پڑے
محمودؔ بھی حسابِ ثواب و عذاب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پر نبی ﷺ ہر دو جہاں ﷺ کی نظر نہ ہو — اُس شخص کو سکون کبھی عُمر بھر نہ ہو
راضی ہوں جس پہ آپ ﷺ، خُدا اِس پہ خوش رہے — آقا ﷺ نہ جس طرف ہوں، خُدا بھی اُدھر نہ ہو
”حتّٰی اکُوْن“ سے کُھلا، مومن نہیں ہے وہ — جس دِل میں بھی محبّتِ خیرُ البشر ﷺ نہ ہو
ہوتا ہے ہم سے جو کچھ اچھا بُرا عمل — ممکن ہی کب ہے، میرے نبی ﷺ کو خبر نہ ہو
ہم نے تو آج تک یہ کِسی سے سُنا نہیں — طیبہ میں جو دُعا ہو، اُسی کا اثر نہ ہو
اِتنا ہی سنگ دِل نہ کوئی ہو کہ دوستو — ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں بھی چشمِ تر نہ ہو
محشر میں رُستگاری مِلے اُس کو کِس طرح — جس شخص پر کریم نبی ﷺ کی نظر نہ ہو
ڈھل جائے زندگی مِری دوزخ کی شکل میں — لُطفِ حضور ﷺ حال پہ میرے اگر نہ ہو
محمودؔ اِس گمان سے جائے گا خُلد کو — یہ بھی کہیں مدینے ہی کی رہ گزر نہ ہو
محمودؔ کی دُعا ہے کہ نعتِ نبی ﷺ کہے
اِس کے علاوہ اور کوئی بھی ہُنر نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت رسولِ پاک ﷺ کی دِل میں اگر نہ ہو — بندہ نگاہِ رب میں کبھی معتبر نہ ہو
ذکرِ نبی ﷺ ہو یا کہ ہو طیبہ کی گفتگو — ممکن یہ کِس طرح ہے، مِری آنکھ تر نہ ہو
یَالِلْعَجب! تُو اپنے کو مُسلم بھی کہ اُٹھے — اور لب پہ تیرے مِدحتِ خیرُ البشر ﷺ نہ ہو
سرکار ﷺ ہیں کریم، رؤف و رحیم ہیں — دیکھو کہیں یقیں کی عمارت کھنڈر نہ ہو

یہ سوچ لو بہشت نہ جانے کے داعیو
جنّت کہیں مدینے ہی کی رہ گزر نہ ہو

کرتے ہو آبیاری اگر کشتِ نعت کی
کیسے یہ ہو سکے گا کہ حاصل ثمر نہ ہو

کیوں جاؤ شہرِ سرور و سرکار ﷺ کو اگر
شرمندگی کا آنکھ کے اندر گھر نہ ہو

محمودؔ جب میں دُور ہوں شہرِ حضور ﷺ سے
تو اختتامِ زندگیٔ مختصر نہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ نبی ﷺ جو دِل میں ہے تو آنکھ تر بھی ہے
اِس سے یہ جانو، تم پہ خُدا کی نظر بھی ہے

لوگو! حصولِ معرفتِ راہِ مصطفیٰ ﷺ
عرفانِ کبریا کی رہِ مختصر بھی ہے

یہ جاں نثار آپ ﷺ کے ہیں، وہ مخالفیں
آقا ﷺ کا اِلتفات اِدھر بھی، اُدھر بھی ہے

رہتا ہوں یوں مدیحِ نبی ﷺ میں مَیں منہمک
ایمان بھی یہی، میرا ہُنر بھی ہے

لیتا ہے جو ہدایت احادیثِ پاک سے
وہ شخص اپنا رہنما بھی راہبر بھی ہے

خواہش پہ اُن ﷺ کی، راہ بدلتا ہے آفتاب
پابند اشارہ ہائے نبی ﷺ کا قمر بھی ہے

آرامِ گاہِ سرورِ عالم ﷺ ہے سامنے
پہنچے ہو کِس مقام پہ یارو! خبر بھی ہے؟

"جاؤُکَ" پڑھ کے طیبہ لرزتا ہُوا گیا
اِتنا خطا شعاری کا مُجھ پر اثر بھی ہے

دُنیا میں یوں ہیں نعت فروشی کی صورتیں
افسوس جلبِ جاہ بھی ہے، جلبِ زر بھی ہے

محمودؔ یُوں مُوَاجَھہ کے پاس آ گیا
آنکھیں جُھکی ہیں اِس کی، جُھکا اِس کا سر بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ فرضیّتِ صلوٰات جو قُرآنی ہے
اِس کی تعمیل میں چہروں کی درخشانی ہے

میں درودِ آقا ﷺ پہ پڑھتا بھی ہوں، سنتا بھی ہوں
وہ سُخن گوئی ہے میری، یہ سُخن دانی ہے

جس کے اعمال کا حاصل ہے درودِ نبوی ﷺ
اُس کو دُنیا میں، نہ عقبیٰ میں پریشانی ہے

آیۂ "صَلِّ علیٰ" جس کا وظیفہ ٹھہرا
اُس کی قسمت میں پیمبر ﷺ کی ثنا خوانی ہے

ابرِ اکرام نبی ﷺ اُس پہ برس جائے گا ــــ وردِ صلوات سے جس آنکھ میں بھی پانی ہے
گونجتا جس میں نہیں "صَلِّ علی" کا نغمہ ــــ ایسے گھر کے تو مقدّر ہی میں ویرانی ہے
باقی اوراد ہیں تقلید میں اِس کی، اُس کی ــــ اِک درود ایسا ہے جو سُنتِ ربانی ہے
چھوڑ سکتا ہی نہیں وِردِ درودِ سرور ﷺ ــــ قدر اِس وِرد کی جس فرد نے بھی جانی ہے
حشر میں سب سے بڑا مسئلہ ہے بخشش کا ــــ جس میں صَلَوات کے باعث بہت آسانی ہے
میری فطرت سے ہے مربوط صلوٰۃِ سرور ﷺ ــــ کارگر اِس میں مِرا جذبۂ ایمانی ہے
آپ سے آپ درود اُس کے لبوں سے ہو ادا ــــ پیشِ روضہ جُھکی جس شخص کی پیشانی ہے
اور کیا میرے عمل میں ہے بغیرِ صلوات ــــ رُستگاری کی یہی وجہ اِک اِمکانی ہے
کام خالق کا ہے جو وِردِ صلوٰۃِ آقا ﷺ ــــ یہ عمل وہ ہے کہ ہر حال میں لاثانی ہے
چہرہ پُرنُور ہو گیا، جب نہ کیا وِردِ درود ــــ دشتِ طیبہ کی بھی جب خاک نہیں چھانی ہے
روح سرشار ہوئی لُطف و کرم سے اِس کے ــــ ذوقِ ترسیل، درود اپنا تو روحانی ہے
روزِ میزاں عمل اُس کا ہی بھاری ہو گا ــــ وِردِ صلوات میں جس جس کی گُل افشانی ہے
دِل جو پڑھتا ہے مِرا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا ــــ دستگیر اپنی یہ کیفیتِ وجدانی ہے
بعدِ مُردن بھی پڑھے جاؤں گا آقا ﷺ پہ درود ــــ مُجھ کو راحت ہے اِسی کام میں، آسانی ہے
میرے ہونٹوں پہ ہیں بس "صَلِّ عَلٰی" کے نغمے ــــ اور سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ یہ پیشانی ہے

کام دے گا یہ قیامت میں بھی محمودؔ ہمیں
جذبۂ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیٓ" لافانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقیقت حشر کے دِن تک یہی ایک جاوِدانی ہے ــــ کہ محبوبِ خُدا ﷺ کا کوئی ہمسر ہے، نہ ثانی ہے
میں بندہ ہوں، نبی ﷺ کا اُمّتی ہُوں، اُن کا ناعت ہُوں ــــ کرم مُجھ پر ہے خالق کا، نبی ﷺ کی مہربانی ہے
سحابِ رحمتِ سرکارِ عالم ﷺ کا اثر دیکھا ــــ مدینے کے تصوّر سے مِری آنکھوں میں پانی ہے
میں لفظوں کی یہاں پر ٹھوکا پِٹی کا نہیں قائل ــــ جو میری نعت ہے، وہ میرے دِل کی ترجمانی ہے

کبھی غیرِ نبی ﷺ کا ذکر شعروں میں نظر آیا؟ — میرے افکار پہ مدحِ نبی ﷺ کی حکمرانی ہے
چھڑے جو لامکاں کی بات تو ہے "اُدنُ مِنّیِ" کی — جو پوچھو طُور کا قصّہ تو حرفِ "لَنْ تَرَانِیْ" ہے
مُجھے پیدا کیا محبوب ﷺ کی اُمّت میں خالق نے — یہی اعزاز ہے ایسا، جو وجہِ شادمانی ہے
عبارت میں جھلکتی ہے اگر اُلفت پیمبر ﷺ کی — تو اِک اِک حرفِ ہے یا لفظ ہے، گنجِ معانی ہے
مُجھے لگتا ہے، مرضی ہے یہی میرے پیمبر ﷺ کی — بقیعِ پاک میں تدفین کی جو میں نے ٹھانی ہے
جو ہے محمودؔ قصّہ میرے اشعار محبّت کا
یہ دریائے عقیدت کی روانی کی کہانی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے طیبہ کو نگاہوں میں بسایا کیسا — دائرہ میری تمنّاؤں کا پھیلا کیسا
تیرے محبوب ﷺ کی مِدحت میں مگن رہتا ہوں — اور میں بندہ بنوں تیرا خُدایا! کیسا
جب بھی چلتا ہوں مدینے کو، یہی سوچتا ہُوں — اُن ﷺ کے دربار کے شایاں ہو ہدیّہ کیسا
سُوئے جنّت وہ مُجھے طیبہ سے لے ہی جاتا — دوستو دیکھا! کہ رضوان کو ٹالا کیسا
جب خُدا آئے نظر آپ "رَفَعْنَا" کہتا — نعت میں اور کِسی کا بھی اجارہ کیسا
یہ تو عاصی تھا، یہ محشر ہے، یہ شوکت کیسی — اِردگرد اِس کے ہے صَلوَات کا ہالہ کیسا
جس کو خود اُس کے سِوا کوئی نہیں دیکھے گا — اُس کو معراج میں تھا دیکھنے والا کیسا
جب رِدا نعت کی اوڑھی ہے مِری سوچوں نے — طمع کیا، منفعت کیسی ہے، سودا کیسا
کِس کی بخشش کے، نبی ﷺ آپ ہُوئے ہیں ضامن — پوچھو سرکار ﷺ سے، طیبہ میں ہے مرنا کیسا
حال جب وِردِ درودِ نبوی ﷺ میں گزرے — ایسی صورت میں عزیزو! غمِ فردا کیسا
اُس سے پوچھو جو رسا طیبۂ اقدس میں ہُوا — ابرِ الطافِ پیمبر ﷺ کا ہے چھینٹا کیسا
ایک محمودؔ پہ احساں نبی ﷺ کا دیکھو
کر دیا اُس کو بھی مستغنیٔ دُنیا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ مداحِ پیمبر ﷺ ہو، وہ بندہ کیسا — ایسے بدبخت سے محمودؔ کا ناتا کیسا
ایک مدّت ہُوئی معراجِ نبی ﷺ کو، اب بھی — سرِ افلاک پیمبر ﷺ کا ہے چرچا کیسا
پھول جو مدحِ پیمبر ﷺ کے نظر آتے ہیں — مزرعِ قلب میں ہے اُنس کا پودا کیسا
نعت تو خالقِ کونین ہی کہہ سکتا ہے — اِس حوالے سے کِسی شخص کا دعویٰ کیسا
گُنبدِ سبز کو جس نے سرِ طیبہ دیکھا — لالہ گُوں ہو گا سرِ حشر وہ چہرہ کیسا

جب ہے محمودؔ پیمبر ﷺ کی محبّت دِل میں
روزِ محشر کا مِرے قلب کو دھڑکا کیسا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِل گیا غازہ اگر طیبہ کی گردِ راہ کا — چہرہ اپنا بھی نظر آئے گا حق آگاہ کا
ہو اثر انداز جس پر فقرِ سُلطانِ جہاں ﷺ — کیوں خیال آئے اِسے دُنیا کی عزّوجاہ کا
جب مِرے سرکار ﷺ خود کرتے رہے اِس کا طواف — کیوں نہ ہو جاتا مطوّف مَیں بھی بیت اللہ کا
میری حالت پر ہُوا میرے نبی ﷺ کا اِلتفات — ہو ہی جانا تھا اثر میری بُکا و آہ کا
آنکھ تک اُن کی نہ جھپکی اور نہ ٹھٹکی ایک پل — میرے آقا ﷺ نے کِیا دیدار یوں اللہ کا
ہے طوافِ روضۂ سرکارِ والا ﷺ بالیقیں — دائرے میں گھومنا ہر روز مہر و ماہ کا

احتساب آخر ترا محمودؔ ہو گا حشر میں
امتحاں ہو گا جہاں آقا ﷺ سے تیری چاہ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کون زائر ہو سکے سرکار ﷺ کی دَرگاہ کا — یہ کرم بھی ہے، اثر بھی ہے ہماری چاہ کا
روضۂ محبوبِ خلاّقِ جہاں ﷺ کو دیکھ کر — لب پہ میرے، نام آ جاتا رہا اللہ کا
اِس کا منبع ہے کفِ پائے حبیبِ کبریا ﷺ — نُور جتنا بھی ہے خورشید و نجوم و ماہ کا
نعت کی خدمت کے باعث مُجھ کو ہو سکتا نہیں — ہَو کا جلبِ منفعت کا، ذوق جلبِ جاہ کا
قصد جب جب بھی کیا میں نے نبی ﷺ کے شہر کا — انتظام آقا ﷺ نے خود فرمایا زادِ راہ کا

زائرِ شہرِ پیمبر ﷺ مستحق کیونکر نہ ہو
شوکت و اجلالِ کا، منصب کا، عزّ و جاہ کا

چاہنے والا ہُوں مَیں لُطفِ خُدائے پاک سے
کاروانِ طیبۂ اقدس کی گردِ راہ کا

سائرِ عرشِ بریں محبوبِ خالق ﷺ کے سِوا
کوئی واقف ہی نہیں ہے رب کی خلوت گاہ کا

راستہ اجمیر و سرہند اور بغداد و دمشق
شہرِ طیبہ کی طرف جانے کو ہے ہر آہ کا

ثروت و منصب ہیں بے حیثیت اِس کے سامنے
بندۂ بے دام ہے محمودؔ اپنے شاہ ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر پُختہ ایماں ہے جس اِنساں کا
کبھی اِس پر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے شیطاں کا

بناوٹ ہے عقیدت ہی سے اشعارِ ارادت کی
ہے جذبہ اُنس کا عنواں مِرے ہر ایک دیواں کا

قلم جو نعت کہنے کے لیے لے اپنے ہاتھوں میں
وہ پیرو بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ہو یا ہو کعب رضی اللہ عنہ و حسّاں رضی اللہ عنہ کا

فقط ہے، ”مرتبہ دانِ محمد ﷺ“ خالقِ عالم
تو میں تحمید گو ہوں مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ داں کا

حبیبِ کبریا ﷺ کی رحمتوں سے نُور قائم ہے
کواکب کا، مہِ تاباں کا، خورشید درخشاں کا

جو ممنونِ کرم ہائے پیمبر ﷺ ہی نہیں بندہ
وہ بدقسمت کرے گا شکر کیا الطافِ رحماں کا

سِوا سرکار ﷺ کے، کوئی نہیں دیکھا کرما فرما
جمادات اور نباتات اور اِنساں اور حیواں کا

جہاں جو چیز تھی، اُس نے وہیں پر مُنجمد کر دی
خیال اِتنا تھا ربِّ لم یزل کو اپنے مہماں کا

گُل و غُنچہ سے آئے گی لپٹ نعتِ پیمبر ﷺ کی
جو کوئی غور سے دیکھے گا منہ صحنِ گلستاں کا

گریز اِس نے اگر مُجھ سے کیا شہرِ پیمبر ﷺ میں
بڑا احسان مانوں گا میں اِس عمرِ گریزاں کا

مُجھے اِس دُور کی نسبت پہ بھی محمودؔ غرّہ ہے
میں چاکر ہوں پیمبر ﷺ کے غُلامانِ غُلاماں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا جب ذکر میرے سامنے محبوبِ رحماں ﷺ کا
تو تر اشکوں سے میرے ہو گیا ہر گوشہ داماں کا

کبھی حمدِ خُدا کہہ کر کبھی نعتِ نبی ﷺ کہہ کر
میں کرتا ہوں ادا شکر آقا و مولا ﷺ کے احساں کا

بالآخر جمع ہونا ہے سب اِنسانوں کو محشر میں — سمجھ میں آئے گا رُتبہ وہاں اُن ﷺ کے ثنا خواں کا
نبی ﷺ کے شہر کا پانی مِلے جس خوش مقدّر کو — اِسے تو ہو نہیں سکتا ہے چاؤ آبِ حیواں کا
ہمارے آقا و مولا ﷺ کا ہے اِک معجزہ یہ بھی — یقیں ہے خالقِ یکتا پہ بِن دیکھے مسلماں کا
عمل کے واسطے قُرآں دیا تھا ہم کو سرور ﷺ نے — مگر ہم نے اِسے اِک جُز بنایا طاقِ نسیاں کا

قسم اللہ کی محمودؔ مَیں نے تو نہیں پایا
مدینے میں تمنّائی کوئی بھی باغِ رضواں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگرچہ دعویٰ نہ تھا کوئی پارسائی کا — درِ نبی ﷺ پہ مِلا موقع جبہَ سائی کا
درود جاری ہے ہر وقت میرے ہونٹوں پر — مِلا ہے مرتبہ خالق کی ہم نوائی کا
کشش مدینے کی ہر سال کھینچ لیتی ہے — یہ طُرفہ سلسلہ دیکھا ہے کہرُبائی کا
پکڑ کے لے چلے دوزخ کی سمت جب مُجھ کو — بنیں گے واسطہ سرکار ﷺ ہی رِہائی کا
نبی الانبیاء ﷺ کا اُمّتی وہ کیسا ہے — نہ جس کو رنج رہے طیبہ نارسائی کا

رہا ہے نعت میں محمودؔ عاجزی کا خیال
گناہ گار نہیں ہُوں میں خودستائی کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طائف میں چھِڑا قصّہ دِلِ رنجور کا — تھا حوالہ صرف اِک محمودؔ بے مقدور کا
حیثیت بخشی غریبوں کو مِرے سرکار ﷺ نے — وقُر بیکس کو مِلا، رُتبہ بڑھا مُزدور کا
خادمِ خُدامِ محبوبِ خُدا ﷺ کے سامنے — صفُر سے بڑھ کر نہیں ہے مرتبہ فغفور کا
تھی عقیدت کی طلب، حُسنِ ارادت کی تڑپ — چاہنا شہرِ پیمبر ﷺ کو دِلِ مہجور کا
اِس پہ چلنا ہے فلاح و فوزِ اِنساں کا سبب — نام قُرآنِ مُبیں ہے آپ ﷺ کے دستور کا
مومنِ کامِل وہی ہے، حق اِسی کے ساتھ ہے — جو معاند شرک کا ہو اور کِذب و زُور کا
ذہن پر اِسرا کی شب کی بات ضوافگن ہوئی — جب کبھی قصّہ مِرے ہونٹوں پہ آیا طُور کا

نُور جس سے کوکب و شمس و قمر روشن ہُوئے
آئنہ ہے مصطفیٰ ﷺ کے چہرۂ پُرنُور کا

بعدِ محشر قُرب اِتنا تو ہُوا میرا خُلد کا
قُرب جو گنبد سے دیکھا ہے منارِ نُور کا

مصطفیٰ ﷺ کی اِک نگاہِ لُطف سے عَنقا ہُوا
جتنا بھی اندوہ تھا غمگین کا، رنجور کا

نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا اِس کو ہونا چاہیے
باسی قُربِ شہرِ طیبہ کا ہو یا ہو دُور کا

میں اِسے محمودؔ کیونکر مانتا گردانتا
فرق جو ہے نعت میں منظوم کا، منثور کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہونٹوں پہ پیمبر ﷺ کی جو مِدحت آئی
میری اِمداد کو اللہ کی نصرت آئی

"نعت" نے جب سے رسالے کی شباہت پائی
میری تقدیر میں طیبہ کی مسافت آئی

میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی دُہائی دی ہے
کوئی آئی ہے مصیبت کہ صعوبت آئی

تیسرے پارے کے آغاز سے یہ سمجھا ہوں
سب رسولوں علیہم السلام میں پیمبر ﷺ کی فضیلت آئی

عہدِ میثاق کا اِتنا تو اثر ہونا تھا
ابنِ مریم علیہ السلام کے لبوں پر جو بشارت آئی

ہر وہ بندہ درِ سرکار ﷺ پہ جا پہنچا ہے
شہرِ سرکار ﷺ سے جس جس کی اجازت آئی

کچھ درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھا، نعت کہی
جب بھی مداحِ سرور ﷺ پہ طبیعت آئی

عُسرت و نکبت و اِدبار وہاں سے بھاگے
ذکرِ سرکار ﷺ کی جس گھر میں بھی دولت آئی

نام لیوا جو پیمبر ﷺ کے عزیمت سے اُٹھے
شرک اور کُفر کے حصے میں ہزیمت آئی

گفتگو کرنے کا آتا تھا ہُنر احقر کو
طیبہ پہنچا تو زباں میں مِری لُکنت آئی

کیوں مَیں تعمیل میں محمودؔ تامُّل کرتا
سامنے میرے جو صلوات کی آیت آئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے زیر پا ہے آسماں تک
رَسا اپنا تخیُّل ہے کہاں تک

بکھیرے آپ ﷺ نے گُل ہائے بہجت
رگِ جاں سے دِلِ ناشاداں تک

ازل سے تا ابد اُن ﷺ کا تصرُّف — ہر اِک نُوری سے مُشتِ اُستخواں تک
رسائی آپ ﷺ کے اذکار سے ہے — سکونِ روح سے آرامِ جاں تک
ہے کون اُن ﷺ کے سِوا محبوب اتنا؟ — ہوئی جس کی رَسائی لامکاں تک
خُدا نے حضرت روح الامیں علیہ السلام کو — پذیرائی کو بھیجا میہماں تک
وہ عالم کیا کہوں اللّٰہ اکبرُ! — کبھی پہنچوں جو اُن ﷺ کے آستاں تک
رَسا ہو گی بہ فیضِ نعتِ احمد ﷺ — نویدِ شادمانی خستہ جاں تک
مِرے سرکار ﷺ کے مِدحت سرا ہیں — گروہِ قُدسیاں سے اِنس و جاں تک
رسولِ پاک ﷺ کی خاکِ قدم ہے — مِری آہِ رَسا پہنچی جہاں تک
عطائے کبریا ہے نعت گوئی — کرم ہے حُسنِ معنیٰ سے بیاں تک
مِلی تاب و تواں محمودؔ مُجھ کو — ہَوا طیبہ کی آئی ناتواں تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیش ہونا ہے جنھیں سرکار ﷺ کے — ہوں تو ہوں اشعار سب معیار کے
عاجزی کے ساتھ طیبہ کو چلیں — ڈھائیں پہلے قصر سب پندار کے
وِردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ جس دِن نہ ہو — لفظ نکلیں منہ سے استغفار کے
پائیں گے سرکار ﷺ کو اپنے قریب — دُور رہنا آپ استکبار کے
صدقے خُدامِ نبی ﷺ کی جان ہو — شہرِ سرور ﷺ کے دَر و دیوار کے
کاش طیبہ میں سکونت پائیں ہم — اور خدمت گار ہوں دَربار کے
میں چلا جاؤں گا جنّت میں اگر — ہوں نظّارے روضۂ سرکار ﷺ کے
حاضری طیبہ کی کچھ مُشکل نہیں — آپ کیوں بیٹھے ہوں ہمّت ہار کے
جلسہ سیرت کا ہو یا مولود کا — سب مظاہر ہیں نبی ﷺ سے پیار کے
کرنا تنقیصِ رسولِ محترم ﷺ — یہ وتیرے ہیں فقط کفّار کے
شانِ سرور ﷺ میں جو گُستاخی کرے — مارتا ہوں میں اُسے للکار کے

خدمتِ نعتِ نبی ﷺ محمودؔ سے!
صدقے جاؤں رحمتِ غفّار کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقبیٰ کے کام ہُوں کہ الم روزگار کے — شعبے ہیں سارے مصطفیٰ ﷺ کے اختیار کے
جو دِن بھی ہے مِرا وہ سکینت مآب ہے — اُٹھتا ہوں روز نامِ پیمبر ﷺ پُکار کے
نعتِ نبی ﷺ و وِردِ درودِ رسولِ پاک ﷺ — یہ کام اِہتزاز کے ہیں، افتخار کے
لیجیے تو لیجیے نام زباں سے حضور ﷺ کا — کیجیے منافی کام نہ کوئی وقار کے
بھاتا نہیں جہاں میں مقام اور کوئی بھی — عاشق ہیں ہم تو صرف نبی ﷺ کے دیار کے
دیدِ نبی ﷺ کی پائیں گے اُس دِن سعادتیں — قائل ہیں ہم تو اِس لیے روزِ شمار کے
غازی علیہم السلام تمام زندۂ جاوید ہو گئے — ناموس پر حضور ﷺ کے جان اپنی وار کے
پڑھتا ہوں بار بار نبی ﷺ پر درودِ پاک — یہ کام ہیں عقیدتوں کے اور پیار کے
ناقابلِ بیاں ہیں مدینے سے دُوریاں — یوں تو گزرتے جاتے ہیں دِن انتظار کے
سن چار میں دوبارہ مدینے میں آ گیا — صدقے میں جاؤں رحمتِ پروردگار کے

روزِ نشور سرورِ عالم ﷺ شفیع تھے
محمودؔ جیسے بندۂ ناکردہ کار کے

....

بھیگا ہُوا ہو دِل تو نگاہیں وُضو کریں — یہ حالتیں ہیں، نعت میں جو سُرخرُو کریں
مٹّی نصیب ہو ہمیں شہرِ حضور ﷺ کی — ہر اِک دُعا میں ہم تو یہی آرزو کریں
صُفّہ پہ بیٹھیں مسجدِ سرکار ﷺ میں اگر — وِردِ درودِ سرورِ کُل ﷺ قبلہ رُو کریں
ہم کون ہیں ہماری کیا اوقات ہے کہ ہم — سرکار ﷺ سے خطاب میں ”تم“ اور ”تُو“ کریں
اُتریں فرشتے اُس کی سماعت کے واسطے — کر کے وُضو مدینے کی گر گفتگو کریں
آقا حضور ﷺ! آپ کی اُمّت کے حال پر — خوں روئیں اہلِ درد یا دِل کو لہو کریں

محمودؔ لب پہ جب بھی ہو اسمِ حضور ﷺ ہو
دِل میں اگر وظیفہ "اللّٰہ ھُو" کریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ صلوٰات کی عادت جو بنا رکھّی ہے
ہم نے خلاّقِ دو عالم سے بنا رکھّی ہے

بات محمودؔ کو ہاتِف نے بتا رکھّی ہے
تیری خالق نے مدینے میں قضا رکھّی ہے

جو بھی سرکار ﷺ نے کی ترے بھلے کی خاطر
بات وہ یاد نہیں رکھّی ہے یا رکھّی ہے؟

سرفرازی ہے مقدّر کے لکھّے کی صُورت
درِ سرکار ﷺ پہ گردن جو جُھکا رکھّی ہے

پائے گا طیبہ سے الطافِ و سکینت کیسے
طاقِ نسیاں پہ نہیں جس نے اَنا رکھّی ہے

پیار سرکار دو عالم ﷺ سے، محبّت اُن سے!
اِس کی خود خالقِ عالَم نے بِنا رکھّی ہے

قِبلہ کعبے کو بنایا ہے تو رب نے اِس میں
سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کی رضا رکھّی ہے

ذاتِ سرکار دو عالم ﷺ کی دُہائی پیہم!
زخمِ عصیاں کی یہی رب نے دوا رکھّی ہے

وائے تقدیر کہ اُمّت نے ہر اِک موقع کی
جو بھی آقا ﷺ کی ہدایت تھی، بُھلا رکھّی ہے

آؤ محمودؔ چلیں خُلدِ بریں کی جانِب
اِس جگہ رب نے مدینے کی فضا رکھّی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ رسولِ حق ﷺ جو کیا ارمغانِ دِل
طیبہ میں ہر قدم پہ ہُوا اِمتحانِ دِل

ازبسکہ کوئی اور نہیں حکمرانِ دِل
زیرِ نگیں نبی ﷺ کی ہے میرا جہانِ دِل

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ سے یہ ہے گُندھا ہُوا
دِل اُس کا پاسباں ہے تو وہ پاسبانِ دِل

دِل سے ہر اِک غیرِ نبی ﷺ کا اُٹھا دھیان
اُلفت نبی ﷺ کی بیٹھ گئی درمیانِ دِل

نعتِ نبی ﷺ کے اِس میں رنگا رنگ پُھول ہیں
ایسے کِھلا ہُوا ہے مِرا بوستانِ دِل

لاہور میں جو اِس پہ گزرتی ہے ہجر میں
طیبہ ہی میں کروں گا بیاں داستانِ دِل

محمودؔ پھر بھی اِن سے نہیں کچھ چُھپا ہُوا
لکھا پڑھا نہیں ہے اگرچہ بیانِ دِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے سرور ﷺ کی بتائی ہوئی حکمت واعظ
علم لاتا نہیں عالم میں رعونت واعظ

جو نہ پہنچا ہے نبی ﷺ تک کہ خُدا تک پہنچے
خاک سمجھے گا وہ عرفاں کی حقیقت واعظ!

دو کھجوروں پہ کبھی رات گزاری تُو نے؟
کیا نہیں تیرے پیمبر ﷺ کی یہ سنّت واعظ!

اِس کا پھیلاؤ شکم کا ہے تو بے ہنگم ہے
پھر بھی رکھتا ہے پیمبر ﷺ سے عقیدت واعظ

پوچھ لیتے ہیں پیمبر ﷺ سے کہ جائز بھی ہے؟
لے کے تنخواہ جو کرتا ہے عبادت واعظ

خادمِ آقا ﷺ کے ہیں سب اِس کی نظر میں عاصی
جیسے رکھتا ہے فرشتوں سے قرابت واعظ

دیے جاتا ہے کِس اِرشادِ نبی ﷺ پر سب کو
لاؤڈ اسپیکروں پر بول کے زحمت واعظ

کیوں علی الرّغمِ احادیث پیمبر ﷺ لوگو
مرنے جینے کی ہے مزعومہ ضرورت واعظ

دینِ سرور ﷺ بنا بازیچہ اطفال اِس سے
گویا ہے شامتِ اعمال کی صُورت واعظ

کوئی محمودؔ کو تُو ایک حدیث ایسی دِکھا
زر کے گھونٹے پہ بھی ہو دین کی خدمت واعظ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مضطر رہے فراق میں جاں، دِل پتاں رہے
ہر لحظہ آرزوئے حضوری جواں رہے

ہر دَم ثنائے خواجہ ﷺ میں جو تر زباں رہے
وہ لوگ بے نیازِ بہار و خزاں رہے

اُلفت میں اُن ﷺ کی طائرِ دِل نغمہ خواں رہے
آقا ﷺ کے ذکرِ پاک میں مصروف جاں رہے

موسم شگفتِ گُل کا وہیں پُرفشاں ہُوا
احساس و نُطق پر جو وہ سایہ کناں رہے

محروم ہیں جو آپ ﷺ کی اُلفت سے عمر بھر
سرگشتۂ خرابۂ وہم و گماں رہے

خورشیدِ حق زمین پر آیا ہے اِس لیے
انجم بدست مثلِ فلک خاکداں رہے

تجسیم ہو سکے مِرے احساس کی اگر
ہر وقتِ وقفِ مدحِ شہِ اِنس و جاں ﷺ رہے

اُن کا مذاقِ دیدہ و دِل خام ہے ہنُوز
تکریمِ مصطفیٰ ﷺ سے جو دامن کُشاں رہے

اُن ﷺ کے کرم سے میری عبادت بھی ہے قبول
وقتِ نماز اُن ﷺ کا تصوّر جواں رہے

آقا حضور ﷺ کاشفِ اَسرارِ ذات ہیں
ہر سِرّ معرفت کے وہی رازداں رہے

مدحِ رسول ﷺ میں ہو بیانِ حدیثِ شوق
جب تک ہمارے نُطق میں تاب وتواں رہے

محمودؔ کل تھا میرا مقدّر عروج پر
یادِ رسولِ پاک ﷺ میں آنسو رواں رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوری شہرِ نبی ﷺ آگ لگا دیتی ہے
خرمنِ ہوش و خرد کو بھی جلا دیتی ہے

راہ یہ وہ ہے جو منزل کا پتا دیتی ہے
اُلفت آقا ﷺ کی ہمیں رب سے مِلا دیتی ہے

خود پیمبر ﷺ کی تو عظمت کا ٹھکانا کیا ہے
خاک بھی شہرِ پیمبر ﷺ کی شفا دیتی ہے

اِس پہ دو چار قدم چل کے تو دیکھو یارو!
راہِ طیبہ میں مصیبت بھی مزا دیتی ہے

میرے آقا ﷺ کی شفاعت کی عنایت دیکھو
معصیت کار کو محشر میں صدا دیتی ہے

نُور کے تڑکے تری "صَلِّ عَلٰی" کی تکرار
تیری سوئی ہوئی قسمت کو جگا دیتی ہے

سر جُھکا رہتا ہے سرکار ﷺ کے دَر پر جا کر
آنکھ چپ رَہ کے فقط اشک بہا دیتی ہے

اِس کے محشر میں فوائد تو ملیں گے لیکن
کچھ نہ کچھ نعت یہاں پر بھی صلہ دیتی ہے

آپ محسوس کریں شہرِ نبی ﷺ میں جا کر
اِک سکوں خیز عنایت یہ فضا دیتی ہے

طیبہ میں جا کے یہ دیکھا ہے کہ پُر عظمت ہے
شخصیت وہ جو وہاں سر کو جُھکا دیتی ہے

مُجھ کو محمودؔ شبِ تار کی خاموشی بھی
نغمۂ اُلفتِ سرکار ﷺ سُنا دیتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معلوم ہو گی تیری محبّت حضور ﷺ سے
تو جب لحد میں ہو گا سوالوں کے سامنے

الفاظ فضلِ حق سے نعوتِ حضور ﷺ میں
باندھے ہوئے ہیں ہاتھ خیالوں کے سامنے

صلِّ عَلٰی یہاں جو کیا کم تو پھر وہاں — کرنا پڑے گے تم کو ملالوں کے سامنے
قائم جو کیں جہاں میں نبی ﷺ کریم ﷺ نے — کر پائے گا نہ کوئی مثالوں کے سامنے
وہ جا رہا ہے قافلہ شہرِ حضور ﷺ کو — ٹھہرے گا کون قافلہ والوں کے سامنے
اصحاب رضی اللہ عنہم مصطفیٰ ﷺ کا کروں ذکر کِس طرح — کیا زِشت رُو ہو مہر جمالوں کے سامنے

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل جو نہ کر سکے
محشر میں ہوں گے اُن کو وَبالوں کے سامنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں اُلفت مِرے سرکارِ ہر عالم ﷺ کی آ ٹھہرے — وہاں دِل کے نہاں خانے میں کیسے دُوسرا ٹھہرے
جسے احساس ہو، آقا ﷺ حبیبِ کبریا ٹھہرے — وہ بندہ حق شناسا اور حقیقت آشنا ٹھہرے
میں اُس سے آ ملوں گا خوش دلی کے ساتھ جلدی میں — مِری خاطر اگر شہرِ پیمبر ﷺ میں قضا ٹھہرے
درودِ مصطفیٰ ﷺ تقلیدِ خالق جس کو کہتے ہیں — وظیفہ ہے یہی جو دافعِ رنج و بَلا ٹھہرے
زیارت کے لیے جاتے ہوئے مکے مدینے کو — کراچی ریاض یا جدہ میں کچھ عرصہ بھی کیا ٹھہرے
میں آنکھوں میں تو بھر لوں روضۂ سرور ﷺ کی شادابی — یہ عزرائیل علیہ السلام سے کہہ دو کہ آتا ہوں، ذرا ٹھہرے!

سعادت ہے تو ہے محمودؔ یہ پرواز کی رفعت
مِرا طیرِ تخیل جب اُڑے، طیبہ میں جا ٹھہرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کے جب لے چلے ہیں شاہ پارے ہاتھ میں — گویا ہیں اپنی لکیروں کو نکھارے ہاتھ میں
دیکھتے ہیں ہم سبھی دستِ پیمبر ﷺ کی طرف — کوئی شے بھی تو نہیں میرے تمھارے ہاتھ میں
شرط اِتنی ہے، پسارو تم دَرِ سرکار ﷺ پر — پاؤ گے ہر ایک شے اپنے پسارے ہاتھ میں
تم نہ جب تک ہاتھ پھیلاؤ گے طیبہ کی طرف — صرف رہ جائیں گے دُنیا کے خسارے ہاتھ میں
معجزے بے اِنتہا سرکار ﷺ سے ظاہر ہوئے — حکمِ سرور ﷺ پر تو کنکر بھی پُکارے ہاتھ میں
نعت کا مجموعہ کیا لے کر چلے ہم خوش نصیب — گویا دستاویزِ جنّت ہے ہمارے ہاتھ میں

جب قدم محمودؔ کے شہرِ نبی ﷺ کو چل پڑے
آ گئے قسمت کے گویا سب ستارے ہاتھ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھگڑے اُمت میں ﷺ جنم لیتے ہیں یوں باہم نئے
پا رہے ہیں آقا و مولا ﷺ مسلماں غم نئے

جتنے اِسلامی ممالک ہیں رسولِ محترم ﷺ
کافروں سے کر رہے ہیں رشتے مستحکم نئے

آپ ﷺ کے احکامِ و اِرشادات کو بُھولے ہیں یوں
گیسوئے قسمت میں پڑتے جا رہے ہیں خم نئے

ڈھونڈتے ہیں حل جو ہم طاغوت کی تقلید میں
ہیں مسائل ملتِ سرکار ﷺ کو ہر دم نئے

دیکھیے آقا ﷺ نکالے جا رہے ہیں ہم کئی
دُنیوی عیش و طرب کے راستے پیہم نئے

بے تعلق تم خُدا سے اور ہم سرکار ﷺ سے
کچھ نئے تم ہو گئے ہو، ہو گئے کچھ ہم نئے

بُھول ہم محمودؔ یوں بیٹھے نبی ﷺ کا راستہ
ہیں جو نامحرم نئے اپنے، تو ہیں محرم نئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حَبلِ معصیت میں تھا بندہ بندھا ہُوا
ایما حضور پاک ﷺ پا کر رِہا ہُوا

میرے دِل و نگاہ پر اِس کا اثر پڑا
شہرِ نبی ﷺ کا جب بھی کہیں تذکرہ ہُوا

طیبہ میں جا کے مُجھ پہ تو منظر یہی کُھلا
چوکھٹ پہ ایک جمگھٹا سا ہے لگا ہُوا

چھوٹے بڑے کھڑے نظر آتے ہیں جس جگہ
محبوبِ کبریا ﷺ کا وہ دولت کدہ ہُوا

شفقت درودِ پاک کے باعِث مِلی مُجھے
اُن ﷺ سے لحد یا حشر میں جب سامنا ہُوا

خود اختیاری فقرِ نبی ﷺ کا کمال تھا
تختِ جلالت آپ کا اِک بوریا ہُوا

وہ کامیاب ہو کے رہے گا جو خوش نصیب
آئے گا طیبہ رب کا پتا پوچھتا ہُوا

اُس شخص کے نصیب میں گرنا نہیں لکھّا
اسمِ حضور ﷺ جس کِسی کا آسرا ہُوا

دربارِ رب میں اُس کو پذیرائی مِل گئی
جو شخص بارگاہِ نبی ﷺ میں رَسا ہُوا

فی الفور حل ہُوا وہ درودِ حضور ﷺ سے
پیدا کوئی جو میرے لیے مسئلہ ہُوا

''اپنا'' گناہ گار کو سرکار ﷺ نے کہا — میں نے جو یہ حدیث سُنی، حوصلہ ہُوا

علم اِس کا، بے پڑھے لکھّے مدنی پہ ہو نثار
محمودؔ ہو کہیں کا بھی لکھّا پڑھا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فردِ عمل کی سمت نبی ﷺ نے نگاہ کی — اِتنی سی زندگی ہی تھی میرے گناہ کی
فضلِ خُدا ہے یہ کہ ہے وِردِ درودِ پاک — تسبیح میرے واسطے شام و پگاہ کی
مقصود صِرف روضۂ اقدس کا ہے طوافِ — ساری یہ بھاگ دوڑ جو ہے مہر و ماہ کی
خواہش ہے یہ کہ طیبہ کو ہر سال جا سکوں — چاہت نہ مال و زر کی مُجھے ہے، نہ جاہ کی
ہجرِ دیارِ سرورِ ہر کائنات ﷺ میں — رُوداد لکھ رہا ہوں میں حالِ تباہ کی
ہر شاغلِ درود قریب حضور ﷺ ہے — اِس میں تو کوئی بات نہیں اِشتباہ کی
اقصیٰ میں جب اکٹھے ہوئے انبیاء تمام — سرکار ﷺ ہی کی حیثیت تھی سربراہ کی
کیا فائدہ جو طیبۂ اَقدس میں رَہ کے بھی — گنتی کو میں نہ بھول سکوں سال و ماہ کی
اِس کو مِلے بقیع میں تدفین کی جگہ — میرے لیے دُعا ہے یہ ہر خیر خواہ کی
ظلمت نبی ﷺ کے دم سے سپیدی میں ڈھل گئی — صُورت سنور گئی مِری فردِ سیاہ کی
خورشید جب جلائے گا اَجساد حشر میں — بن جائے درودِ نبی ﷺ چھت پناہ کی

محمودؔ معصیت پہ ہو تُو معذرت طلب
سرکار ﷺ مان لیتے ہیں ہر عُذر خواہ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ میں جو دَمِ گُفتار بند ہے — ایسا ہے جس پہ روزنِ افکار بند ہے
اُس پر درِ عنایت رب ہے کُھلا ہوا — حکمِ رسولِ پاک ﷺ پر جو کاربند ہے
طیبہ میں مُجھ پر ہوتی ہیں کیا کیا نوازشیں — دِل میرا اِس حوالے سے اَسرار بند ہے
ممدوحِ کبریا ﷺ کی ثنا میں کہے بھی کیا — طیرِ تخیّلات کی منقار بند ہے

جب سامنے ہو دشمنِ دینِ رسولِ پاک ﷺ — مومن وہی تو ہے کہ جو ہتھیار بند ہے
دروازۂ سخائے نبی ﷺ پر جو آ گیا — اُس خوش نصیب پر درِ اِدبار بند ہے
سرکار ﷺ یہ عجیب ہُوا ہے معاملہ
بے علم سا بے علم بھی دستار بند ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتا ہوں نعت پر جب کبریا کے صاد کو — بُھول جاتا ہوں میں ساری دُنیوی اُستاد کو
اُلفتِ سرکار ﷺ سکھلائی تھی آبا علیہم السلام نے مجھے — منتقل میں نے کیا ہے یہ سبق اولاد کو
جو کمی کرتے ہیں ذکرِ سرورِ کونین ﷺ میں — وہ تو ڈھا دیتے ہیں گویا دین کی بنیاد کو
بھیگے دِل کے ساتھ جب میں نے پڑھی نعتِ نبی ﷺ — قُدسیانِ فلک نہ آئے مبارکباد کو
وقتِ مشکل جب دُہائی میں نے دی سرکار ﷺ کی — رحمتِ ربِّ جہاں پہنچی مِری اِمداد کو
لوگ کیوں نارِ جہنم کی خریداری کریں — وقفِ کاروبار کر کے "محفلِ میلاد" کو
یہ تو فضلِ رب سے ہے محمودؔ میری زندگی
کون بدقسمت بُھلائے گا نبی ﷺ کی یاد کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثمارِ نخلِ عشقِ پیمبر ﷺ اُٹھائیے — یہ حظ نبی ﷺ کے شہر میں مر کر اُٹھائیے
اس سرفگندگی میں ہیں سب سرفرازیاں — سنگِ درِ حضور ﷺ سے کیوں سر اُٹھائیے
رُخ ہو سخن کا ذکرِ نبیٔ کریم ﷺ کو — ایسا جو ہو تو نازِ سخنور اُٹھائیے
یوں نوشِ جان کیجیے اُلفت حضور ﷺ کی — آبِ حیاتِ اُنس کا ساغر اُٹھائیے
پڑ رہیے یوں وہاں کہ وہیں آئے موت بھی — سرکار ﷺ کی گلی سے نہ بستر اُٹھائیے
تلقینِ اہلِ دیں کو یہ کی ہے حضور ﷺ نے — جو ہیں گرے پڑے، اُنھیں اوپر اُٹھائیے
آقا ﷺ کا نام اپنے تواجُد کا ہے سبب
ہم ابلہوں پہ سوچ کر پتھر اُٹھائیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۳واں مجموعۂ نعت

حمد میں نعت

(۶۶ حمدیں+نعتیں)

(ہر شعر میں حمد بھی، نعت بھی)

سنِ اشاعت: ۲۰۰۵ء

صفحات: ۱۰۲

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کے اس پہلے حمدیہ اور ۳۳ویں اُردو مجموعۂ نعت کا انتخاب

اُردو کے اولین صاحبِ کتاب حمد گو

مفتی غلام سرور لاہوری کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

خُدایا! جو نہاں تھا پیار، اُسے کر کے عیاں تُو نے
کیا مہمان اپنا مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ہاں تُو نے

بنائے ہیں حبیبِ محترم ﷺ کے واسطے مولا!
مکان و لامکاں تُو نے، زمان و لازماں تُو نے

رہی تھی جن کو اُلفت سرورِ عالم ﷺ سے محشر میں
درودِ پاک کا بخشا ہے اُن کو سائباں تُو نے

ترے محبوب ﷺ کی مُجھ کو اگر مِدحت نہ کرنی تھی
عطا کِس واسطے فرمائے ہیں لفظ و بیاں تُو نے

جُھکایا ہے اگر مالک! درِ سرور ﷺ پہ شاہوں کو
گدایانِ نبی ﷺ کو دی ہیں سرفرازیاں تُو نے

عطا کیں حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی ہمّتیں پہلے
پھر ایسے غازیوں کو دِی حیاتِ جاوِداں تُو نے

تری اور تیرے محبوبِ مکرم ﷺ کی کروں مِدحت
اِسی خاطر دِیا خامہ تو بخشی ہے زباں تُو نے

ترے شاکر ہیں اے ربِّ جہاں! طیبہ میں پہنچا کر
”دِکھائے اپنی قُدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تُو نے“

ہُوئی ہے اِس لیے بھی فرض تیری حمد احقر پر
کِیا محمودؔ کو اپنے نبی ﷺ کا مدح خواں تُو نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں رسولِ پاک ﷺ نے توحید پھیلائی تری
مالکِ کُل! ہو گئی خلقت تمنّائی تری

سربسجدہ تیری عظمت پر رہے میرے نبی ﷺ
ہاتھ کیا آئے گی پیدائی اور پہنائی تری

مُخبرِ صادِق نے جب دُنیا کو دِی اِس کی خبر
ہے مسلّم اے خُدائے پاک! یکتائی تری

کائناتِ دہر کی ہر چیز بے شک و گماں
یا ترے محبوب ﷺ کی ہے یا ہے شیدائی تری

کیا فقط تیرے حبیبِ پاک ﷺ کی خاطر نہ تھی
لامکاں کی خلوتوں میں جلوہ آرائی تری

اِک ترے محبوب ﷺ ہیں معبود! جن کی ذات نے
دیکھ لی رعنائی اور پائی ہے زیبائی تری

ہیں خُداوند! ترے اوصاف کے مظہر نبی ﷺ
اِس طرح اُن کی وساطت سے ہے دارائی تری

یہ حقیقت ہم کو بتلائی نبیٔ پاک ﷺ نے
ہر بھلائی میں ہے مالک! کارفرمائی تری

کوئی معراجِ نبی ﷺ کی اصل سے واقف نہیں
وحدتوں کا آئنہ تھی بزم آرائی تری

ثبت ہے میری نگاہ و دِل پہ، روح و جان پر
اطّلاع سرورِ عالم ﷺ پہ آقائی تری

مصطفیٰ ﷺ کی اِس طرح تعیینِ حیثیت ہُوئی
ایک اِک آیت اُنھی کی مدح میں آئی تری

ہم حقائق تک رسَا محمودؔ ہو سکتے نہیں
اِک مِرے سرکارِ والا ﷺ ہی نے کُنہ پائی تری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہے نعت، چاہے جو مولا تری خوشی — یہ ہے ترا ایما، ترا منشا، تری خوشی
تیری محبّت۔ اُن ﷺ سا نہ پیدا کیا کوئی — رکھا نہیں حضور ﷺ کا سایہ۔ تری خوشی
اُن ﷺ کی خوشی کو تُو نے مقدّم رکھا سَدا — اور چاہتے رہے مِرے آقا ﷺ تری خوشی
احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل ہے تری رِضا — یہ کام وہ ہے جس کا ہے معنیٰ تری خوشی
تو جانتا ہے، بات کیا تُو نے نبی ﷺ سے کی — اِسرا کے راز کا رہا اِخفا تری خوشی
بندہ جو ہے ترا، اُلفت نبی ﷺ سے ہے — وہ بدنصیب ہے جو نہ پایا تری خوشی
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں جو سر بخَم رہا — مقصد رہا مِرا دریں اثنا تری خوشی
اعلانِ رفعِ ذکرِ نبی ﷺ اس پہ دَال ہے — تذکارِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے کیا کیا تری خوشی
مَیں ہوں مگن جو مدحِ نبی ﷺ میں، مِرے خُدا — مقصد وحید اِس کا ہے حقّا تری خوشی
نسبت جنھیں غلامیٔ سرکار ﷺ سے ہُوئی — اُن کی خوشی سے ہو گئی پیدا تری خوشی
ٹپکا جو یادِ سرورِ عالم ﷺ میں آنکھ سے — پائے گا آنسوؤں کا وہ قطرہ تری خوشی
میں عازمِ حجاز ہوں، پہلے مِرے خُدا — اپنے یا اُن ﷺ کے شہر میں پہنچا، تری خوشی!
سرکار ﷺ کی خوشی کے لیے جو بھی کچھ لکھا — سرنامہ اِس کا مَیں نے بھی لکھّا ”تری خوشی“

مضمر تری خوشی ہے مدیحِ رسول ﷺ میں
محمودؔ کو بھی رکھتی ہے زندہ تری خوشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توجّہ ہے ترے محبوب ﷺ کی اور اِعتنا تیرا — کہ میں ہوں نعت گو سرکار ﷺ کا، مِدحت سرا تیرا
کوئی تجھ کو مِرے ربّ تعالیٰ! پا نہ سکتا تھا — مِلا سرکارِ والا ﷺ کے توسُّل سے پتا تیرا
ترا پیغام نبیوں کو بھی مِلتا تھا وَساطت سے — کِیا تو صرف آقا ﷺ نے کِیا ہے سامنا تیرا

ترے محبوب ﷺ کی ہر بات تیری بات بے شک ہے
ترے محبوب ﷺ کا ہر فیصلہ ہے فیصلہ تیرا

کرم مُجھ پر ترے محبوبِ اکرم ﷺ کا ہُوا ایسے
خیالوں میں بھی آ پاتا نہیں ہے ماسِوا تیرا

یہ جب ہم تک ہمارے محترم آقا ﷺ نے پہنچایا
نہ مانیں کِس لیے ہم حکم بے چُوں و چرا تیرا

مِرا اِس باب میں حُسنِ تیقُّن ہمنوا ٹھہرا
کُھلا ہے جو مدینے میں، وہ ہے دارُالشِّفا تیرا

نبی ﷺ نے بہتری کی رَاہ یہ ہم کو دِکھائی ہے
جپیں ہم کیوں نہ اسمِ محترم صبح و مَسا تیرا

تو مُعطی ہے تو قاسِم تُو نے ٹھہرایا پیمبر ﷺ کو
نبی ﷺ کے شہر سے خیرات پائے گا گدا تیرا

کوئی اندازہ کر سکتا نہیں ہے اِس سعادت کا
درودِ پاک جو پڑھتا ہے، وہ ہے ہمنوا تیرا

رسولِ پاک ﷺ سے سُن کر تری حمد و ثنا یا رب!
’’ترانہ گا رہے ہیں طائرانِ خوشنوا تیرا‘‘

تری ہر حمد نعتِ مصطفیٰ ﷺ نے مُجھ کو بخشی ہے
نبی ﷺ کی مدح سے محمودؔ حامِد بن گیا تیرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذوقِ صَلٰوات گزاری دیا ہم کو کِس نے
اِس رہِ راست پہ دوڑایا قلم کو کِس نے

کر دیا اپنی محبّت کے سبب، قُدرت نے
لائقِ صَلِّ عَلٰی نُورِ قدم کو کِس نے

ہم سے پڑھوا کے صلوٰۃ آقا و مولا ﷺ پہ، کِیا
مائلِ لُطفِ شہِ عرب و عجم ﷺ کو کِس نے

ذوق کیا ہم کو دِیا صَلِّ عَلٰی کہنے کا
عام اِس طرح کِیا اپنے کرم کو کِس نے

باغِ صلوات میں یہ کِس نے کہا تھا، چہکوں
مِلک مومن کی، کِیا باغِ ارم کو کِس نے

وِردِ صلوات میں تسکین کی صُورت دے دی
دُور فرمایا غم و رنج و الم کو کِس نے

جو درود آپ ﷺ پہ بھیجے، اُسے رحمت گھیرے
مرتبے بخشے ہیں یہ شاہِ اُمم ﷺ کو کِس نے

پڑھ کے صلوات یہ چلتا ہی چلا جاتا ہے
سرنگوں ایسے کِیا میرے قلم کو کِس نے

کِس جگہ پہلے ہُوئی صَلِّ علی کی محفل
یوں اُٹھایا تھا محبّت کے علَم کو کِس نے

جب کہے صَلِّ علی، چرخ کو جُھک کر دیکھے
ایسی بخشی ہے بُلندی سرِ خم کو کِس نے

کون خود بھیجتا ہے سرورِ عالم ﷺ پہ درود
لامکاں بخشا ہے آقا ﷺ کے قدم کو کِس نے

جب درود آقا ﷺ پہ بھیجا کِسی رنجیدہ نے — اُس کی قسمت سے کِیا دُور اَلم کو کِس نے
ہاتھ پھیلے ہوں، جُھکا سر ہو، لبوں پر ہو درود — اَدب اِس طرح سکھا رکھا ہے ہم کو کِس نے
کِس نے محمودؔ کے ہونٹوں کو دَیا ذوقِ درود
دید کا شوق دیا دیدۂ نم کو کِس نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ نبی ﷺ کی صدا ہُوں الٰہی — کہ مشغول اس میں سدا ہُوں الٰہی
یہ سب ہے ترے مصطفیٰ ﷺ کی عنایت — جو اب محوِ حمد و ثنا ہُوں الٰہی
مُجھے راستہ یہ دِکھایا ہے تُو نے — جو اپنے نبی ﷺ کا گدا ہُوں الٰہی
مُجھے جلد پہنچا دے شہرِ نبی ﷺ تک — ترے دَر پہ محوِ دُعا ہُوں الٰہی
چُھپا کیا ہے تُجھ سے، تُو سب جانتا ہے — کہ میں کِس کا مِدحت سرا ہُوں الٰہی
درودِ پیمبر ﷺ جو ہے وِرد میرا — ترا ہی تو میں ہم نوا ہُوں الٰہی
میں اِس واسطے جا رہا ہوں مدینے — کہ محوِ تلاشِ بقا ہُوں الٰہی
وہ ہیں تیرے محبوب ﷺ کے نام لیوا — میں مِدحت گرِ اولیا ہُوں الٰہی
نہ رُسوا ہو اُمّت ترے مصطفیٰ ﷺ کی — میں سر تا بہ پا اِلتجا ہُوں الٰہی
مُجھے بخش دے میرے آقا ﷺ کے صدقے
گنہگار ہوں، پُر خطا ہُوں الٰہی!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے واسطے آیا درود اُس کا، سلام اُس کا — کہ جن کے دستِ رحمت سے ہُوا اِکرام عام اُس کا
بذاتِ خود کِیا کب رابطہ رب نے کِسی شے سے — پیمبر ﷺ ہی نے پہنچایا ہے ہر شے تک پیام اُس کا
ہے وِردِ اسمِ سرکارِ مدینہ ﷺ ساتھ ساتھ اُس کے — صباح و شام جب آتا ہے میرے لب پہ نام اُس کا
اِسے اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کا لُطف وکرم کہیے — ہُوا ہے ہر کہ و مِہ پر جہاں میں فیض عام اُس کا
کلامِ حق ہے تصدیقِ رسولِ پاک ﷺ کی صُورت — بتایا ہے مِرے سرکار ﷺ نے، یہ ہے کلام اُس کا

خُدا کے کام کو یوں مصطفیٰ ﷺ کا نام دیتے ہیں — نظامِ مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں جس کو، ہے نظام اُس کا
کم از کم، دیکھنا تو لازمی ہے ذات فہمی کو — سمجھ پائے ہیں صرف آقا و مولا ﷺ ہی مقام اُس کا
نبی ﷺ نے فلسفہ فانی و باقی کا یہ سمجھایا — فنا باقی ہے ہر ایک شے۔ بقا اُس کی، دوام اُس کا
مئے وحدت کے جُرعہ کش بہت محمودؔ مِلتے ہیں
پِیا جس نے، پیا سرکار ﷺ کے ہاتھوں سے جام اُس کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرا کرم، نبی ﷺ کی عنایت ہے اے کریم — میرے لبوں پہ دونوں کی مِدحت ہے اے کریم
مہمان کرنا قصرِ دَنَا میں حضور ﷺ کو — کشفِ حجابِ خلوت و جلوت ہے اے کریم
اُن ﷺ سے کِسی خطا کا گماں تک محال ہے — آقا ﷺ کا تُو محافظِ عصمت ہے اے کریم
ہر حکمِ مصطفیٰ ﷺ کی، ہر اِرشاد کی ترے — ہے ایک شکل، ایک ہی صُورت ہے اے کریم
تحمید اِس طرف ہے تو ذکرِ نبی ﷺ اُدھر — یہ اُن ﷺ کی ہے تو وہ تری سنّت ہے اے کریم
دستِ حضورِ پاک ﷺ جو ٹھہرا ہے تیرا ہاتھ — بیعت نبی ﷺ کی، تیری ہی بیعت ہے اے کریم
معبود تُجھ کو جب لبِ سرکار ﷺ نے کہا — جو شے بھی ہے، وہ صَرفِ عبادت ہے اے کریم
تو اُس کو جانتا ہے یا تیرے حبیبِ پاک ﷺ — جو بھی مُقطّعات میں حکمت ہے اے کریم
تُجھ کو ہُوئی ہے جس میں اِنھی کی خوشی عزیز — ذکرِ رسولِ پاک ﷺ کی رفعت ہے اے کریم
اِس سے بچاؤ کی کوئی صُورت نہیں ہے کیا — مشکل بہت مدینے سے رجعت ہے اے کریم
محشر ہے، منہ یہ کیسے دِکھائے حضور ﷺ کو
محمودؔ آج وقفِ ندامت ہے اے کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکلِ سرور ﷺ میں جو ہے سامنے رحمت تیری — اُن ﷺ کے مولود سے ظاہر ہُوئی حکمت تیری
قصرِ قوسین میں کیا خوب تھی خلوت تیری — ایسی خلوت جو حقیقت میں تھی جلوت تیری
اُن ﷺ کے کہنے سے سبھی مانتے آئے تُجھ کو — صرف دیکھی ہے پیمبر ﷺ ہی نے صُورت تیری

تُو نے محبوب ﷺ کو اپنے جو کِیا ہے بے مثل
بس اِسی بات سے مُتحقّق ہوئی وَحدت تیری

جس کو قائم کِیا احسان جتا کر ہم پر
بعثتِ سرورِ عالم ﷺ تھی وہ حُجّت تیری

مُجھ کو آقا ﷺ کا جمال آیا نظر طیبہ میں
دیکھتا رہ گیا مکّہ میں جلالت تیری

اس حوالے سے بھی مالک! میں محبّ تیرا ہُوا
تیرے محبوب ﷺ کی اُلفت ہے محبّت تیری

تیرے محبوب ﷺ کا مدّاح جلے دوزخ میں
کیسے ممکن ہے، گوارا کرے غیرت تیری

پائی قُرآں کی تلاوت سے حقیقت میں نے
بعثت آقا ﷺ کی بڑی سب سے ہے نعمت تیری

سُنّتِ ختمِ رُسُل ﷺ ذکر ہے خالق تیرا
وِردِ صلواتِ نبی ﷺ کیا ہے؟ ہے سنّت تیری

اِس میں پڑھتا ہوں ترے پاک پیمبر ﷺ پہ درود
جب بھی کرتا ہوں خُدایا، میں عبادت تیری

خدمتِ نعت ہمہ وقت جو میں کرتا ہُوں
یہ کرم تیرے نبی ﷺ کا ہے، عنایت تیری

دفن طیبہ میں جو ہو، اُس کے ہیں ضامن سرور ﷺ
اور ضمانت ہے پیمبر ﷺ کی، ضمانت تیری

حمد کا حق بھی ادا کرتے ہیں محمودؔ نبی ﷺ
یوں کہ صرف اُن ﷺ کو ہے معلوم حقیقت تیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر عبادت، ہر ریاضت، اے خُدا تیرے لیے
ہیں بقولِ مصطفیٰ ﷺ ماوشما تیرے لیے

تیری خاطر مَیں نے کی بے رَغبتی اِبلیس سے
اور کی مدح و ثنائے مصطفیٰ ﷺ تیرے لیے

جان اُس نے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں وار دی
بندۂ مومن جیا جتنا، جیا تیرے لیے

یہ ہدایت دی ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہمیں
ساری حمدیں ہیں مِرے مالک! بجا تیرے لیے

تُو نے خود اپنے کلامِ پاک میں یہ راہ دی
میں رہِ مدحِ پیمبر ﷺ میں بڑھا تیرے لیے

اے خُدا! اِس شغل میں مصروف تُجھ کو دیکھ کر
میرا ہر اِک پل درودوں سے سجا تیرے لیے

اُلفتِ سرکارِ والا ﷺ نے مجھے دیں عزّتیں
جَور و اِستبداد دُنیا کا سہا تیرے لیے

تیری وَحدت کا دَیا ہے وہ سبق سرکار ﷺ نے
جب جُھکا سجدے کو میرا سر، جُھکا تیرے لیے

عاصی و مُذنب ترے محبوب ﷺ کے کھاتے میں ہیں
معصیت ناآشنا و پارسا تیرے لیے

تُو نے جب پوچھا کہ کیوں نعتِ نبی ﷺ کہتا رہا
کہہ دیا محمودؔ نے بھی برملا ''تیرے لیے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضلِ نبی ﷺ سے ہم نے یوں پایا خُدا کا گھر — جھانکے تو اپنے دِل میں تھا گویا خُدا کا گھر
شہرِ نبی ﷺ کو کیسے فراموش کر سکوں — جس کے طفیل مَیں نے بھی دیکھا خدا کا گھر
نُورانیت فروز ہے طیبہ اُسی طرح — دیکھا ہے ہم نے جس طرح اُجلا خُدا کا گھر
ہاتھ اُس سے مَس ہوئے تھے رسولِ کریم ﷺ کے — یوں دیدہ زیب ہو گیا کتنا خُدا کا گھر
ہیں لازم و ملزوم حرم دونوں اِس طرح — دیکھے گا طیبہ، دیکھنے والا خُدا کا گھر
پایا بہ سمتِ طیبہ اُسے دیکھتا ہُوا — دِل کی نظر سے ہم نے جو دیکھا خُدا کا گھر
محمودؔ وِردِ صَلِّ عَلٰی میں مگن رہا
اور اُس کے قلب کی بنی کُٹیا خُدا کا گھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاری ہے کچھ اِس طرح سے فیضانِ الٰہی — ہے شانِ پیمبر ﷺ سے عیاں شانِ الٰہی
آقا ﷺ شبِ اِسرا تھے جو مہمانِ الٰہی — کیا بڑھ نہ گئی رونقِ ایوانِ الٰہی
محبوب کا اِس کے، ہو کوئی ذکر بھی جس میں — دَراصل وہی حمد ہے شایانِ الٰہی
وہ معرفتِ سرور عالم ﷺ کو ہو راجع — جس شخص کو دَرکار ہو عرفانِ الٰہی
اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پہ جو تھا، دستِ خُدا تھا — سرکار ﷺ کا فرمان ہے فرمانِ الٰہی
قُرآں نے کہا، بعثتِ سرکارِ دو عالم ﷺ — ہر صاحبِ ایماں پہ ہے احسانِ الٰہی
جس شخص پہ محمودؔ پیمبر ﷺ کا کرم تھا
وہ شخص ہُوا خاصۂ خاصانِ الٰہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ کریم! میری دُعا کو اثر مِلے — تیرے حبیبِ پاک ﷺ کا فیضِ نظر مِلے

خالق سے مانگتا ہوں مگر چاہتا ہوں مَیں
جو کچھ مِلے، حضور ﷺ کی دہلیز پر مِلے

بھولوں تُجھے، نہ تیرے حبیبِ کریم ﷺ کو
بار الٰہا! اِتنا مُجھے مال و زَر مِلے

دَریوزہ گر تو ہُوں مگر عامی نہیں ہوں مَیں
یا مُلتزَم مِلے یا پیمبر ﷺ کا دَر مِلے

بدلے کے روز، فضل سے تیرے، خُدائے پاک!
نخلِ مدیحِ سرورِ حق ﷺ کا ثمر مِلے

یہ طُرفہ ربط وَحدت و محبوبیت میں ہے
حق اُس طرف مِلا ہے، پیمبر ﷺ جدھر مِلے

جس میں خیالِ طاعتِ ربّ و نبی ﷺ نہ ہو
جتنے بھی ایسے قلب مِلے ہیں، کھنڈر مِلے

مکّہ سے جب میں سُوئے مدینہ رَواں ہُوا
شمس و نجوم و ماہ مُجھے ہم سفر مِلے

پہچان ہو نصیب مُجھے خوب و زِشت کی
سنگِ سیاہ و سبز سے حُسنِ نظر مِلے

حرمین کی طرف سے جو ہو کر گزرتی ہے
فِردوس کی مُجھے وہ رہِ مختصر مِلے

یا رب! ترے حبیب ﷺ کی نعتوں کے ساتھ ساتھ
''تا عمر تیری حمد لکھّوں، وہ ہُنر مِلے''

ربّ کریم سے ہے یہ محمودؔ اِلتجا
طیبہ میں عرض جو کروں، اُس کو اثر ملے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمدِ خدا پسند ہے، نعتِ نبی ﷺ پسند
محمودؔ کو رہی ہے یہی زندگی پسند

وہ فرد ہے پسند خُدائے عزیز کو
ہے جس کو نسبتِ نبیٔ ابطحی ﷺ پسند

ربّ اور حضور ﷺ کی ہیں سخاوت کے دَر کُھلے
ہر چیز مِل رہی ہے، تُو کر لے کوئی پسند

مُجھ کو پسند کعبۂ خالق بھی ہے، تو ہے
شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی اِک اِک گلی پسند

بھیگی ہے آنکھ اِس لیے بھی حمد و نعت میں
آنکھوں میں ہے خُدا و نبی ﷺ کو نمی پسند

خالق کی بارگاہ، نبی ﷺ کی جناب میں
کیسی خودی، مُجھے تو رہی بے خودی پسند

ظلمت نصیب تھا کبھی، اَب تو یہ حال ہے
مکّہ مدینہ، دونوں کی ہے روشنی پسند

پندرہ برس سے کر رہا ہوں یہ مظاہرہ
عُمرہ پسند اُدھر تو اِدھر حاضری پسند

مُجھ پر ہے لُطف خالق و محبوبِ خلق ﷺ کا
ہے حمد و نعت ہی کی مُجھے شاعری پسند

سیرت پہ کام مَیں نے کیا ہے اِسی لیے　　رب کو رہی ہے میرے لیے آ گہی پسند
اِس کا سبب ہے یہ کہ یہ سنّت خُدا کی ہے
محمودؔ نے جو کی ہے مدیحِ نبی ﷺ پسند

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہستی میں تھیں صفات تمام　　مصطفیٰ ﷺ میں تھا حُسنِ ذات تمام
عالَم احسان مندِ آقا ﷺ سب　　رب کی ممنون کائنات تمام
رب پہ اور نبی ﷺ پہ ایماں ہے　　باعثِ بخشش و نجات تمام
حمد کے ساتھ ساتھ نعتِ رسول ﷺ　　میری کاوش میں ہیں نکات تمام
دَر خُدا کا بھی اور نبی ﷺ کا بھی　　سب سخاوت ہے، اِلتفات تمام
سب کرم کبریا کا ساتھ اُس کے　　لُطفِ سرور ﷺ ہے جس کے ساتھ تمام
پنج وقتہ صلوٰۃ رب کو ہے　　باقی آقا ﷺ پہ ہے صلوٰہ تمام
یا خُدا! گزرے شہرِ سرور ﷺ میں　　دِن مرا سارا، اور رَات تمام
اِلتجا میری ہے خُدا سے یہی　　میری طیبہ میں ہو حیات تمام
حمد میں نعت جب میں کہ لوں گا　　ہو گی اُس وقت میری بات تمام
پیار رب کا، نبی ﷺ کا پیار رشیدؔ
ہے یہی دِل کی وَاردات تمام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معرفت رب کی مِلی سرکار ﷺ کے عِرفان سے　　حمد کا اِمکان پایا نعت کے امکان سے
ہاتھ محبوبِ خُدا ﷺ کا، ہاتھ ہے اللہ کا　　ہو گیا ظاہر کلامِ پاک کے فرمان سے
بھیج کر سرکار ﷺ کو دُنیا میں، اہلِ دین پر　　کر دیا موسوم اسے اللہ نے احسان سے
لامکاں کو اُس نے دے دی صُورتِ مہمان گاہ　　کتنی اُلفت تھی خُدائے پاک کو مہمان سے
زندگیٔ جاوِداں خالِق نے اُن ﷺ کو عطا　　حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو گزرے جان سے

صُورتِ محبوبِ حق ﷺ میں یوں مِلی نعمت ہمیں — ہو گیا پُختہ تعلُّق سورۂ رحمان سے
حمد اور نعت میں مشغول یوں رہتا ہُوں مَیں — یہ طریقہ دُور رکھتا ہے مُجھے شیطان سے
چُن لیے محمودؔ نے گُل ہائے حمدِ کبریا
مدحِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ کے بُستان سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھ میں آئے گا جس شخص کے، کار اُلُوہیّت — وہ جانے گا کہ ہیں سرکار ﷺ شہکارِ اُلُوہیّت
بنا ڈالا مُجھے اپنے کرم سے، میرے سرور ﷺ نے — طلبگارِ اُلُوہیّت، پرستارِ اُلُوہیّت
رہا بالواسطہ رب کا تعلُّق سارے نبیوں سے — فقط سرکار ﷺ نے فرمایا دِیدارِ اُلُوہیّت
یہی اعلانِ اِرشادِ "وَمَا یَنطِقُ" سے ظاہر ہے — ہے گُفتارِ رسالت ہی تو گُفتارِ اُلُوہیّت
نہ جس کا رشتۂ اُلفت ہو سرکارِ دو عالم ﷺ سے — اُسی بدبخت سے ممکن ہے انکارِ اُلُوہیّت
بقا آثار ہیں آثار مکّہ میں پیمبر ﷺ کے — نبی ﷺ کے شہر میں وَافِر ہیں اَنوارِ اُلُوہیّت
خُدا کی حمد میں محمودؔ نعتِ پاک مضمر ہے
نبی ﷺ کا تذکرہ ہے گویا تذکارِ اُلُوہیّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ترے دربار میں ہوں ملتجی پروردگار! — مَرتے دم تک لب پہ ہو نعتِ نبی ﷺ پروردگار!
ہو رَسا تُجھ تک کوئی اِنساں پیمبر ﷺ کے بغیر — ہے یہ "آگاہی" فریبِ آگہی پروردگار!
تیری رحمت طیبہ و کعبہ میں تھی بے اِنتہا — آرزو گو دِل میں کوئی نہ تھی پروردگار!
جس کے لب پر حمد یا نعتِ پیمبر ﷺ ہی نہ ہو — میرا اپنا بھی ہو تو ہے اَجنبی، پروردگار!
تُجھ سے اور سرکار ﷺ سے میری تو پوشیدہ نہیں — عادتیں سب گُفتنی، ناگُفتنی پروردگار!
جان پائے ہیں رسولِ پاک ﷺ کے بارے میں ہم — وہ ترے عابد بھی ہیں، محبوب بھی، پروردگار!
جو مدینے اور مکّے میں ہمارے ساتھ تھی — شکر ہے، تو نے قبولی خامشی پروردگار!
تیرے اور تیرے حبیبِ پاک ﷺ کے دَربار میں — موت تک قائم رہے وَابستگی پروردگار!

کام سب محمودؔ کے ہوتے رہے ہیں آج تک
واسطہ سرکار ﷺ کا، نصرت تری پروردگار!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عفو فرما دے مِری ہر اِک خطا پروردگار
ہُوں ترے محبوب ﷺ کا مِدحت سرا پروردگار

ایک مالک جان کے ہیں، دوسرا پروردگار
یہ ہیں اُس کے اور اُن ﷺ کا آشنا پروردگار

تُجھ کو واصف پا کے، میں بھی مادِحِ سرور ﷺ ہُوا
کیوں مُجھے اِس کے سِوا کچھ سُوجھتا پروردگار

تُو نے بیتُ المقدسِ انور میں اِک شب کر دیا
مقتدی نبیوں کو، اُن ﷺ کو مقتدا پروردگار

تو ہی جانے، کیا تھی معراجِ رسولِ پاک ﷺ
قُربتِ قوسین تو ہے دائرہ پروردگار

راستہ ایسے سجھایا ہے رسولِ پاک ﷺ نے
ناصِر و یاور ہر اِک مشکل میں تھا پروردگار

اِس نتیجے پر ہمیں پہنچایا تیرے حکم نے
ہے پیمبر ﷺ کی رِضا، تیری رِضا پروردگار

جتنی ہیں رنگینیاں دُنیا میں، اُن ﷺ کے دَم سے ہیں
کالا کوٹھا ایک، اِک گنبد ہَرا پروردگار

سادگی سرکارِ والا ﷺ کی کریں مومن شعار
عام ہو تیرے نبی ﷺ کا بوریا پروردگار

اِن دنوں بیماریوں نے گھیر رکھا ہے مجھے
مُجھ کو دِلوا دے پیمبر ﷺ کی رِدا پروردگار

بھیج کر ہدیہ درودوں کا ترے محبوب ﷺ پر
ہو گیا محمودؔ تیرا ہم نوا پروردگار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق و مالک ہے تُو، اللہ تُو
سب کے نیک و بد سے ہے آگاہ تُو

میرے مولا! تیری مخلوقات کے
شاہ سرور ﷺ ہیں تو اُن ﷺ کا شاہ تُو

مِہر کو بخشی ضیا ریزی کی لَو
مُنعِمِ نُورِ نجوم و مَاہ تُو

ہر قدم پر مُجھ سے شفقت کا سلوک
گاہ کرتے ہیں حبیبِ پاک ﷺ تیرے، گاہ تُو

اپنے بندوں کی طرف ہے مُلتفِت
سب کی سُنتا ہے بکا و آہ تُو

مدحِ سرور ﷺ بخش دیتا ہے اُسے
جس کو دینا چاہے عِزّ و جاہ تُو

راہِ حق کا قصد کرنا شرط ہے — رہنما راہی کا تو، ہمراہ تُو
حق ہے، تُو، تُجھ سے ہے آگاہی اُنھیں — حق پیمبر ﷺ ہیں تو حق آگاہ تُو
کون خود سے تیری چاہت کر سکے — خود عطا کرتا ہے اپنی چاہ تُو
سامنے تیرے رہی اُن ﷺ کی رِضا — رکھتا ہے دِل میں نبی ﷺ کی چاہ تُو
سب عوالَم کے لیے رحمت نبی ﷺ — خالقِ ہر کوہسار و کاہ تُو
اب کے طیبہ اور بطحا سے مُجھے — دُور مت رکھنا گیارہ ماہ تُو
جو نہیں چلتے نبی ﷺ کی رَاہ پر — اُن کو کر دے پائمالِ رَاہ تُو
مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں میں رَکھ — ہونے مت دینا مُجھ گمراہ تُو

اِن میں رَکھ محمودؔ کو مصروفِ نعت
جب بناتا ہے یہ سال و ماہ تُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا خُدا! محبوب ﷺ کی مِدحت نگاری سے نواز — کر کرم، اور عادتِ طاعت گزاری سے نواز
خاک ہو جائے مُجھے سرکار ﷺ کے دَر کی نصیب — یا الٰہی! مُجھ کو ایسی خاکساری سے نواز
کشتِ جاں کو ابرِ یادِ مصطفیٰ ﷺ درکار ہے — اِس کو نم دیدہ نظر کی آبیاری سے نواز
حُسنِ اَخلاق و مروّت کی خُدایا، دے صِفت — سُنّتِ محبوب ﷺ میں تو بُردباری سے نواز
یا خُدا! رَستہ دِکھایا ہے مُجھے سرکار ﷺ نے — عاجزی کر دے عطا اور اِنکساری سے نواز
پیش ہونے کو ہو جب فردِ عمل سرکار ﷺ کے — حشر کے دِن مُجھ کو ذوقِ شرمساری سے نواز
جو مُجھے لے چلی جایا کرے طیبہ کی سمت — یہ دُعا ہے تُجھ سے، تُو ایسی سواری سے نواز
بے ثمر کھیتی ہوئی جاتی ہے جاں کی، کبریا! — مسکنِ سرکار ﷺ کی بادِ بہاری سے نواز
مادحانِ خاکسارانِ نبی ﷺ جتنے بھی ہیں — خالق و مالک! مُجھے ایسوں کی یاری سے نواز

زندگی محمودؔ کی بھی کام آ جائے کہیں
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو جاں سپاری سے نواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ کی حمد و نعتِ پیمبر ﷺ رقم کیا — نہیں ہے خُدائے جہاں کا کرم کیا
پڑھو سورۂ ''حجر'' اور دیکھو، رب نے — نہیں کھائی جانِ نبی ﷺ کی قسم کیا
جو رب اور نبی ﷺ کو مددگار مانے — پریشانی کیسی، اُسے رنج و غم کیا
کبھی رات کو حمدِ خالق الاپی؟ — کہیں تُو نے نعتیں کبھی صبح دم کیا؟
چلا تُو کبھی شہرِ سرور ﷺ کی جانب؟ — اُٹھے جانبِ کعبہ تیرے قدم کیا؟
سِوائے مدیحِ خُدا و نبی ﷺ کے — لکھّے اور تو لکھّے میرا قلم کیا
خُدا نے دیے اختیارات اُن ﷺ کو — ہے مِلک اُن ﷺ کی ساری، عرب کیا، عجم کیا
خُدا خود مدیحِ نبی ﷺ کر رہا ہے — ہماری تو اوقات کیا اور ہم کیا

وہ محمودؔ جو لے گا نامِ پیمبر ﷺ
نہ رکھیں گے قُدسی اُسے محترم کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پیمبر ﷺ نے کہا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ — دینِ حق کی اِبتدا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
درس آقا ﷺ نے دِیا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ — وِرد یوں صبح و مَسا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
ایک اِرشادِ نبی ﷺ ہے، خالقِ یکتا کو مان — ایک فرمانِ خُدا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
مصطفیٰ ﷺ نے نُکتۂ وَاحِد بیاں فرما دیا — بس یہی راہِ ہُدیٰ ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
دین کیا ہے؟ دین ہے میرے پیمبر ﷺ کی رِضا — اور پیمبر ﷺ کی رِضا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
مغفرت کا راستہ آقا ﷺ نے دِکھلایا تُجھے — اِس میں تیرا ہی بھلا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
فضلِ حق سے چلتے پھرتے بھی، صلوٰۃِ رب میں بھی — اِک صدا لب پر سَدا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
یہ سمجھ، تُو ہے نگاہِ رحمتِ سرکار ﷺ میں — جب ادا تُجھ سے ہُوا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
اِک درودِ پاک کی مقبولیت ہے لازمی — اِک وظیفہ یہ کھرا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
ہے یہ دستورِ عبودیت بقولِ مصطفیٰ ﷺ — ایک آئینِ وفا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ
جن کے چہرے کی قسم کھائی خُدائے پاک نے — اُن کے ہونٹوں پر رہا ہے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدْ

یہ کلامِ کبریا لائے حبیبِ کبریا ﷺ — اور یہی حق ہے، بجا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ
یہ وظیفہ ہی کیا کرتے تھے اصحابِ رسول ﷺ — ہم نے اچھوں سے سُنا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ
یوں ہُوا توحیدِ خالق کا مُقِر محمودؔ بھی
اُس کو آقا ﷺ نے کہا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ رحیم وہ ہے ارحم، یہ کریم ہیں، وہ اَکرم — ہے نبی ﷺ کی ذات مظہر مِرے ربُّ العالمیں کی
یہ حقیقتاً ہے یارو، مِرے مصطفیٰ ﷺ کی سنّت — یہ جو ہے ثنا زباں پر مِرے ربُّ العالمیں کی
بہت عظمتیں عطا کیں اُس نے مِرے نبی ﷺ کو — کہ ہے اُن سے ذات برتر مِرے ربُّ العالمیں کی
مِرا ربُّ العالمیں ہے مِرے مصطفیٰ ﷺ کا ناعِت — کہیں جو میرے سرور ﷺ مِرے ربُّ العالمیں کی
مِرے رب کی ساری باتیں ہیں ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں — جو ہے ذات مدح گُستر مِرے ربُّ العالمیں کی
وہ حضور ﷺ کی سفارش پہ فقط توجّہ دے گا — ہے عطا یہ روزِ محشر مِرے ربُّ العالمیں کی
مِرے سرورِ دو عالم ﷺ کے وسیلے سے مِلی ہے
اِمداد مُجھ کو اکثر مِرے ربُّ العالمیں کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے نبی ﷺ کی رِضا، رِضا تیری — ایسی اُلفت ہے، اے خُدا! تیری
جو نہ سمجھے حدیث آقا ﷺ کی — بات کیا پا سکے بھلا تیری
ایک ہے، شہر مصطفیٰ ﷺ کا حسیں — بستی ہے ایک دِل رُبا تیری
تُو نے محبوب ﷺ کو دَوام دِیا — باقی سب کو فنا، بقا تیری
حمد کا مَیں ازل سے قائل ہُوں — یوں کہ ہے نعت بھی ثنا تیری
جب توجّہ ترے حبیب ﷺ نے کی — برسی چاروں طرف گھٹا تیری
حمد گو اِس لیے ہُوں مَیں تیرا — اُلفت آقا ﷺ کی ہے، عطا تیری

حکم محمودؔ ہے نبی ﷺ کا ہمیں
ہم عبادت کریں سدا تیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پایا مُجھ کو حمد و نعت میں ثابت قدم آخر — کیا لُطفِ نبی ﷺ کی شکل میں رب نے کرم آخر
مُجھے تو خالق و مالک نے یہ رَستہ دِکھایا ہے — نہ میری جان کے مالک ہوں کیوں شاہِ اُمم ﷺ آخر
طفیلِ مصطفیٰ ﷺ خالق نے بخشش میری فرمائی — ندامت کے سبب کام آ گیا آنکھوں کا نم آخر
پیمبر ﷺ کے کرم کی ایک یہ صورت بھی دیکھی ہے — ہُوا ہے سر بسجدہ حمد کی خاطر قلم آخر
خُدا کا عدل تو لے جاتا دوزخ کی طرف مُجھ کو — چُھڑانے کے لیے آئے رسولِ محترم ﷺ آخر
قیامت بھر جو ٹھہریں گے وہیں خالق کے کہنے پر — لوائے حمد ہو جائے گا سرور ﷺ کا علَم آخر
گُزارے گا جو شب تُو فکرِ حمد و نعت میں اپنی — زرِ تسکین مِل جائے گا تُجھ کو صبحِ دم آخر
ہُوئے جو کعبہ و طیبہ کے زائر فضلِ خالق سے — نہ کیوں حاصل کریں گے خُلد کی ساری نِعَم آخر
یہ تم دیکھو گے لوگو، ربِّ عالَم کی عنایت سے — ہُوئی مدّاحی غیرِ پیمبر ﷺ کالعدم آخر
سمجھتا ہوں کہ یہ نعتِ حبیبِ حق ﷺ کا صدقہ ہے — ”ہُوا حمدِ خُدا میں دِل جو مصروفِ رقم آخر“

رہے محمودؔ حامِد زندگی بھر اے خُدا، تیرا
مدیحِ سرورِ عالم ﷺ میں نکلے اِس کا دم آخر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات کرتا ہوں رب کی، حضرت ﷺ کی — اِنتہا ہے مِری فراست کی
وہ مطیعِ خُدائے پاک ہُوا — جس نے سرکار ﷺ کی اَطاعت کی
میرے دِل پر ہے نقش ہر صُورت — اُس کی وحدت کی، اِن کی کثرت کی
ہے کلامِ خُدا میں ذکرِ نبی ﷺ — کر تلاوت کِسی بھی آیت کی
رب کی وحدنیت کو پہچانا — ہم نے دستِ نبی ﷺ پہ بیعت کی
ایک مدّاحی نبی ﷺ دے کر — مُجھ پر خالق نے سو عنایت کی

آیا رب کے، نبی ﷺ کے شہروں تک — یاوری ہو گئی ہے قسمت کی
بات تھی وہ مِرے خُدا، میری — بات جو بھی ہوئی ہے حضرت ﷺ کی
میرا کیا حال تھا، خُدا جانے — جب بھی طیبہ سے میں نے رجعت کی
میرے مولا! مُجھے قیامت میں — ہے ضرورت درود کی چھت کی
علم کے شہر تک رَسا کر کے — دی خبر رب نے علم و حکمت کی
ہے عیّاں رب پہ اور پیمبر ﷺ پر — جو بھی حالت ہے آج ملّت کی
ہے کرم کی دُعا کریموں سے
یہ گھڑی ہے بڑی قیامت کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدایا! جو تُو چاہے دُنیا میں رکھنا — مجھے حیطۂ لُطفِ آقا ﷺ میں رکھنا
جو محبوب ﷺ کو پاس اپنے بُلائے — وہ کیوں چاہے اپنے کو پردہ میں رکھنا
خُدا نے جو معراج بخشی نبی ﷺ کو — تو چاہا حقیقت کو اِخفا میں رکھنا
خُدایا! تُجھے واسطہ اپنے گھر کا — مُجھے باادب شہرِ آقا ﷺ میں رکھنا
درودِ نبی ﷺ، ذکرِ رب حال ہے جب — تو کیا خُود کو پھر فکرِ فردا میں رکھنا
الٰہی! مُجھے پاس اپنے بُلانا — تو زیرِ زمیں قُربِ روضہ میں رکھنا
درودِ نبی ﷺ پر تُجھے رب لگائے — اگر کامراں چاہے عقبیٰ میں رکھنا
خُدایا! ہوں اوجھل جہاں کی نظر سے — ہم ایسوں کو سرور ﷺ کے سایہ میں رکھنا
خُدا جانتا ہے کہ جی چاہتا ہے — قدم کی جگہ سر کو طیبہ میں رکھنا
کرے خاکِ طیبہ مقدّر الٰہی
نہ جب چاہے وہ مُجھ کو دُنیا میں رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر کرتے ہیں مصطفیٰ ﷺ تیرا — اور کِس کو بھلا پتا تیرا

سر پر سایہ ہے لُطفِ سرور ﷺ کا
ہے اثر دِل پہ کبریا، تیرا

تو مِرے مصطفیٰ ﷺ کا خالق ہے
وصف لکھوں مَیں اور کیا تیرا

تُو ہے اُن کا، تو وہ مِرے مولا
مصطفیٰ ﷺ واسطہ مِرا تیرا

جس کی سرکار ﷺ نے سفارش کی
حشر میں وہ تھا فیصلہ تیرا

جستجو پر، ہر اِک کو مِلتا ہے
شہرِ سرکار ﷺ سے پتا تیرا

میرے سرکار ﷺ کی ہدایت پر
ہے فقط مُجھ کو آسرا تیرا

حکم محمودؔ تھا پیمبر ﷺ کا
ذکر لب پر رہا سَدا تیرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دی ہیں یوں رب نے صلاحیتیں گویائی کی
بات ہو حمد میں اور نعت میں سچّائی کی

اُس کو تسلیم کرانی تھی نبی ﷺ کی عظمت
ہر دو عالَم کی خُدا نے جو یہ زیبائی کی

دِل گرفتہ دَرِ محبوب ﷺ کا روضہ مُجھ کو
بھیک لی رب نے اِسی وَاسطے بینائی کی

تُو نے محبوب ﷺ کو خالق! وہ شُجاعت بخشی
نوبت آئی نہ کبھی فوج کی پسپائی کی

تُو نے اِمداد کی اُس کی، جو سُنی ہے فریاد
اپنے محبوب ﷺ کے ہر اُمّتی شیدائی کی

تُو نے محبوب ﷺ کو بخشی ہے وہ دیدہ زیبی
حُسنِ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو تمنّا ہے زلیخائی کی

ایسی محمودؔ نے اللہ کی سُنّت پائی
مِدحتِ سرورِ کونین ﷺ کی دَانائی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمدِ خدا کے متن پر گر حاشیہ لکھوں
نعتِ حبیبِ رب ﷺ کے سِوا اور کیا لکھوں

میں ربِ کائنات کی قُدرت کروں بیاں
معراجِ مصطفیٰ ﷺ کا اگر واقعہ لکھوں

مُجھ کو تیرے حبیب ﷺ کی مِدحت جو رَاہ دے
’’مضمون تیری حمد کا ہر دَم نیا لکھوں‘‘

ہوتی ہے مُجھ سے نعتِ حبیبِ خُدائے پاک ﷺ
جس وقت سوچتا ہوں کہ حمدِ خدا لکھوں

حق مُجھ کو شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں مِلے — کعبہ کی معرفت جو نبی ﷺ کا پتا لکھوں
سمجھوں اگر مطالبِ قُرآنِ پاک کو — سرکار ﷺ کی رِضا کو میں رب کی رِضا لکھوں
توفیق جب مِلی ہے خُدائے رحیم سے — کیونکر نہ میں مدیحِ پیمبر ﷺ سَدا لکھوں
قُرآں کی آیتیں جو رہیں میرے سامنے — نعتِ نبی ﷺ میں جو بھی لکھوں میں، بجا لکھوں
جو حمد و نعت میں بھی تعلّی سے کام لے — برخود غلَط کہوں، اِسے مَیں خودسِتا لکھوں

محمودؔ شکرِ رب میں بسر ہو ہر ایک پل
ہر سانس پر میں فقرہٗ صَلِّ علٰی لکھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمازِ عشق، محبّت سے جب اَدا کی ہے — سَند خُدا و نبی ﷺ سے مِلی بقا کی ہے
”فاَوْحٰی“ کا ہے یہ مفہوم، اُس کو مت کھوجو — جو بات آشنا سے ہے اور آشنا کی ہے
ٹکٹ عطا کیا خالِق نے اُس کو جنّت کا — وہ جس نے سرورِ کونین ﷺ سے وَفا کی ہے
سَدا کرم کیا ربِّ کریم نے مُجھ پر — دَرِ رسولِ مکرم ﷺ پہ جب صَدا کی ہے
اَجل سے مِلنا مدینے میں، خوش نصیبی ہے — کرم خُدا کا، عنایت بڑی قضا کی ہے
خُدایا! مُجھ کو تُو اپنی پناہ میں رکھنا — درود پڑھ کے ہمیشہ یہی دُعا کی ہے
ہمیں مدینے میں ربِّ کریم! پہنچانا — یہ ایک عرض تو ہر ایک جُبّہ سا کی ہے
بدل کے قبلہ، یہ اللہ نے کِیا ثابت — کہ اصل بات ہی سرکار ﷺ کی رِضا کی ہے
نبی ﷺ کے صدقے خُدا نے مُجھے معاف کیا — اگرچہ اِک سے اِک بڑھ کے بھی خطا کی ہے
درود خواں کو درِ مصطفٰی ﷺ پہ پہنچانا — خُدایا! عرض یہ خود تیرے ہم نوا کی ہے

کریم دونوں ہیں محمودؔ اِک تعلُّق سے
تو جو نبی ﷺ کی عنایت ہے، وہ خُدا کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نعتِ نبی ﷺ، حمدِ خُدا مَیں نے لکھّی ہے — اپنے لیے اِک شکلِ بقا مَیں نے لکھّی ہے

تھی سُنّتِ خالق پہ عمل کرنے کی نیّت
نعت اِس لیے ہر صبح و مَسا مَیں نے لکھّی ہے

اُس نے ہی کیا اب مُجھے تحمید پہ راغب
جو نعت پیمبر ﷺ کی سَدا مَیں نے لکھّی ہے

فرمانِ نبی ﷺ میں نے کہا، رب کا کہا ہے
آقا ﷺ کی رِضا رب کی رِضا مَیں نے لکھّی ہے

فن ٹھہریں فقط دُنیوی محبوب کی باتیں
اس حبس کے عالَم میں ہَوا مَیں نے لکھّی ہے

قُرآں سے مضامین جو نعتوں کے، لیے ہیں
جو بات بھی لکھّی ہے، بجا مَیں نے لکھّی ہے

نعتوں نے مُجھے راہ سُجھائی سے جو سیدھی
اِس واسطے یہ حمدِ خُدا مَیں نے لکھّی ہے

دُنیا میں تو ویسے ہی کرم رب کا بہت ہے
ہر نعت پئے روزِ جزا مَیں نے لکھّی ہے

شعروں میں محاسن ہوں کوئی یا ہوں معائب
ہر بار فقط دِل کی صدا مَیں نے لکھّی ہے

محمودؔ یہی دونوں کریموں کا کرم ہے
رب اور نبی ﷺ کی جو ثنا مَیں نے لکھّی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں مدحِ نبی ﷺ حُسنِ عقیدت کا تقاضا ہے
وہاں یہ خالقِ عالَم کی سنّت کا تقاضا ہے

مِلے گی اِس سے ہم کو ربِّ ہر عالم کی خوشنودی
نبی ﷺ کی مدح یوں اپنی ضرورت کا تقاضا ہے

ثنا گر ہوں نبی ﷺ کی رحمتٌ للعالمین کے
یہی رب کے کرم، اُس کی عنایت کا تقاضا ہے

خُدا کی حمد میں، اُس کی اطاعت میں مگن رہنا
یہی تو سرورِ عالم ﷺ کی سنّت کا تقاضا ہے

بغیر اِس کے تو تکمیلِ تشہُّد ہو نہیں سکتی
درودِ سرورِ عالم ﷺ عبادت کا تقاضا ہے

خُدا کے گھر، نبی ﷺ کے دَر پہ تم روتے ہوئے جاؤ
گناہوں پر یہ احساسِ ندامت کا تقاضا ہے

گُزرتی ہے خُدا کی حمد میں، نعتِ پیمبر ﷺ میں
یہی تو میری تسکینِ طبیعت کا تقاضا ہے

اُسے بداصل سمجھو، جو کرے توہین سرور ﷺ کی
کہ سورہ نٓ میں یہ رب کی حکمت کا تقاضا ہے

خُدا و مصطفٰے ﷺ کے حکم کو تسلیم کر لینا
صراطِ رُشد کا، راہِ ہدایت کا تقاضا ہے

مدینے سے یا مکّے سے کِسی کا فون آ جائے
کم از کم اِس قدر ذوقِ سماعت کا تقاضا ہے

اطاعت ہم کریں محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی
کہ یہ اللہ کے حرفِ اطاعت کا تقاضا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمدِ خلّاقِ جہاں، مِدحتِ آقا ﷺ سیکھو ۔۔۔ مانگنا چاہو تو اِس کا بھی سلیقہ سیکھو
پہلے اللہ کے گھر جاؤ، پھر آقا ﷺ کی طرف ۔۔۔ حاضری کا بھی اَدب کچھ تو خُدارا سیکھو
احترام اپنا کرانا ہو جو محشر میں تمھیں ۔۔۔ عزّتِ کعبہ و تکریمِ مدینہ سیکھو
کچھ تو ہے قُرب بھی، کچھ اِن میں تفاوت بھی ہے ۔۔۔ حمد اور نعت کے الفاظ کا معنیٰ سیکھو
جانو اللہ کی اور اُس کے نبی ﷺ کی حکمت ۔۔۔ مت کوئی علم بھی بے مقصد و بے جا سیکھو
نعتِ سرکار ﷺ کا بھی اِس میں کوئی نُکتہ ہو ۔۔۔ حمد کہنے کو وہ اُسلوب اچھوتا سیکھو
جاوِداں زندگی پاؤ گے خُدا سے محمودؔ
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو مرنا سیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں کائناتِ دہر میں آئے حبیبِ حق ﷺ ۔۔۔ دُنیا پہ ہے عطائے خُدائے حبیبِ حق ﷺ
گنجائش اِس میں شبہہ و تشکیک کی نہیں ۔۔۔ حرفِ ثنائے حق ہے ثنائے حبیبِ حق ﷺ
قُرآنِ پاک سے یہ حقیقت عیاں ہوئی ۔۔۔ اللہ کو اَہم ہے رِضائے حبیبِ حق ﷺ
ہر شے بنائی رب نے جو سرکار ﷺ کے لیے ۔۔۔ اَرض و سما ہیں ارض و سمائے حبیبِ حق ﷺ
کعب رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کے تو مماثل نہیں کوئی ۔۔۔ اُن پر ہوئی عطائے رِدائے حبیبِ حق ﷺ
ہم بخش دیں گے آپ ﷺ کی اُمّت کو بالیقیں ۔۔۔ اِسرا میں حق سے عہد یہ لائے حبیبِ حق ﷺ
محمودؔ باوجودِ گُنہ ہم عذاب سے
محفوظ ہیں بہ فیضِ دُعائے حبیبِ حق ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطفِ خُدا ہے مُجھ پہ یہ حد سے بڑھا ہُوا ۔۔۔ ماحولِ نعت میں مَیں پلا اور بڑا ہُوا

دستِ دُعا ہے جانبِ کعبہ اُٹھا ہُوا
دِل میں ہے شہرِ سرورِ عالم ﷺ بسا ہُوا

افکار کو مِرے جو پذیرائی مِل گئی
نعتِ نبی ﷺ سے حمدِ خُدا تک رَسا ہُوا

فرمان ہے وہی تو خُدائے کریم کا
اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کا جو ہے کہا ہُوا

خالِق نے جب حبیبِ ﷺ کی جانب نگاہ کی
مُستوجبِ سزا نہ کوئی پُر خطا ہُوا

ناراض جس سے ہو گئے سرتاجِ انبیاء ﷺ
اُس سے مِرا خُدائے جہاں بھی خفا ہُوا

رکھی اَساس رب نے ظہورِ حبیب ﷺ کی
تب ربطِ خاک و آتِش و آب و ہَوا ہُوا

رب نے نبی ﷺ کو ایسی عطا کی ہیں قُدرتیں
ہر ہر قدم پہ معجزہ اِک رُونما ہُوا

مُجھ پر کرم ہُوا جو رسولِ کریم ﷺ کا
حمدِ خُدائے پاک میں نغمہ سرا ہُوا

میرے لبوں پہ حمد یا نعتِ رسول ﷺ ہے
چاروں طرف سے رحمتوں میں ہُوں گھرا ہُوا

محمودؔ ہے کفیل جو میرا، خُدا کا نام
نامِ نبی ﷺ کا وِرد بھی عصیاں رُبا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے محبوب ﷺ کی اُنگلی کا اثر رکھتا ہے
یہ جو سینے پہ نشاں ایک قمر رکھتا ہے

اُس کے محبوب ﷺ سے اُلفت ہے کِسے، کِس کو نہیں
مالکِ روزِ جزا سب پہ نظر رکھتا ہے

کِس کو مخلوق کے ہر فعل سے آگاہی ہے
کِس کا محبوب ﷺ ہے جو سب کی خبر رکھتا ہے

دیکھ لے کعبۂ حق، روضۂ سرور ﷺ دیکھے
اِتنی آنکھیں تو مِرا دیدۂ تر رکھتا ہے

رب عطا کرتا ہے، تقسیم نبی ﷺ کرتے ہیں
عِلم اِس بات کا ہر فردِ بشر رکھتا ہے

ذِکرِ خالِق ہے تو ہے نامِ رسولِ اعظم ﷺ
عالمِ کُفر کو جو زیر و زبر رکھتا ہے

دِل سے تم حمد میں اور نعت میں مشغول رَہو
نخلِ اِخلاص بہرحال ثمر رکھتا ہے

دِل میں تسبیحِ خُدا، لب پہ درودِ سرور ﷺ
ذوق محمودؔ یہی شام و سحر رکھتا ہے

اِس کو جھکنا ہے تو حرمین کے اندر جا کر
اپنے کندھوں پہ یہ محمودؔ جو سر رکھتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لو، رب نے کرم کیسا کِیا؟   میرے آقا ﷺ کا مجھے منگتا کِیا
کائناتیں جس قدر تخلیق کیں   سب پہ آقا ﷺ کو کرم فرما کِیا
ذکرِ اِسرا سے خُدائے پاک نے   فکرِ احقر کو فلک پیما کِیا
بدر میں رب نے فرشتے بھیج کر   حملۂ کفار کو پسپا کِیا
یوں دِکھایا رب نے شہرِ مصطفیٰ ﷺ   میں تھا نابینا، مجھے بینا کِیا
نعت سُن کر آج خالق نے مُجھے   بے نیازِ خدشۂ فردا کِیا
بارھویں ہے اُن ﷺ کی تاریخِ ظہور   رب نے جانے کب اُنھیں پیدا کِیا
جانے دینے والا یا جس نے لیا   جو عطا رب نے شبِ اِسرا کِیا

میں نہ کیوں محمودؔ اِتراتا پھِروں
مُجھ کو رب نے عاشقِ طیبہ کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"کُن" کہہ کے عرش و فرش کو پَل میں سجائے کون   ربِّ رسول ﷺ کے سِوا یہ سب دِکھائے کون
سرکار ﷺ نے کہا کہ خُدا لاشریک ہے   اب ماسِوائے رب کہیں سر کو جُھکائے کون
قادرِ کی قُدرتوں کا ہے یہ بھی مظاہرہ   محبوبِ ﷺ کو بُلا لیا تھا ماورائے کون
حکمِ خُدا سے جب ہیں نبی ﷺ ختمی مرتبت   اب تمغۂ نبوّتِ اصلی لگائے کون
رب نے نبی ﷺ کو شافعِ اُمّت بنا دیا   اب حشر کے دِن بیٹھ کر آنسو بہائے کون
خالق نے "کُن" کا حکم تو کچھ بعد میں دِیا   پہلے حبیبِ پاک ﷺ سے کی ابتدائے کون

محمودؔ گر خُدا و نبی ﷺ کا کرم نہ ہو
جرم و خطا سے، اِس کی سزا سے بچائے کون

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُدّعا یہ ہے دِلِ بے مدّعا میں جلوہ گر   نعت اور تحمید ہو فکرِ رَسا میں جلوہ گر
فَتَرضٰی اور تَرضٰھا سے واضح ہو گی   مرضئ خالق ہے آقا ﷺ کی رِضا میں جلوہ گر

رب کی خوشنودی، رِضائے سرورِ کون و مکاں ﷺ — ہے وفورِ لُطف و اکرام و عطا میں جلوہ گر
بے تعلق ہر تفاوُت سے ہیں یہ ہر دو صفات — رحمتِ سرکار ﷺ ہے فضلِ خُدا میں جلوہ گر
ہر سزا سے ہو گیا جس سے بچاؤ حشر میں — دو کریموں کا کرم تھا ہر جزا میں جلوہ گر
مالکِ کون و مکاں خالق کے لُطفِ خاص سے — طُرفہ شاہی ہے پیمبر ﷺ کے گدا میں جلوہ گر

دیکھ لو محمودؔ کا مجموعۂ زیرِ نظر
اِس میں ہے نعتِ نبی ﷺ حمدِ خُدا میں جلوہ گر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعر جو مصطفیٰ ﷺ کا قصیدہ نگار ہے — تحمید گوئی دِل سے اُسی کا شعار ہے
حمدِ خُدا و نعتِ پیمبر ﷺ شعار ہے — محمودؔ اُنھی سے اپنا ہر آغازِ کار ہے
دُنیا میں جائے امن و سکون و طمانیت — یا بارگاہِ رب یا نبی ﷺ کا دیار ہے
سنّت پہ چل کے، رب کی عبادت کِیا کرو — یہ ایک کام ہی سببِ اِفتخار ہے
اَسرار جس پہ کُھل گئے اسرا کی رات کے — وحدت کا راز بس اِسی پر آشکار ہے
حمد و ثنائے رب ہو یا نعتِ حضور ﷺ ہو — میری عروسِ فکر کا سولہ سنگھار ہے
ہیں پھول مُشکبار جو نعتوں کے ہر طرف — ''یا رب! ترے کرم سے یہ ساری بہار ہے''

جس کو سراغِ منہجِ حمدِ خُدا مِلا
محمودؔ وہ حضور ﷺ کا مِدحت نگار ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آمدِ سرورِ کونین ﷺ ہے حُجّت تیری — مالکُ الملک، ظہور اُن ﷺ کا ہے حکمت تیری
یہ تو نُکتہ مُجھے قُرآن نے سمجھایا ہے — میرے سرکار ﷺ کی طاعت ہے اطاعت تیری
ذات کی کُنہ کو کوئی اور تو کیسے پاتا — صرف سرور ﷺ کو ہے معلوم حقیقت تیری
اپنے محبوب ﷺ کی مِدحت پہ لگایا مُجھ کو — ہے کرم تیرا، عطا تیری، عنایت تیری
معجزے جتنے بھی سرور ﷺ نے دِکھائے، اُن میں — ہے جلالت تری، قُدرت تری، طاقت تیری

میں نہ کیوں اُن سے تری رحمتِ تامہ مانگوں
میرے سرکار ﷺ سراپا ہُوئے رحمت تیری

اِک یہ اعزاز پیمبر ﷺ ہی کو بخشا تُو نے
ورنہ دیکھی ہے کِسی شخص نے صُورت تیری؟

تُو درود اپنے پیمبر ﷺ پہ پڑھے جاتا ہے
اِک یہی ہم کو نظر آئی ہے عادت تیری

کچھ عیاں اِس کو تُو فرمایا ہے "اَوْ اَدْنٰی" نے
شرحِ قوسین میں پنہاں تھی جو قُربت تیری

میں درِ سرورِ عالم ﷺ پر ٹھکانا کر لوں
مُجھ کو مِل جائے الٰہی، جو اجازت تیری

سارے عاصی درِ سرکار ﷺ پہ حاضر ہو جائیں
ہم نے قُرآن میں پائی ہے ہدایت تیری

تیرے محبوب ﷺ کی حُرمت پہ یہ قُرباں ہو جائے
جان میری کہ ہے دراصل امانت تیری

نعت کو حمد میں محمودؔ نے شامل رکھّا
تیرے محبوب ﷺ کی مِدحت ہے کہ مِدحت تیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولا! سرکار ﷺ سے اُلفت ہے انوکھی تیری
اُن ﷺ کے مضمون پہ پھب جاتی ہے سُرخی تیری

رُوبرو صرف ملاقات تھی اُن کی، تیری
ورنہ کرتی تھی بھسم ایک تجلّی تیری

تُو نے مالک! اُنھیں اپنے سے وہ قُربت بخشی
ہے رِضا سرورِ کونین ﷺ کی، مرضی تیری

اُن کا فرمان بھی یوں واجب الاذعان ہُوا
بات سرکار ﷺ کی ہے بات یقینی تیری

تیری موجودگی پر اُن ﷺ کی شہادت موجود
اُن ﷺ کی عظمت پہ دَلالت ہے گواہی تیری

عام پیغام ہُوا تیرا نبی ﷺ کے دَم سے
ذاتِ سرکار ﷺ ہُوئی جب سے پیامی تیری

قُرب تیرا ہے قریب آپ ﷺ کے ہونا مالک!
دُوری سرکار ﷺ سے گویا کہ ہے دُوری تیری

ایک فرمایا ہے دونوں کو نظر والوں نے
حاضری آقا و مولا ﷺ کی، حضوری تیری

خود تو دیکھا ہے نہ مَیں نے، نہ کِسی نے تجھ کو
اُن ﷺ کے فرمانے سے پہچانی ہے ہستی تیری

خود کو رکھّا ہے یُصَلُّوْن کی صف میں تُو نے
اور عادت ہی نظر آئی نہ کوئی تیری

بات کرنے کی وہاں آپ ﷺ کریں گے جرأت
جب لگی حشر کے روز کچہری تیری

اُس کو سرکار ﷺ کا مدّاح و محبّ پایا ہے
جس کِسی کو بھی محبّت ہے حقیقی تیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھ میں یہی بات آئی تری — ہے "مَا یَنطِقُ" خوشنوائی تری
گواہی نبی ﷺ نے جو دِی ذات کی — تو شاکر ہے اُن کی، خدائی تری
مُسلّم ہے تبلیغِ سرکار ﷺ سے — بڑائی تری، کبریائی تری
جو جَاءُوکَ فرمایا تُو نے تو تھی — نبی ﷺ کی طرف رہنمائی تری
سِوا تیرے محبوب ﷺ کی ذات کے — کِسی نے حقیقت نہ پائی تری
تُو دیتا ہے اور بانٹتے آپ ﷺ ہیں — ہے اُن ﷺ کی گدائی، گدائی تری
جو ناموسِ سرور ﷺ پہ قُرباں ہُوئی — وہ ہُوئی گویا خلقت فِدائی تری
بنایا نبی ﷺ کا مُجھے اُمّتی
عنایت ہے یہ اِنتہائی تری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں رب کے سِوا معبود کوئی — نبی ﷺ ہیں اور نہیں مقصود کوئی
فقط اِتنی ہے اِسرا کی حقیقت — کوئی شاہد ہے تو مشہود کوئی
سِوا میرے رسولِ محترم ﷺ کے — نہیں ہے وجہِ ہَست و بُود کوئی
بیانِ حمد و نعتِ مصطفیٰ ﷺ میں — نہیں کوشش مِری بے سود کوئی
کرم ربّ و پیمبر ﷺ نے کِیا ہے — ہُوئی جو آنکھ نم آلود کوئی
محبّ خالق ہے تو محبوبِ سرور ﷺ — نہ سمجھا تو ہُوا مردُود کوئی
محمد ﷺ کی جو ہے تلقین، مالک!
تو ہے حامد تیرا، محمودؔ کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"مصروفِ حمد جب کبھی میرا قلم ہُوا" — مدحِ نبی ﷺ میں اِک نہ اِک مصرع رقم ہُوا

ابرِ عنایت اُس پہ خُدا کا برس پڑا — یادِ رسولِ پاک ﷺ میں جو دِیدہ نم ہُوا

اُس کو بُلندیاں نہ عطا کیں غفور نے — سر جو مَواجِہَہ پہ پہنچ کر نہ خم ہُوا

میں نے کوئی سوال جو سرکار ﷺ سے کِیا — مُجھ پر کرم خُدا کا، خُدا کی قسم ہُوا

جب بارگاہِ ربّ و نبی ﷺ کا کِیا ہے قصد — ساماں پلک جھپکتے میں سارا بہم ہُوا

لب پر ترے نہ حمد، نہ نعتِ حضور ﷺ ہے — یکساں ترا وجود ہُوا یا عدم ہُوا

وہ جس نے پھول پیش کیے حمد و نعت کے — قسمت میں اُس کی سُنبلستانِ اِرم ہُوا

ربّ نے دِکھایا اپنا اور اپنے نبی ﷺ کا گھر — اُس کو، جسے حجاز نہ جانے کا غم ہُوا

محسوس جب ہُوا کہ نبی ﷺ دِل میں آ گئے — فضلِ خُدائے پاک سے یہ دِل حَرم ہُوا

آواز قُدسیوں کی یہ گونجے گی حشر میں — لوگو! لوائے حمد نبی ﷺ کا عَلَم ہُوا

محمودؔ میں حصارِ عطائے خُدا میں تھا
مدحِ نبی ﷺ میں شعر جو اِک صُبح دَم ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھتی ہے ساری دُنیا یہ کہ تیرے حکم پر — کر رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ تقسیم گنجینہ ترا

تیرے محبوبِ مکرّم ﷺ کی سفارش کے طفیل — متّقی، عاصی ترا ہے، بینا، نابینا ترا

مالکِ کُل! اِس میں جو نشّہ ہی ہے، وہ سرور ﷺ کا ہے — مَے تری ہے، جام تیرا ہے، تُو ہے بینا ترا

یہ شبِ اِسرا تری یکتائی کا اِعجاز تھا — سامنے سرکارِ والا ﷺ کے تھا آئینہ ترا

اِن میں کرتا ہوں زیادہ وِردِ صلّی اللہ مَیں — پیر ہے سرکار ﷺ کا دِن اور آدینہ ترا

ناپسندِ خاطرِ ربّ و نبی ﷺ ہے، دیکھ لے — یہ حَسَد تیرا، یہ تیرا بُغض، یہ کینہ ترا

تو جو مومن ہے تو ذکرِ خالق و سرکار ﷺ کر
ورنہ اے محمودؔ ہے بے فائدہ جینا ترا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ رکھا جو اِسرا میں پردہ خُدا نے
کِیا اُونچا آقا ﷺ کا رُتبہ خُدا نے

نہ ثانی، نہ ہمسر نبی ﷺ کا بنایا
نہ پیدا کِیا اُن ﷺ کا سایہ خُدا نے

ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا دَر دِکھا کر
سکھایا عقیدت کا معنیٰ خُدا نے

عطا کر کے اپنے خزانے نبی ﷺ کو
کیا اُن ﷺ کا سب کو منگتا خُدا نے

ہر اِک مُذنِب و معصیت کوش پر بھی
نبی ﷺ کو کیا لُطف فرما خُدا نے

ہے ناموسِ سرکار ﷺ پر مرنا، جینا
سکھایا ہمیں مرنا جینا خُدا نے

عطا کی ہے محمودؔ مُجھ کو زباں بھی
مگر رکھا طیبہ میں گونگا خُدا نے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنیں فضلِ خداوندِ جہاں سے قسمتیں اپنی
جو قائم ہو گئیں محبوبِ حق ﷺ سے نِسبتیں اپنی

بڑی نعمت ہے اُمّت میں نبی ﷺ کی بھیجنا ہم کو
خُدا نے اِس سے ہی باقی عطا کیں نعمتیں اپنی

"فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ" سے اِتنا صاف ظاہر ہے
رسولِ پاک ﷺ کو بخشیں خُدا نے قُربتیں اپنی

نبیٔ پاک ﷺ کی صُورت میں بھیجیں کائناتوں میں
مجسم کر کے ربِّ لَم یَزَلْ نے رحمتیں اپنی

اُنھیں اَفشا کیا تو اُس نے صرف اپنے پیمبر ﷺ پر
خُدا نے ویسے تو اَخفا میں رکھیں خلوتیں اپنی

جلالِ کبریا، اِکرامِ محبوبِ خُدا ﷺ دیکھا
جو دیکھیں مکّہ و طیبہ میں ہم نے حیرتیں اپنی

پہنچتے ہیں وہاں اللہ کے اَلطافِ بے حد سے
مدینے میں نکل جاتی ہیں ساری حسرتیں اپنی

مدینہ اور مکّہ کے مراکز کی طرف ساری
ہمیں مرکوز کرنی چاہیے ہیں اُلفتیں اپنی

نبی ﷺ کے دشمنوں پر بھی نہیں بھیجا عذاب اب تک
مِرے مالک! تُجھے معلوم ہوں گی حکمتیں اپنی

نبی ﷺ کا واسطہ تُجھ کو خُدایا! اُن کو عزت دے
مُسلماں اب گنوا بیٹھے ہیں ساری شوکتیں اپنی

خُدا اُس کو وقار و تمکنت اِک بار پھر دے گا
جو کر لے گی درست آقا ﷺ کی اُمّت نیّتیں اپنی

بچایا ہم کو حمد و نعت نے محمودؔ محشر میں
نہ کیوں آتیں ہماری کام آخر مِدحتیں اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے دِل سے پُوچھ لو اِسرار فطرت کا ثبوت
رحمتِ طیبہ کا، کعبے کی جلالت کا ثبوت

اہمیت محبوب ﷺ کی مرضی کو جب دیتا ہے وہ
اور بھی کچھ چاہیے خالق کی چاہت کا ثبوت

اُن کی بعثت کو جو احساں آپ فرماتا ہے رب
آمدِ سرور ﷺ ہے ہم پر اُس کی شفقت کا ثبوت

روشنی کعبہ و طیبہ کی جو اُتری آنکھ میں
جو بھی تھا، وہ گم ہُوا اَندر کی ظلمت کا ثبوت

کیا ترا ایماں ہے رب پر اور نبی ﷺ پر، سوچ لے!
خود عمل لاتا ہے آگے اپنی نیّت کا ثبوت

یہ تریسٹھ سال کی معصومیت کا ذِکر ہے
دے دیا خاِلق نے خود آقا ﷺ کی عصمت کا ثبوت

دیکھ لو اے ہمدمو! ہے میری تحمیدِ خُدا
نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ سے میری رغبت کا ثبوت

فاصلہ قوسین کا پہلے تھا، وہ بھی گھٹ گیا
اور بھی ہو گا کوئی آپس کی قُربت کا ثبوت؟

حمدِ خلاّق جہاں ہے اور نعتِ مصطفیٰ ﷺ
میرے غور و فکر کا، فہم و فراست کا ثبوت

رب نے مَنوایا اُنھیں صادِق سبھی کُفّار سے
جن کی ہر ہر بات تھی حق و صداقت کا ثبوت

سوچنا، معراج جسمانی تھی اُن ﷺ کی یا نہ تھی
یہ تو گویا مانگنا ہے رب سے قُدرت کا ثبوت

خالقیّت اُس کا حق، محبوبیت اِن ﷺ کی بجا
کوئی احمق ہی تو پوچھے گا حقیقت کا ثبوت

یہ کرم رب کا ہے، رحمت ہے نبیٔ پاک ﷺ کی
میرے ہر مجموعے کے اندر ہے نُدرت کا ثبوت

رب اِسے ہر سال پہنچاتا ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
ہے یہی محمودؔ کی زاری کا، منّت کا ثبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک برقی رَو لپکتی ہے مِرے احساس میں
جلوہ فرما تُو ہے میرے پردۂ اِنفاس میں

اِلتجا یا آپ تُو سُنتا ہے یا تیرے نبی ﷺ
نکبت و اِدبار میں، کُلفت میں، غم میں، یاس میں

کیوں نہ بن جائے ہماری زندگی بھی اِک مثال
یاد تُجھ کو گر رکھیں خوشحالی و اَفلاس میں

فضل تیرا اور ترے محبوب پیغمبر ﷺ کا ہے
آ بسا جو طیبہ و کعبہ دلِ حسّاس میں

تو ہویدا ہے اگر عُسرت زدوں کی آہ سے
بس گیا ہے مُتّقی اشخاص کی بُو باس میں

مصطفیٰ ﷺ کی برتری مَنوانے کو تُو نے لیا
ایک پُختہ عہد نبیوں علیہم السلام سے بھرے اِجلاس میں

مِلّت بیضا کا ہے روح و رواں تیرا خیال / تیرے دَم سے زندگی ہے قوم کی ہر آس میں

تُو نے سرکارِ دو عالم ﷺ میں اِنھیں یکجا کیا / وہ خصائص جو تھے نُوح علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام والیاس علیہ السلام میں

کیوں نہ مِل جائے اُسے لَا تَقْنَطُوْا کی پھر نوید / جب اُتر آئے کرم تیرا نگاہِ یاس میں

جو دِلوں میں واقع حُبِ سرورِ کونین ﷺ ہے / جانچ لے گا تو اُسے میزان کے مقیاس میں

تیرے ہی دَم سے طبائع میں بھی پیدا انقلاب / ہے تنوُّع لذّتوں کا گر تمام اَجناس میں

ذرّہ طیبہ کو دی خوبی جو تُو نے وہ کہاں / لعل میں، یاقوت میں، گوہر میں یا الماس میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشعار میں مقامِ خُدا و نبی ﷺ کا پاس / موزونیتِ طبعِ محقّر کی ہے اَساس

اَنوار تیرے آئے نظر، اے مِرے کریم! / کعبے کے اِردگرد یا روضے کے آس پاس

مومن ہُوں اور تیرے ہی اِرشاد پر مُجھے / رافت کی اور رحیمی کی سرکار ﷺ سے ہے آس

یا رب! جو کاربند ہے احکام پر ترے / بے شک وہی ہے سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کا داس

بندے، ترے حبیب ﷺ کے دِیدار کے لیے / میدانِ حشر کی طرف دوڑیں گے بے ہراس

ربِّ غفور! اُن پہ تُو راضی ہُوا ہے یوں / سرکار ﷺ کے صحابہ رحمۃ اللہ علیہ تھے اُن کے ادا شناس

تیری کلیم علیہ السلام تک رہی ہیں لن ترانیاں / اِک ذات ہے نبی ﷺ کی، جو تیری ہے رُوشناس

اِس کے سرِ عزیز پہ سایہ خُدا کا ہو / جس کے بدن سے آئے دیارِ نبی ﷺ کی باس

نُکتہ ترے حبیب ﷺ کی وہ ذاتِ پاک ہے / مرکوز جس پہ ہو گئے پانچوں مِرے حواس

یہ دفن ہو بقیعِ مقدّس کی خاک میں / محمودؔ کی ہے ربِّ جہاں! تجُھ سے اِلتماس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ہیں قُرآں سے اَلقاب ظاہر / لقب سب کے سب تھے جہاں تاب ظاہر

مِرے کبریا کی عطا سے ہُوئی ہے / مدینے میں تعبیرِ ہر خواب ظاہر

خُدا نے بہت علم بخشا نبی ﷺ کو — کیے اُن ﷺ پہ ارحام و اصلاب ظاہر
خُدا کے کرم سے نبی ﷺ پر ہُوئے ہیں — سرِ آسماں اور تہِ آب ظاہر
دیا حکم توقیر و عزّت کا اُن ﷺ کی — کیے رب نے یوں اُن ﷺ کے آداب ظاہر
مطیعِ خُدا و نبی ﷺ ہیں جو، اُن پر — ہوئی اصلِ خورشید و مہتاب ظاہر
یہ دیکھو، لیا اسمِ ربّ و پیمبر ﷺ
وہ دیکھو، ہُوا خُلد کا باب ظاہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُجھ کو بتا رہا ہے یہ وِجدان بالیقیں — رحمت نبی ﷺ ہیں اور خُدا رحمان بالیقیں
کیا لُطفِ کبریا کا یہ مُجھ پر اثر نہیں — نعتِ نبی ﷺ جو ہے مِری پہچان بالیقیں
مدحِ نبی ﷺ کلامِ خُدا میں جو کی گئی — ہے مصطفیٰ ﷺ کی شان کے شایان بالیقیں
متنِ سخُن میں نعت جھلکتی ہے، اور مَیں — دیتا ہوں اِس کو حمد کا عنوان بالیقیں
سرکار ﷺ کے ظہور پہ ہونا نہ مُنبسط — احسانِ کبریا کا ہے کُفران بالیقیں
جس لب سے نکلے لفظ احادیث کے سبھی — جاری ہُوا وہیں سے تو قُرآن بالیقیں
محمودؔ دی ہے جو اُنھیں ربِ کریم نے
اُس عظمتِ حضور ﷺ کو تو مان بالیقیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”ہر چیز کو جہاں میں قُدرت نے دلبری دی“ — یہ دلبری ولیکن بوساطتِ نبی ﷺ دی
تخلیق کائناتیں کیں مصطفیٰ ﷺ کی خاطر — یوں، حیثیت اُنھی ﷺ کو خالق نے مرکزی دی
سرکار ﷺ کے قدم جب اِسرا میں آئے اِن پر — تو مالکِ جہاں نے تاروں کو روشنی دی
طائر جو حمد و نعتِ سرور ﷺ میں چہچہائے — باغِ جہاں میں پودوں کو رب نے غنچگی دی
”مَا زَاغَ“ کے مناظر کوئی نہ دیکھ پایا — رُویت اُنھیں خُدا نے اِسرا میں جس گھڑی دی
خالق نے سب سے پہلے سرکار ﷺ کو بنایا — یوں بھی تو رب نے سب پر آقا ﷺ کو برتری دی

میں حمد تیری یا رب! کہتا ہوں یوں کہ تُو نے ۔۔۔ باب سُخن میں مُجھ کو نعتیہ شاعری دی
اللہ کی ہے مُجھ پر یہ بھی کرم کی صُورت ۔۔۔ چلتی ہوئی زباں کو طیبہ میں خامشی دی
موقع مِلے تو وَارے ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پر ۔۔۔ محض اِس لیے خُدا نے اِنساں کو زندگی دی
"صَلِّ عَلٰی مُحَمّدْ" میں نے پڑھا ہے، رب نے ۔۔۔ جب بھی کوئی خوشی دی، جب بھی کوئی غمی دی
شہرِ نبی ﷺ میں جس کو حاصِل ہوئی گدائی ۔۔۔ ایسا ہے جیسے اُس کو خالق نے خُسروی دی
کوئی نبی کہاں سے آئے گا اب کہ رب نے ۔۔۔ محبوب ﷺ کو نبوّت دی اور آخری دی

ہم تو ہیں بے حقیقت محمودؔ اپنا کیا ہے
خالق نے انبیاء کی سرور ﷺ کو سروری دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمدِ خُدا سے ہو یہ کرم ربِّ ذوالجلال ۔۔۔ کرتا رہوں میں نعت رقم ربِ ذوالجلال
طیبہ تُجھے تو مکّہ نبی ﷺ کو پسند تھا ۔۔۔ حُرمت نشاں ہیں دونوں حرم ربّ ذوالجلال
تعلیمِ مصطفیٰ ﷺ نے سبق یہ دِیا مُجھے ۔۔۔ سر ہے جو تیرے سامنے خم ربِّ ذوالجلال
ہو تیری یاد دِل میں، تو میرے لبوں پہ ہو ۔۔۔ نعتِ جنابِ شاہِ امم ﷺ ربِّ ذوالجلال
تیرے حبیب ﷺ کی یا تری مدح کے لیے ۔۔۔ مختص رہے یہ مِرا قلم ربِّ ذوالجلال
تقسیم کی ہیں تیرے حبیبِ کریم ﷺ نے ۔۔۔ تُو نے عطا جو کی ہیں نِعَم ربِّ ذوالجلال
فردِ عمل نہ میری دِکھانا حضور ﷺ کو ۔۔۔ نعتوں کا میری رکھنا بھرم ربِّ ذوالجلال
اُس سرزمیں کو تُو نے کِیا ہے عطا وقار ۔۔۔ جس جا پڑے نبی ﷺ کے قدم ربِّ ذوالجلال
راہِ قسم دِکھائی ہے تُو نے رشیدؔ کو ۔۔۔ جانِ نبی ﷺ کی کھا کے قسم ربِّ ذوالجلال

محمودؔ تُجھ سے اور تو کُچھ مانگتا نہیں
طیبہ میں پائے راہِ عدم ربِّ ذوالجلال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس سے تُو نعت پیمبر ﷺ کی لکھائے یا رب ۔۔۔ گیت وہ تیرے عنایات کے گائے یا رب

لُطف و اِکرامِ پیمبر ﷺ پہ جُھکاؤں سر کو — خیال جس وقت ترا قلب میں آئے یا رب
جس نے سرکارِ مدینہ ﷺ سے ہدایت پائی — بس وہی سر کو ترے دَر پہ جُھکائے یا رب
کیسے میں شہرِ پیمبر ﷺ کی ہَوا کو پاؤں — حوصلہ میرا اگر تُو نہ بڑھائے یا رب
تیرے احسانوں میں سرکار ﷺ کی بعثت وہ ہے — اہلِ ایمان پہ تُو جِس کو جتائے یا رب
تیرے ہی لُطف سے اِس کا ہے تدارُک ممکن — دوریٔ شہرِ نبی ﷺ مُجھ کو رُلائے یا رب
تیرے محبوب ﷺ کی اُمّت پہ پڑی ہے مشکل — خوابِ غفلت سے اِسے کوئی جگائے یا رب
وہ جو محمودؔ کی منعوت ہے، تیری ممدوح
اِک وہ ہستی ہے جو ہر دِل میں سمائے یا رب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر اِس طرح لبوں پر ہے فروزاں تیرا — ہے مِرے سرکار ﷺ کے تذکار پہ عنواں تیرا
دستِ سرور ﷺ کو کہا تُو نے کہ وہ تیرا ہے — تیرے محبوب ﷺ کا فرمان ہے فرماں تیرا
جاں وہی جاں ہے جو سرکار ﷺ پہ قُرباں ہو جائے — دِل وہی دِل ہے کہ جس دِل میں ہو اَرماں تیرا
وہ محبّ کیسے نہ سرکارِ جہاں ﷺ کا ہوتا — جو تھا عاشق ترا، شیدا ترا، خواہاں ترا
حکم تو عرش کو سجنے کا نہ کیسے دیتا — میرے آقا ﷺ کے سِوا کون تھا مہماں تیرا
کیسے ممکن ہے، نہ ہوں اِس کی زباں پر نعتیں — ذکر کرتا ہے اگر کوئی سخنداں تیرا
جھلکیاں سیرتِ سرور ﷺ کی ہیں جس بندے میں — ایسے ہر فرد پہ ہے لُطف فراواں تیرا
لفظ تو سارے برآمد ہوئے اُن ﷺ کے منہ سے
اُن میں آقا ﷺ کی احادیث ہیں، قُرآں تیرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد لب پر جو جاری ہُوئی خود بخود — بن گئی نعت کی شاعری خود بخود
حاضری کعبہ و شہرِ سرکار ﷺ کی — تھی خودی خود بخود، بے خودی خود بخود
دیکھا مینارِ نُور اور میزابِ زر — پاؤں میں آ گئی چاندی خود بخود

قصد میرا تھا سرکار ﷺ کے شہر کا — ہو گئی کعبے میں حاضری خود بخود
پے بہ پے مُجھ سے نعتیں جو ہوتی رہیں — یوں سعادت مِلی حمد کی خود بخود
لے چلی سُوئے جنّت مُجھے حشر میں — رب کی تحمید، نعتِ نبی ﷺ خود بخود
قمقمے جلتے دیکھے جو حرمین کے — میرے اندر ہوئی روشنی خود بخود
پڑھ کے قُرآن، میں نے حدیثیں پڑھیں — کیفیّت ایک پیدا ہُوئی خود بخود
دُوریٔ ربّ و محبوبِ رب ﷺ سے ہُوئی — آگہی جو تھی ناآگہی خود بخود
خوش خُدا تھا سفارش سے سرکار ﷺ کی — کام آئی مِری عاجزی خود بخود
امن کے شہر کو جانا مشکل نہیں — نعتِ سرکار ﷺ لے جائے گی خود بخود
اِس کی تعریف ہے اُن کی تعریف سے — بن گئی حمد مدحِ نبی ﷺ خود بخود

محو محمودؔ ہوں حمد میں، نعت میں
اب سنور جائے گی زندگی خود بخود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیتا ہے جس کو اُلفتِ خیر الانام ﷺ تُو — مالک! بُلند کرتا ہے اُس کا مقام تُو
لیتا ہے سب سے عہد تُو سرکار ﷺ کے لیے — کرتا ہے انبیاء علیہم السلام کا اُنھی کو امام تُو
آقا ﷺ سے تو مِلا ہے فقط بالمشافہہ — موسیٰؑ علیہ السلام سے یوں تو کرتا رہا ہے کلام تُو
اِتنا تجھے حضور ﷺ کی عزّت کا ہے خیال — لیتا نہیں پکارنے میں اُن ﷺ کا نام تُو
آقا ﷺ کو دے کے رحمتٌ للعالمیں لقب — دیتا ہے اُن ﷺ کے ہاتھ میں ہر اِنتظام تُو
ممدوح تیرے بھی ہیں وہ، محمودؔ کے بھی ہیں — وہ جن پر بھیجتا ہے درود و سلام تُو

محمودؔ حمد کہتے ہُوئے لایزال کی
بینُ السُّطور نعت کا لایا پیام تُو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں ہے حمد و مدحِ سرورِ کونین ﷺ کرنے کو — کُھلا ہے راستہ میرے مقدّر کے سنورنے کو

قلم کی نوک پر سرکار ﷺ کی تعریف آئی ہے — زباں پائی ہے اے مالک! تری تسبیح کرنے کو
خُدایا! مُجھ کو صبح و شام تُو پائے گا آمادہ — جو ہو آب و ہَوائے مسکنِ سرکار ﷺ مَرنے کو
نبی ﷺ کی مدح میں یا رب! حیات اپنی گزر جائے — اِشارہ حُرمتِ آقا ﷺ کا ہو جاں سے گُزرنے کو
وہاں تو اے خُدا! تیرے نبی ﷺ تشریف لائیں گے — لحد کا کوئی اِک لمحہ نہیں ہے اپنے ڈرنے کو
بحکمِ خالقِ ہر این و آں انگیخت کرتی ہے — درودِ پاک کی محفل فرشتوں کے اُترنے کو
ملک ہیں مادحِ ربّ و پیمبر ﷺ کے جنازے میں — جگہ ممکن نہیں مِل جائے اِس میں تل کے دھرنے کو

کیا ہے تذکرہ قُرآن میں محمودؔ خالق نے
بُلند آقا ﷺ کی خاطر اُن کا ذکرِ پاک کرنے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک تو یہ اے خُدا! عابد ہے، تُو معبود ہے — پھر ترے ممدوح ﷺ کا مادح لبِ محمودؔ ہے
ذکرِ رب ذکرِ نبیٔ پاک ﷺ سے باہر نہیں — مدحِ آقا ﷺ بھی بغیر حمدِ رب بے سود ہے
حمدِ ربّ لَمْ یَزَل، نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ — دو یہی تو کام ہیں جن میں مِری بہبود ہے
چھوڑ کر سرکار ﷺ کا دَر، چلنا کعبے کی طرف — یہ غلط ہے راستہ، یہ سعی نامسعود ہے
تیری رحمت بھی تو ہے سارے جہانوں پر محیط — خالِق و مالک! اگر تُو ہر جگہ موجود ہے
خواہشیں پیشِ خُدا و مصطفیٰ ﷺ تھوڑی سی ہیں — اور کرم دونوں کا ایسا ہے کہ لامحدود ہے
بُعدِ محبوبِ و محبِّ پاک کی تغلیط میں — قصرِ ”اَوْ اَدْنٰی“ میں قُربِ شَاہد و مشہود ہے
اے خُدا! محبوب ﷺ کے صدقے میں مُجھ کو بخش دے — شرمِ عصیاں سے یہ پیشانی عَرَق آلود ہے
کبریا کی حمد کیوں اِس میں زیادہ تر نہ ہو — جب ربیعُ الاوّل آقا ﷺ کا مہِ مولود ہے

ذکرِ رب میں ہونٹ ہیں سُوکھے ہُوئے محمودؔ کے
نعتِ محبوبِ خُدا ﷺ میں آنکھ نم آلود ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موزونیتِ طبع کو خوش قسمتی بنا — مالک! مُجھے تو شاعرِ نعتِ نبی ﷺ بنا

چل میرے دوست! راہِ خُدائے کریم پر
یوں اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ سے زندگی بنا

تیرے نبی ﷺ کا اُمّتی ہوں، پر ہزار حیف
کردار میرا باعثِ شرمندگی بنا

نُورانیت عطا ہو طفیلِ حضورِ پاک ﷺ
میرے خُدا، سیاہی کو تُو روشنی بنا

دِل کے دَریچے شہرِ پیمبر ﷺ کی سمت کھول
میرے لیے سفر سببِ آگہی بنا

تُجھ کو پسند آئے تو بھائے حضور ﷺ کو
وہ حمد و نعت میں تُو مِری شاعری بنا

بارِ الٰہا! تُجھ سے یہی ہے اِک اِلتجا
سچا مجھے حضور ﷺ کا تو اُمّتی بنا

سُنّت پہ مصطفیٰ ﷺ کی مُجھے تُو چلا خُدا!
میرا تخصُّص عاجزی و سادگی بنا

آرام گاہ آخری ہو جنّتُ البقیع
میری قیام گاہ نبی ﷺ کی گلی بنا

آقا ﷺ کے ساتھیوں کا بنوں منقبت نگار
مادح مُجھے عمر رضی اللہ عنہ کا، محبِ علی رضی اللہ عنہ بنا

خالِق! ہے تُجھ سے آخری یہ میری اِلتجا
آقا ﷺ جو چاہتے ہیں، مُجھے تُو وہی بنا

طیبہ میں ہو رشیدؔ نہ ہونے کی شکل میں
میری خودی کو اُس جگہ تو بے خودی بنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ہٹوں راہِ نبی ﷺ سے، ایسی حالت سے بچا
خالِق و مالک! مُجھے تُو اِس ہلاکت سے بچا

اپنا عابد، مدح گوئے سرورِ کونین ﷺ رکھ
ماسوائے مصطفیٰ ﷺ غیروں کی مِدحت سے بچا

مصطفیٰ صَلِّ علیٰ کی مدح میں اِخلاص بخش
اِس حوالے سے کِسی دعوے کی تہمت سے بچا

حکمِ سرور ﷺ پر کروں پُورے میں بندوں کے حقوق
جب نہ ایسا ہو، مُجھے ہر ایسی ساعت سے بچا

جس سے تو راضی نہ ہو، تیرے نبی ﷺ راضی نہ ہوں
ایسے ہر اِک کام سے، ہر ایسی عادت سے بچا

جو ترے محبوب ﷺ کے اَحکام پر چلتے نہ ہوں
میرے مولا! ایسے بدبختوں کی صُحبت سے بچا

حکمِ آقا ﷺ پر عمل کرنے کی ہمّت بخش دے
ہر بُرائی، سب بُرے کاموں کی رَغبت سے بچا

میرے مالک! دے مُجھے جنّت بقیعِ پاک کی
حشر تک تُو یوں مُجھے طیبہ کی فرقت سے بچا

اُن نگاہوں میں نہ آنے دے عمل نامہ مرا
سامنے سرکار ﷺ کے، مُجھ کو ندامت سے بچا

تُو طفیلِ مصطفیٰ ﷺ اُن کو عزیمت بخش دے — یا الٰہی مومنوں کو ہر ہزیمت سے بچا
یہ ترے محبوب ﷺ کی اُمّت ہے خالق، تو اِسے — کُلفت و رنج و بلا، اِدبار و نکبت سے بچا
پنجۂ صہیونیت میں اُمّتِ سرکار ﷺ ہے — اِس کو حکمت سے بچا، تُو اپنی قُدرت سے بچا
واسطہ محمودؔ دیتا ہے ترے محبوب ﷺ کا
مالکِ کُل! قومِ مُسلم کو ہلاکت سے بچا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خداوندا! صلاحیّت عطا کر — مِلَل میں ہم کو حیثیت عطا کر
تُجھے معبود و خالق دِل سے مانیں — وہ احساسِ عبودیت عطا کر
ترے لُطف و عنایت کو جو سمجھے — تجلّی خانۂ حیرت عطا کر
جنھیں اپنا ''وَلی'' گردانتا ہے — ہمیں ایسوں کی تُو قُربت عطا کر
سکوں مُسلم کا رخصت ہو چکا ہے — سکینت اور طمانینت عطا کر
زمانے بھر میں ہم رُسوا ہُوئے ہیں — ہمیں توقیر کا خِلعت عطا کر
مِری حمدیں بھی ہوں محمودؔ نعتیں — خُدایا! فن کو وہ نُدرت عطا کر

خُدایا! یہ بڑی نعمت عطا کر — پیمبر ﷺ کی مُجھے اُلفت عطا کر
ترے محبوب ﷺ کا جو نعت گو ہے — اُسے پروانۂ جنّت عطا کر
مدینے میں پہنچتے ہی نکل جائے — خُدایا! مُجھ کو وہ حسرت عطا کر
پگاہ و شام مُجھ کو، میرے مولا! — درودِ پاک سے رَغبت عطا کر
تمازتِ مہرِ محشر کی بہت ہے — رِدائے مصطفیٰ ﷺ کی چھت عطا کر
نبی ﷺ کے دشمنوں سے ہے لڑائی — ''خداوندا! ہمیں نُصرت عطا کر''
کہے محمودؔ ہر شب نعت مالک!
کم از کم اِتنی تو فرصت عطا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۴واں مجموعۂ نعت

اِلتفاتِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۵ء

صفحات: ۷۲

نعتیں: ۵۴

خاکِ مدینہ کے نام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

موت سے تُو کر مجھے یوں آشنا پروردگار
آئے میری شہرِ طیبہ میں قضا پروردگار

میرے حق میں تُو کرے جب فیصلہ پروردگار
اِس میں بھی شامل ہو آقا ﷺ کی رِضا پروردگار

حمد میں تیری رہوں یکسُو، جہاں کو چھوڑ کر
ذکرِ سرور ﷺ میں رہوں مَیں باوفا پروردگار

منہ نہ موڑیں حشر کے دِن مُجھ سے سرکارِ جہاں ﷺ
زندگی میں تُو نہ ہو جانا خفا پروردگار

اپنا اور اپنے حبیبِ پاک ﷺ کا مدّاح رکھ
مرگ تک رکھ بے نیازِ ماسِوا پروردگار

اُمتِ سرور ﷺ میں مَیں محمودؔ پہلے آ چکا
پھر جُھکا ہے تیرے آگے سر مِرا پروردگار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ شہرِ سیّدِ اَبرار ﷺ اور تم؟
آنکھوں سے اُن ﷺ کے روضے کا دِیدار اور تم؟

کیوں تم نہ اپنی خوبیٔ قسمت کو دَاد دو
فضلِ خُدا، توجہِ سرکار ﷺ اور تم!

منظوری اِس کی شاید عطا کی حضور ﷺ نے
صَلِّ علیٰ الرَّسُوْل ﷺ کا پرچار اور تم

گُفتار تو تمھاری ہے ہر وقت نعت میں
لازم ہوئے ہیں خوبیٔ کردار اور تم

ہر کام میں خُدا و نبی ﷺ کا جو نام لو
ممکن ہے کِس طرح ہے کہ ہو ہار اور تم

طیبہ میں حاضری کی تمنّا کرو تو یوں
دَر پر خموشیٔ لبِ اِظہار اور تم

محمودؔ سوچنا بھی ہے اِس باب میں خطا
آقا ﷺ کا چہرہ، دیدۂ بیدار، اور تم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبّت آقا ﷺ کی دِل پر ہوئی اثر انداز
تو میں نے مالِ جہاں کو کیا نظر انداز

پڑھو تو دِل کی نگاہوں سے سورۂ کوثر
کہ یہ ہے مدحِ پیمبر ﷺ کا مختصر انداز

کیا ہے یادِ پیمبر ﷺ نے دِل میں گھر جب سے
ہوئی ہیں تب سے نگاہیں مِری گُہر انداز

جو اُن ﷺ کے آنے سے پہلے، نہ جانے والی تھی
وہ رات بھی تو بالآخر ہوئی سحر انداز

بروزِ حشر جو کھاتا عمل کا کورا ہُوا
تو ہو گا نخلِ مدیحِ نبی ﷺ اثر انداز

کبھی کبھی تو یہ محسوس ہونے لگتا ہے ہُوا ہے مولوی دینِ نبی ﷺ میں در انداز
اُڑان فکر کی محمودؔ نعت میں کیسی
کہ میرا طیرِ تخیّل ہے بال و پر انداز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چار سُو پھیلی ہوئی رعنائیاں ہیں مرے سرکار ﷺ کی رعنائیاں
منتقل اِسرا نے کیں سرکار ﷺ میں قدرتی و منطقی رعنائیاں
قُربِ "اَوْ اَدْنٰی" پہ مُنتج ہو گئیں داخلی و باہمی رعنائیاں
اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ سے جو ملیں باطنی ہیں معنوی رعنائیاں
یاد آقا ﷺ کو کرو صبح و مَسا پاؤ گے تم ہر گھڑی رعنائیاں
میری روح و جان پہ ہیں پَرتو فگن شہرِ آقا ﷺ کی سَخی رعنائیاں
جن میں خوشبوئے مدینہ ہی نہیں وہ ہیں بے شک کاغذی رعنائیاں
گردِ طیبہ سے جو واضح ہو گئیں ہیں وہ ساری واقعی رعنائیاں
زِشت رُوئی ہے تعلّی نعت میں دے گئی ہے عاجزی رعنائیاں
حُسنِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ ہے قُدرتی اور سب ہیں عارضی رعنائیاں
یادِ آقا ﷺ میں رُخِ محمودؔ پر
دیکھ لیجے شبنمی رعنائیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائی ہیں مصطفیٰ ﷺ کی گلی کی سعادتیں فضلِ خُدا سے ہیں یہ ہمی کی سعادتیں
یہ فیض ہے حضوریٔ شہرِ حضور ﷺ کا پائی ہیں آنکھ نے جو نمی کی سعادتیں
رنج و الم کے مارے ہوئے ساتھیو، چلو طیبہ میں چل کے پاؤ خُوشی کی سعادتیں
عیدِ سعید کہیے قیامت کے روز کو اُس دن ملیں گی دیدِ نبی ﷺ کی سعادتیں
خوشبو مرے حضورِ مکرّم ﷺ نے دی اِسے مقبول ہو گئی ہیں کلی کی سعادتیں

احقر پہ یوں نگاہِ کرم مصطفیٰ ﷺ نے کی — ہیں گریہ ہائے نیم شبی کی سعادتیں
محمودؔ ابرِ لُطفِ نبی ﷺ مُجھ پہ چھا گیا
یہ میری آنکھوں کی ہیں تری کی سعادتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زبانِ قلب سے مدّاحِ سرکار ﷺ کر دیکھو — کرم خالق کا ہو گا، تم جو یہ اِک بار کر دیکھو
نبی ﷺ کی شفقتوں سے اِستفادے کا شرف پاؤ — کسی سے لہجۂ اُلفت میں تم گُفتار کر دیکھو
یہ دیکھو گے کہ تم ہو سایۂ سرکارِ رحمت ﷺ میں — جو متکبّر ہو اِنساں، اُس سے اِستکبار کر دیکھو
نبی ﷺ منظور فرماتے ہیں ہر عرضی غُلاموں کی — تمنّاؤں کا اپنی، تم یہاں اِظہار کر دیکھو
محبت مالِ دُنیا سے نہ کرنا، حکمِ سرور ﷺ ہے — تم اپنے پاس سے اِس کو کبھی دھتکار کر دیکھو
لپکتی آتی پاؤ گے خُدائے پاک کی رحمت — درودِ سرور و سرکار ﷺ کا پرچار کر دیکھو
پیمبر ﷺ خواب میں شاید شرف دیدار کا بخشیں
نگاہِ روح سے طیبہ کا تم دیدار کر دیکھو

....

درِ سرکار ﷺ پر جس نے صدا کی — اُسے آقا ﷺ نے ہر اِک شے عطا کی
ذرا غافل نہ ہو "صَلِّ عَلٰی" سے — تُجھے جو ہو خبر روزِ جزا کی
لگائے وہ مدینے میں گلے سے — عنایت ہو اگر مُجھ پر قضا کی
بقیعِ پاک میں تدفین ہو جائے — یہ اِک خواہش بہر صبح و مَسا کی
درود آغاز میں بھی، ختم پر بھی! — ہوئی پُوری، اگر ایسے دُعا کی
لُٹانا جاں کو ناموسِ نبی ﷺ پر — یہی تو راہ ہے واحد بقا کی
یہ ہے محمودؔ اِسرا کی حقیقت
تھی قُربت آشنا سے آشنا کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جدھر مصطفیٰ ﷺ کی نظر ہو گئی — مشیت کی صُورت اِدھر ہو گئی
جو بات آ گئی یاد سرکار ﷺ کی — کہانی مِری معتبر ہو گئی
کرم جب ہُوا مُجھ پہ غفّار کا — تو نعتِ شہِ بحر و بر ﷺ ہو گئی
چھڑا ذکر جو غیرِ سرکار ﷺ کا — تو جو بات تھی، بے اثر ہو گئی
پُکارا پیمبر ﷺ کو میں نے جُونہی — اُسی وقت اُن ﷺ کو خبر ہو گئی
نقوشِ قُدومِ نبی ﷺ پر چلے — تو شامِ اَلم کی سحر ہو گئی

جونہی دیکھا روضے کو محمودؔ نے
تو رقّت سے آنکھ اُس کی تر ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیں کہوں، مَیں اپنے نبی ﷺ پر پڑھوں درود — دو کام حبّذا، یہ مُقدّر میں رہ گئے
چُپ سادھ لی لبوں نے دیارِ رسول ﷺ میں — آثار پیار کے دلِ مضطر میں رہ گئے
آیا کبھی جلالِ نبُوّت جو جوش میں — پائے نبی ﷺ کے نقش بھی پتھّر میں رہ گئے
آفاق پر مدینے کی تصویر چھا گئی — منظر سمٹ کے سارے اِس منظر میں رہ گئے
ساری فضائے شہرِ نبی ﷺ ہے ضیا فروز — ماہ و نجوم و شمس تو چکر میں رہ گئے
طیبہ میں چند جذبے نظر سے عیاں ہوئے — باقی تمام فکرِ سخنور میں رہ گئے
کچھ تو ریا ہے اور ہے کچھ جلبِ مَنفَعت — کیسے رذائل نعت کے خُوگر میں رہ گئے

محمودؔ کو تو کرنا پڑی ہے مراجعت
کچھ خوش نصیب شہرِ پیمبر ﷺ میں رہ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقوشِ قلب اُبھارے نہ کیوں وہ محضر پر — مدیحِ پاکِ نبی ﷺ فرض ہے سخنور پر
رکھّا ہے جو بحفاظت تمام تُرکی نے — نبی ﷺ کے پاؤں کا ہے نقش ایک پتھر پر
بتا دیے ہیں زمانے کو کُھل کے خالق نے — کیے ہیں فیصلے جو مرضیٔ پیمبر ﷺ پر

یہاں وہاں کی جو سب کامیابیاں چاہے — تو اُس کو چاہیے، پہنچے حضور ﷺ کے دَر پر
وہ جگمگاتے ہیں، تنویر عام کرتے ہیں — نبی ﷺ کا نُور پڑا شمس و ماہ و اختر پر
خلاف ورزیٔ حکمِ نبی ﷺ پہ جو پاؤں — میں ایسے مال کو کیونکر رکھوں نہ ٹھوکر پر
علیل ہوں تو مُجھے بھی شفا کی خواہش ہے — اِسی لیے ہے نظر مصطفیٰ ﷺ کی چادر پر

کہوں میں نعت، بُلایا بھی جاؤں طیبہ میں
مُجھے نہ ناز ہو محمودؔ کیوں مقدّر پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے دام ایک بندہ ہوں میں آنجناب ﷺ کا — کیا مُجھ سے تذکرہ ہے ثواب و عذاب کا
آیا وہ ربِ ہر دو جہاں کی نگاہ میں — راہی ہُوا جو راہِ رسالت مآب ﷺ کا
مُنکر نکیر سُن کے پیمبر ﷺ کی نعتِ پاک — منہ دیکھتے ہی رہ گئے میرے جواب کا
طیبہ میں پائے درسِ وقارِ رسولِ پاک ﷺ — دیکھے جو تُو طلوع وہاں آفتاب کا
تبدیل ہو کے رہ گئی ہیئت جہان کی — ایسا دِیا حضور ﷺ نے دَرس اِنقلاب کا
تُجھ کو درِ رسولِ جہاں ﷺ سے مِلے گا کیا — تیرا اگر نہ ذوق ہُوا اِکتساب کا
دھڑکن کے ساتھ حمد یا نعتِ نبی ﷺ کہے — پہلا سبق ہے یہ مرے دِل کے نصاب کا
آنکھیں ہوئی جو یادِ پیمبر ﷺ میں باوُضو — ہو گا ترشح تُجھ پہ کرم کے سحاب کا
ربِ جہاں نے نام نبی ﷺ کا نہیں لیا — موقع جہاں بھی آیا ہے کوئی خطاب کا
حیدر رضی اللہ عنہ کی آنکھ پل میں صحت یاب ہو گئی — تھا معجزہ حبیبِ خُدا ﷺ کے لُعاب کا

میں قبر میں کروں گا مدیحِ رسولِ پاک ﷺ
آیا جو موقع مُجھ سے سوال و جواب کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب دِل میں ہے عقیدتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ — تب لب پہ ہو گی مِدحتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
ایماں خُدا پہ، شرط ہے اِسلام کی اگر — ایماں کی شرط اُلفتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

سب انبیاءؑ سابقہ میثاق کے طفیل — دیتے رہے بشارتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
جو مانگا، وہ دِیا مُجھے ربِّ کریم نے — لیکن مِلا بدولتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
"تِلْکَ الرُّسُل" کے فقرۂ دلکش سے ہے عیاں — نبیوں علیہم السلام پہ ہے فضیلتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
پندرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں، اور ہے — ضربُ المثل صداقتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
جِن و ملک ہوں یا ہوں طیور و وحوش و اِنس — کِس پر نہیں عنایتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
روزِ نشور ہم پہ کُھلیں گی حقیقتیں — ظاہر جو ہو گی شوکتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
سرکار ﷺ دو کھجوروں سے کرتے رہے "ڈِنر" — یہ بھی ہے ایک سُنّتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
آپس میں ہم رحیم ہوں، دُشمن سے سخت ہوں — یہ ہے ہمیں ہدایتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

ادنیٰ سہی یہ اُمّتی محمودؔ بھی تو ہے
کم تو نہیں یہ نسبتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہو اگر ہدایت احادیثِ پاک سے — پاؤ گے رب کی رحمت احادیثِ پاک سے
جو لائے اپنے خالق و مالک سے مصطفیٰ ﷺ — واضح ہوئی شریعت احادیثِ پاک سے
سمجھے حقیقی معنوں میں دُنیا کے فلسفی — قُرآن کی فضیلت احادیثِ پاک سے
احکامِ کبریا کے منابع یہی تو ہیں — قُرآن کی ہے قُربت احادیثِ پاک سے
اُس پر عمل کرو گے تو پا جاؤ گے فلاح — مِلتی ہے جو نصیحت احادیثِ پاک سے
دُنیا کی ساری دولتیں اُن سے حقیر ہیں — پاؤ گے تم جو دولت احادیثِ پاک سے
قُرآن پاک میں ہیں فرامینِ کبریا — اِس کی مِلی شہادت احادیثِ پاک سے
اللہ سے اور اُس کے حبیبِ کریم ﷺ سے — کامِل ہوئی عقیدت احادیثِ پاک سے
ہر حکمِ رب کی، منہجِ دینِ متیں کی — ظاہر ہوئی ہے حکمت احادیثِ پاک سے

فوز و فلاحِ مردِ مسلماں یہی تو ہے
محمودؔ رکھنا اُلفت احادیثِ پاک سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسین کا بھی فاصلہ اُس نے گھٹا دیا
رُتبہ نبی ﷺ کا اِتنا خُدا نے بڑھا دیا

جو ذوقِ حاضریٔ درِ مصطفیٰ ﷺ دیا
نعتوں کا گویا مُجھ کو خُدا نے صلہ دیا

اِن کو مدیحِ سرورِ دیں ﷺ پر لگا دیا
جس جس کو بھی کریم نے ذہنِ رسا دیا

اپنے قریب عرشِ بریں پر بُلا لیا
رب نے حبیبِ پاک ﷺ کو یہ مرتبہ دیا

جس سے چراغ جلتے چلے جائیں تا اَبد
رب نے نبی ﷺ کی شکل میں ایسا دِیا دیا

پیشِ نظر رِضائے رسولِ کریم ﷺ تھی
خلّاقِ کائنات نے جو فیصلہ دیا

توہین بُولہب نے اگر کی حضور ﷺ کی
قُرآں نے اُس کو فقرہ "تَبَّتْ يَدَا" دیا

میرے حضورِ پاک ﷺ ہیں نُورانیت بدوش
باطل کا دیکھتے ہیں سب بُجھتا ہُوا دیا

سب کی تھی ۹۲ کے عدد تک ہی اِنتہا
گِنتی کا اور ہر سبق میں نے بُھلا دیا

پھر چل دیا دیارِ رسولِ کریم ﷺ کو
پہلے تو صاف میں نے کِیا سب لِیا دیا

رب نے طفیلِ مِدحتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
محمودؔ کو تو اِک دِلِ بے مُدعا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُکتہ اُس شب کا کہاں رب نے کوئی فرما دیا
پردہ اِسرا میں اُٹھا کر بھی، اُسے اِخفا دیا

بے نیاز اس کو تعلّق ہائے دُنیا سے کِیا
مصطفیٰ صَلِّ علیٰ نے جس کو اُنس اپنا دیا

ہم نے اُن ﷺ کے حکم سے کوئی نہ رکھ کر واسطہ
کوکبِ قسمت جو تھا اپنا، اُسے گہنا دیا

جو بقیعِ پاک میں تدفین کی خاطر چلا
اُس کی میّت کو فرشتوں تک نے بھی کندھا دیا

میرے آقا ﷺ کی سخاوت کا عجب انداز ہے
قطرہ مانا گر کِسی نے، آپ ﷺ نے دریا دیا

نعت جس دِن ایک بھی مُجھ سے نہ ہو پائی کوئی
جاننے والوں نے آ آ کر مجھے پُرسا دیا

دیکھ کر امروز میرا رب نے طیبہ میں مگن
میرے ہاتھوں میں کرم کا تمغۂ فردا دیا

جو درودِ پاک کے بارے میں آیا قلب میں
میں نے اُس پیغام کو احباب میں پھیلا دیا

آپ ﷺ سے پہلے بنی آدم پراگندہ رہے
نظمِ اَجزائے معارف آپ ﷺ نے فرما دیا

جالیاں کیا چُومتا، مُجھ کو دِکھائی تک نہ دِیں — ابرِ گوہر بار نے آنکھوں کو یوں دُھندلا دیا
مُجھ پہ ہے محمودؔ یہ رب کے کرم کی اِنتہا
ذوق مُجھ کو حاضریٔ شہرِ طیبہ کا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل ﷺ کے عامِل ہیں اَن گِنت — گویا خُدا کے لُطف کے حامِل ہیں اَن گِنت
ممکن نہیں کہ کوئی بیاں کر سکے اِنھیں — محبوب کبریا ﷺ کے فضائل ہیں اَن گِنت
طے ہوں گی سب توسُّطِ سرکارِ پاک ﷺ سے — عرفانِ ذات کی جو منازِل ہیں اَن گِنت
وِردِ درود سے جو دھڑکتے ہیں روز و شب — چوکھٹ پہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی، دِل ہیں اَن گِنت
احوال جانتے ہیں نبی ﷺ میرے مُلک کے — کم ہیں وسائل اور مسائل ہیں اَن گِنت
اِن میں ریا کی کارگزاری کہاں نہیں — نعتِ نبی ﷺ کی یوں تو محافل ہیں اَن گِنت
محمودؔ ہی تو صرف نہیں اُن ﷺ کا نعت گو
بُستانِ مصطفیٰ ﷺ کے عنادِل ہیں اَن گِنت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات جو کرنی ہو، وہ محمودؔ مت مُبہم کرو — جب کرو مدحِ پیمبر ﷺ میں کرو، مُحکم کرو
وِردِ اسمِ سرورِ عالم ﷺ اگر پیہم کرو — خُرّمی وہ پاؤ، استیصالِ رنج و غم کرو
گُنبدِ خضرا کی یادوں سے کرو شاداب دِل — ذکرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں آنکھ کو پُرنم کرو
جب رسائی ہو حضورِ سرورِ کونین ﷺ میں — آنکھ محوِ اِلتجا ہو اور سر کو خم کرو
چھوڑو مت صبح و مسا وِردِ درودِ پاک کو — عادتِ تقلیدِ ربِّ دہر مُستحکم کرو
اس طرح خوش ہوں گے تم سے محسنِ انسانیت ﷺ — ہو سکے تو کارِ بہبودِ بنی آدم کرو
سانس کی ڈوری کو اِس سے منسلک رکھنا رشیدؔ
جتنی بھی ہو، مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کرو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار رب کا، پیار کی سب صُورتوں سے مختلف
قربِ "اَوْ اَدْنٰی" ہے ساری قُربتوں سے مختلف

اِہتمام اِس کا کِیا رب نے برائے مصطفٰی ﷺ
رفعتِ ذکرِ نبی ﷺ ہے رفعتوں سے مختلف

اس میں تو محبوبیت بھی ہے، نبوّت ہی نہیں
عصمتِ محبوبِ رب ﷺ ہے عصمتوں سے مختلف

پوچھو آقا ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ کیا پائی نہیں
صحبتِ سرکارِ والا ﷺ صحبتوں سے مختلف

دیکھنے والے تو قُدسی تھے، اُنھی سے پوچھ لو
کیا نہیں معراجِ سرور ﷺ حیرتوں سے مختلف

مختصر اور ساری آقا ﷺ کی ثنا سے متّصف
سورۂ کوثر ہے دُوجی سورتوں سے مختلف

اِس میں جاؤ جاں سے، پاؤ زندگیٔ جاوِداں
اُلفتِ سرکار ﷺ ہے سب اُلفتوں سے مختلف

تھے اُویسِ پاک سب سرمایہ داروں سے بڑے
دولتِ عشقِ نبی ﷺ ہے دولتوں سے مختلف

شرط اِتنی ہے، تعلّق ہو نبی ﷺ کے شہر سے
ہے کھجوروں کا مزا سب لذّتوں سے مختلف

یہ تو ہے محمودؔ تقلیدِ خُدائے ہر جہاں
مِدحتِ سرکار ﷺ سمجھو مِدحتوں سے مختلف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندے مصطفٰی صَلِّ عَلٰی کا ذکر کرتے ہیں
وہ گویا دِل سے اپنے کبریا کا ذکر کرتے ہیں

مِری خاکِ مدینہ سے وفا کا ذکر کرتے ہیں
مَلَک محمودؔ جب میری قضا کا ذکر کرتے ہیں

فَتَرْضٰی اور تَرْضٰھَا زبانوں سے نکلتا ہے
نبی ﷺ کے نام لیوا جب رِضا کا ذکر کرتے ہیں

محبّانِ رسولِ پاک ﷺ کا ہم نام لیتے ہیں
کبھی جب صاحبانِ اِتّقا کا ذکر کرتے ہیں

جو زیرِ بحث آتا ہے اثر نعتِ پیمبر ﷺ کا
بُصیری رحمۃ اللہ علیہ جو پائی، اُس رِدا کا ذکر کرتے ہیں

صحت یابی کی خواہش، تن دُرستی کی تمنّا میں
نبی ﷺ کے شہر کی آب و ہوا کا ذکر کرتے ہیں

جنھوں نے سیرتِ سرکار ﷺ کو اعمال میں ڈھالا
مسرّت سے وہی روزِ جزا کا ذکر کرتے ہیں

عقیدت کا اثر جن کو مِری نعتوں سے مِلتا ہے
وہی ہیں جو مِرے ذہنِ رسا کا ذکر کرتے ہیں

علالت کا اگر خدشہ ہمیں محسوس ہوتا ہے
تو شہرِ نُور کے دارُالشّفا کا ذکر کرتے ہیں

حقیقت کو حروفِ اِنتہا تک لے کے آتے ہیں
اگر اپنی فنا، اُنؐ کی بقا کا ذکر کرتے ہیں

نبی ﷺ کی نعت میں تو عاجزی محمودؔ لازم ہے
وہ ہیں بدبخت جو اِس میں انَا کا ذکر کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مادِح و ذاکر خُدا ہے سرورِ کونین ﷺ کا
حَبّذا کیا مرتبہ ہے سرورِ کونین ﷺ کا

نام جب سے لے لِیا ہے سرورِ کونین ﷺ کا
میری جانب اِعتنا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

حشر میں لاحق نہ ہو گی کوئی بھی مشکل ہمیں
فضلِ رب ہے، آسرا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

مُتّبِع عاداتِ سرکارِ مدینہ ﷺ کا ہُوا
اُمّتی جو باوفا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

ایسی اپنائیتیں دُنیا نے کب دیکھیں، سُنیں
وہ ہیں اُس کے، کبریا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

سروری اور بے نوائی ہیں یہاں پر مختلف
شاہ وہ ہے، جو گدا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

میں سمجھتا ہوں کہ خلّاقِ دو عالم کے سِوا
ہر کوئی ناآشنا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

روزِ و شب محمودؔ کے تسکین زا کیسے نہ ہوں
ذکر جب صبح و مسَا ہے سرورِ کونین ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں آ پہنچا تو ہُوں محبوبِ رب ﷺ کے پاک مسکن تک
گماں ہوتا ہے جیسے بند ہو جائے گی دھڑکن تک

رسولِ پاک ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی قسمت کا کیا کہنا
نظر جن کی پہنچ سکتی تھی اُن کے روئے روشن تک

ہم اُن ﷺ کے نام لیوا ہیں تو سچ پر کیوں نہیں چلتے
صداقت مانتے تھے سرورِ عالم ﷺ کی دشمن تک

رسولِ پاک ﷺ کی یادوں میں بھیگے رہنے کا باعِث
کوئی آتش شدائد کی نہ پہنچی میرے دامن تک

رہائی دیجیے قیدِ رذائل سے ہمیں آقا ﷺ
کُھلا مِلتا نہیں محبس میں ہم کو کوئی روزن تک

اِنھیں پھر سے اِسی نیکی کے رستے پر لگا دیجیے
دَھنسے عصیاں کی دَلدل میں مسلماں آج گردن تک

یہی اِنسانیت ہے، مومنیّت ہے، محبّت ہے
لُٹانا اسمِ سرکارِ جہاں ﷺ پر اپنے تن من تک

یقیں جن کو نہیں محمودؔ امدادِ پیمبر ﷺ پر
بھٹکتے جا رہے ہیں لوگ وہ تخمین تک، ظن تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زاہد لگا وہ شخص مجھے، پارسا لگا ۔۔۔ مدّاحِ حبیبِ خُدا ﷺ میں جو آ لگا
جس نے سر اپنا ذکرِ نبی ﷺ پر جُھکا دیا ۔۔۔ مُجھ کو وہ اپنے آپ سے بھی کچھ بڑا لگا
جس نے نبی ﷺ کی بیچ بھنور میں دُہائی دی ۔۔۔ اِس کا سفینہ دَم میں کنارے پہ جا لگا
رب نے لگا دیا ہے درودِ حضور ﷺ پر ۔۔۔ مُجھ کو یہ نعتِ سرورِ کُل ﷺ کا صِلہ لگا
جس کے بیاں میں حُبِّ نبی ﷺ کا نہ تھا سَبَق ۔۔۔ وہ مولوی تو دین کا بہروپیا لگا
جو کچھ مِرے کریم ﷺ نے فرما دیا، مُجھے ۔۔۔ وہ ربِّ ذُوالجلال ہی کا فیصلہ لگا
زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا کارنامہ مِرے دِل پہ نقش ہے ۔۔۔ وہ بادشاہ مُجھ کو نبی ﷺ کا گدا لگا
جس کو صحابیت کے شَرَف کی سَند مِلی ۔۔۔ سرکارِ ﷺ کے مقام سے وہ آشنا لگا
فقرہ نہ جس نے آپ ﷺ کے شایانِ شان کہا ۔۔۔ وہ شخص مُجھ کو حد سے زیادہ بُرا لگا

جس نے درودِ پاک کی کثرت شعار کی
فی الفور اُس کے سینے سے محمودؔ جا لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عزّت مُجھے ثنائے پیمبر ﷺ کی کیا مِلی ۔۔۔ اِک دولتِ تدبُّر و فہم و ذکا مِلی
محمودؔ جس کو طیبہ میں آ کر قضا مِلی ۔۔۔ گویا اِسی جگہ پہ بہشت اُس کو آ مِلی
میری نگاہ قُبّہ خَضرا پہ کیا پڑی ۔۔۔ آنکھوں کو اِک اُمڈتی ہوئی سی گھٹا مِلی
وہ کون تھا سِوائے حبیبِ خُدائے پاک ﷺ ۔۔۔ اقصیٰ میں جن کی انبیاء علیہم السلام کو اِقتدا مِلی
میزانِ عدل حکمِ نبی ﷺ کے لیے جمی ۔۔۔ سرتابی کی کِسی نے تو اُس کو سزا مِلی
محبوبِ رَبِّ لَمْ یَزَلْ کی شکل میں ہمیں ۔۔۔ ہستی جو تھی سراپا عطا و سخا مِلی

محمودؔ میں نے اسمِ پیمبر ﷺ لِیا جونہی
اندوہ و درد و رنج و اَلَم سے شفا مِلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارِ الٰہا! اِتنا مُجھے اِعتنا مِلے ۔۔۔ تیرے حبیب ﷺ کا یا ترا آسرا مِلے

اِس سے زیادہ کیا ہمیں معراج کا شعور — قصرِ دنا میں آشنا سے آشنا مِلے
راضی تُو تو اپنے آپ سے اللہ کو سمجھ — تجھ کو اگر حبیبِ خُدا ﷺ کی رِضا ملے
سرکار ﷺ کے قدم کی طرف جو پڑھے نماز — زیرِ قدم نہ کیوں اُسے ظلِّ ھما مِلے
تم اِس کی سربُلندی پر ایمان لائیو — جس شخص کا مُواجہہ پہ سر جُھکا مِلے
دُنیا میں تندرستی مِرے ساتھ ساتھ ہو — مُجھ کو مِلے تو شہرِ نبی ﷺ میں قضا مِلے

گھیرے میں یہ بھی مختلف بیماریوں کے ہے
محمودؔ کو بھی مثل، بُصیری رحمۃ اللہ علیہ رِدا مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات سچ ہے اور یہی میں نے سدا کہی — مداحِ حضور ﷺ سُنی میں نے یا کہی
دِل میں نہیں جزا و صلہ کا خیال بھی — نعتِ نبی ﷺ کہی ہے یا حمدِ خُدا کہی
فرمایا دستِ سرورِ عالم ﷺ کو حق کا ہاتھ — مرضی نبی ﷺ کی، اپنی خُدا نے رِضا کہی
نعتِ حضور ﷺ اُس کا رہا نُکتہ مرکزی — شعر و بیاں میں بات جو صبح و مسا کہی
آقا ﷺ سے معرفت مِلی غفّار کی ہمیں — اِس کے سِوا ہے حق کوئی؟ کہیے خُدا کہی
گنجائش اِس میں شک کی نہ پیدا ہوئی کبھی — ہم نے عطا نبی ﷺ کی خُدا کی عطا کہی

"مَا یَنطِقُ" کا ہے یہی محمودؔ مُدعا
جو بات مصطفیٰ ﷺ نے کہی ہے، بجا کہی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُڑے سرکار ﷺ جب اِسرا سے واپس — تو آئے پردۂ اِخفا سے واپس
نبی ﷺ کے گُنبدِ اَخضر پہ ٹھہری — نظر پلٹی اگر کعبہ سے واپس
جو اُن کے اِذن سے جاتا ہُوں طیبہ — تو آتا بھی ہوں مَیں ایما سے واپس
مقامِ آقا ﷺ کا جو ہم کو بتاتا — کوئی پلٹا نہیں عُقبیٰ سے واپس
نہیں سرکار ﷺ سے اُس کا تعلّق — پھرا جو عہد کے ایفا سے واپس

کِیا خوش ہم نے اپنے کبریا کو — گئے مکّہ کو جب طیبہ سے واپس
کِسی دِن مَیں نہیں آؤں گا آخر — دیارِ آقا و مولا ﷺ سے واپس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتفِ غیبی یہ دیتا ہے نِدا ہر دَور میں — ہیں احادیثِ پیمبر ﷺ رہنما ہر دَور میں
میرے آقا ﷺ کا رہے گا حشر تک سکّہ رواں — حکمراں کوئی نہیں اُن کے سِوا ہر دَور میں
حفظِ نامُوسِ نبی ﷺ کے واسطے ہے رہنما — غازی علم الدّین رحمۃ اللہ علیہ کا ذوقِ وفا ہر دَور میں
ہر زمانے کے علالت آشنا پہنچے وہاں — ہے دیارِ مصطفیٰ ﷺ دارُالشفا ہر دَور میں
باقی سب رستے فنا منزل، فنا حاصِل رہے — راہِ سرور ﷺ ہی رہی راہِ بقا ہر دَور میں
باقی دُنیا میں بہار آتی، خزاں آتی رہی — سرورِ عالم ﷺ کا ہے گُنبد ہرا ہر دَور میں

محسنِ انسانیت محمودؔ وہ لاریب ہیں
ہے ضروری میرے آقا ﷺ سے وفا ہر دَور میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنسان کو حضور ﷺ نے یوں رَہنمائی دی — خلّاقِ ہر جہاں سے اُسے آشنائی دی
نامِ نبی ﷺ کی جس کِسی نے بھی دُہائی دی — سب مشکلات سے اُسے رب نے رِہائی دی
موسیٰؑ کو کوہِ طُور تک محدود کر دیا — آقا ﷺ کو لامکاں تک رب نے رَسائی دی
خُود اختیاری فقر عطا رب نے یُوں کیا — سُلطانی دی حضور ﷺ کو تو بوریائی دی
خالِق نے مادحانِ نبی ﷺ پر کرم کیا — مال و منال سے اُنھیں بے اعتنائی دی
دُنیا میں تن دُرُستیاں وہ بانٹتا پھرا — بیمار، جس کو میرے نبی ﷺ نے دوائی دی

مجموعہ ہائے نعت کے سایے میں چھپ گیا
محمودؔ نے فرشتوں کو ایسے جھکائی دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیوی رُتبے کا جو اِظہار ہیں اورنگ و تاج — زیرِ پائے چاکرِ سرکار ﷺ ہیں اورنگ و تاج

ناپسندِ خاطرِ سرکارِ ہر عالم ﷺ جو تھا
اُس غرور و فخر کے آثار ہیں اورنگ و تاج

اِکتنازِ زر سے بچنے کو کہا سرکار ﷺ نے
اِکتناز زر کا اِک شہکار ہیں اورنگ و تاج

بوریا سرکار ﷺ کا جن کی نگاہوں میں نہیں
صرف اُن بندوں کو ہی درکار ہیں اورنگ و تاج

جن بھی بختوں کو آقا ﷺ کی توجّہ مِل گئی
ایسے لوگوں کے لیے بیکار ہیں اورنگ و تاج

جس سے بچنے کا دِیا ہے سرور عالم ﷺ نے حُکم
مظہرِ پندار و اِستکبار ہیں اورنگ و تاج

حکم ہے سرکار ﷺ کا معیار اپنے واسطے
غیر معیاری ہیں، دُور از کار ہیں اورنگ و تاج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہی دُھن میں ہے ہر نغمہ مرا گایا ہُوا
شعر جو مُجھ سے ہُوا ہے، نعت پیرایہ ہُوا

عجز کی کُٹیا میں وہ رحمت نبی ﷺ کی پائے گا
قصرِ اِستکبار ہو جس شخص نے ڈھایا ہُوا

جس کو اُلفت تھی رسولِ محترم ﷺ سے، وہ ہُوا
داخلِ ہنگامہ ہائے حشر اِترایا ہُوا

شدتِ احساسِ عصیاں سے نکل سکتا نہیں
میں مدینے میں پہنچ جاتا ہوں شرمایا ہُوا

منقبت جس نے کہی اُمِّ رسولُ اللہ ﷺ کی
میں سمجھتا ہوں، وہ بندہ میرا ماں جایا ہُوا

حدّتِ خورشیدِ روزِ حشر سے خطرہ نہیں
شفقتِ سرکارِ والا ﷺ کا اگر سایہ ہُوا

کامیاب آخر وہی محمودؔ ہو گا دَہر میں
جو نظام آقائے ہر عالم ﷺ کا ہے لایا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعلّق اُن سے رکھ کر پائے گا تو سُود بے شُبہہ
کرائیں گے نبی ﷺ دیدار دیر و زُود بے شبہہ

خُدا نے رَحْمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن اُن ﷺ کو بنایا ہے
تو جاری ہر زمانے پر ہے اُن ﷺ کا جُود بے شبہہ

اطاعت بھی تقاضا ہے پیمبر ﷺ کی محبّت کا
نبی ﷺ کے سامنے اُمّت کی ہے بہبود بے شبہہ

مِلے گا نُورِ قُربت، دُور ہو گا ہر دُھواں تُجھ سے
کہ شمعِ اُلفتِ سرکار ﷺ ہے بے دُود بے شبہہ

جب احکامِ رَسُولُ اللہ ﷺ سے سرتابیاں کی ہیں
بکھر کی رہ گیا اُمّت کا تار و پُود بے شبہہ

اُنھی سے زندگی پائی، اُنھی کے دَر پہ جاں دوں گا
مِری وابستہ ہے آقا ﷺ سے ہست و بُود بے شبہہ

رسولِ پاک ﷺ اس کی مغفرت کا حکم دے دیں گے
ہے مدّاحِ حبیبِ کبریا ﷺ محمودؔ بے شُبہہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے میرے لیے خاص آگہی کر دی
نبی ﷺ کے ذکر سے منسوب ہر گھڑی کر دی

نبی ﷺ کے آنے سے پہلے تو گُھپ اندھیرا تھا
مِرے حضور ﷺ نے دُنیا میں روشنی کر دی

یہ یادِ سرورِ عالم ﷺ کا معجزہ ہی تو ہے
کہ چہرہ پھول کِیا، آنکھ شبنمی کر دی

زیادتی ہے مقدّر کے ساتھ یہ اُس کی
درودِ پاک میں جس شخص نے کمی کر دی

خُدا نے دے کے خوشی حاضریٔ طیبہ کی
ہماری جان ہر اِک رنج سے بَری کر دی

حضورِ پاک ﷺ نے ایسا کرم کِیا مُجھ پر
مِری مدینے میں مقسوم حاضری کر دی

انا، غرور، تعلّیٰ، نہ کچھ تبختُر ہے
نبی ﷺ نے میرے مقدّر میں عاجزی کر دی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے "رَفَعْنَا" سے جو رفعت بے زوال
پائی ہے آقا ﷺ نے شوکت بے زوال

جو جہانوں کے لیے سرور ﷺ کی ہے
ہے خُدا شاہد، وہ رحمت بے زوال

مصطفیٰ ﷺ کی حرفِ "فَضَّلْنَا" سے ہے
سارے نبیوں علیہم السلام پر فضیلت بے زوال

کام جو آئے گی "یَوْمُ الدِّیْن" تک
وہ ہے سرور ﷺ کی ہدایت بے زوال

ہے پیمبر ﷺ کے قُدومِ پاک سے
طیبہ و مکّہ کی حُرمت بے زوال

اقربا علیہم السلام ہوں یا صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے
اُن کی ہے ہر ایک نسبت بے زوال

حَبَّذا، محمودؔ حاصل ہو گئی
اُلفتِ آقا ﷺ کی دولت بے زوال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور ﷺ آپ ہیں روحِ وجود، جانِ وجود
نہیں تھا آپ ﷺ سے پہلے کہیں نشانِ وجود

اُنھی کے دم سے ہے قائم مِرا جہانِ وجود
نبی ﷺ ہیں حاکمِ جاں اور حکمرانِ وجود

مکین پائی ہے اِس میں محبتِ سرور ﷺ
مِلا ہے روح کو جس روز سے مکانِ وجود

یہ پوچھا جائے گا، تُو نے درود کتنا پڑھا
بروز حشر ہُوا جب بھی امتحانِ وجود

رِہائی پا کے یہ پہنچے گا شہرِ آقا ﷺ تک
ہے مُرغِ روح تو محبوسِ آشیانِ وجود

رسولِ پاک ﷺ سے میرا علاقہ قائم ہے
میں ترجمانِ عدم ہُوں کہ قصہ خوانِ وجود

نبی ﷺ کے دَم سے ہے، اُن کے کرم سے ہے محمودؔ
کروں بیان جو بہ اجمال داستانِ وجود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طیبہ میں جو ہے، وہ چشمِ گریاں اور ہے
آگ کا اِس سے جو اُٹھتا ہے، وہ طوفاں اور ہے

خاکِ طیبہ سے شفا سب مانتے ہیں، وہ تو ہے
اِس حوالے سے ولیکن میرا ارماں اور ہے

مصطفیٰ ﷺ کی معرفت رب تک پہنچنا ہے مُجھے
کیا نبی ﷺ کا اور ہے، خالق کا عرفاں اور ہے؟

تا قیامت سلسلہ یہ ختم ہو سکتا نہیں
مُجھ پہ ہر لحظہ حبیبِ حق ﷺ کا احساں اور ہے

کِس طرح استاذ ہو سکتا ہے وہ سرکار ﷺ کا
کیا ہُوا جبریل علیہ السلام کے، گہوارہ جُنباں اور ہے؟

راہِ دُنیا سے رہِ اُنسِ نبی ﷺ ہے مختلف
آرزوئے جادۂ رمزِ آشنایاں اور ہے

میزباں سرکار ﷺ کا محمودؔ ہے خُود کبریا
اور ہیں دُنیا کے مہماں، رب کا مہماں اور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بس وہ ہو سکتا ہے بندہ کاملِ علم و یقیں
جو ہو لُطفِ مصطفیٰ ﷺ سے داخلِ علم و یقیں

رہنمائی وہ عطا فرمائی شہرِ علم نے
ضوفگن جس سے ہُوا مستقبلِ علم و یقیں

عالمِ علمِ خُدائے لَمْ یَزَلْ ﷺ کا فیض ہے
اب دِلِ اِنسانیت ہے مائلِ علم و یقیں

وہ سبق اُمّی لقب محبوبِ حق ﷺ کا ہے کہ جو
قائلِ تشکیک تھے، ہیں قائلِ علم و یقیں

بے یقینی کے بھنوّر میں ہو تو اُن ﷺ کا نام لو
پاؤ گے فی الفور یارو، ساحلِ عالم و یقیں

پوچھیے اصحاب رضی اللہ عنہم محبوبِ خُدا ﷺ سے، کیا نہ تھی
محفلِ آقا و مولا ﷺ محفلِ علم و یقیں

آئے وہ سرکارِ والا ﷺ کی حدیثوں کی طرف
ہو اگر محمودؔ کوئی سائلِ علم و یقیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے جو راہِ نعتِ نبی ﷺ انتخاب کی
یہ ہیں عنایتیں شہِ عالی جناب ﷺ کی

مغرب کو عصر کر کے وہ منہ دیکھتا رہا
طاعت تھی اُن ﷺ کے حکم پر یہ آفتاب کی

سمجھو تو بے شمار ہیں، یعنی ہیں اَن گِنت
شانِ نبی ﷺ میں آیتیں اُمُّ الکتاب کی

میں نے سوالِ قبر پر نعتِ نبی ﷺ پڑھی
بروقت مُجھ کو سُوجھ گئی تھی جواب کی

نعت و درودِ پاک ﷺ میں لیتا ہوں مَیں مزا
نیّت نہیں ہے حاشا مِری کچھ ثواب کی

بیتی نبی ﷺ کی نعت سُناتے ہُوئے مِری
ساعت سرِ نشور جو تھی احتساب کی

محمودؔ پہلی بار جب طیبہ رَسا ہُوا
اُنچاسویں برس مِلی تعبیر خواب کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک ﷺ کا تذکار جس گُفتار میں آئے
خداوندا! وہی میرے لبِ اِظہار میں آئے

زمانہ رُک گیا تھا، تھم گئی ہر جگہ حرکت
مِرے سرکار ﷺ جب خالق کی خلوت زار میں آئے

نبی ﷺ نے عاجزی تعلیم فرمائی ہے اُمّت کو
غضب اللہ کا ہر حرفِ اِستکبار میں آئے

درونِ قبر مَیں رقصِ مسرّت میں مگن ہو جاؤں
حوالہ میرے آقا ﷺ کا جو اِستفسار میں آئے

اَہمّیت مُجھے معلوم ہے جب مدحِ سرور ﷺ کی
تو کیوں غیرِ نبی ﷺ کا ذکر تک اشعار میں آئے

وہاں کی بھی سفارش ہم سے زائر ساتھ لائے ہیں
خُدا کے گھر سے ہو کر آپ ﷺ کی سرکار میں آئے

نبی ﷺ کے نام لیوا اپنے ہیں محمودؔ بے شبہ
جو دشمن ہیں پیمبر ﷺ کے، صفِ اغیار میں آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاتھ جب پھیلائے گا سرورِ ﷺ کے دَامن کی طرف
حشر میں دیکھے گا رب محمودؔ کے مَن کی طرف

اِس کو میرے سرورِ کونین ﷺ سے کیا واسطہ
جو چلا مایا کی جانب، جو گیا دھن کی طرف

جس نے پائے دُوریٔ شہرِ نبی ﷺ کے جیٹھ ہاڑ
آنکھ لگ جاتی ہے اُس بندے کی ساون کی طرف

کیا اثر اِس پر نہیں تسبیحِ صَلَّی اللہ کا
تم لگاؤ کان میرے دِل کی دھڑکن کی طرف

کیوں یقیں تجھ کو نہ ہو سرکار ﷺ کی اِمداد کا
کیوں نظر تیری اُٹھے تخمین کی، ظن کی طرف

اُن کی نظریں بھی نبی ﷺ کے پاؤں کی جانب رہیں
دیکھ سکتے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم رُوئے روشن کی طرف

زندگی پائے گا، تجھ کو چھپانا آئے گا
عندلیبِ زار! چل طَیبہ کے گلشن کی طرف

میری خواہش ہے، پذیرائی مِلے سرکار ﷺ سے
لوگ دیتے ہیں توجّہ شعر کے فن کی طرف

دُوری و مجبوریٔ سرکار ﷺ نے وہ ڈالا اثر
چل پڑا محمودؔ پیغمبر ﷺ کے مسکن کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں تو کھوٹے جو سکّے تھے ہم سے، چل جاتے
پہنچتے طیبہ تو ارمان سب نکل جاتے

درِ نبی ﷺ پہ جو آواز اُونچی ہو جاتی
تو ضائع سارے کے سارے ترے عمل جاتے

اثر جو ہوتا عمل پر نبی ﷺ کی سیرت کا
تمام رنج و الم تیرے سر سے ٹل جاتے

ہم ایسے لوگ تو قدموں سے چل کے جاتے ہیں
جو اہلِ عشق تھے، طیبہ وہ سر کے بل جاتے

درود پڑھتے پہنچتے دیارِ سرور ﷺ میں
اِسی طرح سے سُوئے ربِ لَمْ یَزَلْ جاتے

مدد نہ شاملِ حال آپ ﷺ کی اگر ہوتی
رہِ صَواب سے بندے سبھی پھسل جاتے

عَبَث حساب و کتابِ نشور میں اُترے
پکڑ کے دامنِ سرکار ﷺ کو مچل جاتے

نبی ﷺ کا نام جو محمودؔ لب پہ آ جاتا
زمیں پہ گرنے سے پہلے ہی ہم سنبھل جاتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ سرور ﷺ چھیڑ، ہر اِک داستاں کو چھوڑ کر
حُسنِ معنیٰ دیکھ تو حُسنِ بیاں کو چھوڑ کر

خود الگ بیٹھا ہے ہر شے سے خُدائے اِنس و جاں
عالمِ اِنسانیت میں رازداں کو چھوڑ کر

یوں لگا، جیسے میں خالی جسم کو لے کر چلا
جب چلا آقا ﷺ کے سنگِ آستاں کو چھوڑ کر

جب فرستادے نے دی دعوت اُنھیں اللہ کی
لامکاں کو چل دیے سرور ﷺ مکاں کو چھوڑ کر

میزبانی کی روایت کا تقاضا قُرب تھا
کیوں الگ رہتا کہیں رب میہماں کو چھوڑ کر

طیبہ پہنچا تو بہارِ گنُبدِ اَخضر مِلی
بلدۂ لاہور میں آیا خزاں کو چھوڑ

آ رہا ہوں شہرِ سرور ﷺ میں اکیلا اِن دِنوں
خوش ہوں اِس رستے میں ہر اِک کارواں کو چھوڑ کر

اِس کی آنکھیں ہوں لگی سرکار ﷺ کے دَر کی طرف
جائے جب محمودؔ پُر عصیاں جہاں کو چھوڑ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بتائے طُور موسیٰؑ کی حقیقت
کہے عرش اپنے آقا ﷺ کی حقیقت

سِوا مہمان کے اور میزباں کے
کِسے معلوم اِسرٰا کی حقیقت

ہیں دونوں مُنتسِب میرے نبی ﷺ سے
یہ ہے اِمروز و فردا کی حقیقت

ضمانت مِل گئی محبوبِ رب ﷺ کی
یہ ہے تدفینِ طیبہ کی حقیقت

نہ جب تک مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لو گے
تو کیا جانو گے رؤیا کی حقیقت

پیمبر ﷺ کے علاوہ اور کسی کو
نہیں معلوم عُقبیٰ کی حقیقت

خِرد کھوئیں، اگر ہم جان جائیں
جو ہے یٰسٓ و طٰہٰ کی حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کِسی کو مصطفیٰ ﷺ کا نقشِ پا مِلتا نہیں
منزلِ عرفانِ حق کا راستہ مِلتا نہیں

کیا بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی مثالِ خوش نہیں ہے سامنے
کِس کا کہنا ہے کہ نعتوں کا صلہ مِلتا نہیں

اصطلاحِ رُوئے روشن کیا سمجھ میں آئے گی
گردِ طیبہ سے اگر چہرہ اٹا مِلتا نہیں

گھوم پھر کر ہم نے دیکھے ہیں بہت قُبے مگر
شہرِ طیبہ سا کوئی گنُبد ہَرا مِلتا نہیں

بے تعلُّق چھانتے پھرتے ہو کیا سارا جہاں
کیا مدینے سے بھی خالق کا پتا مِلتا نہیں

کیا افادیّت وہ جانے گا درودِ پاک کی
وِرد جس کے ہاں یہ ہر صبح و مسا مِلتا نہیں

مانگنا سیکھو زبانِ دِل سے، صدرِ روح سے　　دوستو! سرکارِ ہر عالم ﷺ سے کیا مِلتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادمِ در جو ہے محمودؔ تو دَر کِس کا ہے　　نام لیوا ہے سخنور یہ، مگر کِس کا ہے
اوجِ افلاک پہ تم اپنے تئیں پاتے ہو　　کِس جگہ پہنچے ہو، آخر کو یہ دَر کِس کا ہے
جب مددگار قیامت میں پیمبر ﷺ ہوں گے　　ایسی صورت میں عزیزو! تمھیں ڈر کِس کا ہے
لوگ تو سارے ہی روضے کی طرف تکتے ہیں　　دیکھا جاتا ہے وہاں، دیدۂ تر کِس کا ہے
ہجر کس کا ہے، یہ دُوری ہے کہاں کی، آخر　　آنکھ میں اِس کے اثر سے یہ گُہر کِس کا ہے
روز مَیں "صَلِّ عَلٰی" پڑھ کے یہی سوچتا ہوں　　قلب تو میرا ہے، اِس میں یہ گزر کِس کا ہے
جو جُھکا دَر پہ ہے، رُخ اُس کا ہے رفعت کی طرف
دَر یہ کِس ہستی کا محمودؔ، یہ سر کِس کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ رب ﷺ سے اگر نعت میں خطاب رہے　　نظر کے سامنے اللہ کی کتاب رہے
نگاہ میں جو تری، منزلِ مدینہ ہو　　تو تیرے زیرِ قدم جادۂ صواب رہے
اگر ہے چادرِ سرکار ﷺ کی طلب تجھ کو　　نعوتِ کعبہ رضی اللہ عنہ و بُصیری رحمۃ اللہ علیہ سے اِکتساب رہے
نبی ﷺ کے دستِ سخا کو جو تُو رہے تکتا　　ہر ایک شے تجھے ہر وقت دستیاب رہے
کلام جو بھی کہو مِدحتِ پیمبر ﷺ میں　　نبی ﷺ کی نسبتوں سے اُس کا اِنتساب رہے
مِرے گُناہوں کو تم جمع کرتے جاتے ہو　　نظر میں قُدسیو! نعتوں کا بھی حساب رہے
جلالِ کعبہ نے تو خشک کر دیے آنسو
مدینے پہنچے تو محمودؔ آب آب رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہُوا ظاہر تری گُفتار سے　　پیار ہو تو دِل سے ہو سرکار ﷺ سے
نُورِ ایمان و یقیں حاصل کرو　　شہرِ طیبہ کے تجلی زار سے

جنّتِ طیبہ کے جب طالب ہُوئے — واسطہ اپنا ہو کیسے نار سے
سب تھے مُتحیّر مُلک معراج میں — مصطفیٰ ﷺ کی تیزیٔ رفتار سے
مادحانِ مصطفیٰ ﷺ محشر کے دِن — کیوں نہ اُٹھیں گے صَفِ اَبرار سے
ہیں نبی ﷺ کے خادمان و چاکراں — بے تعلّق نکبت و اِدبار سے
جس نے چھیڑا ذکرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ — بات مَیں نے اِس سے کی ہے پیار سے
مصطفیٰ ﷺ چاہیں تو بُلوا لیں ابھی — سارے اندیشے ہیں دُور از کار سے
جانے کیوں، کرتے نظر آتے ہیں لوگ — دُشمنی سرکار ﷺ کے آثار سے
ہو درِ آقا ﷺ پہ ناعِت باادب — کم نہ کوئی نعت ہو معیار سے
بے مثیل و بے عدیل و بے نظیر — تھا کرم سرکار ﷺ کا اغیار سے
دوستو! بددل نہ ہو جانا کہیں — راہِ طیبہ کے کِسی آزار سے

پا لیا محمودؔ نے نُورِ بصر
مسکنِ سرکار ﷺ کے دِیدار سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ اِعزاز کی تفہیم کو — دے دیا کوثر اَلِف نے مِیم کو
حرفِ "مَا یَنْطِقُ" کا یہ مفہوم ہے — عظمتیں آقا ﷺ کی ہیں تسلیم کو
سَیر پر اُن ﷺ کو خُدا جب لے چلا — جُھک گئے افلاک بھی تعظیم کو
کر دیا زیرِ نگیں سرکار ﷺ کے — خالقِ ہر شے نے ہفت اَقلیم کو
ہجر و وصلِ مسکنِ سرکار ﷺ نے — راہ دِکھلائی اُمیّد و بیم کو
سارا قُرآں، ہر حدیثِ مصطفیٰ ﷺ — ہیں فقط اِنسان کی تعلیم کو
نعت میں حدِّ ادب ملحوظ ہو — لفظ ہوں سرکار ﷺ کی تکریم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسا نہیں کہ متّقی ہوتے ہیں سرفراز — آقا ﷺ کے سب غلام ہی ہوتے ہیں سرفراز

خالق کو اور نبی ﷺ کو سمجھتے ہیں ہم کریم ۔۔۔ اِن سے بھی اور اُس سے بھی ہوتے ہیں سرفراز
اپنے ہوں یا پرائے ہوں، بے شبہ و گماں ۔۔۔ آقا ﷺ کے لُطف سے سبھی ہوتے ہیں سرفراز
دے گا مدد نبی ﷺ کا کرم روزِ حشر بھی ۔۔۔ جس سے کہ لوگ جیتے جی ہوتے ہیں سرفراز
سر کو جو اُن ﷺ کے دَر پہ جُھکاتے ہیں بے جھجک ۔۔۔ وہ لوگ ہیں جو دائمی ہوتے ہیں سرفراز
جو روضۂ رسول ﷺ پہ دیتے ہیں حاضری ۔۔۔ جنّت سے وہ تو پیشگی ہوتے ہیں سرفراز

محمودؔ سب سے بڑھ کے ہے سرکار ﷺ کا مقام
ویسے تو حق سے سب نبی علیہ السلام ہوتے ہیں سرفراز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقام کوئی جہاں میں نہیں وہاں کی طرح ۔۔۔ ''نہیں ہے طُور بلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''
جسے بھی دیکھا، اُسے سرفگندہ پایا ہے ۔۔۔ درِ نبی ﷺ پہ جُھکی خَلق، آسماں کی طرح
اِدھر حضوری کی خواہش نے سر اُٹھایا تھا ۔۔۔ نبی ﷺ کے شہر سے آئی نسیم ''ہاں'' کی طرح
نمازِ عشق و محبّت کے واسطے لوگو! ۔۔۔ بُلا رہا ہے درودِ نبی ﷺ اذاں کی طرح
ہُوا جو شہرِ محبّت کے ہجر میں مصرع ۔۔۔ بُکا و آہ کی مانند تھا، فُغاں کی طرح
خُدا کی یہ مِرے سرکار ﷺ سے محبّت ہے ۔۔۔ اُنھی ﷺ کے واسطے ڈالی ہے ہر جہاں کی طرح
نہ جس میں غیرِ پیمبر ﷺ کی کوئی بات مِلے ۔۔۔ کہو تو قصّہ کوئی، میری داستاں کی طرح
خُدا نے شہرِ پیمبر ﷺ کی کھائی ہے سوگند ۔۔۔ نہیں ہے خاک جہاں میں کہیں جہاں کی طرح
کبھی نہ جن میں ہُوا اختلافِ رائے تک ۔۔۔ محبِّ حضور ﷺ کے ہیں ایک خاندان کی طرح
نبی ﷺ کے شہرِ سدا رنگ میں جو آئی ہے ۔۔۔ مِلی ہے موت وہی عُمرِ جاوِداں کی طرح
قدم حضور ﷺ کے اِس پر جو خواب میں آئیں ۔۔۔ تو میرا دِل بھی ہو پُرنُور کہکشاں کی طرح
سروں پر اہلِ وِلا کے، بروزِ حشر تنا ۔۔۔ درودِ سرورِ کونین ﷺ سائباں کی طرح
نہیں کلیم علیہ السلام حبیبِ خُدا ﷺ کے ہم رُتبہ ۔۔۔ ''نہیں ہے طُور بُلند اُن ﷺ کے آستاں کی طرح''

مگن رہا ہے جو محمودؔ مدحِ سرور ﷺ میں
وہ نکتہ بیں کی طرح ہے، وہ نکتہ داں کی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ نے جو نظم لکھی بہرِ فصاحت
وہ نعتِ پیمبر ﷺ میں ڈھلی بہرِ سعادت
جو بات پیمبر ﷺ نے کی بہرِ ہدایت
تیرے لیے لازم ہے وہی بہرِ اطاعت
باعِث تھا وہ میثاق جو خالق نے لِیا تھا
آقا ﷺ کے لیے آئے نبی علیہ السلام بہرِ بشارت
مولُود پہ سرور ﷺ کے، خوشی کیوں نہ منائیں
اِنسان کو وہ صبح مِلی بہرِ مسرّت
محشر کے شدائد کے حقائق میں، خُدا نے
مامور کیا ایک نبی ﷺ بہرِ شَفاعت
سرکارِ بہیں جاہ کے مسکن کی طرف کو
تقدیر مُجھے لے کے چلی بہرِ مسافت
محمودؔ نوا "صَلِّ وَسَلِّمْ" کی ہو جِس میں
پڑھنا تو درود آپ وہی بہرِ عبادت
(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدمین کی طرف سے ہے خورشید کا طلوع
فرماؤ تو بھلا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں
میزاب کا ہے شہرِ نبی ﷺ کی طرف کو مُنہ
میں پوچھتا رہا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں
کعبہ سیاہ، گُنبدِ سرکار ﷺ سبز ہے
کیا کچھ پتا چلا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں
ہاتھ اُن ﷺ کا، ہاتھ ربِ جہاں کا کہا گیا
کوئی بتائے کیا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں
جتنی کشش مدینے میں ہے، اور کہیں نہیں
بتلاؤ تو ذرا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں
بالائے چرخ و عرش کہیں پر گئے نبی ﷺ
بتلائے گا خُدا کہ یہ کیسے ہے اور کیوں
احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل کی ہے شکل کیا
سوچیں تو "رہنما" کہ یہ کیسے ہے اور کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے اُمّتی اپنا وقار کھو بیٹھے
مِلَل میں اُن کا تھا جو افتخار، کھو بیٹھے

زباں پہ سیرتِ سرکار ﷺ ہے، عمل میں نہیں — نگاہِ رب میں یوں ہم اعتبار کھو بیٹھے
جو ناتا قُبّۂ خضرا سے کم کِیا ہم نے — خزاں کو پا لیا ہے اور بہار کھو بیٹھے
اُفُقِ اُمّت سرور ﷺ کے ٹوٹے تارے ہیں — ہمی تو ہیں کہ جو اپنا مدار کھو بیٹھے
ہمارے سامنے کچھ ایسے نعت گو بھی تو ہیں — تعلّیٰ کرتے ہیں، جو اِنکسار کھو بیٹھے
سَبَب حضور ﷺ کے اَحکام سے ہے سرتابی — زمانے بھر میں جو مُسلم وقار کھو بیٹھے
ہمیں تو ذکرِ مدینہ سے صبر آتا ہے — وہ اور ہوں گے جو صبر و قرار کھو بیٹھے

نبی ﷺ کے نام پہ محمودؔ مرنا، جینا تھا
مگر یہی جو تھا اپنا شعار، کھو بیٹھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ ہیں شافع اور سرخیلِ عاصیاں محمودؔ — تو کیوں نہ لائے عقیدت کے ارمغاں محمودؔ
اُنھیں عطا نہ کیے ہوں گے اُس نے کیا اِعزاز — ہوئے حضور ﷺ جو خالق کے میہماں محمودؔ
اُنھی کے لُطف و کرم سے تُو چلتا پھرتا ہے — حضور ﷺ کب نہیں تھے تُجھ پہ مہرباں محمودؔ
چلے تو جاتے ہو ہر سال شہرِ اَنور میں — ادب سے رہنا مدینے میں، میری جاں محمودؔ
کرم جو تُجھ پہ نبی ﷺ نے کیے ہیں، وہ لکھنا — رقم کرے اگر تُو اپنی داستاں محمودؔ
اسے ہو نارِ جہنّم کا خیال بھی کیوں کر — ہے سُوئے جنّتِ طیبہ رواں دواں محمودؔ

یہی ہے اِس کا تخصُّص، یہی ہے فخر کہ ہے
غلام زادۂ سرکارِ دو جہاں ﷺ محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۵واں مجموعۂ نعت

عنایتِ نعت

۹۶ صفحات پر ایک حمد اور ۵۳ نعتیں

سنِ اشاعت: ۲۰۰۵ء

انتساب

قدمینِ مصطفی (علیہ التحیۃ والثناء)

کی طرف سے طلوع ہوتے ہوئے سورج کی عقیدتوں کے نام

اللّٰهم صلّ على محمد وعلى آل محمد

كما صلّيت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللّٰهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

حمدِ باری تعالیٰ

انجام حمد گو کا ہے عافیت سراپا — یہ سُود ہے سراسر، یہ مَنفعت سراپا

پائی فلاح اُس نے، رب کی اَماں میں آیا — ہے اپنی معصیت پر جو معذرت سراپا

اِسرا کی رات رب نے محبوب ﷺ کو بُلایا — قصرِ دَنا میں دونوں تھے محویت سراپا

مالک! یہ دیں تجدُّد کی دستبُرد میں ہے — کچھ ہو چلے ہیں بندے لادینیت سراپا

ربِ کریم! اِس کے چُنگل سے دیں بچانا — اِسلام کی ہے دُشمن صَہیُونیت سراپا

اُن ﷺ کی ثنا و مِدحت تقلیدِ کبریا ہے — رب نے جنھیں بنایا معصومیت سراپا

ایوانِ حمد گوئی میں آ گیا ہے جب سے
محمودؔ بن گیا ہے معروضیت سراپا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تھا اَلم سراسر، رنج و تَعَب سراپا — طیبہ پہنچنے پر ہے مسرُور اب سراپا

میں قُبّۂ نبی ﷺ کے یوں سامنے کھڑا ہوں — وہ سربسر رسد ہے اور مَیں طلب سراپا

قُرآن کے مطابق ہر اُمّتی کے حق میں — رافت ہیں اور رحمت محبوبِ رب ﷺ سراپا

شہرِ رسولِ حق ﷺ میں جس وقت پہنچے زائر — تعظیم ہو مجسّم اُس پر، ادب سراپا

قُربان جس پہ اِنس و جِنّ و ملَک ہوئے ہیں — ہستی نے مصطفیٰ ﷺ کی پایا عجب سراپا

شاعرِ صحابہؓ اُن ﷺ کو ہر روز دیکھتے تھے — لیکن لکھا اُنھوں نے سرور ﷺ کا کب سراپا

محمودؔ کی یہ حالت ہے نعت کے عمل میں
جب تک نیاز یکسر، ہے عجز اب سراپا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُورِ خُدائے برحق ہیں مصطفیٰ ﷺ سراپا — سایہ کہاں سے آئے، جب ہیں ضیا سراپا

ہر قولِ مصطفیٰ ﷺ کا، فرمان ہے خُدا کا — اللہ کی رِضا ہے اُن ﷺ کی رِضا سراپا

اِس واسطے لبوں پر اصحابؓ کی ثنا ہے — اِک ایک کی نظر میں آقا ﷺ کا تھا سراپا

صورت یہ مستقل ہے اِک ربطِ باہمی کی — میں ہوں خطا سراپا، آقا ﷺ عطا سراپا
جب قُبّہٗ نبی ﷺ پر پہلی نظر پڑی تھی — سر کی خبر کسے تھی، میں تھا جُھکا سراپا
شہرِ نبی ﷺ میں مدفن کی ہے اِس بنا پہ خواہش — طیبہ کی جو قضا ہے، وہ ہے بقا سراپا
بھیک اِس سے روشنی کی مانگی ہے قُدسیوں نے — طیبہ کی گردِ رَہ سے جس کا اَٹا سراپا
لُطفِ نبی ﷺ کے طالِب عاصی ہیں سر سے پا تک — دریوزہ گر ہیں اُن ﷺ کے سب پارسا سراپا
شوکت بروزِ محشر یہ ہے درود خواں کی — پیکر ہے کرّوفر کا، اور طنطنہ سراپا
اِس پر بھی دستِ شفقت سرکار ﷺ پھیرتے ہیں — پُتلا جو ہو خطا کا، جو ہو بُرا سراپا
یہ واقعہ ہے، شاعرِ اصحابؓ مصطفیٰ ﷺ نے — لکھّا نہیں ہے اپنے سرکار ﷺ کا سراپا
سب اُمّتی نبی ﷺ کے، بن جائیں بھائی بھائی — ہوں سربسر محبّت، مہر و وفا سراپا

سب حِسّیات اِس کی دائم رہی ہیں ناعِت
محمودؔ کا رہا ہے محوِ ثنا سراپا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے تو تھا رنجیدہ و غم گین سراپا — پہنچا ہوں مدینے تو ہوں تسکین سراپا
مِثل اُس کا، نظیر اُس کی تو ممکن ہی کہاں تھی — خود رب نے تراشا جو خوش آئین سراپا
کیسا ہو، یہ خود آپ سے پوچھا گیا پہلے — آقا ﷺ کا بنا یوں سرِ تعیین سراپا
تخلیقِ عوالم کی ہے توجیہ تو یہ ہے — سرور ﷺ کا ہُوا باعثِ تکوین سراپا
محبوبِ خُدا ﷺ اِس سے بہت پہلے نبی تھے — پھر بعد میں آدم علیہ السلام کا بنا طین سراپا
واحِد اِسی ہستی کو ہُوئی رُویتِ باری — حق ہے کہ پیمبر ﷺ کا ہے حق بین سراپا
خود آپ عمل کرتے تھے فرمانے سے پہلے — کردار ہے سرکار ﷺ کا تلقین سراپا
دُنیا کی دلآویزی کو سرکار ﷺ کا گُنبد — ہے باعثِ آرائش و تزئین سراپا
جو رُتبہٗ سرکار ﷺ سے کم لفظ کہیں گے — ایسوں کے لیے مَیں تو ہُوں توہین سراپا

محمودؔ جونہی نعتِ نبی ﷺ میں نے کہی تھی

سب حور و مَلک بن گئے تحسین سراپا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گردِ طیبہ سے مِرے چہرے کو تابندہ کیا — پیار کی اقلیم کا یوں رب نے باشندہ کیا
زندگیٔ جاوِداں زندوں کو فرما دی عطا — مُردوں کو میرے نبیٔ پاک ﷺ نے زندہ کیا
دیکھ کر ربطِ ولی میرا درود و نعت سے — اُلفتِ آقا ﷺ میں رب نے مجھ کو پایندہ کیا
روشنیٔ لُطف و اکرامِ رسولِ پاک ﷺ نے — کِلکِ قسمت کی سیاہی کو دَرخشندہ کیا
یوں تنوُّع ہے مِرے مجموعہ ہائے نعت میں — میں رہا جویندہ تو خالق نے یابندہ کیا
نعت کے دیوان سارے میں نے آگے رکھ دیے — جب فرشتوں نے عمل نامے سے شرمندہ کیا
حال ہے جس جس کا بھی روشن درودِ پاک سے — اُس نے گویا انتظامِ حُسنِ آیندہ کیا

رب کا یہ اِس کے لیے اعلیٰ تریں اعزاز ہے
نعت کا محمودؔ کو ادنیٰ سا کارندہ کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ سرور ﷺ کے اِستصواب میں اَربابِ فکر — پوچھیں ۔ پائیں خود کو اِستعجاب میں اربابِ فکر
باہمی ربّ و پیمبر ﷺ کا تعلُّق جان کر — اِک تشنُّج پائیں گے اَعصاب میں اربابِ فکر
جو پڑا زیرِ اثر سرکار ﷺ کی انگشت کے — ڈھونڈ لیں گے وہ نشاں مہتاب میں اربابِ فکر
سوچ کر معراجِ سرکارِ جہاں ﷺ کے باب میں — غرق ہیں حیرت کی جوئے آب میں اربابِ فکر
یاد کرتے ہی ریاضِ جنّتِ سرکار ﷺ کو — جنّتِ رضواں کو پائیں خواب میں اربابِ فکر
پا نہیں سکتے حقیقت سرورِ کونین ﷺ کی — عقل دوڑاتے ہیں گو اِس باب میں اربابِ فکر

رب نے جو محمودؔ بخشے ہیں حبیبِ پاک ﷺ کو
غور فرمائیں اُنھی القاب میں اربابِ فکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھتا ہوں مُحبّانِ رسولِ حق ﷺ کو جب اچھّا — مرا محشر میں چاہیں گے نہ کیوں محبوبِ رب ﷺ اچھّا

سب اَجداد کرام اُن ﷺ کے تھے قائم دینِ حقہ پر
مِرے سرکار ﷺ کا حَسَب اچھّا، نَسَب اچھّا

حبیبِ پاک ﷺ کو اپنے، بنی آدم کے محسن کو
دیا مُزَّمِّل و یٰسٓ کا رب نے لقب اچھّا

درودِ پاک پڑھنے والوں کا دیکھا جُونہی حلقہ
رپورٹ آقا ﷺ کو جبریلِؑ امیں نے دی کہ ''سب اچھّا''

رسولِ پاک ﷺ کے مولُود اور معراج پر خوش ہو
ربیع الاوّلِ سرکار ﷺ اچھّا ہے، رجب اچھّا

کریم آقا ﷺ جسے دیکھیں تو فرمائیں کرم مُجھ پر
طرب کی عشرتوں سے مُجھ کو وہ رنج و تعب اچھّا

خُدا کا نام لینا، اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ کرنا
بنا ہے مغفرت کا، رُستگاری کا سبب اچھّا

دُعا کو تم جو ملبوسِ درودِ پاک پہناؤ
جوابِ اِستجاب اُس کا عطا کر دے گا رب اچھّا

بُرا ہے اِنحرافِ پیروئِ سرورِ عالم ﷺ
جسے اپناؤ تقلیدِ پیمبر میں، وہ ڈھب اچھّا

چلیں احکام و فرمودات سرکار ﷺ پر
تو کیوں چاہیں نہ ہم اِک دوسرے کا روز و شب اچھّا

مُجھے محمودؔ کعبے کی جلالت نے یہ سمجھایا
یہاں کا خوف اچھا، شہرِ سرور ﷺ کا ادب اچھّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں سے عرش تک بجتا ہے نقّارہ محمد ﷺ کا
''ظہور اِس عالمِ اِمکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا''

مِری آنکھوں میں بستا ہے، مِرے دِل میں اُترتا ہے
جو قُبّہ ہے محمد ﷺ کا، جو مینارا محمد ﷺ کا

وہؑ ہے روحُ الامیں بھی اور سرخیلِ ملائک بھی
مگر ہرکارہ وہ رب کا ہے ہرکارہ محمد ﷺ کا

کہا جو کچھ خُدا نے، وہ لبِ سرکار ﷺ سے نکلا
ہر اِک سیپارۂ خالق ہے سیپارہ محمد ﷺ کا

محبّت ہے علامت فتح و نُصرت کی، جو سچّی ہو
کہیں پر نام لیوا آج تک ہارا محمد ﷺ کا

کوئی کیا عظمتیں گِنوائے گا اُن خوش نصیبوں کی
کیا کرتے تھے جو ہر روز نظّارہ محمد ﷺ کا

لبوں سے روح تک پر اِس سے طاری کیف ہوتا ہے
خُدا لگتی کہو، کیا نام ہے پیارا محمد ﷺ کا

یہاں شرحِ کلامِ رب بھی ہے، حکمت بھی، دانش بھی
حدیثوں کا ہر اِک فقرہ ہے حق پارہ محمد ﷺ کا

ہیں دِن بچپن کا، آنکھیں بند ہیں اور رب سے باتیں ہیں
جُھلائے جاتے ہیں جبریلؑ گھوارہ محمد ﷺ کا

نبی ﷺ ماہِ ہدایت ہیں، صحابہؓ صُورتِ اَنجم
ہدایت کا ستارہ ہے ہر اَک تارا محمد ﷺ کا

وہ دے دیتے ہیں اِذنِ حاضری محمودؔ عاصی کو
یہ طُرفہ لُطف ہے، اِکرام ہے نیارا محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم یوں رحمت رحماں میں ہے سارا محمد ﷺ کا
’’ظہور اِس عالمِ امکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا‘‘

بہ حرفِ ’’آل عمراں‘‘ تذکرہ مبعوث ہونے کا
خُدا کے دعویٰ احساں میں ہے سارا محمد ﷺ کا

بچاتی ہے رذائل سے ہدایت سرورِ دیں ﷺ کی
فضائل کا اثر اِنساں میں ہے سارا محمد ﷺ کا

بہ فضلِ رب حضوری کے لیے اِنعام اجازت کا
مِرے پھیلے ہوئے داماں میں ہے سارا محمد ﷺ کا

کوئی اچھائی یا نُدرت، کہ حُسنِ معنیٰ جو کچھ ہے
مِرے ہر نعت کے دِیواں میں ہے سارا محمد ﷺ کا

جو دیکھو تذکرہ بینِ السّطور، اَلفاظ میں پنہاں
کلامِ حضرتِ رحماں میں ہے سارا محمد ﷺ کا

بُلایا جا رہا ہوں سُوئے جنّت میں، مگر ایسا
ہر اِک آوازۂ رضواں میں ہے سارا محمد ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لازماً اُس شخص کا سب سے ہے عالی تر دماغ
جس کا ہے یادِ رسولِ پاک ﷺ کا خوگر دماغ

اور تو تصویر کوئی بھی نہیں ٹکتی یہاں
رکھتا ہے محفوظ طیبہ کا ہر اِک منظر دماغ

شعرِ تر نکلیں حبیبِ کبریا ﷺ کی مدح میں
روح کی کیفیتوں کا ہو اگر مظہر دماغ

جو رسولِ پاک ﷺ کے اَلطاف کو سوچا کرے
ایسے خوش بخت آدمی کا سب سے ہے بہتر دماغ

دوری و مہجوریٔ طیبہ کا یہ دیکھا اثر
چشمِ پُرنم، جان پُر اَندوہ اور مضطر دماغ

سیرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ پہ وہ سوچا کرے
عقل دے جس کی مشیّت اور دے داور دماغ

جس کو احساسِ مقام و عظمت سرور ﷺ نہیں
فہم و اِدراک و عمل سے ہے وہ خالی خر دماغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باہَر جو لانا چاہے گا اَندر کی گفتگو
مجھ سے کرے گا شہرِ پیمبر ﷺ کی گفتگو

ممکن کہاں ہے، کوئی قلم بند کر سکے
ہجرِ مدینہ میں دلِ مضطر کی گفتگو

اِس کو عنایت ابرِ مدینہ کی جانیے
ہر اُمتّی کے لب پہ ہے کوثر کی گفتگو

ہو گی پسند، خاطرِ ہر اہلِ دیں فقط
یا ذات کی یا ذات کے مظہر کی گفتگو

فیضِ قدومِ آقا و مولائے کُل ﷺ کی ہے
گر تم سمجھ سکو مہ و اختر کی گفتگو

اِسرا کی بات چیت کو کیا جانیے کہ تھی
بندے کی اور رب کی برابر کی گفتگو

میزاں سے جاری فیصلہ ہونا ہے آخرش
سُن کر حضورِ پاک ﷺ کے تیور کی گفتگو

دیکھا جو ہے بُصیریؒ خوش بخت پر کرم
ہر نعت گو کے لب پہ ہے چادر کی گفتگو

بادِ نسیمِ شہرِ پیمبر ﷺ جو مِل گئی
پھر کیا ضرور ہے کہ ہو صرصر کی گفتگو

شب کو ہوئی جو چاند اور گنبد کے درمیاں
سُن لی رفیق خاں نے وہ منظر کی گفتگو

محمودؔ کائنات کی ہر چیز نے سُنی
بابِ سخن میں اُن ﷺ کے سخنور کی گفتگو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے جو چترِ اِلتفات و رحمتِ سرور ﷺ وسیع
رکھتا ہے دامن بھی اُن کے لطف کا خوگر وسیع

مصطفیٰ ﷺ کا خوانِ نعت دیکھ کر اکثر وسیع
عرضیوں کا اپنی بھی ہوتا گیا محضر وسیع

اُس میں چھپ جائیں گے عصیاں کار اُمّت کے سبھی
اِتنی ہو گی حشر میں سرکار ﷺ کی چادر وسیع

بخششِ آقا ﷺ زیادہ اُس سے پدموں بار ہے
گو بہت میری خطاؤں کا ہُوا دفتر وسیع

وسعت اُس کی گھیر لیتی ہے مِرے جذبات کو
قُبّۂ اَخضر کا ہے نظروں میں ہر منظر وسیع

جب پیمبر ﷺ کی شفاعت کی عنایت ہو گئی
فردِ اعمالِ سیہ رہتی مِری کیونکر وسیع

میری خوش بختی ہے یہ محمودؔ، میں نے پا لیا
لُطف اکرام و عطائے صاحبِ کوثر ﷺ وسیع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے اگر اے دوست! تُجھ کو بھی خُدا علم و شعور
کام میں لانا بہ مدحِ مصطفیٰ ﷺ علم و شعور

جاہلیت مصطفیٰ ﷺ کے دَر سے لے جائے گی دُور
اُن ﷺ کے دَر پر لائے گا فی الواقعہ علم و شعور

وجہِ تخلیق عوالم سرورِ کونین ﷺ ہیں
اِس نتیجے پر تمھیں پہنچائے گا علم و شعور

سیرتِ سرکار والا ﷺ سے ہے متاثّر
میں سمجھتا ہوں کہ اِس کی بِنا علم و شعور

میں سِوا کعبہ و طیبہ کے، کہیں جاتا نہیں
اِتنا تو رکھتا ہوں مالک کا دِیا علم و شعور

جو دَرِ آقا ﷺ پہ لے آئے گا اِس کو آخرش
دے گا ہر بندے کو وہ ذہنِ رسا علم و شعور

مانگ لے محمودؔ خالق سے بہ عجز و اِنکسار
راہِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ کا علم و شعور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ طیبہ طابہ امینِ جانِ رحمت ہے
اِسی خاطر مرے خامے پہ اِس خطے کی مِدحت ہے

سب اِس کا خُدا جانے، ولیکن یہ حقیقت ہے
کہ مثلِ کعبۂ ربِ جہاں طیبہ کی حُرمت ہے

بقیعِ پاک میں قدمینِ سرور ﷺ کی یہ برکت ہے
کہ اُس جا دفن ہونا رُستگاری کی ضمانت ہے

حقیقت یہ حدیثِ سرورِ کل ﷺ میں روایت ہے
کہ یَوْمُ الدِّیْن تک اِس ارض پر ایماں سلامت ہے

اِدھر ہے رنج و کُلفت، اُس طرف امن و سکینت ہے
''یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنّت ہے''

کریں تحتَ الثّرٰی کا اور ثریا کا تقابُل کیا
''یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنّت ہے''

نہ کیوں مفہومِ ''بُعْدُ الْمَشْرِقَین'' آتا سمجھ آخر
''یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنّت ہے''

''فَسِیْرُوْا'' پر عمل کرتے رہو، آخر کو پاؤ گے
''یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنّت ہے''

اگر مکّہ کو ''وَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ'' کہا حق نے
تو پیغمبر ﷺ کے مسکن کی خصوصیت زِراعت ہے

یہاں بے گانگی اور غیریت کا شائبہ کیسا
یہاں اپنائیت ہر سُو ہے، یہ شہرِ محبّت ہے

بتلایا ہے حضوری کے لیے مسکن پیمبر ﷺ کا
ہر اُس خوش بخت کو، جس شخص کی زندہ سماعت ہے

مُجھے شہرِ پیمبر ﷺ ہی میں مرنے کی ہے یوں خواہش
زمیں کا یہ وہ قطعہ ہے جسے آقا ﷺ سے نسبت ہے

مدینے میں نبی ﷺ ہیں چودہ سوپچیس برسوں ۱۴۲۵ سے
اِسی کے بارے میں سورہ ''بَلَدْ'' کی پہلی آیت ہے

بتاتا ہے یہی میزابِ رحمت کا اِدھر ہونا
کہ شہرِ سرورِ کُل ﷺ کی طرف خالق کی رغبت ہے

میں جب رختِ سفر باندھوں، مدینے ہی کو چلتا ہوں — مسافِت کے حوالے سے یہی عادت سعادت ہے
مِرے احساس پر ہے ضوفگن مضموں مدینے کا — کلامِ نعت میرا تیس۳۰ فی صد اِس کی بابت ہے

نبی ﷺ کے شہر کی آب و ہوا محمودؔ کیا کہنے!
نزاکت ہے، نفاست ہے، لطافت ہے، نظافت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پر ہے ذکرِ لیلۃ الاسرا بہ انکسار — لیکن یہ ہے کنایۂ اِفشا بہ انکسار
تج کر انا کو آنا رہِ مستقیم پر — ذکرِ رسولِ محترم ﷺ کرنا بہ انکسار
چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی، مجھے عجز لے گیا — قُبّہ کو میں نے دیکھا تو دیکھا بہ انکسار
آقا ﷺ! نہیں ہے آپ سے کچھ بھی چُھپا ہُوا — دَر پر کھڑا ہے آپ ﷺ کے منگتا بہ انکسار
گھر سے مدینے کو جو چلا بولتا ہُوا — پہنچا وہاں تو ہو گیا ہکلا بہ انکسار
برکات اِس میں دی ہیں خُدائے کریم نے — میں نے کیا جو ''نعت'' کا اِجرا بہ انکسار

آقا ﷺ کے دَر پہ سر تھے سبھی کے جُھکے ہوئے
محمودؔ ہی نہ تھا کھڑا تنہا بہ انکسار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے جو ہیں درود مسلماں بہ اہتمام — پاتے ہیں رب کا اِس طرح عرفاں بہ اہتمام
توقیرِ مصطفیٰ ﷺ کا ضروری ہے اِلتزام — جاری کیا خُدا نے یہ فرماں بہ اہتمام
جیسے نبی ﷺ کو رب نے بُلایا تھا عرش پر — ایسا گیا کِسی کا بھی مہماں بہ اہتمام؟
آقا ﷺ کی جب نگاہِ کرم اُس پہ پڑ گئی — حرفِ غَلَط تھا دفترِ عصیاں بہ اہتمام
شہرِ نبی ﷺ میں اُن کے قدم کی طرف سے ہے — دیکھو، طلوعِ مہرِ دَرخشاں بہ اہتمام
پیشِ نظر ہو سیرتِ محبوبِ کبریا ﷺ — محفوظ اِس طرح سے ہو ایماں بہ اہتمام
پائیں گے جب اشارہ نبی ﷺ سے بروزِ حشر — ہم سے قلندر آئیں گے رقصاں بہ اہتمام
بھاری عدد درود کا نکلے گا لازماً — جس دِن سجے گی عدل کی میزاں بہ اہتمام

مہجوریٔ مدینہ کی ظلمت میں ہم سے لوگ — اشکوں سے کر رہے ہیں چراغاں بہ اہتمام
اپنی خطاؤں پر کرم آقا ﷺ کا دیکھ کر — طیبہ پہنچے گریاں و خنداں بہ اہتمام
کہنا جو ہو ضرور تمھیں میری داستاں — لانا نبی ﷺ کی مدح کا عنوان بہ اہتمام
محمودؔ طیبِ دِل سے سُوئے طیبۂ حضور ﷺ
ہے رَہ نَوردِ شہرِ خموشاں بہ اہتمام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت پڑھتا ہوں یا نام جَپتا ہوں مَیں، میرے آقا عَلَیکَ السَّلاَم آپ کا
ہے یہ عادت سعادت عبادت مِری، ذکر کرتا ہوں بِالالتزام آپ کا
جان لو گے تلاوت سے قُرآن کی، یہ حقیقت جو حاصل ہے ایمان کی
ربِّ عالم کے ایما سے ہٹ کر نہیں، کوئی بات آپ کی، کوئی کام آپ ﷺ کا
دیکھ لیں میری آنکھوں پر اور قلُب پر، کَالْحَجَرْ نَقش سرکارِ والا گھر ﷺ
آپ کا گُنبدِ سبز و مینار ہے، آپ کا فرش ہے، سقُف و بام آپ ﷺ کا
دم بخود جاں کے دُشمن تھے سرکار کے، اپنی کرتوت سارے اِنھیں یاد تھے
فتحِ مکہ کے دِن دیکھا حیرت زدہ چشمِ اَفلاک نے عفوِ عام آپ ﷺ کا
عرش و افلاک کے ساکنوں کے لیے، ایک شب اِک جھلک جس کی دی آپ نے
عاصیوں مُذنبوں کو قیامت کے دن، چاہیے ہو گا وہ اِبتسام آپ کا
کر چکا ہے اگر ظلم تُو جان پر، سامنے ہے نبی ﷺ کا دَرِ درگزر
چشمِ نادم ہے دستِ کرم چوم کر، دامنِ عفو تُو دِل سے تھام آپ کا
اصُل میں ہے غُلامِ غُلامانِ دَر، نام لیواؤں کا نام لیوا ہے یہ
خُوش گمُانی سے کہتے ہیں محمودؔ کو اہلِ اِخلاص آقا ﷺ غُلام آپ کا

پیشِ سرور ﷺ یہ نہیں ہے محض محضر کی اُمنگ — صفحۂ قرطاس پر لایا ہوں اندر کی اُمنگ
جب بھی قُرآنِ مُبیں کو دیکھتا ہوں پیار سے — میرے دِل میں جاگتی ہے ذکرِ سرور ﷺ کی اُمنگ

وہ سفر اُن ﷺ کی قدم بوسی سے کرتا ہے شروع — دیکھ سکتے ہو اُبھرتے شاہِ خاور کی اُمنگ
باغِ رِضواں کو ضرورت ہی نہیں اُس شخص کی — جس کی قسمت میں نہ ہو سرکار ﷺ کے در کی اُمنگ
موت یوں آئے کہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ ہونٹوں پہ ہو — ہے تمنّا یہ مِری، اور میرے گھر بھر کی اُمنگ
اپنے آقا ﷺ سے، الگ سے عرض یوں کرتا نہیں — پیش ہو جاتی ہے نعتوں میں سخنور کی اُمنگ

وہ لِمِ دینِ نبی ﷺ محمودؔ سمجھا ہی نہیں
جس کے دِل میں جاگزیں ہے مال کی، زر کی اُمنگ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات محمودؔ خوش بیاں سے، سُنو جو ہے دُور ہر گماں سے — طلب کرو ربِ ایں وآں سے تو پاؤ سرکارِ ہر جہاں ﷺ سے
یہ مصرع تیرا عزیزِ حق گو، ہے حق جو نکلا تری زبان سے — ”مِلا خُدا بھی اگر کِسی کو، مِلا محمد ﷺ کے آستاں سے“
نگاہ پائی ہے گر تو دیکھو، لکھا ہُوا عرش پر یہ پڑھ لو — ”مِلا خُدا بھی اگر کِسی کو، مِلا محمد ﷺ کے آستاں سے“
تمھیں تمنّا کوئی سی بھی ہو، یہیں سے مانگو، یہیں سے پاؤ — ”مِلا خُدا بھی اگر کِسی کو، مِلا محمد ﷺ کے آستاں سے“
چلے بُلانے پہ وقتِ اِسرا، دنَا کی جانب حضور ﷺ تنہا — فقط خُدائے جہاں نے دیکھا، گزر گئے وہ زماں مکاں سے
یہ ساری عظمت ہے مصطفیٰ کی، خُدا نے ہر شے اُنھیں عطا کی — زباں ہے اُن کی زباں خُدا کی، نشاں یہ ملتا ہے بے نشاں سے
جو جانا چاہے سُوئے جہنم، کریں گے سب اِس کا خیر مقدم — نکالے ذکرِ رسولِ اکرم ﷺ اگر تشہّد سے اور اذاں سے
یہ سبز قُبّہٗ قرارِ دِل ہے، منارِ رحمت سے متّصِل ہے — بہار یہ ایسی مستقل ہے کہ اِس کو خدشہ نہیں خزاں سے
بروزِ محشر سجی جو میزاں، تھے اِس پہ نعتوں کے میرے دیواں — ”ہے منتظِر تیرا خُلد بُستاں“ ندا یہ رضواں نے دی جناں سے
کھڑا میں سمتِ مَواجہہ تھا تو اشک ہم صُورتِ ندا تھا — جو عرض مَیں کرنا چاہتا تھا، نکل نہ پائی مِری زباں سے

کرم ہے محمودؔ مصطفیٰ ﷺ کا، بُلایا جاتا ہوں ایسے طیبہ
کہ جب زیارت کا اِذن مانگا، تو میں نوازا گیا ہوں ”ہاں“ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں نظر آیا نہیں کوئی کہیں پر — تکریم کے قابل مِرے آقا ﷺ کے علاوہ
معراج میں کیا کوئی سرِ عرش بریں تھا؟ — سرکار ﷺ کے اور خالقِ یکتا کے علاوہ

وہ صرف صحابہؓ ہی تھے خوش بخت، جنھوں نے — دیکھا مِرے سرکار ﷺ کو رؤیا کے علاوہ
پہنچو گے جو محشر میں تو دیکھو گے کہ کوئی — شافع نہیں سرکارِ مدینہ ﷺ کے علاوہ
قُرآن پڑھا ہم نے تو پائی ہی نہیں ہے — خالق کی رِضا آپ ﷺ کے مَنشا کے علاوہ
ناموسِ پیمبر ﷺ کی حفاظت میں جو جاں دے — ہے اور کوئی آپ ﷺ کے شیدا کے علاوہ؟
بھایا نہیں محمودؔ ہم ایسوں کو جہاں میں
جو شہر بھی تھا طیبہ و مکّہ کے علاوہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محفلِ نعت میں یوں خاک بسر آتے ہیں — باہر آنکھوں سے عقیدت کے گہر آتے ہیں
بار بار آنا ملائک کے مقدّر میں نہیں — درِ سرکار ﷺ پہ جس طرح بشر آتے ہیں
رات جب یادِ مدینہ میں بسر ہوتی ہے — یاد اکرامِ نبی ﷺ تا بہ سحر آتے ہیں
تم اُنھیں چاہو تو چاہیں گے پیمبر ﷺ تم کو — نخلِ اُلفت پہ بہرحال ثمر آتے ہیں
پُر غضب آنکھوں سے دیکھو نہ فرشتو! مُجھ کو — دیکھو، وہ سامنے سرکار ﷺ نظر آتے ہیں
ابرِ اَلطاف کے چھینٹوں کی جنھیں خواہش ہے — شہرِ سرکار ﷺ میں بادیدۂ تر آتے ہیں
اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ہوں کہ ملائک علیہم السلام ہوں کہ شاہ و عامی — سر بخم آتے ہیں اُس در پہ، اگر آتے ہیں
ہم نے محمودؔ یہ طیبہ میں مناظر دیکھے
با ادب ہو کے وہاں شمس و قمر آتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھ لو یہ سر نوشتۂ ایوانِ مصطفیٰ ﷺ — ہر زائرِ مدینہ ہے مہمانِ مصطفیٰ ﷺ
اس باب میں ہمارا غلط ہے ہر اِدّعا — اصحاب رضی اللہ عنہم ہی فقط تھے غُلامانِ مصطفیٰ ﷺ
رب اور فرشتے جنّ و بشر اور جانور — سوچیں تو ہر کوئی ہے ثنا خوانِ مصطفیٰ ﷺ
اَقلیمِ علم و دانش و حکمت پہ حکمراں — ہستی ہے صِرف ایک بعنوانِ مصطفیٰ ﷺ
جو ہو چکی بیان خُدا کے کلام میں — تعریف ہے تو صرف وہ شایانِ مصطفیٰ ﷺ

ہاتھ آئے گا فرشتوں کے، کیا وہ سرِ نشور — ہاتھ آیا جس کِسی کے بھی دامانِ مصطفیٰ ﷺ
صُورت جو ہے تو معرفتِ ذات کی یہی — ہو جائے بندہ واصلِ عرفانِ مصطفیٰ ﷺ
سوگندِ کبریا میں "لَعَمْرُکَ" ہے اِس لیے — اللہ کو عزیز رہی جانِ مصطفیٰ ﷺ
اس کا ملائکہ میں بہت احترام ہے — جس دِل میں پایا جاتا ہو ارمانِ مصطفیٰ ﷺ
فی الحال تو قیاس کے بل پر ہیں نعت گو — معلوم ہو گی حشر کے دِن شانِ مصطفیٰ ﷺ
کیسے نہ ہو گا فائدہَ کامِ مُفلساں — "ہے وقفِ عام مائدہَ خوانِ مصطفیٰ ﷺ"

یہ زیرِ بارِ منّتِ سرور ﷺ ہے یوں کہ ہے
محمودؔ کا وجود بھی احسانِ مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظاہر ہوئی غفُور کی وَحدت حضور ﷺ سے — ہے فتح بابِ رازِ حقیقت حضور ﷺ سے
منسُوب ہے جو دانش و حکمت حضور ﷺ سے — مشہور ہے صداقت اَمانت حضور ﷺ سے
اصحاب کو مِلی ہے جو قُربت حضور ﷺ سے — ہے آل کو نصیب قرابت حضور ﷺ سے
ہر پاک شے حلال ہے، ناپاک شے حرام — یہ ہے تمیزِ حِلّت و حُرمت حضور ﷺ سے
افراد سارے عالمِ اِنسانیت کے، لیں — حِلم و حیا و عفّت و عصمت حضور ﷺ سے
جنّت مِرے حضور ﷺ کے قدموں کی دُھول ہے — جس نے بھی پائی، پائی ہے جنّت حضور ﷺ سے
سرمایہ دار ہم سا جہاں میں نہیں کوئی — ایمان کی مِلی ہمیں دولت حضور ﷺ سے
کردار کا ہو باغ یا ہو صحنِ قلب کا — مِلتی ہے اِن کو نکہت و نُزہت حضور ﷺ سے
صحّت فزا مقام ہے، شہرِ خلوص ہے — طیبہ کی ہے یہ ساری فضیلت حضور ﷺ سے
شیخینِ ذی وقار رضی اللہ عنہم کی قُربت ہے مستقل — اُن کو جو ناگوار تھی فرقت حضور ﷺ سے
جمہوریت یا کمیونزم تو عذاب ہے — سیکھیں مسلماں طرزِ حکومت حضور ﷺ سے
لادینیت کے پنجے میں دیں ہے، بچایئے — "فریاد کر رہی ہے یہ اُمّت حضور ﷺ سے"
صَہیُونیت کے دیوِ ستم سے اَماں ملے — "فریاد کر رہی ہے یہ اُمّت حضور ﷺ سے"

یرّوشلم، عراق اور کشمیر پر کرم! ''فریاد کر رہی ہے یہ اُمّت حضور ﷺ سے''
یک جان ہوں ممالکِ اسلام دہر میں ''فریاد کر رہی ہے یہ اُمّت حضور ﷺ سے''
غارت ہوں سارے بُش کے رفیقانِ نامُراد ''فریاد کر رہی ہے یہ اُمّت حضور ﷺ سے''
خود ہم بھی کچھ کریں گے تو پائیں گے لازماً اِمداد و سرپرستی و نُصرت حضور ﷺ سے
ہم مرحلۂ زیست میں بھی، بعدِ موت بھی پوری کریں گے اپنی ضرورت حضور ﷺ سے
اعمال پر بھی اِس کا اثر ہونا چاہیے
محمودؔ ہے جو تم کو عقیدت حضور ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعویٰ جو اُنس کا ہے حبیبِ غفور ﷺ سے سجدہ حضورِ حق ہو سرِ پُر غرور سے
سرکار ﷺ لامکاں کو چلے تو کلیمِ حقؑ حسرت سے تک رہے تھے سرِ کوہِ طور سے
قُربت نبی ﷺ کی چاہیے تو دُوری مستقل غیبت سے اور حسد سے ہو اور کِذب و زُور سے
ہوتا ہے پیشِ سرورِ کل ﷺ ہدیۂ درود جنّ و مَلک سے، اِنس و وحوش و طیور سے
جو جنّت البقیع میں آسودہ ہیں، اُنھیں کیا واسطہ سماعتِ آوازِ صُور سے
رُوئے رسولِ حق ﷺ کی کریں گے زیارتیں وابستہ ہیں یہ حسرتیں یومُ النشّور سے
محمودؔ آئے تو وہ لباسِ بشر میں ہیں
لیکن ہوئے ہیں خَلق نبی ﷺ رب کے نُور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مانگو جو تم سیاحتِ جنّت حضور ﷺ سے مِل جائے گی ریاستِ جنّت حضور ﷺ سے
یہ ہیں کرم نمائیاں لُطفِ حضور ﷺ کی اَلطف ہوئی لَطافتِ جنّت حضور ﷺ سے
طاعت جب اُن ﷺ کی طاعتِ ربِّ جلیل ہے ہو گی الاٹ عمارتِ جنّت حضور ﷺ سے
عشرہ مبشّرہؓ کو عقیدت کے سو سلام جن کو مِلی بشارتِ جنّت حضور ﷺ سے
جیسے ہے عامِ خوانِ کرم آپ ﷺ کا یہاں ہو گی یونہی ضیافتِ جنّت حضور ﷺ سے

عامِل جو ہے درودِ رسولِ کریم ﷺ کا — وہ پائے گا اجازتِ جنّت حضور ﷺ سے

محمودؔ دفنِ طیبۂ سرکار ﷺ کے طفیل
پاؤں گا مَیں ضمانتِ جنّت حضور ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دفن کو جس کے لیے طیبہ ہے بعد از قبضِ رُوح — وہ بھی بخت اچھّوں سے اچھّا ہے بعد از قبضِ روح
ضامن اُس کی رُستگاری کے ہیں محبوبِ خُدا ﷺ — جو بقیعِ پاک میں رہتا ہے بعد از قبضِ روح
طاعتِ وتقلیدِ سرکارِ جہاں ﷺ جس نے نہ کی — وہ ذلیل و خوار ہے، رُسوا ہے بعد از قبضِ روح
نام قبل از قبضِ روح آقا ﷺ کا لیتا رہ سدا — مغفرت کا تُو اگر جُویا ہے بعد از قبضِ روح
کبریا محبوبِ سرور ﷺ ہے کہ یہ محبوبِ رب — ایسے ہر اِک راز کا اِفشا ہے بعد از قبضِ روح
قُرب اُن ﷺ کا پائے گا اُن کا محبّ فِردوس میں — وعدۂ سرکار ﷺ کا ایفا ہے بعد از قبضِ روح

روز جب محمودؔ پڑھتا ہے درودِ پاک تُو
خوف قبر و حشر کا بے جا ہے بعد از قبضِ روح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا تحفُّظ حُرمتِ سرکار ﷺ کا تھا بے غرض! — غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا تھا جینا مرنا بے غرض
جس کو دیکھا، مانگتا پایا درِ سرکار ﷺ پر — اُس جگہ پایا نہیں کوئی بھی بندہ بے غرض
بے کہے ہوتی ہے پُوری ہر غرض اُس جا مِری — کیسے کہ سکتا ہوں مَیں، جاتا ہُوں طیبہ بے غرض
خالقِ ہر این و آں یا سرورِ کُل ﷺ کے سِوا — کون کرتا ہے کِسی غم کا مداوا بے غرض
جو کِسی مطلب براری کے نہ ہوں زیرِ اثر — نعت کے خُدّام سے ہے میرا ناتا بے غرض
کیا علاقہ جلبِ جاہ و منفعت سے نعت کا — اِس میں سب لوگوں کو ہونا چاہیے تھا بے غرض

جس کے دِل میں خواہشِ جنّت پنپتی ہی نہیں
زائرِ طیبہ تو ہے محمودؔ ایسا بے غرض

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ دن گویا خُدائے پاک کی رحمت کی صُورت تھا — کرم دیدِ رسولِ پاک ﷺ کا روزِ قیامت تھا
صحابہ رضی اللہ عنہم پر خُدا راضی تھا اور وہ اُس سے راضی تھے — تو اِس عظمت کا باعث مصطفیٰ ﷺ کی اُن سے صحبت تھا
اِنھی راہوں پہ چلنے سے ہماری بہتری ہو گی — تخصُّص میرے آقا ﷺ کا امانت تھا، صداقت تھا
مجھے ہر سال لے جاتا ہے جو شہرِ طیبہ تک — مِرا حُسنِ اِرادت تھا، مِرا حُسنِ عقیدت تھا
میں جب پہنچا درِ سرکارِ والا ﷺ پر، یہی دیکھا — رسولِ کبریا ﷺ کا جوش پر بحرِ سخاوت تھا
ہُوا جو تجزیہ میزاں پہ، اُس سے یہ ہُوا ثابت — مِرا اِک ایک حرفِ نعت اُلفت سے عبارت تھا
رسولِ محترم ﷺ محمودؔ سب نبیوں علیہم السلام سے افضل تھے
کنایہ حرفِ "فَضَّلْنَا" کا توجیہِ فضیلت تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس کے آقا ﷺ سا کوئی باذِل نہیں — اور کوئی محمودؔ سا سائل نہیں
مَیں چلا ہوں جانبِ شہرِ نبی ﷺ — راہ میں کوئی بھی شے حائل نہیں
غیرِ سرور ﷺ سے محبّت کِس لیے — اِس تمنّا کا کوئی حاصل نہیں
بندۂ سرکار ﷺ مخلوقِ خُدا — لشکرِ طاغوت میں شامل نہیں
بے تعلّق ہُوں مَیں اُس اِنسان سے — جو درودِ پاک کا عامِل نہیں
ہو گئی تفویض خدمت نعت کی — ویسے تو احقر کِسی قابل نہیں
جب صداقت عادتِ سرکار ﷺ تھی
کِذب کا محمودؔ بھی قائل نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بھی اُن ﷺ کا نام پُکارے — اُس کے ناصر نبی ﷺ ہمارے
صرف نبی ﷺ دیتے ہیں سہارا — باقی بے بنیاد سہارے
مکّہ پہنچیں، طیبہ جائیں — سب رنج و اندوہ کے مارے
رب سے سب کی بخشش مانگیں — اُمتی اُن ﷺ کو پیارے سارے

آئے لے کر نُور خُدا کا   دُور کیے ہیں سب اَندھیارے
ذکر اُن ﷺ کا تم کرتے رہنا   تھے حسنین رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کو پیارے
گھر والے ہیں جیسے کشتی   اور اُن ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم ستارے
یہ محشر میں واضح ہو گا   سب کے ہیں سرکار ﷺ ہمارے
لے کر آیا ہُوں طیبہ سے   آنکھوں میں روضے کے نظّارے
میرے آقا ﷺ کے بندوں کو   کرتا ہے رضوان اشارے
جاتا ہوں میں شہرِ آقا ﷺ کے   ”نعت“ کے لے کر ساتھ شمارے
پوچھتے ہو محمودؔ سے تم کیا
دِن کیسے طیبہ میں گزارے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت گو اپنی اکائی نہیں دیتا بھائی   اور فتوحات سے رائی نہیں دیتا بھائی
نُورِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی اَشد حاجت ہے   ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہیں دیتا بھائی
میری قسمت کو سراہو کہ مدینے کے سِوا   مُجھ کو کچھ بھی تو دِکھائی نہیں دیتا بھائی
نعت کی کرتے ہیں فرمائشیں تم سے قُدسی   تم کو کیا کچھ بھی سُنائی نہیں دیتا بھائی
جو نہ مدّاحِ سرور ﷺ میں لگا رہتا ہو   وہ دِکھائی مِرا بھائی نہیں دیتا بھائی
کرتے ہیں صَرفِ نظر حکمِ نبی ﷺ پر مُجھ سے   میں فرشتوں کو جھکائی نہیں دیتا بھائی
عشقِ سرکار ﷺ میں بیمار جو ہو جاتا ہے   اُس کو کوئی بھی دوائی نہیں دیتا بھائی
ذکرِ سرور ﷺ سے جو حاصل ہو، کِسی کو کوئی   زندگی بھر کی کمائی نہیں دیتا بھائی
جُرم جس شخص کا ہو اپنے نبی ﷺ سے اُلفت
ایسا مُلزِمِ تو صفائی نہیں دیتا بھائی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’اَوْ اَدْنیٰ“ کی قُربت پر ہو   صُورت جب بے صُورت پر ہو

کوئی کیا اِس راز کو سمجھے — جب جلوت بھی خلوت پر ہو
ہو ایمان نبی ﷺ پر پُختہ — اور اصحاب رضی اللہ عنہم و عِترت علیہم السلام پر ہو
نعت کو حرزِ جاں جو کر لے — وہ بھی رفعت کی چھت پر ہو
یہ تلقین پیمبر ﷺ کی ہے — جو اِقدام ہو، حکمت پر ہو
دِل میں آقا ﷺ کیونکر آئیں — آنکھ جو تیری دولت پر ہو

کیا روکے محمودؔ کو کوئی
تُلا ہُوا جب مِدحت پر ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جابجا ہیں طیبۂ اَقدس میں اَنوارِ خُدا — شہرِ سرور ﷺ ہے تجلی گاہِ اَسرارِ خُدا
رہنمائی آیۂ "مَا یَنطِقُ" سے مِل گئی — ہے بیانِ سرورِ کونین ﷺ گُفتارِ خُدا
جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے زیارت کی رسولِ پاک ﷺ کی — "مَنْ رَاٰنِیْ" نے کہا ہے، وہ ہے دِیدارِ خُدا
اُن کی قسمت کُھل گئی، اُن کا مقدّر بن گیا — ہیں امینِ حُرمتِ سرکار ﷺ اَحرارِ خُدا
کیوں تمتّع ایک ہی دَم میں نہ دونوں سے کروں — ہے پیمبر ﷺ کی سخاوت لُطف آثارِ خُدا
دیکھنے والی نظر کوئی جو ہو تو دیکھ لے — مسجدِ سرکار ﷺ میں لگتا ہے دَربارِ خُدا

جب قریبِ لامکاں محمودؔ پہنچے مصطفیٰ ﷺ
"اُدنُ مِنِّیْ" کا تھا آوازہ بہ اصرارِ خُدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کو جو حُسنِ عقیدت قبول ہے — مُجھ کو برائے نعت ریاضت قبول ہے
شامل ہو جس میں اُس کے پیمبر ﷺ کا ذکرِ پاک — رب کے یہاں وہی تو عبادت قبول ہے
اُس روز ہو گی دیدِ نبی ﷺ، اِس لیے مجھے — ہنگامۂ قیامِ قیامت قبول ہے
جو ہے قُدومِ سرورِ کونین ﷺ کی طرف — مُجھ کو یہ طیبِ دِل وہی جنّت قبول ہے
جو حُرمتِ نبی ﷺ کے تحفُّظ میں ہو نصیب — دِل سے مُجھے وہ موت کی صُورت قبول ہے

"جاؤک" سے ہر ایک پر یہ راز کُھل گیا   محبوب ﷺ کی خُدا کو وَساطت قبول ہے
محمودؔ ہے مُبلّغِ نعت و درودِ پاک
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں یہ خدمت قبول ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے ہیں جو نبی ﷺ سے محبّت، وہ اور ہیں   جن کو نہیں ہے ذوقِ نظافت، وہ اور ہیں
وہ جن کو علم حیثیتِ مصطفیٰ ﷺ کا ہے   اور ہیں شریک بزمِ حقیقت، وہ اور ہیں
جاتا ہوں طیبہ آبِ خجالت لیے ہوئے   ہوتے نہیں جو وقفِ ندامت، وہ اور ہیں
مُجھ کو عزیز اُسوۂ کامل نبی ﷺ کا ہے   جو ہیں گریز پائے اطاعت، وہ اور ہیں
سوداگرانِ دینِ پیمبر ﷺ نہیں ہیں ہم   جو بیچتے ہیں نعت و قرأت، وہ اور ہیں
پڑھتے ہیں جو رقم کے لیے نعت، عام ہیں   اِس کو جو جانتے ہیں عبادت، وہ اور ہیں
محمودؔ عاجزی کا دِیا ہے نبی ﷺ نے درس
جو ہیں تعلّیوں کی علامت، وہ اور ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب انبیاء پاک ہیں مندوبِ کبریا   لیکن مِرے حضور ﷺ ہیں محبوبِ کبریا
بدبخت جو نگاہِ پیمبر ﷺ سے گر گیا   بے شُبہ ہو گیا ہے وہ معتوبِ کبریا
تخلیق پہلی خالقِ عالم کی ہیں نبی ﷺ   پہلی جو نعت ہے، وہ ہے مَنسوبِ کبریا
ثابت ہے یہ کلامِ خُدائے مجید سے   وِردِ درودِ پاک ہے مرغوبِ کبریا
جس نے درودِ پاک پڑھا کم جہان میں   ہو گا بروزِ حشر وہ محسوبِ کبریا
وعدہ ہے رب کا اپنے حبیبِ لبیب ﷺ سے   اُمّت نہ ہو گی آپ ﷺ کی مغضوبِ کبریا
بندہ مگر لحاظ کہاں اِس کا رکھ سکے   معیارِ نعت ہے تو ہے اُسلوبِ کبریا
محمودؔ اُن ﷺ کی جان کی کھائے قسم خُدا
عظمت نبی ﷺ کی یوں بھی ہے مکتوبِ کبریا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ﷺ نبی آخری ہیں، رسول آخری — میرے سرکارِ والا ﷺ کی ہے ہر صدی
چھاجوں برسا سحابِ عطائے نبی ﷺ — اشک کی شکل میں جب ندامت بہی
اور کوئی سِوائے محمد ﷺ نہ تھی — وہ جو اقصیٰ میں تھی شخصیت مرکزی
ذکرِ محبوبِ رب ﷺ نے مجھے بخش دی — روشنی، تازگی، آگہی، آشتی
حاضری جب درِ مصطفیٰ ﷺ پر ہُوئی — آنکھ اُٹھانے نہ دیتی تھی شرمندگی
ماحصل ہے حیاتِ اَدب کا یہی — شاعری ہے تو بس نعت کی شاعری
ہے وہ محمودؔ تعلیم سرکار ﷺ کی — آدمی جس سے بن پایا ہے آدمی
روضۂ پاک پر میرے کام آ گئی — آنکھ کی گفتگو، ہونٹ کی خامشی
صدرِ سادات ہیں، مصدرِ رُشد ہیں — میرے سرکار ﷺ ہیں سیّدی مُرشدی
کیا خصائص رہے میرے سرکار ﷺ کے! — صِدق، اَخلاق اور مُنصفی، راستی
کِس کو اُلفت نبی ﷺ سے نہیں، کِس کو ہے — اِس بِنا پر ہے سب دُشمنی دوستی
مقتدا بیتِ مقدّس میں تھے مصطفیٰ ﷺ — انبیاء علیہم السلام سارے آقا ﷺ کے تھے مقتدی
اُلفت اُن ﷺ سے ہو سب اُلفتوں سے فزوں — ہو نہ اِس باب میں محض خانہ پُری
جب بیاں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا کِیا — بے حوالہ نہ میں نے کوئی بات کی
مَیں تہی دامنی میں مدینے گیا — واپسی پر نہیں پائی کوئی کمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پتھروں کو زباں دستِ آقا ﷺ نے دی — دیکھو، گُفتارِ کنکر سَند ہو گئی
جو مَرض بھی ہو، اِس کی شِفا کے لیے — میرے آقا ﷺ کی چادر سَند ہو گئی
زلزلہ روکنے کے عمل کے لیے — سرورِ کُل ﷺ کی ٹھوکر سَند ہو گئی
رب نے اُن ﷺ کو بہت کچھ عطا کر دیا — ہو گئی، سُورہ کَوثَر سَند ہو گئی
صُبح کرتا ہے قدمین کو چُوم کر — عادتِ شاہِ خاور سَند ہو گئی

نعت کعب رضی اللہ عنہ اور حسان رضی اللہ عنہ تک نے کہی
یوں ہمیں بھی میسّر سَنَد ہو گئی

بات غیرِ نبی ﷺ کی کِسی نے جو کی
میری خاطر وہ کیونکر سَنَد ہو گئی

مغفرت کے لیے مدحِ سرکار ﷺ میں
میری تحریرِ محضر سَنَد ہو گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو حیات آشنا کہوں
آئے وہاں قضا بھی تو اُس کو بقا کہوں

قُرآں کی آیتوں کے تناظُر میں آپ ﷺ کو
محبوبِ کبریا نہ کہوں مَیں تو کیا کہوں

سیکھا یہی ہے میں نے احادیثِ پاک سے
لوں نام اُن ﷺ کا، یا سُنوں "صَلِّ علٰی" کہوں

حمدِ خُدا میں ٹانک دُوں مدّاحیٔ نبی ﷺ
نعتِ رسولِ پاک ﷺ میں حق کی ثنا کہوں

محبوبِ کبریا ﷺ کی ہے لازم مُتابعت
اپنے کو مَیں غُلام اگر آپ ﷺ کا کہوں

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو جان اپنی وار دے
اُس کے عمل کو سرورِ کُل ﷺ سے وَفا کہوں

مہرِ اُلوہیت سے اُنھوں نے جو لی ضیا
''اُن کو شبِ الست کا بدرُ الدُّجیٰ کہوں''

محمودؔ ٹھان لی ہے یہ دِل میں کہ تا اَبد
مدحِ رسولِ پاک ﷺ ہو، لکھّوں میں یا کہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صَلِّ عَلَی النَّبِی" جو زباں سے سدا کہوں
گویا میں حرفِ دافعِ رنج و بلا کہوں

دیکھوں نبی ﷺ کو منزلِ قوسین پر تو پھر
حق بھی، حق آشنا بھی کہوں، حق نما کہوں

کعبہ کو مانتا ہوں میں قبلہ، مگر اُسے
حکمِ خدا کہوں کہ نبی ﷺ کی رِضا کہوں

نادِم میں کیوں رہوں نہ اِس تشبیہ خام پر
خاکِ دَرِ حضور ﷺ کو گر کیمیا کہوں

ہوں بند ہونٹ اور نظر اِلتجا کرے
اُن ﷺ کے حضور جو بھی کہوں، بے صدا کہوں

اپنی اَنا کو تج کے جو ذکرِ نبی ﷺ کرے
کیوں میں نہ ہر لحاظ سے اُس کو بڑا کہوں

محمودؔ جب یہاں بھی سہارا نبی ﷺ کا ہے
عُقبیٰ کا بھی اُنھی کو نہ کیوں آسرا کہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اُمّتی حضرتِ محبوبِ خُدا ﷺ ہوں — کیوں نعت سرا اُن ﷺ کا نہ ہر صبح و مَسا ہوں
مَیں آج نہ کیوں اپنے مقدّر کو سراہوں — ”قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
کیسے نہ دماغ اپنا سرِ عرشِ بریں ہو — ”قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
خالق! تجھے کیا رحم نہیں آئے گا اب بھی؟ — ”قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
یوں قبلے کی تحویل کا اعلان ہُوا ہے — خالق نے کہا ہے کہ میں راضی برضا ہوں
ہر میرا سفر گویا حضر ہی کے لیے ہے — جب گھر سے چلا ہوں تو مدینے کو گیا ہوں
خوشبو ہے بسی جس کی فضاؤں میں نبی ﷺ کی — مَرنا مَیں اُسی کوچہ و بازار میں چاہوں
درکار ہے سرکار ﷺ کی رحمت کا سہارا — میں آج ستم دیدۂ اربابِ جفا ہوں
پیکر ہیں نبی ﷺ عفو و کرم، لُطف و عطا کے — کیا خوف جو میں عادیٔ عصیاں و خطا ہوں
رُخ جس کا سدا شہرِ پیمبر ﷺ کو رَہا ہے — اُلفت کی، عقیدت کی میں اِک ایسی صدا ہوں
ویسے تو جُھکایا نہیں سر میں نے کہیں پر — نام آقا ﷺ کا سُنتے ہی ولیکن میں جُھکا ہوں
میں ہیچ میرز، ہیچ مَداں، عِلم سے کورا — جیسا بھی ہوں، مدّاحِ سرور ﷺ میں رہا ہوں

محمودؔ مِرے اوجِ مقدّر کو تو دیکھو
آقا ﷺ کے گداؤں کے گدا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس راستے میں کوئی بھی اڑچن نہ سد مِلی — طیبہ میں داخلے کی ہمیں یوں سَند مِلی
”مَا یَنطِقُ“ کی آیۂ قُرآنِ پاک سے — جو بات بھی نبی ﷺ کی تھی، وہ مُستند مِلی
کیسے ”ڈپازِٹ“ اِس میں کرائیں نہ ہم درود — جب خُلد کے حساب میں ایسی بھی مَد مِلی
اِس کو کرم نہ اُن ﷺ کا کہوں مَیں تو کیا کہوں — ہم کو مِلی بہشت تو بے رَدّ و کد مِلی
شہرِ نبی ﷺ میں پایا عجب ہم نے سلسلہ — جتنی طلب تھی، اُس سے زیادہ رَسد مِلی
اندر جُونہی محبِّ نبی ﷺ نے قدم رکھا — ہر حُورِ خُلد اُس کو کھڑی سروقد مِلی

محمودؔ میرے لب پہ ہے مدحِ رسولِ پاک ﷺ
وِرثے میں اِک یہی تو رہِ اَبّ و جد مِلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ نبی ﷺ جپو گے تو دُکھ ہوں گے سارے گرد — کافور پاؤ گے غم و اندوہ و رنج و درد
آبا بھی تھے تو میں بھی ہُوں مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ — اولاد بھی ہے میری اِسی رہ کی رہ نوَرد
گرمِ سفر جو سُوئے مدینہ کوئی ہُوا — فی الفور میرے سینے سے نکلی ہے آہِ سرد
اُس جیسا دلنشین و دلآویز کون ہے — چہرے پہ جس کے پڑ گئی شہرِ نبی ﷺ کی گرد
پامردیوں شجاعتوں کی اِنتہا ہے یہ — ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کا محافظ ہے شیر مرد
اس کا علاج گنبدِ اَخضر کی دید ہے — تکثیرِ معصیت نے کیا رنگ جس کا زرد
جس وقت غُلغُلہ ہو پیمبر ﷺ کے ذِکر کا
اِظہارِ عاجزی میں ہے محمودؔ مَردِ فَرد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے اعجاز "اَوْ اَدْنٰی" کی قُربت کا، وَساطت — "شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا رُوئے حقیقت کا"
نبی ﷺ کے شہر سے دُوری اگر باعث ہے رِقّت کا — وہاں پر حاضری میں بھی کرم ہے ابرِ رحمت کا
یہ اِک خوابِ مسرّت دیکھ کر جیتا ہوں دُنیا میں — بقیعِ پاک میں لُوں گا مزا مَیں خوابِ راحت کا
نبی ﷺ کے پاک گنبد کا اِسے حاصِل ہے نظّارہ — یہی اِعزاز ہے سب سے بڑا میری بصارت کا
صحابہ رضی اللہ عنہم سرورِ عالم کے، اہلِ بیت آقا ﷺ کے — اُنھیں اِعزاز صحبت کا، اِنھیں تمغا قرابت کا
یہ ہے آرام گاہِ مصطفیٰ ﷺ وہ آپ کا مَولِد — میں قائل کیوں نہ ہُوں گا طیبہ و مکّہ کی حُرمت کا
سبب محمودؔ میری خدمتِ نعتِ نبی ﷺ کے ہیں
نِدا ہاتِف کی، فرمانِ مشیّت، حکم فطرت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہُوں کیوں منتظر ہر پل نہ مَیں صبحِ قیامت کا — نظّارہ دیدنی جب ہو گا خورشیدِ شفاعت کا

یہی "تِلکَ الرُّسُل" کے فقرۂ خالق سے ظاہر ہے
مِلا ہے امتیاز آقا ﷺ کو نبیوں علیہم السلام پر فضیلت کا

نہیں تقدیر کے لکھّے کا کوئی خوف ناعِت کو
وہ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے یارو، نجم قسمت کا

عطائیں مصطفیٰ ﷺ کی، کندہ ہوں گی جس کی آنکھوں پر
نظّارہ حشر میں ہو گا اُسے عینِ عنایت کا

وہ جس نے زندگی میں ذکرِ آقا ﷺ کم کِیا ہو گا
مُقفّل پائے گا وہ آدمی ہر باب جنّت کا

نبی ﷺ کی شان میں گستاخی مُنتج قتل پر ہو گی
یہی تو امتحاں ہے اصل میں مومن کی غیرت کا

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کا دِل سے عامِل ہوں
اثر محمودؔ مُجھ پر ہو گیا خالِق کی سُنّت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب شہرِ حبیب کبریا ﷺ میں سرخُوشی دیکھی
وہاں پر امن پایا ہم نے، اُس جا آشتی دیکھی

رسولِ پاک ﷺ کی جس کے عمل میں پیروی دیکھی
اُسی سے اولیا رحمۃ اللہ علیہ و اصفیا رحمۃ اللہ علیہ کی دوستی دیکھی

گزرتی یادِ سرور ﷺ میں جو میری زندگی دیکھی
جہاں نے رنج سے ناآشنا، غم سے بَری دیکھی

رسولِ محترم ﷺ کو سب بڑوں کا مقتدا دیکھا
جماعت انبیاء علیہم السلام تک کہ اُنھی کی مقتدی دیکھی

نگاہِ نقد سے بھی کافروں نے جب اُنھیں دیکھا
اَمانت پائی، کردار و عمل میں راستی دیکھی

نبی اب کوئی آ سکتا نہیں ہے حشر کے دِن تک
زمانے نے نُبوّت مصطفیٰ ﷺ کی آخری دیکھی

شبیہِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کی ہے خصوصیّت
کِسی نے خواب میں دیکھی تو گویا واقعی دیکھی

مِرے نزدیک وہ ہے لائقِ عزّت کہ جس کی بھی
حبیبِ کبریا ﷺ کے شہر سے وابستگی دیکھی

زمانہ جانتا ہے، خود مِرا بھی تجربہ یہ ہے
پیمبر ﷺ کی سخا و جُود میں دَریا دِلی دیکھی

نظر آیا یہی ہر بار منظر ۔ آنکھ زائر کی
جو روضہ دیکھتی دیکھی، وہ ہم نے شبنمی دیکھی

درودِ سرورِ کون و مکاں ﷺ معمول ہے اپنا
یہی اِک کام دیکھا جس میں ہم نے بہتری دیکھی

تسلی دی مجھے محمودؔ فقراتِ شَفاعت سے
جونہی محشر میں آقا ﷺ نے مِری شرمندگی دیکھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم جس پر ہے شاہِ مرسلیں ﷺ کا — بڑا ہے، کوئی ہو اور ہو کہیں کا
درِ سرکار ﷺ کے آگے جُھکا ہے — یہی تو اوج ہے چرخ بریں کا
احادیثِ نبی ﷺ سے مُنہ جو موڑا — رہے گا تو نہ دُنیا کا، نہ دیں کا
محبّت کی نظر میں، چودھویں سے — حسیں تر چاند ہے تو بارھویں کا
مِرے سرکار ﷺ نے کفّار تک سے — لقب پایا تھا صادِق اور امیں کا
نبی ﷺ کے دَر کے دَریوزہ گروں نے — سُنا کب لفظ آقا ﷺ سے ”نہیں“ کا
مقامِ عرش سے افضل تریں ہے — جہاں روضہ ہے، ٹکڑا وہ زمیں کا
نہ جب اُٹھّے گی یہ صفّہ پہ جم کر — ترفُّع دیکھنا میری جبیں کا
حبیبِ کبریا ﷺ کے بعد رُتبہ — ہے اصحابِ نبی ﷺ کا، تابعیں ؒ کا

مجھے محمودؔ تم پاؤ گے طیبہ
اثر دیکھو گے جب حُسنِ یقیں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُنا کر سب کو، یا سب سے چُھپا کر — تو ذکرِ سرورِ عالم ﷺ کیا کر
نبی ﷺ کا نقشِ پا دِل میں بسا کر — کہا کر حمد اور نعتیں کہا کر
درودِ پاک ہے سُنّت خُدا کی — وظیفہ یہ بہ ہر صبح و مَسا کر
حضوری کی اگر خواہش ہے تُجھ کو — تو لازم ہے کہ تغلیطِ انَا کر
جو مَنوانی ہے کوئی بات رب سے — مدینے جا کے عرضِ مُدّعا کر
اُسے پوچھیں نہ محشر کے فرشتے — پیمبر ﷺ جس کو دیکھیں مُسکرا کر
وہی خاکِ شِفا ہے — مدینے سے جو لایا ہُوں اُٹھا کر
بُلندی مِل چکی ذکرِ نبی ﷺ کو — کہے گا کیا کوئی رُتبہ بڑھا کر
سَبَق یہ تیرے آقا ﷺ نے دِیا ہے — ہر اِک بندے کا ہر پل تُو بُھلا کر
وہ بندہ سرفرازی پائے گا، جو — درِ آقا ﷺ پہ پہنچا سر جُھکا کر

جلا پائے گی روح و جان تیری — نعوتِ رحمتِ عالم ﷺ پڑھا کر
قبولیّت کا پروانہ مِلے گا — پیمبر ﷺ کی طرف دَستِ دُعا کر
مدینے جاؤں مَیں روزانہ محمودؔ
جو لے جائے ہَوا مُجھ کو اُڑا کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آج اذنِ مدحِ مُرسل ﷺ چاہیے — اور صلہ اِس کا ہمیں کل چاہیے
تو درودِ پاک سے غافِل نہ ہو — یہ وظیفہ لب پہ ہر پل چاہیے
گُھپ اندھیرے معصیت کے چھا گئے — اُلفتِ آقا ﷺ کی مَشعل چاہیے
اِنعکاسِ نُورِ سرور ﷺ کے لیے — قلب کا شیشہ بھی صَیقل چاہیے
نعت کہتا ہوں کہ محشر میں مجھے — خِلعتِ رحمت کا فرغل چاہیے
اعتراض آقا ﷺ پہ کرنے کے لیے — ذہن اور احساس مختل چاہیے
ہجرِ طیبہ میں ہوں آنکھیں آب آب — باغِ اُلفت کا اگر پھل چاہیے
سامنے میزاں کے ہو وِردِ درود — رُستگاری کو بھی اَٹکل چاہیے
مسجدِ سرکار ﷺ سے ہفتے کے دِن — تا قبا چلنا بھی پیدل چاہیے
نام لے سرکار ﷺ کا محمودؔ اگر
مسئلوں کا ایک دِن حل چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے ہیں محبوب بھی آقا ﷺ تو ہیں مختار بھی — مُخبرِ صادِق بھی ہیں وہ، کاشِفِ اَسرار بھی
دست بستہ ہم خُدائے پاک کے محبوب ﷺ سے — طالب اَلطاف بھی ہیں، طالبِ دیدار بھی
لامکاں تھا قُربتوں کی منزلوں کی اِنتہا — ایک حد تک اِس کا شاہِد تھا حِرا کا غار بھی
اِس یقین کا مُجھ کو ہوتا ہے اِعادہ بار بار — نُور زا شہرِ نبی ﷺ ہے اور کرم آثار بھی
رب سے بھی پوشیدہ کوئی بات اِک تیری نہیں — دیکھے ہیں تیرے ہر ہر کام کو سرکار ﷺ بھی

دیکھنے والا کوئی ہو تو دِکھا دیں اِسے / شہرِ سرور ﷺ میں خُدائے پاک کے اَنوار بھی
دہر میں کوئی نہ آقا ﷺ سا امانت دار تھا / مُعترِف صِدقِ رسولِ حق ﷺ کے تھے اَغیار بھی
"طَالِعُ لِیْ" کا مُجھے ارشادِ سرور ﷺ یاد ہے / اور مُجھے اپنی خطا کاری کا ہے اِقرار بھی
نعت بھی ہونٹوں پہ رہتی ہے بہ ہر صبح و مَسا / کرتا رہتا ہوں درودِ پاک کا پرچار بھی
آخر اِس کو پیش ہونا ہے رسول اللہ ﷺ کے / نعت کا کوئی تو ہونا چاہیے معیار بھی

میری ہے محمودؔ یوں نسبت مِرے سرکار ﷺ سے
زندگی بھی آپ ﷺ سے مَنسوب ہے، اشعار بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعلُّق اپنا جو ہے، وہ کبھی نہ تھا محدود / خطا نہ میری، نہ سرکار ﷺ کی عطا محدود
نجوم و شمس و قمر کی تو ہے ضیا محدود / فقط ہے نُور مِرے مصطفیٰ ﷺ کا لامحدود
وہ اِن کا ہے تو یہ اِس کے ہوئے ہیں جب مادِح / نہ ہے خُدا کی، نہ سرکار ﷺ کی ثنا محدود
حضور ﷺ پہلے تھے سب سے، نہ جانے کب تک ہیں / نہ اِبتدا کِسی حد میں، نہ اِنتہا محدود
تناہی سے کہاں مملُو ہے اِلتفاتِ خُدا / نہیں عنایتِ محبوبِ کبریا ﷺ محدود
کوئی کیا مدحِ پیمبر ﷺ کا حق ادا کرتا / قلم کا، نطق و بیاں کا ہے آسرا محدود
ازل سے لے کے اَبد تک دَوام قائم ہے / کرم نبی ﷺ کا ہے بے اِنتہا و لامحدود
"فَاَوْحٰی" سے یہ اِشارہ دیا ہے مالک نے / دَنَا کے قصر میں کب تھا دِیا لِیا محدود
میں کیسے سرورِ کونین ﷺ کی صِفَت کرتا / ذخیرہ میرے ہاں الفاظ کا جو تھا محدود

ہر ایک شے تو ہے محمودؔ شاکرِ سرور ﷺ
کہاں رہی ہیں عنایاتِ مصطفیٰ ﷺ محدود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فن کی تخلیق میں پرکھو تو، میرا یہ رویّہ کیسا ہے / آنکھوں میں کلامِ خالق ہے، ہونٹوں پہ ثنائے آقا ﷺ ہے
ہم سمع و بصر کی دولت کو اِس سے مربُوط سمجھتے ہیں / جو نعت نہیں کہتا سُنتا، وہ گونگا ہے، وہ بہرا ہے

طیبہ کے ذکرِ دلکش پر سر جُھکا عقیدت والوں کا — سرکار ﷺ کے اسمِ گرامی پر دِل اہلِ وِلا کا دھڑکا ہے
معراج میں کیسی باتیں تھیں، کیا حال احوال تھا قُربت کا — لگتا ہے، دنَا کی خلوت کا منظور خُدا کو اِخفا ہے
"اَطَّالِحُ لِیْ" جب فرمایا محبوبِ خُدائے عالم نے — خدشہ ہے نہ محشر کا کوئی، دوزخ کا نہ کوئی کھٹکا ہے
صد شکر کہ سیدھے ہاتھ میں بھی کچھ روزِ قیامت نعتیں ہیں — فکر ہے، بائیں ہاتھ میں گر اعمال کا ایک پُلندا ہے
عظمت نہ نظر آئے جس کو دربارِ خُدا میں سرور ﷺ کی — رکھتا ہو اگرچہ آنکھیں بھی لیکن وہ عقل کا اندھا ہے
جو مُتَّبعِ سرور ﷺ نہ ہُوا، جس نے نہ محبّت آپ سے کی — پائے کوئی منزل وہ پھر بھی؟ بِالفعل یہ جُھوٹا سَپنا ہے
جس دِن سے پیمبر کا روضہ دیکھا ہے اِن آنکھوں سے مَیں نے — ہر دلکش منظر دُنیا کا، لگتا ہے کہ دھندلا دھندلا ہے

محمودؔ ازل کے دِن سے مَیں سرکار ﷺ کی مِدحت کرتا ہوں
"یہ عُمر کوئی کیا آج مِلی، یہ عُمر پُرانا قصّہ ہے"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ جاہ و حشمت و شوکت، نہ سیم و زَر سے مِلتا ہے — سکونِ قلب و روح و جاں دَرِ سرور ﷺ سے مِلتا ہے
ٹٹولو تو دِلوں کو، اِن سے اِستفسار کر دیکھو — گواہِ لُطف و اِکرامِ نبی ﷺ اندر سے مِلتا ہے
یدِ سرکار ﷺ کو کیسے نہ میں دستِ خُدا سمجھوں — اشارہ یہ کلامِ خالقِ اکبر سے مِلتا ہے
حبیبِ خالقِ کون و مکاں ﷺ کے شہرِ دلکش سے — سحابِ لُطف مِلتا ہے تو چشمِ تر سے مِلتا ہے
یہ وہ دن ہو گا جس دِن لازماً دیدِ نبی ﷺ ہو گی — خوشی کا اِک یہ سندیسا ہمیں محشر سے مِلتا ہے
سبھوں کو یوں تو جلووں تک خُدا محدود رکھتا ہے — وہ مِلتا ہے تو اپنی ذات کے مظہر سے مِلتا ہے
اگر پوچھو تو سُن لو صاحبِ بُردہ بصیری رحمۃ اللہ علیہ سے — کہ پیغامِ شِفا سرکار ﷺ کی چادَر سے مِلتا ہے
وہ اعلانِ شہادت ہے پیمبر ﷺ کی رِسالت کا — جو اِک مُٹّھی کی تہ میں بولتے کنکر سے مِلتا ہے
سکینت اور طمانینت کا اِک احساس زائر کو — رسولِ پاک ﷺ کے روضے کے ہر منظر سے مِلتا ہے
جو چاہو گے تو کر لو گے تم استشہاد میزاں سے — کہ رب کا فیصلہ سرکار ﷺ کے تیور سے مِلتا ہے
نکلنا روز پاؤں چُوم کر سرکارِ وَالا ﷺ کے — یہ اندازِ عقیدت تو شہِ خاور سے مِلتا ہے
اگر احساس چاہو سربُلندی سرفرازی کا — تو وہ سرکار ﷺ کے دَر پر خمیدہ سر سے مِلتا ہے

یہی کہتا ہے میری زندگی کا ایک اِک لمحہ ''قرارِ زندگانی لُطفِ پیغمبر ﷺ سے مِلتا ہے''
نہ ہو لُطفِ پیمبر ﷺ تو قرارِ زندگانی کیا ''قرارِ زندگانی لُطفِ پیغمبر ﷺ سے مِلتا ہے''
نبی ﷺ کا جو بھی دُشمن ہو، اِسے ابتر سمجھنے کا
سَبَق محمودؔ مُجھ کو سورۂ کَوثَر سے مِلتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کُل ﷺ نے دِلایا ہم کو احساسِ عمل پیش کرنے کے لیے محشر میں ہو رَاسِ عمل
گزرے آقا ﷺ کی اطاعت میں ہر اِک لمحہ ترا آدمی کا سانس تک ہوتا ہے عکّاسِ عمل
سوچ تک کا بھی تطابُق ہو نبی ﷺ کے حکم سے ایک حد تک فکر بھی ہوتی ہے مقیاسِ عمل
جو گزارے جائیں طیبہ کی فضا میں باادب سانس اِتنے ہی گِنے جائیں گے اَنفاسِ عمل
میں بغل سے نعت کے دیواں نکالوں گا سبھی دیں گے بائیں ہاتھ میں جِس وقت قرطاسِ عمل
حشر میں تُجھ کو بچائے گا درودِ مصطفیٰ ﷺ قیمتی ہر چیز سے ہو گا یہ اَلماسِ عمل
دولتِ مدحِ حبیبِ کبریا ﷺ رکھتے ہوئے
رکھتا ہے نادِم مُجھے محمودؔ اِفلاسِ عمل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۶واں مجموعۂ نعت

مرقعِ نعت

شیخ امام بخش ناسخ کی زمینوں میں ۶۳ نعتیں

سنِ اشاعت: ۲۰۰۵ صفحات: ۹۶

انتساب

الفتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مخلص پرچارک

بہت بڑے خطیب، ادیب اور وکیل

چودھری رفیق احمد باجوہ مرحوم

کے نام

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

دِیا کرتے ہیں دوش اپنے مُقدّر کا جو گردُوں کو
بدلتے کیوں نہیں اسمِ نبی ﷺ سے بختِ واژُوں کو

غُلامی کی سَند مِل جائے جس کو اپنے آقا ﷺ سے
سمجھتا کیا ہے جاہِ جم کو اور فرِّ فریدوں کو

جسے مِل جائے ٹکڑا خوانِ نعمت سے پیمبر ﷺ کے
وہ نوکِ کفش پر رکھتا نہیں ہے گنجِ قاروں کو

دِلاؤ رُستگاری نام لے کر خُلقِ سرور ﷺ کا
کسی غم دیدہ و اندوہ گیں، بے کس کو، محزوں کو

کرم اللہ کا جب نعت گو شاعر پہ ہوتا ہے
پکڑ کر لے ہی آتا ہے تخیُّل اُس کا مضموں کو

مِرے سرکار ﷺ! ہم میں آدمیت آج عنقا ہے
سمجھ بیٹھے ہیں ہم سستا بنی انسان کے خوں کو

بفضلِ رب یہی محمودؔ اِک گھر دیکھ رکھّا ہے
نبی ﷺ کی نعت رَاس آتی ہے میری طبعِ موزوں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے تھے جب حبیبِ الٰہ ﷺ آسمان پر
تھے منتظر کواکب و ماہ آسمان پر

جِس نے دُہائی دی نہ رسالت پناہ ﷺ کی
اُس کو نہ مِل سکے گی پناہ آسمان پر

جس کو مِلی زمین مدینے کی بعد از مرگ
اُس کو مِلے گا خِلعت و جاہ آسمان پر

فی الفور آئی طیبہ سے اِمدادِ مصطفیٰ ﷺ
پہنچی جونہی ہماری کراہ آسمان پر

ہرکارہ جبرئیل علیہ السلام رہا ہے حضور ﷺ کا
تھا گاہ وہ زمین پر، گاہ آسمان پر

دَر تک نبی ﷺ کے، سر جو کسی کا پہنچ گیا
اُس خوش نصیب کا ہے کُلاہ آسمان پر

محمودؔ جب گدائی مدینے کی مِل گئی
کیونکر ٹکے گی میری نگاہ آسمان پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفت آقا ﷺ کو جو ہو قلب کے اندر پیدا
خیال ہی نارِ جہنم کا ہو کیونکر پیدا

حضرت آدم علیہ السلام تو بہت بعد کی ہستی ٹھہرے
پہلے ہر شے سے ہُوئی سیّد و سرور ﷺ پیدا

یادِ سرکار ﷺ سے آنکھوں نے مدد مانگی ہے
اِس صدف سے بھی تو ہو گا کوئی گوہر پیدا

میں تخیُّل کی طرح شہرِ نبی ﷺ تک پہنچوں
فکر کی طرح کرے رب جو مِرے پر پیدا

یہ وہی دن ہے کہ جب دِید پیمبر ﷺ ہو گی — دِل میں کرنا نہ قیامت کا کبھی ڈر پیدا
اِس میں دُنیا سے الگ رنگ وفا کا پایا — راہزن طیبہ میں ناپید ہے، رہبر پیدا
اور ہر چیز زمانے کی ہو پنہاں مُجھ سے — گنبدِ پاک کا ہر وقت ہو منظر پیدا
بنِ رواحہ کی طرح جس نے شہادت پائی — کوئی ایسا بھی ہُوا اُن ﷺ کا ثنا گر پیدا؟
جو کرے اُمتِ سرور ﷺ کی قیادت دِل سے — ایسا کر بارِ اِلہا! کوئی جوہر پیدا

قیاس نے کان میں محمودؔ کے یہ پھونکا ہے
آبِ طیبہ کے اثر سے ہُوا کوثر پیدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرا ہر سال طیبہ جانا گویا اِستعارہ ہے — بقیعِ پاک میں تدفین کی جانب اشارہ ہے
مجھے شام و سحر چشمِ تصوّر کے تصدّق میں — منار و گنبدِ سرکار والا ﷺ کا نظارہ ہے
بدل ڈالی گئی تحریر سب لوحِ مقدّر کی — رسولِ پاک ﷺ کی اُلفت نے قسمت کو سنوارا ہے
یہ دولت ہے یقیں کی، اِس کا چھن جانا نہیں ممکن — ہمیں ہر دو جہاں میں اپنے آقا ﷺ کا سہارا ہے
میں اب دیکھوں کِسی جانب تو میری شان گھٹتی ہے — کہ میں نے ہاتھ صرف آقا ﷺ کی چوکھٹ پر پسارا ہے
اُنھیں نارِ جہنم سے کوئی دیرینہ ہے نسبت — جنھیں فرقت رَسُوْلُ اللہ ﷺ کے دَر کی گوارا ہے
زمانہ میری جانب دیکھتا ہے چشمِ حسرت سے — پیمبر ﷺ کے عطا فرمودہ ٹکڑوں پر گزارا ہے
نظر آئے ہیں علم الدینؒ و قیومؒ و رشیدؒ آخر — جنھیں نامِ رسولِ پاک ﷺ جانوں سے بھی پیارا ہے
جو ہے تو "نعت" نامی ماہنامہ ایک ہے، جس کا — رسولِ محترم ﷺ سے مُنتسِب اِک اِک شمارہ ہے

وہیں محمودؔ آئے ہیں پیمبر ﷺ دستگیری کو
جونہی میں نے مدد کے واسطے اُن ﷺ کو پُکارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ توصیفِ خُدائے پاک کے مِصداق ہے — اِس پہ ربِّ لم یزل کی حمد کا اِطلاق ہے
ذکر جس کا "اَلْقَلَمْ" سورہ میں آتا ہے نظر — مصطفیٰ ﷺ صَلِّ عَلٰی کا وہ عظیم اَخلاق ہے

لائیں گے ایمان محبوبِ خُدائے پاک ﷺ پر
انبیاء علیہم السلام کا یہ ازل کے روز سے میثاق ہے

اِندمالِ زخمِ ہر عصیاں کو ہے نامِ نبی ﷺ
ہر طرح کے زہر کا آخر یہی تریاق ہے

پھول مدحِ مصطفیٰ ﷺ کے پیش جو کرتا رہا
گلشنِ جنّت یقیناً اُس کا استحقاق ہے

مُستفاد اپنے سبھی مضموں حدیثوں سے ہُوئے
اور شعروں کا کلامِ پاک سے الحاق ہے

تم غریقِ بندگی اُس کو سراسر جاننا
وِردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ میں جس کا استغراق ہے

خیر، ہم تو اُمّتی ہیں، نام لیوا کیوں نہ ہوں
مصطفیٰ صَلِّ علیٰ کا خود خُدا مشتاق ہے

کاش اب زیرِ زمیں مُجھ کو وہیں رکھ لے خُدا
دوریٔ شہرِ رسولِ پاک ﷺ مُجھ پر شاق ہے

بے نیازِ فاعلن مستفعلن محمودؔ تھا
مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں لیکن طاق ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ ہر دو جہان ﷺ کا جب دیار آنکھوں میں ہے
ایک دَریائے عقیدت اشکبار آنکھوں میں ہے

گلشنِ شہرِ پیمبر ﷺ کی بہار آنکھوں میں ہے
حُسن جو دُنیا کا ہے، مانندِ خار آنکھوں میں ہے

حاضری، شکرِ خُدا، یوں دیارِ پاک میں
عاجزی گردن میں ہے اور انکسار آنکھوں میں ہے

دیکھ کر پلٹا ہوں جب میں گُنبدِ اَخضر کا حُسن
شکرِ رب ہونٹوں پہ ہے اور افتخار آنکھوں میں ہے

مُرتسم ہے پُتلیوں پر عکسِ دَربارِ نبی ﷺ
عظمتِ گُنبد کا گویا اشتہار آنکھوں میں ہے

بے قراری دُوریٔ طیبہ میں تھی، قُربت ہوئی
بے قرار آنکھیں تھیں، پہلے اب قرار آنکھوں میں ہے

یہ جُھکیں چوکھٹ پہ اُن کی اور وہیں جم سی گئیں
ایک احساسِ تفاخُر، اِک وقار آنکھوں میں ہے

جب سحابِ رحمتِ آقا ﷺ کرم فرما ہُوا
بس اُسی لمحے سے گوہر آبدار آنکھوں میں ہے

اپنی کم علمی کا، بے عملی کا ہے احساس یوں
ہے لبوں پر نعت لیکن اِعتذار آنکھوں میں ہے

مُجھ سا عاصی بھی ہے داخل اُمّتِ سرکار ﷺ میں
نقشِ اکرام و عنایت برقرار آنکھوں میں ہے

جا رہے ہیں دوست اب بھی مصطفیٰ ﷺ کے شہر کو
ایک حسرت سی مِری اِن سوگوار آنکھوں میں ہے

دیدِ سرور ﷺ کے لیے محمودؔ ہے محشر کا دِن

اور یہی دِن ہے کہ جس کا انتظار آنکھوں میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب وقت ہو قریب ہماری وفات کا — ہو نام لب پہ آقا عَلَیہِ الصَّلوٰۃ کا
آپس میں سب کو آپ ﷺ نے بھائی بنا دیا — رہنے دیا نہ فرق ذرا ذات پات کا
پہلے ہو اُن ﷺ کے رب کی ثنا، اور اُس کے بعد — ہو ذکر اُن ﷺ کی ذاتِ ستُودہ صفات کا
سرور ﷺ کے نام پر جنھیں مَر مِٹنا آ گیا — مقصد وہی تو جان سکے ہیں حیات کا
اُس کے لیے وسیلہ بنے ہیں حضورِ پاک ﷺ — حاصل ہُوا ہے جس کو بھی عرفان ذات کا
جو کچھ کیا حضور ﷺ نے، تم بھی وہی کرو — مقصد وحید ہے یہی صوم و صلوٰۃ کا
مکّہ سے جب وہ آ گیا شہرِ رسول ﷺ میں — زمزم کو نام مِل گیا آبِ حیات کا
بازی لگاؤ جان کی، سرور ﷺ کے نام پر — اندیشہ ہی کہاں ہے اِس بازی میں مات کا
نام و نشاں مِٹایا رسولِ کریم ﷺ نے — عُزّیٰ کا، وُد کا، اور منات اور لات کا
گردن سہارتی ہی نہیں وزنِ سر مرا — جس وقت میرے لب پہ ہو ذکر اُمہات ؓ کا
وِردِ درودِ پاک ہمارا شعار ہے — آخر مِلا طریقہ ہمیں بھی نجات کا

محمودؔ قصدِ نعت بجا ہے مگر یہ سوچ
تو بے ثبات اور قصیدہ ثبات کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یُوں کیا میرے پیمبر ﷺ نے اشارہ چاند کو — توڑا پہلے، اور پھر جوڑا دوبارہ چاند کو
لازمی تھا، منہ کے بل وہ گر چکا ہوتا کہیں — گر نہ حاصل ہوتا اُنگلی کا سہارا چاند کو
اِس پہ آنے تھے قدم اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کے — یوں بنایا ہے مِرے خالق نے پیارا چاند کو
یہ کھلونا بچپنے میں تھا رسولِ پاک ﷺ کا — کیسا بخشا ہے مِرے رب نے اجارہ چاند کو
چاندنی اس نے نبی ﷺ کے نام پر بخشی مُجھے — ایک دِن میں نے جو اُلفت سے پُکارا چاند کو
دیکھو، کتنا دلکش ہے، دلآویز ہے — سرورِ عالم ﷺ کی اُنگلی نے سنوارا چاند کو

روضے کو محمودؔ حسرت سے وہ تکتا تھا مگر
قُرب کا پھر بھی نہیں ہوتا تھا یارا چاند کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو لے کے چلتی ہے اندر کی احتیاج
اور پوری کر رہے ہیں وہ ﷺ خُوگر کی احتیاج

اِذنِ طلوع قدموں کی جانب سے مِل گیا
پُوری ہُوئی ہے یوں شہِ خاور کی احتیاج

معراج کو گئے تو نبی ﷺ حکمِ رب سے تھے
شامل تھی اِس میں کچھ مہ و اختر کی احتیاج

اُن کے سِوا کسی کی شفاعت گری نہیں
سب عاصیوں کو ہو گی پیمبر ﷺ کی احتیاج

گھیرے میں آ گیا ہوں علالت کے، بے طرح
سرکار ﷺ اب ہے مُجھ کو بھی چادر کی احتیاج

سب کی نظر ہے آپ ﷺ کی جانب لگی ہوئی
سرکار ﷺ پُوری ہو مِرے گھر بھر کی احتیاج

محمودؔ کو بقیعِ مقدّس نصیب ہو
ہے تو بس اِس قدر ہے سخنور کی احتیاج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کُفر کی رات میں جب نُور سویرا اُترا
ظلمتِ ظلم کا سایہ نہ دوبارہ اُترا

سرِ میزاں یہ عجب ایک کنایہ اُترا
قُلزمِ لُطف چڑھا، رنج کا دریا اُترا

نورِ سرکار ﷺ کی ترسیل کا سامان ہُوا
جب زمانے میں ہر سمت اندھیرا اُترا

توڑ کر جوڑا اُسے، معجزے دو تھے یکجا
جب چڑھے ماہ پہ اُنگلی کا اشارہ اُترا

رُوئے سرکار ﷺ کی اِس درجہ دَرخشانی تھی
دیکھ کر ایک جھلک، کفر کا چہرہ اُترا

استقامت کا نیا دَرس زمانے کو مِلا
جب سرِ کرب و بلا اُن ﷺ کا نواسہ رضی اللہ عنہ اُترا

جب بھی محمودؔ نے چاہا کہ کوئی نعت کہے
ذہن کے چَرخ پہ اِک خیال انوکھا اُترا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا شبِ اِسرا میانِ ربّ و سرکار ﷺ آئنہ
یہ خُدا نے پہلے کر رکھا تھا تیّار آئنہ

کیا نظر آتا نہیں اِن میں فقط ذکرِ نبی ﷺ — کیا نظر آتے نہیں ہیں میرے اشعار آئنہ
میرے ہر دیوان کو پاتے نہیں کیا اہلِ دِل — میری خدمت گاریوں کا آئنہ دار آئنہ
عظمتِ آقا ﷺ کی اِس پر نقش ہیں رنگینیاں — ہے تنوُّع آفریں نعتوں کا گُلزار آئنہ
خواب میں سرکار ﷺ کو دیکھا جو میں نے تو ہُوا — میرا مستقبل بشکلِ بختِ بیدار آئنہ
ہے فضا میں ثبت اِس جا گفتگوئے مصطفیٰ ﷺ — میں نے پائے ہیں حرا و ثور کے غار آئنہ

صاف کر زنگارِ مدحِ غیر سے محمودؔ دِل
دِل میں تنہا مصطفیٰ ﷺ ہوں تو ہے وہ پیار آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُنا ہے جب بُکا و آہ کو، فریاد و شیون کو — کِیا ہے بند آقا ﷺ نے مِرے ہر غم کے روزن کو
خُدائے پاک کی اپنائیت کی اِنتہا یہ ہے — کہ ہر عظمت عطا کی ہے نبی ﷺ کے پاک مسکن کو
نہ چھوڑیں گے کِسی صورت فرشتے اُس کو جنّت کے — وہ عاصی جو نہ چھوڑے گا رسولِ رب ﷺ کے دامن کو
بُلندی سرفرازی دیکھ لو اپنے قدموں میں — جھکاؤ تو براہِ عاجزی روضے پہ گردن کو
قیامت تک میں عزرائیل علیہ السلام کا احساں مانوں گا — کرے وہ بند گر طیبہ میں میرے دِل کی دھڑکن کو
میں عاصی ہوں، ضمانت چاہیے مجھ کو بھی بخشش کی — مدینے میں مِلے دو گز زمیں سرکار ﷺ مدفن کی
مِرے نزدیک تو حُسنِ عقیدت اصل مقصد ہے — رکھے پیشِ نظر کوئی تو رکھّے شعر کے فن کو
مِلی جو جیٹھ کی حدّت فراقِ شہرِ طیبہ میں — تو میں روکوں گا آخر کِس طرح آنکھوں کے ساون کو
ہمیں بھی حکم حُسنِ خُلق کے بارے میں فرمایا — کِیا سرکار ﷺ نے جس سے کہ اپنا، اپنے دُشمن کو
صحابی رضی اللہ عنہ رب سے راضی اور راضی کبریا اس پر — کہ دیکھا ایک بار اُس نے نبی ﷺ کے رُوئے روشن کو

یقیں محمودؔ مجھ کو اِس قدر امداد گر پر ہے
نہیں آنے دیا اپنے قریں تخمیں کو، ظن کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لے چلیں گے پیشِ آقا ﷺ جاں کے نذرانے کو ہم — دیں گے انجامِ مسرّت اپنے افسانے کو ہم

اُس نے ہم کو اُلفتِ سرکار ﷺ کی دولت بخش دی
دست بستہ پیشِ خالق یوں ہیں شکرانے کو ہم

گُل سِتاں کرتے ہیں نعتوں کا دبستاں کھول کر
کلبۂ قلبِ عزیز از جاں کے ویرانے کو ہم

کب نبی ﷺ جلتے جلاتے ہیں، یہ کیا تشبیہ ہے!
جانتے ہیں شمع کو اور اس کے پروانے کو ہم

بال و پر رکھتے نہیں، طاقت نہیں پرواز کی
پھر بھی ہیں تیّار سمتِ طیبہ اُڑ جانے کو ہم

صرف خادم ہم نبی ﷺ کے نام لیواؤں کے ہیں
جانتے کب ہیں کِسی بھی اور یارانے کو ہم

اپنے آقا ﷺ کے تتبُّع یعنی حُسنِ خُلق سے
اپنا بھی محمودؔ کر سکتے ہیں بیگانے کو ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں نعتِ نبی ﷺ میں صرف میرا ایک مطلع ہے
بیانِ مہرِ اُلفت سے ہر ایک مصرع مُرصّع ہے

نبی ﷺ سے بات چلتی ہے، نبی ﷺ پر ختم ہوتی ہے
مِری ہر نعت کا مقطع ہے مطلع، مطلع مقطع ہے

رسولِ محترم ﷺ کی عزّت و تکریم کا حامل
مِرا ہر شوشہ ہے، ہر شعر ہے، ہر ایک مصرع ہے

کرم وافر ہے یہ مجھ پر مِرے سرکارِ والا ﷺ کا
مِرا ہر شعر جذب و کیفِ اُلفت کا مُرقّع ہے

یہی میں نے مضامینِ کلامُ اللہ میں پایا
نبی ﷺ کا نام اعلیٰ ہے، نبی ﷺ کا ذکر ارفع ہے

کہیں جانے کی حاجت مندوں کو حاجت نہیں رہتی
فقط سرکار ﷺ کا دَر ہے، خلائق کا جو مرجع ہے

اُحُد میں اور حُنین و بدر میں سرکار ﷺ کو دیکھو
کہاں دُنیا میں اِس درجے کا کوئی اور اشجع ہے

اکیلے تم کہاں محمودؔ اُس در کے بھکاری ہو
رسولِ پاک ﷺ کی چوکھٹ پہ دیکھو، ایک مجمع ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر ہو ہر وقت لب پر مصطفیٰ ﷺ آباد کا
حق بھی ہے اور فرض بھی یہ میری اِستعداد کا

میں "اَغِثنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" ﷺ جب کہتا رہا
مصطفیٰ ﷺ اعزاز فرماتے رہے اِمداد کا

جس کو نام اسلام کا دیتے ہیں سب اربابِ فہم
سیدھا رستہ تھا وہی سرکار ﷺ کے اَجداد کا

میں بلا تشبیہ کہتا ہوں کہ قولِ حق کے ساتھ
معنوی ہے ہر تعلّق آپ ﷺ کے اِرشاد کا

پائی سب نے ۹۲ کی حیثیت ہی مرکزی
علم جس جس کو بھی حاصل ہو گیا اَعداد کا
حمدِ "اللّٰہُ الصَّمَدُ" اور نعتِ ختم المرسلیں ﷺ
بس یہی نکتہ ہے واحِد دین کی بنیاد کا
مانگی تھی اولاد کی خاطر محبت آپ ﷺ کی
اور بھرم قائم رکھّا رب نے مِری فریاد کا
فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ دو اُن کے بابا جان ﷺ کو
کوئی امکاں ہی نہیں عرضی کے اِسترداد کا
جو پھنسا پائے گا خود کو گھیرے میں آلام کے
اہتمام آخر کرے گا محفلِ میلاد کا
رکھّے جو خوشنودیٔ سرکار ﷺ کو پیشِ نظر
سامعیں سے کِس لیے ہو گا وہ طالب داد کا
حفظِ ناموسِ رسولِ آخری ﷺ کا ذکر ہے
دِل پہ نعرہ مُرتسم ہے "ہر چہ بادا باد" کا
شرط یہ ہے ، ہو یقیں پختہ رسولِ پاک ﷺ پر
ہر گزارش پر مِلے محمودؔ تحفہ صَاد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب تک رہے گی آہ ہماری اثر سے دُور
کب تک رہے گا طیبہ ہماری نظر سے دُور
لَو دے محبّت آقا و مولا ﷺ کی بالضّرور
گردانے جائیں شعر گو حُسنِ ہُنر سے دُور
پڑتا نہیں بلا و مصیبت سے واسطہ
کشتی کو میری، رکھتے ہیں آقا ﷺ بھنور سے دُور
رستہ حضور ﷺ نے جو دِکھایا ہے خُلق کا
اُمّت کو کر دیا ہے جہنّم کے ڈر سے دُور
ابرِ کرم کا سایہ ہے بھیگی نگاہ پر
کب سے سحابِ لُطفِ نبی ﷺ چشمِ تر سے دُور
ٹکڑا مِلا نبی ﷺ سے جسے، وہ غنی ہُوا
جو ہیں فقیرِ در، وہ نہیں مال و زر سے دُور
محمودؔ دے رہا ہے پیمبر ﷺ کا واسطہ
رکھنا ہر اِک بلا کو خُدا، اِس کے گھر سے دُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اگر معلوم مفہومِ نوائے عندلیب
نغمہ ہائے اُلفتِ سرور ﷺ سُنائے عندلیب
جا پہنچتی ہے دِلوں تک، روح کی گہرائی تک
باغِ طیبہ تک رَسا ہوتی ندائے عندلیب
ہوتی ہے بینِ السّطور اُن میں جو مدحِ مصطفیٰ ﷺ
ہیں رَسا عرشِ خُدا تک نغمہ ہائے عندلیب

لحنِ دلآویز میں حُبِّ نبی ﷺ کی ہے ندا
سُن سکو تو غور سے سُننا صدائے عندلیب

سر اُٹھائے جو اُڑا پھرتا ہے ہر جا، دیکھ لو
دیکھتے ہی روضہ اُن ﷺ کا، سر جھکائے عندلیب

خوش نہ آتی ہو جسے مدّاحیٔ سرور ﷺ، اُسے
زاغ کی آواز آ جائے بجائے عندلیب

ہم دِلی محمودؔ ہے اپنی ہم آوازی کے ساتھ
ماجرائے دِل مرا ہے ماجرائے عندلیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ دیتے ہیں تاثیر آہِ بے تاثیر کو
درگزر کا سایہ کرتے ہیں عطا تقصیر کو

صرف ہے ذاتِ حبیبِ خالقِ ہر این و آں ﷺ
احترام و عزّت و تکریم کو، توقیر کو

یوں دِکھایا معجزہ شقُّ القَمَر کا آپ ﷺ نے
دی ہیں تشویق ماہ و مِہر کی تسخیر کو

ہے کوئی آیت، نہیں جس میں نبی ﷺ کا ذکرِ پاک
تم اُٹھا کر دیکھ لو قُرآن کی تفسیر کو

حکمِ سرکارِ جہاں ﷺ سے دو تسلّی ہر طرح
ہر اَلم دیدہ کو اور غمگین کو، دِل گیر کو

لُطف و اکرام و عنایات و عطا کا شہر ہے
سامنے رکھتا ہوں میں جس شہر کی تصویر کو

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے واسطے جاں کر نثار
ہے جہنم کا گڑھا ورنہ تری تعزیر کو

نامِ سرور ﷺ آئے تو اُن پر درودِ پاک پڑھ
کر منوّر اِس سے تو تقریر کو، تحریر کو

اِس کا مقصد ہو فقط خوشنودیٔ محبوبِ حق ﷺ
دُور رکھنا نعت کے ہر کام سے تشہیر کو

خواب میں مَیں دیکھتا ہوں شہرِ مصطفیٰ ﷺ
اور پا لیتا ہوں پھر ہر خواب کی تعبیر کو

ہے اگر محمودؔ مومن تو پڑھے "صَلِّ عَلٰی"
یہ وظیفہ کرنا ہو گا ہر جوان و پیر کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے تھے مصطفیٰ ﷺ سے پیار درخت
حکم کا کرتے انتظار درخت

جن پہ پھل اُلفتِ حضور ﷺ کا ہو
بس وہی ہوں گے پائیدار درخت

جو لگائے تھے خود پیمبر ﷺ نے
کِس قدر تھے وہ شاہکار درخت

ہاتھ دھوئے جڑوں میں آقا ﷺ نے — بن گئے یوں وہ یادگار درخت
اُن ﷺ کا پیغام سُن کے کافِر سے — آ گئے چل کے ایک بار درخت
پیش کرتے سلام اُن ﷺ کو حجر! — اُن ﷺ کی خدمت کو بے قرار درخت!
کیا نہ دیکھے بُحیرؔا راہب نے — ساجد آقا ﷺ کے بے شمار درخت
دیکھ کر ایک باغ طیبہ کا — دیکھو سو بار باردار درخت
جن کے سایے میں نعتیں لکھی تھیں — وہ ہُوئے میرے رازدار درخت
پھل گئے ہیں ہَوائے طیبہ سے — باعثِ عزّت و وقار درخت

بوئے محمودؔ پڑھ کے "صَلِّ عَلٰی"
اور ہُوئے حُسنِ مرغزار درخت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا ساماں سبز ہو — دِل کا بُستاں سبز ہو، جاں کا گُلستاں سبز ہو
گُنبدِ سرور ﷺ کا تجھ کو واسطہ میرے خُدا! — میری قسمت سبز ہو، قسمت کا عنواں سبز ہو
رنگ ہیں سارے خُدائے پاک کے اور خوب ہیں — کیا خبر، شکل و شبیہِ لُطفِ رحماں سبز ہو
جنّتِ رضواں ہو یا جنّت بقیعِ پاک کی — باطناً وہ صورتِ حُسنِ بہاراں سبز ہو
پُھولتا پھلتا ہے جب وہ گُنبدِ اَخضر تلے — ہے یقیں مجھ کو کہ سارا باغِ رضواں سبز ہو
ذکر ہے تذکارِ محشر میں بہت "محمودؔ" کا — وہ مقامِ آقا ﷺ جہاں ہوں، ہے یہ امکاں، سبز ہو
اُلفتِ سرور ﷺ کے گُل بوٹے کِھلائے ہیں یہاں — دِل زمُرّد کی طرح یا شکلِ مرجاں سبز ہو
بولتا قُرآں نبی ﷺ تھے، اُن کا قُبّہ سبز ہے — پھر کلامُ اللہ کا کیونکر نہ جُزداں سبز ہو
حِدّتِ خورشیدِ محشر سے بچاؤ کے لیے — سایہ سر پر اور رنگت کا نہیں، ہاں سبز ہو

پھر سیاہی کی کہاں محمودؔ گنجائش رہے
لوحِ قسمت کا اگر خطِّ نمایاں سبز ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انوارِ مصطفیٰ ﷺ ہوئے ہیں آشکار سبز — شادابیاں اُنھی سے ہیں سب مستعار سبز
سرسبزیاں زمانے میں ساری اُسی سے ہیں — ہے گُنبدِ پیمبر دیں ﷺ شاہکار سبز
نظریں اُٹھا کے قُبّۂ سرکار ﷺ کی طرف — دیکھو کہ رنگ کِس قدر ہے باوقار سبز
کہنے کو لوگ کہتے رہیں جو بھی کچھ کہیں — دیکھا ہے ہم نے رنگ تو بس پائیدار سبز
مکّہ میں سبزہ اب نظر آنے لگا کہیں — طیبہ کا پہلے دِن سے ہے سارا دیار سبز
دو بیٹے ہیں تو تین مِری بیٹیاں حضور ﷺ — دائم رہے یہ باغ مِرا برقرار سبز

محمودؔ مجھ کو سُرخی سیاہی ہے ناگوار
میرا شعار سبز ہے، میرا وقار سبز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کچھ نہ کچھ تنقید بھی ہو نعت کے افکار پر — کوئی سمجھوتا نہ ہونا چاہیے معیار پر
آیتیں جب سورۂ احزاب کی پڑھتا ہوں مَیں — پیار آتا ہی نظر رب کا شہِ اَبرار ﷺ پر
قُربتِ رب کا جو سندیسا مِلا سرکار ﷺ کو — ہو گئے جبریل علیہ السلام بھی حیرت زدہ رفتار پر
دیدنی ہوں گی نکیرینِ لحد کی حیرتیں — جب جوابِ نعت آئے گا ہر اِستفسار پر
دُور کوئی لُطفِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے نہیں — وہ کرم فرمائیں گے ہر اِک کے حالِ زار پر
مصطفیٰ ﷺ کے اِس کرم کی کیفیت مت پوچھیے — حاضری کا اِذن دے دیتے ہیں وہ اصرار پر

ثور پر بھی ہو کے آیا ۹۲ میں ایک بار
حاضری دیتا رہا ہوں میں حِرا کے غار پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مدینے میں باریاب ہُوا — مجھ سا ناکام کامیاب ہُوا
وجہ سرکار ﷺ کا لُعاب ہُوا — رُو بصحّت ابوتراب رضی اللہ عنہ ہُوا
نام رب نے نہیں لیا اُن ﷺ کا — جب بھی قُرآن میں خطاب ہُوا
صرف نعتِ نبی ﷺ بچائے گی — روزِ محشر جو احتساب ہُوا

نام آقا ﷺ کا لے کے بحر بنا — پہلے تو صرف وہ حباب ہُوا
اِس کے پیچھے نبی ﷺ کا اُسوہ تھا — جب کوئی اچھا انقلاب ہُوا
وِردِ صَلِّ عَلٰی تھا، خوشبو تھی — آج تعبیر یاب خواب ہُوا
حاضری جب ہُوئی حِرا پہ مِری — اچھا وہ زندگی کا باب ہُوا
دَرِ محبوبِ کبریا ﷺ سے مجھے — تمغۂ عجز دستیاب ہُوا
میں رہا ہوں نصاب کا پابند — مدحِ سرور ﷺ مِرا نصاب ہُوا
مغفرت چاہی اُن ﷺ کی اُمّت کی — کام یہ باعثِ ثواب ہُوا
اسمِ سرکار ﷺ جب لیا مَیں نے — دُور، کافور اضطراب ہُوا

خدمتِ نعتِ مصطفٰی ﷺ کے لیے
تیرا محمودؔ انتخاب ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے ابرِ نبی ﷺ لُطف کے قُلزم سے زیادہ — اور بوریا سرکار ﷺ کا قاقُم سے زیادہ
سمجھایا ہے یہ سیرتِ سرکار ﷺ نے ہم کو — اَخلاق مؤثر ہے تصادُم سے زیادہ
مومن ہے وہی جس کو پیمبر ﷺ سے محبّت — اولاد سے بڑھ کر ہو، اَب و اُم سے زیادہ
کام آتی ہے دربارِ پیمبر ﷺ میں ہمیشہ — آنکھوں کی نمی، لب کے تبسُّم سے زیادہ
پڑتی ہے ضیا مہرِ رسالت کی جو اِس پر — چمک اُٹھتا ہے تارا مِرا انجم سے زیادہ
رُخ سرورِ عالم ﷺ کا تھا تبلیغ سراسر — چہرے سے کیا کام تکلُّم سے زیادہ
جس کو نہیں سرکارِ مدینہ ﷺ سے محبّت — وہ دُشمنِ دیں ہے کسی کژدُم سے زیادہ

جس نے نہ کی "صَلِّ عَلٰی" کہنے میں کی ہے
محمودؔ وہ اچھا ہے کہیں تُم سے زیادہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صُبح دم جس کیفیت میں مَیں نے نعت آغاز کی — ہاتفِ غیبی نے کی تعریف اُس انداز کی

کِس لیے ٹھہرا نبی ﷺ کا ہاتھ دستِ کبریا — آپ ﷺ جانیں یا خُدا جانے حقیقت راز کی
سُورہ ہائے نَجم و اِسرَا پڑھ کے لگتا ہے یہی — کچھ ہُوئیں اُس رات میں باتیں نیاز و ناز کی
کامیابی تک نہ پہنچائیں گے ہم کو مصطفیٰ ﷺ — جب تلک چاہت نہ چھوڑی ہم نے حرص و آز کی
ٹکڑیوں میں آپ کی اُمت مِرے آقا ﷺ! بٹی — آج بن آئی یہاں ہر تفرقہ پرداز کی
نعت پر سب سے زیادہ کام احقر نے کیا — کاش دیں خود مصطفیٰ ﷺ تخصیص اِس اعزاز کی

بے تکان اُس کی اُڑان آقا ﷺ کے قریے تک ہُوئی
طائرِ تخییل نے محمودؔ جب پرواز کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفرِ طیبہ کو سوچا جونہی تیّاری کا — کب تھا احساس سیہ کاری کا، ناداری کا
عشقِ سرور ﷺ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سبھی پُورے اُترے — امتحاں جب بھی ہُوا اُن کی وفاداری کا
مجھ پہ ہر وقت ہے انوارِ کرم کی بارش — میں ہوں ممنون پیمبر ﷺ کی ضیا باری کا
مُتّبع جو ہُوئے سرکار ﷺ کے، اُن کو کب ہے — خوف ہنگامۂ محشر میں گرفتاری کا
مدحِ سرکار ﷺ ہُوئی جب سے لبوں پر جاری — بوجھ ہلکا ہُوا اُس دِن سے خطاکاری کا
خواب میں جب سے جھلک دیکھی نبی ﷺ کی مَیں نے — مجھ سے اُس دِن گیا ذوق ہی بیداری کا

گھر سے محمودؔ جو طیبہ کی زیارت کو چلا
خیال آیا ہی نہیں راہ کی دشواری کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے طالبِ سرکار ﷺ طلب گار خُدا کا — اُن ﷺ کا ہے وفادار، وفادار خُدا کا
سرکار ﷺ کے دَم سے ہُوا پرچار خُدا کا — بس اُن ﷺ کے ذریعے سے بڑھا پیار خدا کا
آقا ﷺ کے علاوہ، مِرے آقا کے علاوہ — کیا اور کوئی دیکھا ہے دِلدار خُدا کا
خالق نے رَؤف اور رَحیم اُن ﷺ کو بنایا — پڑھ لو کہ یہی حکم ہے غفّار خُدا کا
سرکارِ جہاں ﷺ کی بھی سفارش ہے ضروری — ہے فضل تو ہر شخص کو درکار خُدا کا

دے دیجیے تدفینِ مدینہ کی اجازت — میں واسطہ لے آیا ہوں سرکار ﷺ خُدا کا
محمودؔ بہ اِجمال تعارُف مِرا یہ ہے
ہوں بندۂ سرکار ﷺ پرستار خُدا کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئے دَربارِ پیمبر ﷺ پہ پشیماں ہم سے — پر سلوک اچھّا کیا آپ نے، ہاں ہاں ہم سے
یہ ضروری نہیں، زَر والے مدینے پہنچیں — جا پہنچتے ہیں وہاں بے سرو ساماں ہم سے
وقُر سرکار ﷺ کا واضح ہے کہ شافع وہ ہیں — جبکہ عصیاں میں نہیں کوئی نمایاں ہم سے
جب فرشتوں کو ہے معلوم کہ ہم ہیں ناعِت — اور کِس حُسنِ عمل کے ہیں وہ خواہاں ہم سے
اپنی تو اتنی سعادت ہے کہ ہم لکھتے ہیں — جتنے لکھواتے ہیں وہ ﷺ نعت کے دیواں ہم سے
طیبہ پہنچے ہیں مگر نادِمِ عصیاں بھی ہیں — کوئی ہم ایسے نہ خنداں ہیں، نہ گریاں ہم سے
پیرہن خاک کا دے کر ہمیں طیبہ رکھیے — ہو گا سرکار ﷺ نہ برداشت یہ ہجراں ہم سے
اُن ﷺ کے دَر پر جو نہ پہنچے تو کہاں جائیں گے — خاطی و مُذنِب و عاصی جو ہیں انساں ہم سے
مُتّصِف دیدِ پیمبر ﷺ سے نہ ہو پائے ہیں — کیسے ہو پائے گا وصفِ لب و دنداں ہم سے
نعت کہنے کے، سمجھنے کے کہاں ہیں قابل
شعر گو ہم سے کہ محمودؔ سخنداں ہم سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطفِ خُدائے پاک کی جس کو طلب رہے — وِردِ درود میں نہ کیوں وہ روز و شب رہے
جس دِل میں بھی محبّت محبوبِ رب ﷺ ہے — اُس پر مِرے خُدا کا کرم روز و شب رہے
رب کی زباں پہ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے — مُزّمِّلْ و مُدّثِّرْ و طٰہٰ لقب رہے
ذُرّیت آپ ﷺ کی بھی رہی عظمت آشنا — اَجداد بھی حضور ﷺ کے عالی نسب رہے
دفنِ بقیعِ پاک کی خواہش جو ساتھ ہے — شہرِ نبی ﷺ میں جب رہے ہم، جاں بہ لب رہے
اِن پر تو اِس لیے بھی مجھے فخر و ناز ہے — توصیفِ غیرِ مصطفیٰ ﷺ سے پاک لب رہے

توہینِ مصطفیٰ ﷺ کے نتیجے کے واسطے — کیوں سامنے نہ کَوْثَرْ و نٓ و لَھَبْ رہے
جو بے تعلّق آپ ﷺ کے شہرِ حسیں سے تھا — قسمت میں اُس کی غم رہے، رنج و تعب رہے
اُن کا ٹھکانا قعرِ جہنم ہے دوستو — جو بدنصیب طیبہ میں بھی بے ادب رہے
محمودؔ ہے یہ وجہِ تفاخُر عمل مِرا
مصروف مدحِ سرورِ عالم ﷺ میں لب رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دُعا اِس کی ہے، مالک کی دُعا سے کم نہیں — خواہشِ محمودؔ طیبہ میں قضا سے کم نہیں
رنج تیرا کیا نبی ﷺ کے اِعتنا سے کم نہیں! — کِس لیے ہر سانس تیرا پھر بُکا سے کم نہیں
یہ فَتَرْضٰی اور تَرْضٰھَا سے نکتہ کُھل گیا — مرضیٔ سرور ﷺ بھی خالق کی رِضا سے کم نہیں
مُعْطِیٔ ہر شے نے جب قَاسِمْ بنایا ہے اُنھیں — لُطفِ سرکارِ جہاں ﷺ رب کی عطا سے کم نہیں
حاضری جس کی ہُوئی طیبہ میں، اُس سے پوچھ لو — آبِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ آبِ بقا سے کم نہیں
سال میں اِک بار بھی طیبہ نہ جو میں جا سکا — میرے حق میں ایسی صورت تو سزا سے کم نہیں
نعت جو دِل سے کہے محمودؔ وہ ہے متّقی
مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ اِتّقا سے کم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا جو رہ گیر نہیں — اُس کی بخشش کی کِسی شکل میں تدبیر نہیں
سمجھیں آقا ﷺ کی جو اُنگلی کا اشارہ ہم لوگ — مقصد اِس درس کا کیا چاند کی تسخیر نہیں!
مانگنے ہی میں کوئی ہو گی ہماری خامی — میرے سرکار ﷺ کی جانِب سے تو تاخیر نہیں
کیسے ممکن ہے کہ ہو اِس میں دِل آویزی بھی — خانۂ دِل میں جو سرکار ﷺ کی تصویر نہیں
مُتّقی بھی ہیں مگر اِس میں گنہگار بھی ہیں — عشقِ سرکار ﷺ کِسی شخص کی جاگیر نہیں
ہوں وہ کم علم کہ بیکس، سبھی باعزّت ہیں — دینِ سرور ﷺ میں کِسی شخص کی تحقیر نہیں
اور وہ کچھ بھی ہو، تم اس کو نہ مُسلم سمجھو — میرے آقا ﷺ کی کِسی دِل میں جو توقیر نہیں

جس میں آئے نہ پیمبر ﷺ کا حوالہ کوئی
ایسی محمودؔ کی تقریر یا تحریر نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھنا اِس لُطف کو، اِکرام کو، اِعزاز کو — رب نے عظمت دی ہے علم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے جانباز کو
اُلفتِ سرکار ﷺ کا رستہ کوئی آساں نہیں — اِس سفر میں چھوڑنا پڑتا ہے حرص و آز کو
اِتّباعِ سرورِ عالم ﷺ میں جب خامی رہی — دوش کیوں دیتے ہو تم انجام پر آغاز کو
اِس لیے قُرآں میں تفصیلاتِ اِسرا کی نہیں — چاہتا تھا راز ہی رکھنا خُدا اِس راز کو
کمتروں کو میں نے سمجھا ہی نہیں کمتر کبھی — شاید اچھا جانیں آقا ﷺ میرے اِس اَنداز کو
عظمتِ محبوب ﷺ دُنیا کو دِکھانے کے لیے — ایک رات اللہ نے بُلوا لیا ہمراز کو
سامنے محمودؔ رکھنا مصطفیٰ ﷺ کے ذکر میں
نغمۂ اُلفت کو، سازِ عشق کی آواز کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کے نام لیوا سے مِرا یارانہ ہے — جو پیمبر ﷺ کا نہیں، میرے لیے بیگانہ ہے
"نعت" کا جاری مجلّہ ہے تو وہ ماہانہ ہے — بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں جو مِرا نذرانہ ہے
اُس نے مجھ کو مدحِ آقا ﷺ کی سعادت بخش دی — رب کے آگے یوں مِرا ہر سجدۂ شکرانہ ہے
پُھولتا پھلتا ہے وہ مزرع، جہاں ہو اُن کی مدح — جس جگہ ذکرِ نبی ﷺ ہوتا نہیں، ویرانہ ہے
جتنی ہے دانائی، اُس دیوانگی سے ہیچ ہے — ہوش میں تو بس وہی ہے اُن کا جو دیوانہ ہے
کِس کو کتنی ہے محبّت سرورِ کونین ﷺ سے — کفر و دیں کو جانچنے کا اِک یہی پیمانہ ہے
زندگی کر دی بسر مدحِ رَسُولُ اللہ ﷺ میں
مختصر محمودؔ اِتنا ہی مِرا اَفسانہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کی اُلفت مِلی محمودؔ کو اَجداد سے — اور توقّع ہے تو ہے اس کو یہی اولاد سے

سب سہارے اور ہیں دُنیا کے، بے بنیاد سے — ہر اَلم سے مَیں چھٹا سرکار ﷺ کی اِمداد سے
جس میں ذکر آئے نہ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ کا — بات وہ مملُو ہے کفر و شرک سے، الحاد سے
عاجزی کے درس سے چاہا مِرے سرکار ﷺ نے — قصرِ کبر و ظلم کو ڈھا دیجیے بنیاد سے
چاہیۓ نُصرت تو پھر اُن ﷺ کو پکارو دوستو! — ہے تعلُّق مصطفیٰ ﷺ کے لُطف کو فریاد سے
کفر ہے، شک کی نظر سے دیکھنا ایمان کو — دینِ حقّہ چل رہا تھا آپ ﷺ کے اَجداد سے
مُردنی اِس پر کِسی صُورت نہ چھائے گی کبھی — ہو گیا آباد میرا دِل نبی ﷺ کی یاد سے
مرتبہ اِس سے بھی واضح ہے حدیثِ پاک کا — حق ہُوا ظاہر رسولِ پاک ﷺ کے اِرشاد سے
پھیلتا جاتا ہے نزد و دُور، ہر انسان تک — ایک پیغامِ عقیدت محفلِ میلاد سے
اُمّتی کہلا کے، اُلفت مصطفیٰ ﷺ سے کم رکھیں — لوگ آتے ہیں نظر مجموعۂ اَضداد سے

تیرا یہ محمودؔ جو چھتیسواں مجموعہ ہے
کیا کرم بڑھ کر نہیں کچھ تیری اِستعداد سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرکار ﷺ میں جو دیدۂ تر رکھتے ہیں — شبِ دیجور میں اُمیدِ سحر رکھتے ہیں
سر کو دہلیز پیمبر ﷺ پہ جو دھر رکھتے ہیں — انتظام اپنے وہ غُفران کا کر رکھتے ہیں
کام ہم ایسے کریں جن سے کہ وہ راضی ہوں — ہمہ اوقات نبی ﷺ ہم پہ نظر رکھتے ہیں
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ دیکھو اعجاز — لفظ جو منہ سے نکلتے ہیں، اثر رکھتے ہیں
شہرِ سرور ﷺ میں پہنچنے کی اُنھیں قُدرت ہے — میری تخییل کے طائر جو ہیں، پر رکھتے ہیں
طیبہ سے لوٹے ہیں، خالی تو نہیں آئے ہیں — گرد کی شکل میں ہم کُحلِ بصر رکھتے ہیں

ہم کو محمودؔ نہیں کوئی خبر اپنی بھی
مصطفیٰ ﷺ وہ ہیں کہ ہر شے کی خبر رکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ تیری کِس لیے نم دیدہ ہے — ہیں نبی ﷺ تیرے، تُو کیوں رنجیدہ ہے

چاہت آقا ﷺ کے دیارِ پاک کی ۔۔۔ میرے ہر ہر حرف میں پوشیدہ ہے
جو بھی زائر ہے خُدا کے شہر کا ۔۔۔ مصطفیٰ ﷺ کے شہر کا گرویدہ ہے
نعت لکھ اور چل دیارِ نُور کو ۔۔۔ یہ ہے وہ تجویز، جو سنجیدہ ہے
حلقۂ "صَلِّ عَلٰی" میں لا اُسے ۔۔۔ اُمّتی آقا ﷺ کا جو غم دیدہ ہے
مصطفیٰ ﷺ فرمائیں گے آساں اسے ۔۔۔ یوں تو بخشش کا عمل پیچیدہ ہے

کون؟ محمود؟ آقا ﷺ کا مِدحت نگار؟
وہ بقیعِ پاک میں خوابیدہ ہے!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو عمارت تھی اَنا کی، پہلے وہ مِسمار کی ۔۔۔ عجز کی کُٹیا میں پھر مدّاحئ سرکار ﷺ کی
اُن ﷺ کے دَر پر جایئے پہلے، سفارش کے لیے ۔۔۔ اِس طرح ممکن ہے مقبولیت اَستغفار کی
جائیں گے میزان پر، پیشی کی خاطر حشر میں ۔۔۔ اور سعادت پائیں گے سرکار ﷺ کے دیدار کی
خالقِ کُل اور پیمبر ﷺ کے یہی فرمان ہیں ۔۔۔ قدر و قیمت دین میں ہے عظمتِ کردار کی
اُن کو توحیدِ خُدائے پاک پر راغِب کیا ۔۔۔ میرے آقا ﷺ نے بھلائی چاہی یوں کُفّار کی
اُس نے حق ثابت کیا دینِ حبیبِ کبریا ﷺ ۔۔۔ حبشہ میں تقریر جو تھی جعفرِ طیار رضی اللہ عنہ کی
کر لیا مقبول میرا وِرد صلّی اللہ کا ۔۔۔ راہِ طیبہ کبریا نے اِس طرح ہموار کی
نعت میں حُسنِ عقیدت کی اہمیّت سمجھ ۔۔۔ فن کی کیا اوقات ہے، کیا حیثیت اَشعار کی
میرے آقا ﷺ! مسئلے کا آپ ہی حل کیجیے ۔۔۔ ہو رہی ہے بُھد یہاں پر دین کی اَقدار کی

جایئے محمودؔ طیبِ دِل سے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
آئے گی نوبت وہاں پر پیار کے اظہار کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معصیت پیشہ ہُوں میں، ایسا خطا کوش ہُوں میں ۔۔۔ یہ تو ممکن نہیں، آقا ﷺ کو فراموش ہُوں میں
میں نے جب پہلے پہل روضۂ سرور ﷺ دیکھا ۔۔۔ وہ دِن اور آج کا دِن، خود سے بھی روپوش ہُوں میں

سیکڑوں لکھّی تو ہیں میں نے نعوتِ آقا ﷺ
فرض سے کیسے یقیں ہو کہ سبکدوش ہُوں میں

میں کہ باتونی مجھے اہلِ جہاں کہتے ہیں
جتنے دِن شہرِ پیمبر ﷺ میں ہُوں، خاموش ہُوں میں

مجھ کو تو ہوش مدینے میں پہنچ کر آیا
لوگ کہتے ہیں کہ مدہوش یا بے ہوش ہُوں میں

شہرِ سرکار ﷺ میں تدفین کی تیاری ہے
شہرِ خالق میں جو ہر سال کفن پوش ہُوں میں

''خوش ہیں محمودؔ تری نعت سے تیرے آقا ﷺ''
یہ ندا سننے کی خاطر ہمہ تن گوش ہُوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ میں تیرا اگر ارتکاز ہے
یہ شاعرانِ عصر میں اِک امتیاز ہے

جس کے لبوں پہ مِدحتِ شاہِ حجاز ﷺ ہے
وہ گویا فضلِ حق سے سراپا نماز ہے

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی عظمت نہ پوچھیے
جو سرنگوں یہاں ہے، وہی سرفراز ہے

قوسین سے بھی کم ہو کِسی فاصلے کا ذکر
اِفشائے راز ہے کہ یہ اِخفائے راز ہے

طیبہ میں ہُوں یا شہرِ پیمبر ﷺ سے دور ہُوں
یہ سارا زندگی کا نشیب و فراز ہے

تفصیل اِس کی جان سکا ہی نہیں کوئی
معراج میں جو صورتِ ناز و نیاز ہے

اِسرا میں ہے مجاز حقیقت کے روپ میں
یا پھر ہے شکل یہ کہ حقیقت مجاز ہے

''میں'' بھولنا ضروری تھا شہرِ حضور ﷺ میں
محمودؔ اِس حوالے سے ادنیٰ ایاز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس طرح رہتا ہے لوگو، کوئی گُونگا خاموش
پیشِ روضہ رہا ہر بولنے والا خاموش

اِس جگہ صرف عقیدت کی زباں ہلتی ہے
نعت کے باب میں تشبیہ و کنایہ خاموش

جاؤ، جاتے ہو مدینے کو، حوالے رب کے!
پر درِ سرورِ کونین ﷺ پہ رہنا خاموش

ہیں سُوئے عرش رواں حضرتِ محبوبِ خُدا ﷺ
دم بخود موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہیں تو مسیحا علیہ السلام خاموش

دِل ہلاتی رہی جس شخص کی آہ و فریاد
سامنے روضۂ سرکار ﷺ کے، پایا خاموش

آپ تو اِن کی زباں تک کو سمجھ لیتے ہیں — کیوں رہیں میری نگاہیں مِرے آقا ﷺ خاموش

اُن ﷺ کی چوکھٹ کا سماں مجھ سے نہ پوچھو یارو!
دیکھا محمودؔ وہاں اپنا پرایا خاموش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ نامِ سرور و سرکار ﷺ ہر دم چاہیے — حُسنِ عقبیٰ کے لیے یہ اسمِ اعظم چاہیے

زخمِ عصیاں کے لیے گر تجھ کو مرہم چاہیے — یادِ محبوبِ خُدا ﷺ میں چشمِ پُرنم چاہیے

سرکشیدہ رہیے جاہِ دُنیوی کے سامنے — سامنے آقا ﷺ کی چوکھٹ ہو تو سر خم چاہیے

نعت کی گُفتار پر کیوں اشک برسائے نہ آنکھ — پیار کے گلزار پر تھوڑی سی شبنم چاہیے

زیرلب "صَلِّ عَلٰی" ہو، لب پہ سیرت آپ ﷺ کی — وِرد پیہم چاہیے، تذکار ہر دَم چاہیے

سیکھیے گا غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے علمِ وفا — حِفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو عزم محکم چاہیے

رُخ رہے محمودؔ طاعت کا پیمبر ﷺ کی طرف
فکر کے اشہب کو طیبہ کی طرف رم چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنی ہے تو اپنا صاف اندر چاہیے — اِذنِ سرور ﷺ چاہیے، توفیقِ داور چاہیے

زندگی میں ہر قدم پر کامیابی کے لیے — اُن ﷺ کی اُلفت چاہیے، اللہ کا ڈر چاہیے

دُنیوی باتیں تاثّر ہی نہ چھوڑیں گی کوئی — اسمِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ ازبر چاہیے

خدمتِ محبوبِ خلاقِ دو عالم ﷺ میں رشیدؔ — پیش کرنے کے لیے اشکوں کا محضر چاہیے

نعت کہنا، طیبہ جانا، مانگنا اِمداد کا — اِن مقاصد کے لیے تو دیدۂ تر چاہیے

آنکھ کی جتنی بھی ہیں بیماریاں، اُن کے لیے — قُبّۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا منظر چاہیے

یہ دَرِ خیرُ الوریٰ ﷺ ہے در سخاوت کا مگر
بھیک لینے کو یہاں سے، کاسۂ سر چاہیے

جس میں آقا ﷺ دو گھڑی آرام فرما لیں کبھی — دِل درودِ سرورِ عالم ﷺ سے خُوگر چاہیے

پیاس کو دُنیا و عُقبیٰ میں بُجھانے کے لیے　　آبِ طیبہ چاہیے یا آبِ کوثر چاہیے

ایک دِن ہاتِف کا یہ آواز آئے گی مجھے
''آج ہی محمودؔ پیغمبر ﷺ کے دِر پر چاہیے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات عقیدے کی بھی تھی اور تھی یہی دستور کی　　وِردِ صَلّی اللہ نے ہر اِک مصیبت دور کی
واسطہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا یا زہرا رضی اللہ عنہا میں نے جب دیا　　میری ہر عرضی مرے سرکار ﷺ نے منظور کی
ہے نبی ﷺ کی رحمتؐ للعالمین کا شرف　　سُنتا ہے نزدیک ہو کر رب صدا مہجور کی
ہاتھ تک سرور ﷺ نے محنت کش کا چوما، دوستو!　　میرے آقا ﷺ نے بہت تکریم کی مزدور کی
کان دھرتے گر نبیؐ پاک ﷺ کے ارشاد پر　　ہم کیا کرتے مدد ہر بندۂ رنجور کی
میں اٹھارہ بار دیکھ آیا ہوں سرور ﷺ کا دیار　　مت سُنا مُجھ کو کہانی کوئی کوہِ طور کی

حشر میں محمودؔ تم اپنی شفاعت کے لیے
اِک شبیہِ پاک دیکھو گے سراپا نُور کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر اُٹھاؤ کسی سمت تم، کہیں دیکھو　　دِلوں پر حکمراں ہر جا رسولِ دیں ﷺ دیکھو
حقیقتاً جو نبی ﷺ سے پیار تم کو ہے　　تو غیرِ سرورِ کونین ﷺ کو نہیں دیکھو
کِسی بھی غم کو نہ خاطِر میں لاؤ تم لوگو!　　جو سُوئے لُطفِ شہنشاہِ مُرسلیں ﷺ دیکھو
نبی ﷺ کا حکم ہے، اِس کی مدد ضرور کرو　　جہاں کہیں بھی کسی شخص کو حزیں دیکھو
نبی ﷺ کی سیرت اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے سوانح کا　　تتبُّع چاہیے تو شکلِ تابعیں رحمۃ اللہ علیہ دیکھو
تم اپنے قلب کو سمجھو کہ عرش آسا ہے　　مکانِ دِل میں جو سرکار ﷺ کو مکیں دیکھو
سمجھ لو، نام نبی ﷺ کا برائے نام ہی تھا　　صنم مفاد کے جب زیرِ آستیں دیکھو

تمھیں جو کرنا ہو قائم درود کا حلقہ
ہر ایک چاند کی تاریخ بارھویں دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت رفعِ فکر کی صُورت کا اِک انداز ہے — اور تقلیدِ خُدائے پاک کا آغاز ہے
نَجم و اِسرا نے بھی جو کھولا نہیں پُوری طرح — خلوتِ قصرِ دَنا کا کوئی ایسا راز ہے
چاپ قدمینِ نبی ﷺ کی اِس طرف ہے، اور اُدھر — "اُدنُ مِنّیِ" کی محبّت آشنا آواز ہے
دستگیر اللہ ہے، دِل حاملِ لُطفِ نبی ﷺ — مائلِ پرواز میری فکر کا شہباز ہے
اُن کے آپس کے تعلق کو نہ سمجھے گا کوئی — مصطفیٰ ﷺ رب کے ہیں، رب سرکار کا ہم راز ہے
جس نے آنکھیں دیکھ رکھی ہیں رسولِ پاک ﷺ کی — سارے انسانوں سے دُنیا میں وہی ممتاز ہے
طُور پر باتیں، چہارم آسماں آرام گاہ! — لامکان و عرش پر لیکن خرامِ ناز ہے
اُلفتِ سرکار ﷺ کی پوشیدگی ممکن نہیں — میرا چہرہ بے طرح، دِل کا مِرے غماز ہے

خدمتِ نعتِ نبی ﷺ محمودؔ قسمت سے مِلی
کوئی سوچے تو یہی سب سے بڑا اعزاز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن ﷺ کے دَر پر خیال آ پہنچا — اچھی صورت کو حال آ پہنچا
مصطفیٰ ﷺ عرش کو روانہ ہوئے — جب پیامِ وِصال آ پہنچا
میں نے جالی کو دیکھنا چاہا — آنکھ میں اِنفعال آ پہنچا
لب پہ نامِ حضور ﷺ جاری ہُوا — زخم کا اِندمال آ پہنچا
ہائے ہوّز بجائے حُطّیِ کے — ساتھ لے کر بلال رضی اللہ عنہ آ پہنچا
ہجرِ طیبہ نے آنکھ تر کر دی — موسمِ برشگال آ پہنچا
عُمرے کا ویزا کیا مِلا مُجھ کو — تحفۂ ذوالجلال آ پہنچا
لامکاں کی محفل سرائے میں — کوئی صاحبِ جمال آ پہنچا
ذکرِ معراج اب ضروری ہے — وہ رجب کا ہلال آ پہنچا
راہِ سرور ﷺ کو ہم نے کیا چھوڑا — ہر بُرا احتمال آ پہنچا

............ق............

مضمحل ہیں قویٰ حضور ﷺ مِرے عُمر کو یوں زوال آ پہنچا
کیا تعلُّق جہاں سے اب میرا نکتۂ اِنفعال آ پہنچا
خاکِ طیبہ میں مُجھ کو رکھ لیجیے موقعِ اِرتحال آ پہنچا

....

تیرے ہونٹوں پہ جب صلوٰہ نہیں جان لے، رب بھی تیرے ساتھ نہیں
سامنا کر سکی ہے جو رب کا کیا وہی مصطفیٰ ﷺ کی ذات نہیں
روشنی اِس قدر وہاں دیکھی طیبہ میں دن ہی دن ہے، رات نہیں
گویا وہ مَر چکا ہے جیتے جی جس پہ سرور ﷺ کا اِلتفات نہیں
رب کی محبوب ایک ذات رہی کوئی دو چار، پانچ سات نہیں
مَر کے طیبہ میں دفن ہو جانا کیا یہی جاوِداں حیات نہیں
اپنے اندر نبی ﷺ کو پاتا ہے کیا یہی دِل کی وَاردات نہیں
میرے آقا ﷺ نے کی بیاں توحید لات و عُزّیٰ نہیں، منات نہیں
مُتقی شخص سب سے اچھّا ہے دینِ سرور ﷺ میں ذات پات نہیں
اُمّت آقا ﷺ کی ٹکڑیوں میں بٹی اِس مصیبت سے کیا نجات نہیں؟

سوچ محمودؔ تیرے سرور ﷺ کیا
وجہِ تخلیقِ کائنات نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عکسِ نُور اُس جا تھا، یہ مملو سراپا نُور سے ذرّہ طیبہ ہے روشن تر چراغِ طُور سے
گنبدِ سرور ﷺ نظر آیا جو ہم کو دُور سے یوں لگا، جیسے ہُوئے جاتے ہیں ہم مسحور سے
جب بھی ہو، توصیفِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ ہو مصرعِ منظوم سے یا فقرۂ منثور سے
اتنے ہی احوال ظاہر ہیں شبِ معراج کے جو مِلے آثار ہم کو ناظرِ و منظور سے

ظلمتِ عصیاں سے چھوٹی اُلفتِ سرور ﷺ کی ضَو — آفتابِ اُنس اُبھرا ہے شبِ دیجور سے
دُوریٔ شہرِ نبی ﷺ سے اِس کا دِل بے حال ہے — پوچھیے گا حالِ قلبِ مضطرب مہجور سے
سُنّتِ سرکارِ والا ﷺ سے محبّت ہے اگر — پیار محنت کش سے ہونا چاہیے، مزدور سے
بات ایسی ناپسندِ خاطرِ سرکار ﷺ ہے — جو مطابق ہی نہ ہو اسلام کے دستور سے
اُس نے پاؤں پر کُلھاڑی مار لی، جو بدنصیب — حکمِ آقا ﷺ پر بھی بچ پایا نہ کِذب و زُور سے
حاضری کے اِذن کی کیا کوئی خوشخبری مِلی؟ — آج اے ہمدم! نظر آتے ہو تم مسرور سے
حرفِ حق کہنے سے تھپکی پا سکو گے دوستو! — غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے یا زادۂ منصور سے

خِلعتِ اُنسِ نبی محمودؔ جس کو مِل گیا
کیا علاقہ پھر اُسے غلمان سے یا حور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو درودِ پاک کی تبلیغ کر تحریر سے — ورنہ رہ جائیں گے خالی لفظ سب تاثیر سے
جو کرے گا دِل سے تعظیمِ رسولِ محترم ﷺ — وہ نوازا جائے گا تکریم سے، توقیر سے
کیا کِسی اڑچن کو خاطر میں وہ لایا ہے کبھی — پوچھتا جا شہرِ پیغمبر ﷺ سے ہر رہگیر سے
طاعت و تقلیدِ سرور ﷺ میں نہ ہو کوئی کمی — خواب ورنہ دُور ہوتا جائے گا تعبیر سے
دامنِ آقا ﷺ نہ مضبوطی سے گر پکڑا رہا — کیسے چھٹکارا مِلے گا رنجِ دامن گیر سے
"یا رسول اللہ ﷺ" کہنا ہے عقیدت کا وفور — ولولہ ہوتا ہے پیدا نعرۂ تکبیر سے
وہ رہے مشغولِ تبلیغِ درودِ پاک میں — یہ توقّع ہے مِری ہر نوجوان و پیر سے
یہ مِرے سرکارِ والا ﷺ کا ہے فرمانِ عزیز — بیکس و بے بس کو تم مت دیکھنا تحقیر سے
چاہیے تھی اِس میں خوشنودی رسولِ پاک ﷺ کی — نعت کا زائل تاثّر ہو گیا تشہیر سے

کیوں نہ اِس اعزاز پر محمودؔ میں ہوں مُفتخر
مِدحتِ سرور ﷺ کا تمغا مِل گیا تقدیر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

التفات و لُطفِ و اِکرامِ شہِ لولاک ﷺ ہے
اور باعث اِس کا میرا دیدۂ نمناک ہے

اِس توقُّع میں کہ پھر اُنگلی اُٹھے، چڑھتا ہے ماہ
طوفِ طیبہ ہی کی خاطر گردشِ افلاک ہے

میری عرضی روز جاتی ہے، کرم آتا ہے روز
اِس طرح جاری مِری شہرِ نبی ﷺ کو ڈاک ہے

کُھل گئیں سب کھڑکیاں جنّت کی، اُس کی قبر میں
جو نبی ﷺ کے شہر میں آسودہ زیرِ خاک ہے

اِس پہ آ جائیں کہیں سرکارِ والا ﷺ کے قدم
میرا سینہ آج اُلفت سے گُلِ صد چاک ہے

حاضری کی بات منواتا ہے یہ اِصرار سے
احقرِ خلقِ خُدا اِس بات میں چالاک ہے

اِس کو آقا ﷺ خاکِ طیبہ میں کہیں رکھ لیجیے
آپ کا محمودؔ بھی تو ایک مُشتِ خاک ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جِسم کی آنکھوں سے جس کو اُن ﷺ کا نظّارہ ہُوا
وہ صحابی تھا، ہدایت کا وہی تارا ہُوا

مانگنے والوں کا طیبہ میں ہے یوں میلا لگا
رُوپ دَریوزہ گروں کا سب نے ہے دَھارا ہُوا

روز سندیسا خُدا سے لاتا، لے جاتا رہا
رب کا اور سرور ﷺ کا یوں جبرئیل علیہ السلام ہرکارہ ہُوا

اُس کا بھی سرکار ﷺ دُھتکاریں، یہ ممکن ہی نہیں
ہو تو ہو کوئی زمانے بھر کا پھٹکارا ہُوا

لینا مت تعلیم کا عوضانہ، آقا ﷺ نے کہا
وہ مُعلّم کے لیے دوزخ کا اَنگارا ہُوا

مُجھ کو دیکھا مُسکرا کر سرورِ کونین ﷺ نے
حشر کے دِن اِس طرح سے میرا چھٹکارا ہُوا

چارۂ بے چارگاں نے جب کرم فرما دیا
زائرِ شہرِ نبی ﷺ محمودؔ بیچارہ ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ ہم پہنچے ہیں، تقدیر اِسے کہتے ہیں
گرچہ کچھ لوگ تو تدبیر سے کہتے ہیں

روح کو سرورِ عالم ﷺ کو جو چوکھٹ سے مِلے
روشنی کہتے ہیں، تنویر اِسے کہتے ہیں

غیرِ سرور ﷺ کی ہے مِدحت تو تضیعِ اوقات
نعت لکھتا ہوں کہ تحریر اِسے کہتے ہیں

ہم ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبّت کے اَسیر
پیار سے بندھ گئے، زنجیر اِسے کہتے ہیں

خواہشِ دفنِ مدینہ کوئی کم عشرت ہے
سوچو تو، حسرتِ تعمیر اِسے کہتے ہیں

اور وَقعت ہی نہیں کوئی کِسی عزّت کی
جو مِلے طیبہ میں، توقیر اِسے کہتے ہیں

نعت گو کو وہ لیے جاتے ہیں سُوئے جنّت
مِدحِ سرکار ﷺ کی تاثیر اِسے کہتے ہیں

نعت خوشنودیٔ سرکار ﷺ کی خاطر کہنا!
نام چاہو گے تو تشہیر اِسے کہتے ہیں

جا پہنچے ہیں جو محمودؔ مدینے ہر سال
اپنے ہر خواب کی تعبیر اِسے کہتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں بقا بخشی ہے آقا ﷺ نے فنا کے سامنے
اپنا روشن ہے دِیا ہر اِک ہَوا کے سامنے

کام ہم ایسے کریں، جن سے نہ ہو شرمندگی
پیش محشر میں جو ہوں ہم مصطفیٰ ﷺ کے سامنے

خود خُدا اُن ﷺ کی رِضا کو فوقیت دیتا رہا
ہم سِپر ڈالیں نہ کیوں اُن ﷺ کی رِضا کے سامنے

جو گدائے کوچۂ محبوبِ خالق ﷺ بن گیا
گنجِ قاروں، فرِّ جم کیا اُس گدا کے سامنے

اہتماماً اِس طرح جاتا ہوں شہرِ نُور میں
میں کھڑا ہوتا ہوں گویا خود قضا کے سامنے

سوچتے ہیں رہگزر طیبہ کی لینے کے لیے
اور پہنچ جاتے ہیں ہم راہِ بقا کے سامنے

کم پڑھا محمودؔ تم نے گر درودِ مصطفیٰ ﷺ
کون سا منہ لے جاؤ گے خُدا کے سامنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفاتِ ذات کی دیکھو شباہت آئنہ رُو میں
تو پھر کعبے کی بُو پاؤ نہ کیوں طیبہ کی خوشبو میں

صحابہ اِس لیے ہر پل رُخِ انور کو تکتے تھے
نظر آتا تھا قُرآں کا وَرَق اُس صحفۂ رُو میں

مِرے عصیاں کا پلڑا لازماً ہو جائے گا ہلکا
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا وزن جب ہو گا ترازو میں

نہیں فردِ عمل کے بارے میں خوش فہمیاں، لیکن
لکھی ہے مغفرت میری، مِرے آقا ﷺ کے اَبرو میں

اگر تُونے لکھیں دِل سے رسولِ پاک ﷺ کی نعتیں
تو گویا آ گئی لوحِ مقدّر تیرے قابو میں

مِری قومی زباں کو رب نے یہ عظمت عطا کی ہے
ہوئی ہے سب زبانوں سے زیادہ نعت اُردو میں

تو پھر دُنیا و عُقبیٰ کی ہر اچھائی اِسی کی ہے
گیا رچ بس اگر ''صَلِّ علیٰ'' محمودؔ کی خُو میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں فزا نغمہ یُوں ہے کویل کا
نام ہے اِس کے لب پہ مُرسل ﷺ کا

رُونما نعت کا ہُوا مطلع
سر سے آنچل جو رات کا ڈھلکا

شبِ دیجور میں سہارا ہے
یادِ محبوب رب ﷺ کی مَشعل کا

حشر میں سُن کے نعت کو، قُدسی
ہاتھ رکھیں گے لازماً ہلکا

دھوپ میں جب نبی ﷺ نکلتے تھے
سایہ ہوتا تھا اُن پہ بادل کا

ذہن کو نعت پر لگا لینا
کھولنا ہے درِ مُقفّل کا

'آج' وِردِ درود میں گزرے
اِس طرح سے خیال ہو 'کل' کا

دُشمن اُن ﷺ کے ہیں اینڈتے پھرتے
فائدہ کیا تمھارے کَس بَل کا

اُن ﷺ کی طاعت میں گزرے ہر لمحہ
جب بھروسا نہیں ہے اِک پل کا

آئے محمودؔ سب سے آخر میں
اور اِعزاز اِنھیں ہے اوّل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نتیجہ سامنے ہو گا ترے اعمال کا
وقت ہو گا نُصرتِ آقا ﷺ کے استعمال کا

علم عطا فرمائیں جس بندے کو میرے مصطفیٰ ﷺ
وہ پتا لاتا ہے ہفت اَفلاک کا، پاتال کا

اُن کی ہر نسبت کو سر آنکھوں پہ رکھنا چاہیے
نام لیوا رہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا، نبی ﷺ کی آل کا

بھول جانا روز و شب کو اور صبح و شام کو
دھیان طیبہ میں نہ رکھنا آپ ماہ و سال کا

فائدہ پہنچے گا تم کو لازماً میزان پر
طاعتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں اِستقلال کا

اپنا ماضی بھی نبی ﷺ کے لُطف کا حامِل رہا
ہے تعلّق جس سے قائم حال و استقبال کا

شرحِ قُرآنِ مقدّس ہیں احادیثِ نبی ﷺ
قولِ حق سے ہے علاقہ آپ ﷺ کے اَقوال کا

آنکھ بھر کر دیکھتے ہی کب اصحاب آپ ﷺ کو — پھر لگاتے کیسے اندازہ وہ خد کا، خال کا
یاد ہی جس کو نہ احسانات آقا ﷺ کے رہے — ایسے بندے پر اثر کیا ہو گا استدلال کا
سرورِ کونین ﷺ کی نُصرت نے مجھ کو آ لیا — میں بیاں کرنے نہ پایا تھا ابھی احوال کا

مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ترا اچھّا کریں
یوں گُزرنا چاہیے کہ لحظہ تیرے حال کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موضوعِ نعت کے جو ہیں اُمُّ الکتاب میں — برتو انھیں ثنائے رسالت مآب ﷺ میں
فرصت نہیں ہے جن کو درودِ رسول ﷺ سے — کیونکر پڑیں حسابِ ثواب و عذاب میں
چھپ جائے گا یہ شافع ﷺ کی جانب اشتہار — محشر میں اُمّتی نہ رہیں اضطراب میں
سر تا بہ پا حضور ﷺ ہیں لُطف و عطا فقط — ہوتی نہیں ہے بجلی کرم کے سحاب میں
چاہیں جو دِل سے آپ تو پا لیں گے لازماً — حق کی رضا، رِضائے رسالت مآب ﷺ میں
پائے گا کیسی آبِ عنایاتِ مصطفیٰ ﷺ — نظریں تری بھٹک جو رہی ہوں سراب میں
جو بھی سوال ہو گا نکیرین سے مجھے — حرفِ درودِ پاک کہوں گا جواب میں
آنکھیں ہوئیں قتادہ ؓ و حیدر ؓ کی تندرست — تاثیر تھی عجیب نبی ﷺ کے لُعاب میں
دونوں کے قُرب سے ہُوا معراج کا ظہور — اِک حق تھا بے حجاب تو اِک تھا حجاب یں
وِردِ درودِ پاک میں ساعی جو کم ہیں آج — روزِ حساب لازماً ہوں گے عذاب میں
دِل میں خُدا نے رکھی ہے تصویرِ آنجناب ﷺ — یہ کیوں لگا رہے ہو جہانِ خراب میں
"اے ون گریڈ" کی ہے توقُّع حضور ﷺ سے — اُلفت کی ہر کتاب ہے میرے نصاب میں

محمودؔ مَر چکی ہو نہ گر سونگھنے کی حِس
خوشبو حبیبِ حق ﷺ کی مِلے گی گلاب میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گا جس کو جاہ و حشمت کا ہو، تخت و تاج کا — فقر وہ سمجھے گا کیسے صاحبِ معراج ﷺ کا

کتنی اُلفت آج ہے ہم کو حضورِ پاک ﷺ سے
لازماً ہو گا اثر کل پر ہمارے آج کا

وہ کلامُ اللہ ہے یا ہیں احادیثِ نبی ﷺ
ہے ضروری کام دونوں ہی کے استخراج کا

راہبر مانے گا جو دِل سے رسول اللہ ﷺ کو
راہرو وہ شخص ہو گا دین کے منہاج کا

جو ہمارے دِل پہ گر تعلیمِ سرور ﷺ کا اثر
ہم کو دکھ پہنچائے دُکھ مسکین کا، محتاج کا

خود مسلماں دوڑے جاتے ہیں تنزل کی طرف
ذکر لب پر ہے مگر سرکار ﷺ کی معراج کا

یوں لب و خامہ پہ ہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نام
تذکرہ ہے نعت کے اس قُلزمِ موّاج کا

بعدِ حمد و نعت میں محمودؔ ہوں مدحت سرا
اُمہاتُ المومنین، سرکار ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق ہر دو جہاں کا لُطف مجھ پر یوں ہُوا
جذبۂ عشقِ رسولِ پاک ﷺ روز افزوں ہُوا

ہو گیا دربارِ خلاقِ جہاں میں باریاب
شعر جو مدحِ رَسُوْلُ اللہ ﷺ میں موزوں ہُوا

دین جس کے بل پہ پھیلایا نبیٔ پاک ﷺ نے
تیغ اُلفت کی ہوئی، اَخلاق کا افسوں ہُوا

یہ ہے فرمودہ نبی ﷺ کا، حق ہے جو بے ریب و شک
مغفرت وہ پا گیا طیبہ میں جو مدفوں ہُوا

میں گیا دو بار شہرِ نُور میں سن چار میں
کون کہ سکتا ہے یہ کیسے ہُوا اور کیوں ہُوا

اِنتہا میری مسرّت کی جو تھی، مت پوچھیے
مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ میں جب نیا مضموں ہُوا

صِرف میں محمودؔ ہی آیا نہیں ہو کر نہال
طیبہ جا کے خوش ہر اِک پژمُردہ و محزوں ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ جو کسی قلب میں گھر کرتے ہیں
اُس کی آنکھوں کو عطا حُسنِ گُہر کرتے ہیں

یاد کرتے ہیں مدینے کو حضر میں ہم لوگ
جب سفر کرتے ہیں طیبہ کو سفر کرتے ہیں

فقرۂ "صَلِّ عَلٰی" جب کوئی کرتا ہے اَدا
قُدسی آقا ﷺ کو اُسی وقت خبر کرتے ہیں

لوحِ قسمت پہ رقم ہوتی ہے جن کی فردوس
زندگی ذکرِ پیمبر ﷺ میں بسر کرتے ہیں

کرتے ہیں اِذنِ حضوری مرے سرور ﷺ جاری — نالے جب ہجرِ مدینہ کے اثر کرتے ہیں
نام لیتے ہیں جونہی آپ رسولِ حق ﷺ کا — شامِ کُلفت کو مسرّت کی سحر کرتے ہیں
نعت میں حُسنِ بیاں غیر ضروری کہہ کر — فن کی اَقلیم کو ہم زیر و زبر کرتے ہیں
ہم جو پاتے ہیں پیمبر ﷺ کے کرم کی بارش — شکر کے زیرِ اثر آنکھ کو تر کرتے ہیں
جاری پروانہ رہداریٔ راہِ طیبہ — لُطفِ و اکرام سے خود خیر بشر ﷺ کرتے ہیں
حکمِ سرکار ﷺ کے برعکس عمل کرنے سے — قصرِ ایمان کو ہم لوگ کھنڈر کرتے ہیں

کب کِسی اور کی لاتے ہیں ثنا ہونٹوں پر
مِدح محمودؔ پیمبر ﷺ کی مگر کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے اپنے مُقدّر پہ کوئی شک ہم کو — مِلے گی نُورِ پیمبر ﷺ کی ہر چمک ہم کو
پناہ گاہ جو شہرِ نبی ﷺ ہے تو شیطان — مُعانِدت میں نہ پہنچا سکے گا زَک ہم کو
حضور ﷺ اب کے بھی بلوائیں گے مدینے میں — پڑی ہے اتنی تو کل کان میں بھنک ہم کو
جو ہے تو طیبہ حضوری کی ہم کو خواہش ہے — جو ہے تو دُوریٔ طیبہ کی ہے کسک ہم کو
نہیں پسند کہیں اور تیرا قُرب مجھے — قضا! خُدارا مدینے میں تو تھپک ہم کو
نبی ﷺ کا ذکر گلوں کی مہک میں پاتے ہیں — نبی ﷺ کی نعت پرندوں کی ہے چہک ہم کو
جو ہم نے سیرتِ سرکار ﷺ میں بیاں کی ہو — ہماری غلطی بتا دوست، بے جھجک ہم کو
کہیں گے نعتِ نبی ﷺ نظم میں بھی، نثر میں بھی — کُھلی مِلی ہے محبّت کی ہر سڑک ہم کو
اِسے بتاؤ کہ ہم اُمتی حضور ﷺ کے ہیں — ڈراوے دے رہا ہے جانے کیوں فلک ہم کو

مدینے جائیں تو محمودؔ اب کے ایسا ہو
جھپکنے دے نہ ہماری قضا پلک ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے دِل میں عقیدت مصطفیٰ ﷺ کی روز اَفزوں ہے — رَواں یادِ پیمبر ﷺ میں مری آنکھوں سے جیحوں سے

مِرے نزدیک ناموزوں ہے مِدحت غیرِ سرور ﷺ کی
کہ موزوں صرف مدحِ مصطفیٰ ﷺ کو طبعِ موزوں ہے

تعالَی اللہ! اُس کی رفعت و عظمت، تعالَی اللہ
درِ سرکار ﷺ کے آگے خمیدہ قصرِ گردوں ہے

فقیرِ مصطفیٰ ﷺ کے علم کے آگے تفلسُف کیا
ہزار اِس میں کوئی چاہے ارسطو ہے، فلاطوں ہے

مِلا ہے مجھ کو سرمایہ رسولِ رب ﷺ کی اُلفت کا
مجھے کیا، قبضۂ قُدرت میں کِس کے گنجِ قاروں ہے

اِسی کو نعت میں نُدرت کا اِک پہلو سمجھتا ہوں
نیا ہے پیرہن اِس کا، پُرانا گرچہ مضموں ہے

عطا محمودؔ کو آقا ﷺ ہو اذنِ حاضری پھر سے
غمِ مہجوریٔ طیبہ میں رنجیدہ ہے، محزوں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِل گئی تکریم جن کے دَم سے مُشتِ خاک کو
کیوں نہ بعدِ مرگ اوڑھوں اُن ﷺ کے دَر کی خاک کو

عرش نے بوسے دیے سرور ﷺ کی نعلِ پاک کو
خادِمِ اُن کے روندتے ہیں پاؤں سے افلاک کو

جب مجھے اَبرِ عنایت کا کرم دَرکار ہو
طیبہ میں کرتا ہوں وَا میں دیدۂ نم ناک کو

اس کی نُصرت میں نہ اِک لمحے کی بھی تاخیر تھی
جس کِسی نے بھی پُکارا ہے شہِ لولاک ﷺ کو

دُنیوی اور اُخروی، ہر زندگی کی خیر ہو
خیرالاوراد آپ گر سمجھیں درودِ پاک کو

سادگی کے حکمِ مصطفوی ﷺ سے ناتا توڑ کر
اُونچا کیسے رکھ سکیں گے لوگ اپنی ناک کو

عرضی تیری حاضری کی، روز طیبہ کو چلے
جاری رہنا چاہیے محمودؔ تیری ڈاک کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ

مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۳واں مجموعۂ نعت

نیازِ نعت

ایک حمد و نعت+ ۵۳ نعتیں

سنِ اشاعت: ۲۰۰۵ء صفحات: ۸۸

انتساب

اُردو کے پہلے نعت گو

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز

سید محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

حمد و نعت

دستِ اُلفت سے بنائے خد و خالِ محبوب — کیوں نہ اللہ کو خوش آتا جمالِ محبوب
صبحِ مولودِ نبی ﷺ ہم پہ محبّ کا احساں — شبِ معراج کا مفہوم وصالِ محبوب
اپنے محبوب کے اصحاب رضی اللہ عنہم پہ وہ راضی ہے — اور محبوب ہے اللہ کو آلِ محبوب
پاؤں پر اُن ﷺ کے نہ بھایا تھا وَرم کا آنا — کبریا رکھتا تھا اِس درجہ خیالِ محبوب
اپنے محبوب ﷺ کی خواہش پہ بدل کر قبلہ — واضح خالق نے کیا سب پہ کمالِ محبوب
حجیّت اُن ﷺ کی احادیث کی یوں ثابت ہے — قول و فرمانِ خُداوند ہے قالِ محبوب

عظمتیں آپ ﷺ کی محمودؔ بتانے کے لیے
رب نے واضح کیے قُرآں میں خصالِ محبوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کروڑوں سال پہلے جب بھی منظر عرش کا دیکھا — وہاں نامِ نبی ﷺ جبریل علیہ السلام نے لکھّا ہُوا دیکھا
مِری آنکھوں کو دیکھا بند اور سر کو جُھکا دیکھا — مِرے احباب نے روضے کو میرا دیکھنا دیکھا
یہ اِک دُنیائے محسوسات کی دلکش نہایت ہے — کرم آقا ﷺ کا جس نے زندگی میں بارہا دیکھا
مُفسّرِ جو ہیں "اَوْ اَدْنٰی" کے، اُن سے پوچھنا یہ ہے — نہ کیا قوسوں کے مِلنے سے بھی تم نے دائرہ دیکھا؟
دِیا جو کچھ کِسی کو، وہ دیا ربِّ دو عالم نے — مِلا لیکن اُسی کو جس نے دَرِ سرکار ﷺ کا دیکھا
خشیّت نے ہمیں گھیرے رکھّا مکّہ کی گلیوں میں — کرم شہرِ رسولِ حق ﷺ میں ہم نے جابجا دیکھا
صحت نے کامیابی کی طرح اُس کی قدم چُومے — مریضِ ہجر نے طیبہ کا جب دارُالشفا دیکھا
نہ ہم کہنے کے قابل ہیں، نہ تم سُننے کے لائق ہو — مدینے میں نگاہِ قلب و جاں سے ہم نے کیا دیکھا
جو پتھر مارنے والے تھے، اُن کو بھی دُعائیں دیں — جہاں نے رحمتٌ للعالمیں ﷺ کا حوصلہ دیکھا
جُھکایا جِس نے بھی سر اپنا قدمینِ پیمبر ﷺ میں — ہر اِک اوجِ سما کو اِس نے اپنے زیرِ پا دیکھا
گواہی چشمِ دید آقا ﷺ نے دِی خالق کے ہونے کی — شبِ اِسرا اُنھوں نے کبریا کو برملا دیکھا

یہ ہے خود اختیاری فقر کی محمودؔ اِک صُورت
زمانے بھر نے سلطانِ جہاں ﷺ کا بوریا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کا نُور نبی ﷺ کی تجلّیات میں ہے
صِفاتِ حق کا نظّارہ اُنھی کی ذات میں ہے

میں صبح و شام نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہوں
عقیدتوں کی اِک دُنیا اِس ایک بات میں ہے

خُدا نے اُن کو خزانوں کی کُنجیاں دی ہیں
ہر ایک چیز نبی ﷺ کے تصرُّفات میں ہے

حبیبِ رب بھی ہیں وہ اور سراپا رحمت بھی
حکومت آقا و مولا ﷺ کی شش جِہات میں ہے

جو راضی ہو گئے آقا ﷺ تو رب ہُوا راضی
خُدا کا لُطف و کرم اُن کے اِلتفات میں ہے

وہ رُخ مدینۂ طیّب کو کیوں نہیں کرتا
گھِرا ہُوا جو مصائب میں، مشکلات میں ہے

بھروسا اِتنا ہے مُجھ کو خُدا کی رحمت پر
مدینے حاضری میری توقُّعات میں ہے

جو حرزِ جاں نہیں کرتا نبی ﷺ کی اُلفت کو
وہ جان لے کہ عزازیل اُس کی گھات میں ہے

دَنا کے ذکر میں جو دیکھتا ہے قُربت کو
تو گویا غرق وہ بحرِ تحیُّرات میں ہے

اِسی کی یاد میں تسکین پا رہا ہوں مَیں
دیارِ پاکِ پیمبر ﷺ تصوُّرات میں ہے

مِرا بقیعِ مقدّس میں داخلہ ہو گا
یہ اِک نوید تو پنہاں مِری وفات میں ہے

یہی سبب ہُوا محمودؔ کے تفاخُر کا
فقط مدیحِ پیمبر ﷺ نگارشات میں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جن کے سامنے آقا ﷺ کا تھا تنِ پُرنُور
فرشتے تھامتے تھے اُن کا دامنِ پُرنُور

وہ خوش نصیب ہیں بندے، جو دیکھ لیتے ہیں
حبیبِ خالق و مالک ﷺ کا مسکنِ پُرنُور

جہاں سے آتی ہیں شہرِ نبی ﷺ کی خوشبوئیں
ہے میری روح میں ایسا بھی روزنِ پُرنُور

نبی ﷺ کے گھر کے اور منبر کے درمیاں پایا
ریاضِ جنّۃ کی صُورت میں گلشنِ پُرنُور

یقیں ہے مُجھ کو کہ میزاں پہ پائے گا وَقعت
نبی ﷺ کی نعت کی صُورت مِرا فنِ پُرنُور

جو نُورِ سرورِ عالم ﷺ کی اِک جھلک پڑ جائے — بقیعِ پاک میں میرا ہو مدفنِ پُرنُور
درِ نبی ﷺ پہ رسائی جو ہو مِری محمودؔ
تو نکلے نیچی نگاہوں سے روغنِ پُرنور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ آقا ﷺ نہ ہو تو تیرا اِک اِک دَم عَبَث — ہے غلط لب پر بیاں اور دِل میں کیف و کم عَبَث
گر غمِ مہجوریٔ طیبہ نہیں تو پھر ہے کیا — چشمِ نرگس پر لرزتا قطرۂ شبنم عَبَث؟
کبریا کی گر نہ ہو خوشنودیِ مقصودِ دِلی — یادِ آقا ﷺ دِل میں کیا ہوتی ہے مستحکم عَبَث
اُلفتِ محبوبِ خلّاقِ ﷺ مطلوب تھی — ورنہ کیا دُنیائے آب و گِل میں آئے ہم عَبَث
خرّمی مُجھ کو ہے حاصل مصطفیٰ ﷺ کی یاد میں — میرے پیچھے مت پڑیں دُنیا کے رنج و غم عَبَث
اے غزل گو دوست! تیرا طائرِ فکر و خیال — غیرِ سرور ﷺ کی طرف کرتا رہا ہے رم عَبَث
اِس کا باعِث ہے فقط محمودؔ یادِ مصطفیٰ ﷺ
اپنی آنکھوں میں کبھی آتا نہیں ہے نم عَبَث

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمائیں جِس پہ سرورِ دیں ﷺ مہربانیاں — رب کی رہیں گی اُس کے قریں مہربانیاں
ہے ہر کوئی حضور ﷺ کی رحمت سے فیض یاب — کِس شخص پر نبی ﷺ کی نہیں مہربانیاں
سرکار ﷺ کی مخالفت پر جو ڈٹے رہے — اِن پر بھی مصطفیٰ ﷺ کی ہُوئیں مہربانیاں
لُطفِ نبی ﷺ پہ وہ نہیں تشکیک کا شکار — کرتا ہے جن پہ حُسنِ یقیں مہربانیاں
چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی ہمیشہ پڑی رہے — مُجھ پر کرے جو میری جبیں مہربانیاں
قُربِ دنا میں کرتا ہے سرور ﷺ سے بات چیت — کرتا ہے جب وہ عرش نشیں مہربانیاں
طیبہ کی گود میں رہے محمودؔ حشر تک
فرمائے گر وہاں کی زمیں مہربانیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک نہ اِک آتا رہا آگے قد آور مسئلہ
حل درودِ پاکِ مُرسل ﷺ سے ہُوا ہر مسئلہ

مصطفیٰ ﷺ نے اِن سے بچنے کی ہمیں تلقین کی
جاہ و حشمت مسئلہ ہے، دولت و زر مسئلہ

اِس کا حل تعلیمِ آقا ﷺ پر عمل کرنے میں ہے
یہ نظر آتا ہے جو دُنیا میں گھر گھر مسئلہ

وہ تو یوں کہیے، نبی ﷺ کی پڑ گئی نظرِ کرم
تھا بڑا ورنہ حسابِ روزِ محشر مسئلہ

ہم کو اُن سے طاعتِ پیہم کا رشتہ چاہیے
دُنیا و عُقبیٰ کا نمٹائیں گے سرور ﷺ مسئلہ

سر اُٹھانا ہے تو آقا ﷺ کے قدم کو چُوم لو
حل کیے جاتا ہے، دیکھو، شاہِ خاور مسئلہ

اِن سے چھٹکارے کی صورت کیجیے بہرِ خُدا
ہیں مِرے آقا ﷺ ہمارے سارے ''رہبر'' مسئلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشا جو اُسوۂ سرکار ﷺ کو رہبر سمجھتا ہے
یہ جس کا حال ہے، روشن اُسی بندے کا فردا ہے

کلامِ رب ہے حرفِ آخر آقا ﷺ کی محبّت کا
سِوا رب کے نبی ﷺ کی نعت پر کِس کا اجارہ ہے

حبیبِ پاک ﷺ پر رب نے نبوّت ختم فرما دی
نبوّت کا جو اب دعویٰ کرے، وہ شخص جھوٹا ہے

جو سمجھے اِتّباعِ سرورِ عالم ﷺ کی اہمیّت
وہی خوش بخت ہے وہ فرد، جو دانا ہے، بینا ہے

برتنا تم نہ اِغماض اُن ﷺ کی تعلیماتِ احسن سے
کہ اِس میں بالیقیں دُنیا و عقبیٰ کا خسارہ ہے

حیات و موت حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں ہو جس کی
اُسی کا جینا اچھّا ہے، اِسی کا مرنا جینا ہے

اگر محمودؔ کے آقا ﷺ گنہگاروں کے شافع ہیں
تو یہ ہے معصیت پیشہ، گُنہگاری میں یکتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائے جو تشریف اِس دُنیا میں سُلطانِ زماں ﷺ
ہو گیا حرفِ غلط اُس دن سے بُحرانِ زماں

ہے منارِ نُور طُرّے کی طرح عظمت نشاں
گُنبدِ سرکار ﷺ ہے دستارِ ایوانِ زماں

کون سمجھے گا حقیقت آپ کی، جب آپ ہیں
جانِ ہر ذی روح، جانِ آخرت، جانِ زماں

ہیں مکان و لامکاں آقا ﷺ کے دَم سے مستفیض
آپ روحِ لازماں ہیں، آپ عنوانِ زماں

معرفت اُن سے، زمانہ اُن سے ہے کہ ہیں وہی
صاحبِ اقلیمِ عِرفاں، صدرِ ذی شانِ زماں

گنبدِ سرسبز کے باعث ہیں، سب سرسبزیاں
ہو گیا شاداب طیبہ سے گُلستانِ زماں

صرف اِک محمودؔ ہی اُن کا نہیں مِدحت نگار
پُر ہے مدحِ سرورِ عالم ﷺ سے دیوانِ زماں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظاہر ہُوا ہے سب پہ دَنا کے شُہود سے
ثابت وجودِ رب ہے نبی ﷺ کے وجود سے

دیں کے مطالعے سے یہ نُکتہ مِلا مُجھے
راضی جو ہو گا رب تو نبی ﷺ پر درود سے

سرکار ﷺ کے پسینے کی خوشبو زیادہ تھی
نافہ سے، عِطر و مُشک سے، عنبر سے، عُود سے

وِردِ زباں ہو جس کے، پیمبر ﷺ کا ذکرِ پاک
وہ بے نیاز کیوں نہ ہو نام و نمود سے

بہبود آدمی کی تھی منظورِ کبریا
دُنیائے آب و گِل میں نبی ﷺ کے وُرود سے

خِلعت مِلا ہے ایسا پیمبر ﷺ کی نعت پر
رب کا کرم جھلک رہا ہے تار و پود سے

سرکار ﷺ نے کہا کہ حقوق العباد کا
ہے اِہتمام اچھّا قیام و قُعود سے

رحمت ہیں کائناتوں کی خاطر رسولِ پاک ﷺ
سب فیض یاب ہیں اِنھی کے بذل و جُود سے

نعتِ رسولِ حق ﷺ سے نکھرتا ہے میرا دِل
اور نعت کو سُنوارتا ہُوں میں درود سے

آقا ﷺ کے اُمّتی ہیں مگر بدنصیب ہیں
رکھیّں جو بھائی چارہ ہُنود و یہود سے

سرکار ﷺ! اہلِ دیں کی سُنے گا نہ کوئی بات
”او آئی سی“ جو اَب بھی نہ نکلی جُمود سے

تقلیدِ کبریا پہ میں کیوں مُفتخر نہ ہُوں
”حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وُدود سے“

محمودؔ پیار ہے جو خُدا کو نبی ﷺ کے ساتھ
وہ پیار ہے مُبرّا حدود و قیود سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُرہان و حُجّت آئی ہے ربِّ ودود سے
”حُبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے

خود اُن ﷺ سے پوچھ کر جو بنایا گیا اُنھیں
آقا ﷺ کی خوش لِقائی ہے ربِّ ودود سے

تکریمِ مصطفیٰ ﷺ میں نہ کرنا کمی کوئی
اِس پر وعید آئی ہے ربِّ ودود سے

کثرت جو کی ہے مَیں نے درودِ رسول ﷺ کی
مُجھ کو یہ رہنمائی ہے ربِّ ودود سے

آقا ﷺ سا کوئی ہے، نہ ہُوا ہے کہ آپ نے
پائی عجب اِکائی ہے ربِّ ودود سے

الفت حبیبِ ربِّ جہاں سے جسے نہیں
اُس شخص کی لڑائی ہے ربِّ ودود سے

تدفینِ شہرِ سرورِ عالم ﷺ میں ہو مِری
یہ عرض اِلتجائی ہے ربِّ ودود سے

خود آشنا حضور ﷺ کا ربِّ ودود ہے
اور اُن کی آشنائی ہے ربِّ ودود سے

حاصل سبھی رسولوں میں میرے حضور ﷺ کو
اعزازِ مصطفائی ہے ربِّ ودود سے

توبہ کے واسطے دَرِ سرکار ﷺ کو چلیں
تجویز ہم کو آئی ہے ربِّ ودود سے

توفیق مِل گئی ہے، کریں مدحِ مصطفیٰ ﷺ
محمودؔ یہ بھلائی ہے ربِّ ودود سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ رسولِ اکرم ﷺ رہتا ہے جس زباں پر
کرتے ہیں ذِکر اُس کا سب قُدسی آسماں پر

پہنچے حبیبِ خالق ﷺ جس وقت لامکاں پر
اَسرار کُھل گئے سب سرکارِ ہر جہاں ﷺ پر

ہم نے کہیں نہ دیکھی، ہم نے کہیں نہ پائی
پائی ہے جو سکینت آقا ﷺ کے آستاں پر

جس پر قُدومِ پاکِ محبوبِ رب ﷺ لگے ہوں
ٹھہرے نظر تو کیسے اُس خاکِ ضوفشاں پر

محشر میں مَیں کہوں گا، ہُوں اُمّتی نبی ﷺ کا
بنتا ہے کام میرا، آقا ﷺ کی ایک ”ہاں“ پر

اُس پر نثار جانیں ہم ایسے عاصیوں کی
عزّت پہ مصطفیٰ ﷺ کی، جو کھیل جائے جاں پر

روشن نہ کیوں رہے گی وہ تا قیامِ محشر
آئے قُدومِ سرور ﷺ اِک بار کہکشاں پر

قدمین کی طرف سے سورج اُبھرتا دیکھو
وہ ماتھا ٹیکتا ہے سرور ﷺ کے آستاں پر

پائیں نہ کیوں ضیائیں شہرِ نبی ﷺ سے آنکھیں
نُورِ خُدائے عالم ہے ضو فگن جہاں پر

غیرِ نبی ﷺ کی اُلفت دِل میں نہ آنے پائے
کیوں بوجھ ڈالتے ہو تم قلبِ ناتواں پر

لائے گا کامیابی وِردِ درودِ سرور ﷺ
حق کی مشیّت آئی جس وقت اِمتحاں پر

سرکار ﷺ دیں کو عالم بھی کاروبار سمجھے　　نظریں لگی ہوئی ہیں سب سُود پر، زیاں پر

فرشِ زمیں پہ بیٹھے بیٹھے درود پڑھ کر
محمودؔ میں تو خود کو پاتا ہُوں آسماں پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیا جونہی درودِ پیمبر ﷺ زبان پر　　طیرِ خیال و فکر چلا ہے اُڑان پر
صف بستہ دَست بستہ کھڑے تھے ملائکہ　　جس وقت پہنچے میرے نبی ﷺ آسمان پر
دُنیائے آب و گِل میں جب سرکار ﷺ آ گئے　　اُس دِن سے چھا گئی ہے مسرّت جہان پر
دَم بھر میں اِس کو لے کے مدینے پہنچ گئے　　تخییل کو مِلے ہیں وہ شایانِ شان پر
عنوان اِس کا نعت و درودِ حضور ﷺ ہے　　خوش کیوں نہ ہوں عزیز مِری دَاستان پر
دیکھے کوئی بغور تو پائے گا لازماً　　اُن ﷺ کی نگاہِ لُطف مِرے خاندان پر

محمودؔ ہے یقینی پیمبر ﷺ کا اِلتفات
اس باب میں خیال غَلَط ہے گمان پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہم پڑھتے رہے الطافِ کیف و کم لیے　　اِس لیے پہنچے مدینے آنکھ میں شبنم لیے
شہرِ مکّہ پیر کا دِن تھا، ربیعُ النُّور تھا　　آ گئے سرکار ﷺ بہبودِ بنی آدم لیے
داخلِ میدانِ حشر فخر سے ہو جائیں گے　　ہاتھ میں "صَلِّ عَلٰی اَحمَدْ ﷺ" کا ہم پرچم لیے
حشر کے میداں سے فِردوسِ بریں کو چل دیے　　بر میں ہم اَسنادِ مدحِ سرورِ عالم ﷺ لیے
سربُلندی کا سبب ہے سر جُھکانا اِس طرح　　ہم مدینے کو چلے گردن میں اپنی خم لیے
آج تک راہِ مدینہ پر چلے جاتے ہیں ہم　　سن نواسی ۸۹ میں چلے تھے عزم یوں محکم لیے

موڑا جو محمودؔ منہ ہم نے نبی ﷺ کے حکم سے
مول ہم نے اِس طرح دُنیا کے رنج و غم لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ ہو اُلفت کا ہر اِک ترجمان معجز بیاں ۔۔۔ بلبلِ طیبہ کی ہیں گُلکاریاں معجز بیاں
مُجھ کو لگتے ہیں مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہوئے ۔۔۔ ہفت افلاک و مکان و لامکاں معجز بیاں
دِل کے کانوں سے کبھی تُو نے سُنی ہے اِس کی بات؟ ۔۔۔ ذکرِ اِسرا میں ہے اب بھی کہکشاں معجز بیاں
مصطفیٰ ﷺ تھے بیتِ مقدس میں امامُ الانبیاء ۔۔۔ ایسی دی جبریل علیہ السلام نے اس جا اَذاں معجز بیاں
جو رضائے مصطفیٰ ﷺ کو اہمیّت دیتا رہا ۔۔۔ ہو گیا ثابت وہ حق کا ترجماں معجز بیاں
جس نے پایا دین احادیثِ رسولِ پاک ﷺ سے ۔۔۔ کیوں نہ ہو اُس خُوش مقدّر کی زَباں معجز بیاں
بیٹیاں، حسنینؓ، ازواجؓ اور دامادان رضی اللہ عنہم ہیں! ۔۔۔ ہے مِرے آقا ﷺ کا پُورا خانداں معجز بیاں
ہو صہیب رضی اللہ عنہ و ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ کی، بلالِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۔۔۔ کر بیاں اُلفت کی ہر اِک داستاں معجز بیاں
جو لکھا مضمون تُو نے مصطفیٰ ﷺ کی شان میں ۔۔۔ متن اُس کا حق ہے، اُس کی سُرخیاں معجز بیاں
دیکھنا یہ ہے کہ مدحِ مصطفیٰ ﷺ کرتا بھی ہے ۔۔۔ اپنے کو کہتا ہے ہر شاعر یہاں معجز بیاں

نعت پڑھنے کی جونہی طیبہ میں فرمائش ہُوئی
میں ہُوا محمودؔ ثابت ناگہاں معجز بیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نغمۂ مدحِ رسول اللہ ﷺ جو گاتا نہیں ۔۔۔ اُس کا اہلِ اُنس و اُلفت سے کوئی ناتا نہیں
وہ سمجھ سکتا نہیں عظمت نبیٔ پاک ﷺ کی ۔۔۔ دیں کی لَم جبریل علیہ السلام جس بندے کو سمجھاتا نہیں
اِذنِ آقا ﷺ شہرِ طیبہ کے لیے ہے لازمی ۔۔۔ خود سے کوئی اِس مقامِ اوج تک جاتا نہیں
نعت بھی ہو، ذات کا اِظہار بھی مقصود ہو ۔۔۔ پرچمِ اِخلاص پھر محفل پہ لہراتا نہیں
زندگی پھولوں کی اِک دو روز کی ہوتی ہے بس ۔۔۔ ہے گُلِ نعتِ رسولِ حق ﷺ جو مُرجھاتا نہیں
اُس کو لے جاتا ہے، خود رِضواں بہشتِ پاک میں ۔۔۔ جو نبی ﷺ کی راہ پر چلنے میں پچھتاتا نہیں

بس مجھے محمودؔ کافی ہے مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
میں ادب میں جابجا تو پاؤں پھیلاتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین ﷺ کے دَم سے ہیں سب اَنوارِ صُبح — ہے اِسی خاطر جہاں میں قائم اِستمرارِ صُبح
ویسے تو ہر روز چھپتی ہیں نئی اَخبارِ صُبح — تھی پیمبر ﷺ کی وَلادت کی خبر شہکارِ صُبح
صُبحِ مولود رسولُ اللہ ﷺ کا فیضان ہے — ثبت ہیں روئے جہانِ حُسن پر آثارِ صُبح
وہ ملاحت اور صباحت تھی رُخِ سرکار ﷺ پر — ہو گیا گُلرنگ اُس کو دیکھ کر رُخسارِ صُبح
صبح مکّہ میں ہُوئی بارہ ربیعُ النّور کی — پھر لبِ ہر لالہ و گُل پر رہی گُفتارِ صُبح
نُور سب نُورِ رسولُ اللہ ﷺ سے ہیں مُقتبِس — ہے رُخِ اَفلاک پر منقوش یہ اقرارِ صُبح

تھا جہانِ آدمیّت میں ظہورِ مصطفیٰ ﷺ
جس سے قائم کر دیا اللہ نے معیارِ صُبح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُن کے سرکار ﷺ کی ثنا تجھ سے — راضی ہو گا ترا خُدا تجھ سے
یاد اُن ﷺ کی ہُوئی جُدا تُجھ سے — لازماً ہے خُدا خفا تُجھ سے
جو بکثرت درود پڑھتا ہے — مان لے یہ کہ ہے بڑا تجھ سے
یہ بھی ہے سلسلہ تعلّق کا — ہے عطا اُن ﷺ سے اور خطا تُجھ سے
کھا قسم تُو، کبھی نہ ہووے گی — نعت کے باب میں ریا تجھ سے
آگے پیچھے درود پڑھ لینا — ہو تو ہو اِس طرح دُعا تجھ سے

کاش محمودؔ شہرِ طیبہ میں
ہو مُعانق تری فضا تُجھ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے یوں نکھارے چاند سورج — نبی ﷺ کے ہیں نظّارے چاند سورج
اُنھوں نے نُور پایا ہے نبی ﷺ سے — ضیا کے ہیں ادارے چاند سورج
نبی ﷺ کے حکم کے تابع رہے ہیں — لگیں کیسے نہ پیارے چاند سورج
ہیں روشن گردِ پائے مصطفیٰ ﷺ سے — جو ہیں سارے ستارے، چاند سورج

اُنھوں نے روشنی سرور ﷺ سے لی ہے ہیں نُور افزا ہمارے چاند سورج
ضیا لے کر دیارِ مصطفیٰ ﷺ سے کریں پُورے خسارے چاند سورج
’’رشیدؔ! آقا و مولا ﷺ سے ضیا لے‘‘
یہی ہر دم پُکارے چاند سورج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عمَل تیرا اگر ناقِص، زباں پر شور ہے نعت کی چاہت بجا، ایمان تو کمزور ہے
ہم کو خوشخبری مِلی ’’جَاؤُکَ‘‘ کے اَلفاظ سے عاصیوں کی کب سِوا آقا ﷺ کے دَر کے، ٹھور ہے
شام ہوتی ہے بسر سیرت کے پڑھ کر واقعے وِردِ اسمِ سرورِ عالم ﷺ سے اپنی بھور ہے
کرکے جائے گی وہ جل تھل ایک، آئے گی بہار جو مدینے سے اُٹھّی ہے، وہ گھٹا گھنگھور ہے
اِس پہ عظمت مصطفیٰ ﷺ صلِ علیٰ کی کیا کُھلے آنکھ جس بدبخت بندے کی سراسر کور ہے
سانس میں جب تک کہ میرا سانس ہے، ناعِت ہُوں مَیں مُنسلِک ذکرِ نبی ﷺ سے سانس کی یہ ڈور ہے
میری خوش بختی نے خدمت نعت کی بخشی مُجھے کیا کِسی بندے کا قسمت پر بھی کوئی زور ہے
ہر بُنِ مُو سرورِ کونین ﷺ کا ذاکر ہُوا اُن ﷺ کے زیرِ بارِ احساں میری اِک اِک پور ہے
جب سُنورتے جا رہے ہیں کام سب میرے رشیدؔ جانتا ہوں مَیں، نگاہِ لُطف میری اور ہے
یا خُدا! محمودؔ کے بھی کر دے تو اچھّے نصیب
خوش نصیب افراد کی شہرِ نبی ﷺ میں گور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے لب پر جو ہو تو ذکرِ اوصافِ حمیدہ ہو قصیدہ ہو تو محبوبِ خُدا ﷺ ہی کا قصیدہ ہو
مقابِل بادشاہانِ جہاں کے سر کشیدہ ہو دَرِ محبوبِ خالِق ﷺ پر جو بندہ سر خمیدہ ہو
رسائی اُس کی ہو گی جنتُ الفردوس تک کیسے جو شہرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ تک نا رسیدہ ہو
سحابِ لُطف طیبہ سے نہ کیوں اُس کی طرف لپکے اگر انسان یادِ مصطفیٰ ﷺ میں آبدیدہ ہو
کہاں اُس سے زیادہ کوئی ہو ایمان میں کامِل محبّت سرورِ کونین ﷺ کی جس کا عقیدہ ہو

مدینے میں بھرے جھولی، کرم کا پیرہن پائے — جو خالی ہاتھ ہو دَریوزہ گر، دامن دَریدہ ہو
نہ آگے پیچھے کیسے غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہو رِضواں — جب اُس نے جان دے کر قطعۂ جنّت خریدا ہو
نکالا ''نعت'' تو محمودؔ کے دِل میں یہ خواہش تھی
وِلا کا ماہنامہ ہو، محبّت کا جریدہ ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت کی جو لے گا اوڑھ کوئی آدمی چادر — عطا فرمائیں گے آقا ﷺ اُسے عرفان کی چادر
اگر دِل کی نظر سے دیکھنا ہو گُنبدِ خَضرا — نظر کے سامنے پھیلائی جائے شبنمی چادر
اگرچہ خواب کا عالَم تھا، پر بیدار قسمت تھی — بُصیری کو عنایت کی نبی ﷺ نے جس گھڑی چادر
ہیں ہم بیمار بھی، شاعر بھی ہیں، دَریوزہ گر بھی ہیں — ہمارے واسطے رکھتی ہے طُرفہ دِلکشی چادر
مِلا خِلقت کا خالق کی طرف سے اوّلیں خِلعت — نبوّت کی مِلی محبوبِ حق ﷺ کو آخری چادر
بنا تصویرِ حیرت مَیں نبی ﷺ کا دیکھ کر روضہ — تو پہنا کاغذی پیراہن اور لی کاغذی چادر
اکٹھے پنجتن علیہم السلام یوں ہو گئے محمودؔ ''بُکّل'' میں
کہ تھی سرکارِ والا ﷺ کی سراپا آگہی چادر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ! جب ہیں شافعِ یومُ النُّشور آپ — فرما ہی دیں معاف ہمارے قصور آپ ﷺ
ہر قولِ کبریا کا تعلّق ہے آپ ﷺ سے — موجود آیتوں میں ہیں بین السطور آپ ﷺ
سرکار ﷺ ظلِّ خالقِ عالَم ہیں بے گماں — آئینۂ صفاتِ خُدائے غفور آپ ﷺ
ہیں عالمین کے لیے رحمت، تو کیوں نہ ہوں — ممدوحِ اِنس و جان وحُوش و طیور آپ ﷺ
حاصل ہوئی ہیں قادرِ مطلَق سے قُدرتیں — اِمدادگار یوں ہیں جہاں میں حضور ﷺ آپ
سرکار ﷺ! آپ ہی سے ہیں سب ضُوفشانیاں — لاریب ہیں حقیقت و حکمت کا نُور آپ ﷺ
ظاہر ''کَمَا تَشَاء'' سے ہُوا ہے کہ آپ ﷺ نے — فرمایا اپنی مرضی سے اپنا ظہور آپ ﷺ
اِسرَا کی رفعتوں کا تصوُّر محال ہے — جانے یہ میزبان ۔ گئے کتنی دُور آپ ﷺ

رب جانے، اِک ہی سیر تھی یا اُس کے بعد بھی — کرتے رہے ہیں عرشِ خُدا کو عبور آپ ﷺ
واقف ہے صرف رب ہی حقیقت سے آپ ﷺ کی — یوں ہیں وَرائے دَانش و فکر و شعور آپ ﷺ
ضربُ المثل ہیں قلب و نظر کی طہارتیں — ''آنکھوں کا نُور آپ ہیں، دِل کا سرور آپ ﷺ''

محمودؔ جب پڑھے گا سرِ حشر نعتِ پاک
دیکھا تو مُسکرائیں گے آقا ﷺ ضرور آپ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف و اِکرامِ شہِ خیرُ البشر ﷺ آتا ہے یاد — نخلِ مدحِ سرورِ حق ﷺ کا ثمر آتا ہے یاد
کعبۂ خالق کا نظّارہ سحر کے ساتھ ہے — طیبہ کا منظر مُجھے پچھلے پہر آتا ہے یاد
مُجھ کو اپنی یاد پر قُربان ہوتا دیکھیے — مُجھ کو جب آتا ہے، طیبہ کا سفر آتا ہے یاد
ہر مصیبت پر دُہائی ہے رسولِ پاک ﷺ کی — چارۂ بے چارگی کو چارہ گر آتا ہے یاد
شہرِ سرور ﷺ میں نہ میری حاضری ہوتی تھی جب — قُلزمِ غم میں جو پڑتا تھا بھنور، آتا ہے یاد
بات کرنا چاہتا ہوں جب بھی ہیں سرکار ﷺ کی — مجھ کو فوراً شعر گوئی کا ہُنر آتا ہے یاد

جن دِنوں محمودؔ مَیں ہوتا ہوں شہرِ نُور میں
سوچتا ہوں کچھ نہ دُنیا کا، نہ گھر آتا ہے یاد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردار پر جو ہوں نبی ﷺ کی پیروی کے نقش — تابندہ کیوں نہ ہوں گے تری زندگی کے نقش
سرکار ﷺ کا دیارِ سُکوں خیز دیکھ کر — چہرے پہ ثبت ہو گئے ہیں تازگی کے نقش
دیکھو تو پاؤ قلب پر آنکھوں کے راستے — شہرِ نبی ﷺ کے رَات دِن کی روشنی کے نقش
عصیاں شعار پہنچا جو پیشِ مُواجہہ — ظاہر جبیں پہ ہو گئے شرمندگی کے نقش
میری جُھکی نگاہ سے آقا ﷺ نے پڑھ لیے — میری کہی کے نقش، مری اَن کہی کے نقش
حرفِ ثنائے سرورِ کونین ﷺ کیا لکھا — قسمت کی لوح پر لکھّے ہیں بہتری کے نقش

محمودؔ پر ہے سیرتِ سرکار ﷺ کا اثر
گہرے ہیں قلب و جاں پہ یہ جو عاجزی کے نقش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دربار میں پا جائیں کہیں بار مسافر
ہیں آپ کے مسکن کے جو سرکار ﷺ مسافر

طیبہ میں پذیرائی ہُوا کرتی ہے سب کی
ہوں صاحبِ ثروت کہ ہوں نادار مسافر

آقا ﷺ کی محبّت کی جنھیں راہ مِلی ہے
گنتے ہی نہیں رَاہ کے آزار مسافر

مِل جائے کہیں موت اگر راہِ نبی ﷺ میں
ہیں اُس سے ملاقات کو تیار مسافر

مقصودِ دِلی پائیں گے طیبہ کی زمیں پر
دِیدارِ پیمبر ﷺ کے طلب گار مسافر

کوثر کے اُنھیں جام پیمبر ﷺ سے ملیں گے
زمزم سے جو ہو جائیں گے سرشار مسافر

ہیں زیرِ اثر صاحبِ خانہ کے کرم کے
خاطی ہوں کہ عاصی ہوں کہ دیندار مسافر

پائیں گے اِسی راہ میں جنّت کے حَدائق
سرکارِ مدینہ ﷺ کے وفادار مسافر

جو حُرمتِ سرکار ﷺ کی راہوں پہ چلے ہیں
جائیں گے بصد شوق سرِ دار مسافر

پاتے نہیں کیوں رحمتِ سرکار ﷺ کا سایہ
کیوں راہِ جہنم کے ہیں کُفّار مسافر

جاتے ہیں بدربارِ نبی ﷺ عجز کے رَستے
محمودؔ ہیں ایسے مِرے اشعار مسافر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسے آقا ﷺ سے جتنی ہے محبّت، اُس کو گر سمجھے
تتبُّع کے لیے بندہ خُدا کو راہبر سمجھے

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو کیسے کوئی بے خبر جانے
حقیقت نُورِ حق کی کِس طرح سے بے بصر سمجھے

نظر آئے قُدومِ سرورِ عالم ﷺ مقدّر سے
تو ہم اِس خواب کو اِذنِ حضوری کی خبر سمجھے

نچھاور کرتے ہیں کرنیں شعاعیں روز و شب اپنی
مقامِ روضۂ سرکار ﷺ کو شمس و قمر سمجھے

نبی ﷺ ہیں نُور تو ٹکڑا نہیں ہیں نُورِ خالق کا
بشر سمجھے کوئی تو پھر اُنھیں خیرُ البشر سمجھے

عطا کر دے خُدائے پاک ہم کو بھی سمجھ ایسی
نبی ﷺ کے دیں کو جس انداز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھے

حقیقت تک رسائی جس کی بھی محمودؔ ہو جائے
ہر اچھائی کو وہ سرکار ﷺ کے زیرِ اثر سمجھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ دیں گے ہمیں کیوں بے قراری سے نجات — ہم نہ جب تک پائیں گے عصیاں شعاری سے نجات

جب برستا دیکھ لُوں ابرِ کرم طیبہ میں مَیں — کیوں مِلے اُس وقت مُجھ کو اَشکباری سے نجات

یہ تو ہے اِک درسِ تعلیماتِ سرکارِ جہاں ﷺ — کیوں میں چاہوں عاجزی سے، اِنکساری سے نجات

دیکھ لیں نعتوں کے مجموعے فرشتے روزِ حشر — اِس طرح پائیں مِری عصیاں شعاری سے نجات

غیروں کا منہ دیکھتے ہیں، اُمّتی سرکار ﷺ کے — چاہتے ہیں گویا خود، خود انحصاری سے نجات

ہو چکے ہیں ساری دُنیا میں ذلیل و خوار ہم — چاہیے سرکار ﷺ رُسوائی سے، خواری سے نجات

مِل گیا طیبہ پہنچتے ہی سکُوں محمودؔ کو
پا چکا ہے اِس طرح الحاح و زاری سے نجات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر والوں سے آقا ﷺ کی قُرابت ہے نمایاں — اصحاب رضی اللہ عنہم میں سرکار ﷺ کی صُحبت ہے نمایاں

مجبوریٔ طیبہ میں جو رقّت ہے نمایاں — اِظہارِ محبّت کی علامت ہے نمایاں

لوگوں کی بہت شوکت و حشمت ہے نمایاں — پر میری پیمبر ﷺ سے محبّت ہے نمایاں

یہ تیسرے پارے کی کہے آیتِ اوّل — آقا ﷺ کی نبیوں علیہم السلام پہ فضیلت ہے نمایاں

تم پاؤ جگہ طیبہ میں تدفین کی خاطر — بخشش کے لیے اِک یہ ضمانت ہے نمایاں

وہ تو مِرے سرکار ﷺ نے چھُٹکارا دِلایا — گو لوحِ مقدّر کی عبارت ہے نمایاں

مُجھ پر تو کرم سرورِ کونین ﷺ کریں گے — میری تو بہرحال ضرورت ہے نمایاں

خوش بخت ہوں، مُجھ کو وہ سرِ خواب ملیں گے — یہ رُخ سے عنایات کی صُورت ہے نمایاں

اِس باب میں کچھ اور بھی عمال اہَم ہیں — بخشش کے لیے آپ ﷺ کی مِدحت ہے نمایاں

یہ رُشد و ہدایت کا طریقہ ہے نبی ﷺ کا — تبلیغ میں بھی دَانش و حکمت ہے نمایاں

محمودؔ کی بخشش کا جو اعلان ہُوا ہے
ہر چہرۂ موجود پہ حیرت ہے نمایاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر بہتری ہے سرورِ دیں ﷺ کے نظام میں — ہر خیر پاؤ اُسوۂ خیرُ الانام ﷺ میں
تمیز چاہیے تھی حلال و حرام میں — اور وہ مِلی رسولِ خُدا ﷺ کے پیام میں
اِک دوسرے کو چُومتے پائے گئے ہیں ہونٹ — ایسی مٹھاس پائی ہے آقا ﷺ کے نام میں
کیا دیکھتا مَیں روضۂ سرکار ﷺ کی طرف — اُٹھتی نہ تھی نگاہ مِری احترام میں
قعدہ میں تھا سلام گزارِ حضورِ پاک ﷺ — اللہ کی حضوری رہی ہے قیام میں
گہرے مطالعے سے یہ نکتہ ہُوا عیاں — توصیفِ مصطفیٰ ﷺ ہے خُدا کے کلام میں
مدحِ نبی ﷺ پسندِ خُدائے کریم ہے — مصروف کیوں رہوں نہ میں اِس ایک کام میں

محمودؔ اِس کا اپنا ہے یہ فعل، اِس لیے
خوشنودیٔ خُدا ہے درود و سلام میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پگاہ و شام جو یادِ حبیبِ حق ﷺ میں روتے ہیں — وہ تارِ اُنس میں اِخلاص کے گوہر پروتے ہیں
سَنَد اُن کو مدینے سے مِلے گی سربُلندی کی — وہی جو عاجزی کے نخل کشتِ جاں میں بوتے ہیں
نبی ﷺ کے لُطف کا بادل اُنھی پر گِھر کے آتا ہے — جو بحرِ ہجرِ شہرِ نُور میں آنکھیں بھگوتے ہیں
مقدّر کو جگاتے ہیں اِسی اندازِ محکم سے — مکمل کر کے اَورادِ درودِ پاک سوتے ہیں
محبّت اُن سے فرماتا ہے خود خلّاق ہر عالَم — محبّت جو اہلِ بیتِ سرورِ عالَم ﷺ کے ہوتے ہیں
یہی صورت تو ہے جس سے بنیں گے مومنِ کامل — اگر ہم دِل میں اُن ﷺ کے پاس اُسوہ کو سموتے ہیں

جنھیں محمودؔ بُلواتے ہیں دَر پر شافعِ محشر ﷺ
وہ اپنے داغِ ہائے معصیت اَشکوں سے دھوتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر چاہے تُو خالق کی عطاؤں کا سہارا — لے شہرِ پیمبر ﷺ کی فضاؤں کا سہارا
جو طیبہ میں کرتا ہوں سرِ محشر و میزاں — لیتا ہوں اِنھی خاص دُعاؤں کا سہارا
دیتا ہی نہیں سیّد و سرکارِ جہاں ﷺ کے — بیمارِ محبّت کو دواؤں کا سہارا

مجھ پر جو ہے سایہ، تو ہے قدمینِ نبی ﷺ کا — لیتے ہیں تو لیں لوگ ہُماؤں کا سہارا
طیبہ کے لیے راہ نما ذوق ہے میرا — میں کِس لیے لُوں راہنماؤں کا سہارا
ہم عاصی و مُذنِب ہیں، نبی ﷺ اشفعِ عالَم — آقا ﷺ کی عطائیں ہیں خطاؤں کا سہارا
اُس دَر سے تو محمودؔ جو مانگو، وہی پاؤ
آقا ﷺ کی سخاوت ہے گداؤں کا سہارا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غمِ دنیا بُھلاتا ہوں، نبی ﷺ کو یاد کرتا ہوں — دلِ برباد کو مَیں اِس طرح آباد کرتا ہوں
مدینے حاضری ہوتی ہے جب سرکار ﷺ کے دَر پر — بیاں میں وارداتِ قلب کی رُوداد کرتا ہوں
مصائب ناطقہ جب بند کر دینے کو ہوتے ہیں — میں اُس دَم اِنعقادِ محفلِ میلاد کرتا ہوں
مقیّد پا کے خود کو دُوریٔ طیبہ کے محبس میں — میں اپنے طائرِ تخییل کو آزاد کرتا ہوں
کِیے جاتا ہوں شہرِ سرورِ کونین ﷺ کی باتیں — میں اپنے دوستوں کو اِس طرح سے شاد کرتا ہوں
فرشتے دوڑتے آتے ہیں خالق کے اِشارے پر — کِسی مشکل میں جب مَیں مصطفیٰ ﷺ کو یاد کرتا ہوں
بیانِ سیرت و نعتِ نبی ﷺ محمودؔ کرنا ہو
تو اپنی مجتمع میں ساری اِستعداد کرتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو زندگی میں نعت کا رَسیا ہُوا رہا — میزاں کو دیکھ کر بھی وہ چوڑا ہُوا رہا
ذکرِ حضورِ پاک ﷺ یوں اُونچا ہُوا رہا — محبوبِ ربِّ دَہر ﷺ کا چرچا ہُوا رہا
لاہور سے تو اچھا بھلا بولتا چلا — دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں سے گونگا ہُوا رہا
یادِ نبی ﷺ نے ایسے کرایا مُجھے وُضو — چہرہ تمام شب مرا بھیگا ہُوا رہا
ممکن ہی کِس طرح ہے، کمی کوئی بھی رہے — دَامن دَرِ نبی ﷺ پر جو پھیلا ہُوا رہا
شہرِ رسولِ حق ﷺ میں فقط سر کی بات کیا — خم اُس جگہ پہ میرا سراپا ہُوا رہا

محمودؔ کیا تمازتِ خورشید کا خطر
کملی میں مصطفیٰ ﷺ کی میں لپٹا ہُوا رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی حضور ﷺ کی یادوں نے اَشکبار کیا
اُتر کے چاند کی کِرنوں نے مُجھ کو پیار کیا

مِرے حضور ﷺ! دُہائی ہے، لُطف فرمائیں
سپاہِ ظلم و تشتُّت نے مُجھ پہ وَار کیا

حضور ﷺ! خانۂ حُسنِ عمل سوالی ہے
حضور ﷺ! ہم کو بد اعمالیوں نے خوار کیا

حضور ﷺ! ہجرِ مدینہ میں جان بے کَل ہے
مُجھے حضوری کی خواہش نے بے قرار کیا

درود اِس طرح خنجر بدست دیکھا ہے
لباسِ جرم و خطا اُس نے تار تار کیا

شکست دُشمنِ دینِ نبی ﷺ کی قسمت ہے
اگر حضور ﷺ کی نُصرت پہ اِنحصار کیا

وُفورِ لُطف و عطائے نبی ﷺ کے کیا کہنے!
ثنا نگاروں میں محمودؔ کو شمار کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتا رہا درود مدینے کی رَاہ میں
آیا میں ہوں نگاہِ رسالت پناہ ﷺ میں

اِس کا سبب ہے صرف طوافِ دَرِ نبی ﷺ
یہ جو مسابقت ہے ٹھنی مہر و ماہ میں

میرے شفیعِ حشر ﷺ کی بس اِک نظر پڑی
باقی بچا نہ کچھ مِری فردِ گناہ میں

رب خوش ہُوا، ملائک نے وَاہ وَاہ کی
پائیں عجب لَطافتیں طیبہ کی راہ میں

سرکارِ ہر جہاں ﷺ کی عنایت سے زندگی
ہے باغ و راغ، آدم و جن، کوہ و کاہ میں

لاریب ہیں قُدومِ پیمبر ﷺ کے فیض سے
جتنی تجلّیاں ہیں یہ خورشید و ماہ میں

میزاں کا ہو حساب کہ شدّت کی دھوپ ہو!
محشر میں ہم تو ہوں گے نبی ﷺ کی پناہ میں

سایہ نظر نہ آنا حقیقت تو تھی مگر
سب اہلِ دِیں ہیں سایۂ رحمت پناہ ﷺ میں

رکھتے ہو تعلّقِ خاطر درود سے
آنا جو چاہتے ہو نبی ﷺ کی نگاہ میں

کملی پناہ اُن کو بھی دے گی بروزِ حشر
ملبوس ہیں جو لوگ لباسِ گُناہ میں

قوسین کا تو فاصلہ کچھ فاصلہ نہ تھا　　دُوری نہ تھی اِلٰہ و حبیبِ اِلٰہ ﷺ میں
جنّت کی جو طلب تھی اُسے، پوری ہو گئی
محمودؔ جب رَسا ہُوا اُس بارگاہ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ لوگ اور ہیں جو پریشانیوں میں ہیں　　آقا ﷺ کے نام لیوا تو آسانیوں میں ہیں
جن پر سحابِ لُطفِ نبی ﷺ کا کرم ہُوا　　آنکھیں اُنھی کی ڈوبی ہوئی پانیوں میں ہیں
حمدِ خُدا ثنائے نبی ﷺ کے سِوا نہیں　　جو ہیں محمّدی، وہی رحمانیوں میں ہیں
جو لوگ اِتباعِ حبیبِ خُدا ﷺ کریں　　گویا عقیدتوں کی فراوانیوں میں ہیں
بندے گُناہ گار ہیں، لیکن نبی ﷺ کے ہیں　　یوں ہم بھی پارساؤں میں، روحانیوں میں ہیں
آقا ﷺ کا نام لیتے رہیں تو بقا مِلے　　اصلاً تو جتنے بندے ہیں، سب فانیوں میں ہیں
باتوں کی حد تک ہیں جو غُلامِ رسولِ پاک ﷺ　　اعمال کی کہو تو پشیمانیوں میں ہیں
ہونٹوں پہ ذکرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ تو ہے　　اعمال کی کہو تو پشیمانیوں میں ہیں
سرکار ﷺ! محبسوں سے رِہائی دِلایئے　　بندے بہت سے نفس کے زِندانیوں میں ہیں
اِتنی ثنا نبی ﷺ کی کرو، اِتنی مت کرو　　بدبخت لوگ ایسی ہی نادانیوں میں ہیں
معیاری نعت اب نظر آتی ہے خال خال　　خوش آج کل تو لوگ خوش اَلحانیوں میں ہیں
اہلِ بہشت نعت کے صدقے رشیدؔ کو
اپنے قریب دیکھ کے، حیرانیوں میں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مال، اولاد، اقارِب، جان　　سب ہوں آقا ﷺ پر قُربان
صرف کلامِ رب میں ہیں　　حرفِ ثنا شایانِ شان
بعثت سرورِ عالم ﷺ کی　　رب کا ہے ہم پر احسان
چھوڑنا مت راہِ سرکار ﷺ　　چاہے اُٹھّیں سو طوفان

اُن ﷺ کی رِضا خوشنودی رب کی   مان لو یہ رب کا فرمان
نعت صحابی رضی اللہ عنہ کہتے تھے   کعب رضی اللہ عنہ، ابو طالب رضی اللہ عنہ، حسان رضی اللہ عنہ
جہاں نہ ذکر ہو آقا ﷺ کا   وہ آبادی قبرستان
لُطفِ نبی ﷺ کو یاد نہ رکھنا   رب کی نعمت کا کفران
نعت، درود، عقیدت، اُلفت   ہے میرا سارا سامان
شہرِ نبی ﷺ میں موت مِلے   میرے دِل میں ہے ارمان
رکھتا ہُوں محمودؔ تخلُّص
نعت کی خدمت ہے پہچان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائیں گے اُن ﷺ پر ایمان   باندھا نبیوں علیہم السلام نے پیمان
وہ بندہ ہے آقا ﷺ کا   جو چاہے رب کا عرفان
لکھنا حمدیں، پڑھنا نعتیں   اِس کو تُو تقویٰ گردان
ہر شے رب نے جامد کر دی   وہ ﷺ جس رات ہوئے مہمان
دیکھنے والے پڑھتے تھے   آقا ﷺ ہیں ناطِق قُرآن
"صَلِّ عَلٰی" کم پڑھتا ہے   عقل کا ہو جس میں فُقدان
ہوں محمودؔ نثار نبی ﷺ پر
میری فکر، مِرا وِجدان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے خُدا! مُجھ کو مدینے میں اَدَب سے رکھنا   اِس طرح دُور مُجھے اپنے غضب سے رکھنا
اپنی تعریف و ثنا میں مُجھے شاغِل رَکھ کر   دُور سرکار ﷺ! مُجھے لَہو و لَعِب سے رکھنا
وِردِ صَلوات سے اِک لحظہ نہ غافِل ہونا   نعت وابستہ دِل و روح سے، لب سے رکھنا
اُس کے محبوب ﷺ کی تقلید و اطاعت کرنا   یہ تعلُّق ہے ضروری ترا رب سے رکھنا

تم سے فرمائے گا خود خالقِ عالَم اُلفت — التزام اُنس کا تم شاہِ عرب ﷺ سے رکھنا
سب عوارِض، سبھی اَمراض سے پاؤ گے شفا — تم تعلُّق تو مدینے کے مطب سے رکھنا
مَیں خموشی سے درود آقا ﷺ پہ یا رب! پڑھ لوں
مُجھ کو جنّت میں علٰحدہ سب سے رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزلِ عرفانِ رب کو راستہ دیتا ہے کون — ماسوا آقا ﷺ کے، خالق کا پتا دیتا ہے کون
ساری دُنیا جانتی ہے، کوئی ناواقف نہیں — دشمنانِ دین و جاں کو بھی دُعا دیتا ہے کون
اِس کی تکلیفات پر اَندوہ گِیں ہوتا ہُوا — اُمّتی کو رافت و رحمت سَدا دیتا ہے کون
ہوں اگر مُستوجبِ تعزیر سب عصیاں شعار — تو شَفاعت کی نویدِ جاں فزا دیتا ہے کون
اپنے اَلطاف و کرم سے، اِلتفاتِ خاص سے — دیدِ طیبہ کی لگن دِل میں بڑھا دیتا ہے کون
میرے آقا ﷺ کے سِوا، محبوبِ رازِق ﷺ کے سِوا — ہر بھکاری کو طلب سے بھی سِوا دیتا ہے کون
نعت تو محمودؔ تُو کہتا ہے لیکن یہ بتا
تجھ کو توفیقِ ثنا، حرفِ ثنا دیتا ہے کون

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہُوں مَیں یوں ناز مقدّر پہ ہمیشہ — سرکار ﷺ کی رحمت رہی احقر پہ ہمیشہ
مدّاحئ سرکار ﷺ کے اَشعار ہُوئے ہیں — مائل رہی تخئیل سُخنور پہ ہمیشہ
میں دُور رہا جتنے بھی دِن شہرِ نبی ﷺ سے — اِک بوجھ رہا ہے دِلِ مضطر پہ ہمیشہ
کمرے میں مدینے کی تصاویر سجی ہیں — رہتی ہے نظر روضے کے منظر پہ ہمیشہ
ہم کو بھی بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح چاہیے صحّت — ہم نے بھی نظر رکھی ہے چادر پہ ہمیشہ
دولت سے رکھی دائمی دُوری جو نبی ﷺ نے — رکھّا ہے اِسے ہم نے بھی ٹھوکر پہ ہمیشہ
محمودؔ پیمبر ﷺ کی نظر ہم پہ رہی ہے
سایہ رہا اَلطاف کا گھر بھر پہ ہمیشہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو بیاں کِس شخص سے توصیفِ شاہِ مُرسلاں ﷺ — برزخِ کُبریٰ ہیں بندے اور رب کے درمیاں
زیرِ پا تھے آپ ﷺ کے ارض و سما و کہکشاں — جا رہے تھے سرورِ کونین ﷺ سُوئے لامکاں
کیوں نہ ہو لوگوں میں میری خوش نصیبی کا بیاں — رب کرم فرما ہے مُجھ پر اور آقا ﷺ مہرباں
کائناتِ آب و گِل کے سب مظاہر دیکھ لو — مِلتے ہیں سرکار ﷺ کی عظمت کے ہر جا پر نشاں
حاضرِ دربار ہو حُسنِ تصوّر کے طفیل — سامنے سرکارِ والا ﷺ کے بیاں کر داستاں
ہر تحرُّک کارگاہِ زیست کا روکا گیا — جب ہُوئے سرکار ﷺ ربِ لَم یزَل کے میہماں
مُجھ پہ ہے اِکرام و اَلطافِ نبی ﷺ کی اِنتہا — حاضری کی جب گزارش میں نے کی، فرمایا ’’ہاں‘‘
میری گُونگے پن پہ کیا حیرت زدہ ہو زائرو! — چشمِ نگراں ہے بہ سمتِ روضہ، دِل ہے ترجماں
رُستگاری جسم کے مُحبس سے پائے گا جونہی — اُڑ کے پہنچے گا درِ سرور ﷺ پہ میرا مُرغِ جاں
دور دورہ شہرِ خالق میں خشیّت کا رَہا — اور مدینے میں نظر آیا ہے شفقت کا سماں
جس جگہ بھی، جس کِسی نے بھی پُکارا آپ ﷺ کو — میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کی مدد پہنچی وہاں

یہ تو منصب ہی فقط خلاّقِ ہر عالم کا ہے
مِدحتِ آقا ﷺ کہاں، محمودؔ سا مُذنب کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُبلّغ ہُوں مَیں خالِق کی قسم ختمِ نُبوّت کا — اُٹھا رکھّا ہے ہاتھوں میں علَم ختمِ نُبوّت کا
ہوئی تکمیلِ دینِ کبریا محبوبِ خالق ﷺ سے — جو سمجھیں تو ہے یہ نُکتہ اہَم ختمِ نُبوّت کا
حصارِ رحمتِ ربِّ جہاں اُس کو میسّر ہے — کرے جو ذکر یارو دَم بہ دَم ختمِ نُبوّت کا
وگرنہ بابی، مرزائی، بہائی ہو چکا ہوتا — میں مومن ہوں کہ ہے مُجھ پر کرم ختمِ نُبوّت کا
نبی کوئی نہ پہلا پا سکا اِس اوج و عظمت کو — سرِ اِسرَا رہا جاہ و حشَم ختمِ نُبوّت کا
فرشتوں نے تھما دی مُجھ کو جو فردِ عمل میری — لکھّے گا اِس پہ بھی نعرہ قلم ختمِ نُبوّت کا
اَساسی ہے، مُبادی ہے یہی اِسلام کا مقصد — عدم دینِ متیں کا ہے عدم ختمِ نُبوّت کا
عرَب میں بھی اُصولِ دینِ حق اِس کو سمجھتے ہیں — عقیدہ رکھتے ہیں اہلِ عجم ختمِ نُبوّت کا

اَہم ہے لوحِ محفوظ اِس لیے یارو کہ خالق نے — کِیا ہے فیصلہ اِس پر رقم ختمِ نبُوّت کا
ذلیل و خوار و رُسوا کر دیئے، اُس کے جو دشمن تھے — ستمبر میں رکھّا رب نے بھرم ختمِ نبُوّت کا
مسلمانوں کے دِل خوش ہیں تو مرزائی پریشاں ہیں — خوشی ختمِ نبوّت کی ہے، غم ختمِ نبُوّت کا

میں کیوں اِس ذکرِ خوشتر سے کبھی محمودؔ باز آؤں
مُجھے حاصِل ہے اِکمالِ نِعَم ختمِ نبُوّت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ یہ اعلان ہے محبوبِ خالق ﷺ کی فضیلت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ ''اَکمَلتُ لَکُمْ'' کا حرف ہے بُرہان و حُجّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ یہ دیں کا کُنایہ ہے، اشارہ ہے یہ فطرت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ جو اِس کے سِوا رستہ ہے، رستہ ہے ضلالت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ یہ اِظہار ہے ہر اِک مسلماں کی حمیّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — یہ نُکتہ ہے اپنے اُمتّی ہونے کی نِسبت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ اِک اعزاز ہے یہ آدمیّت مومنیّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ واضح ہے یہی مفہوم قُرآں کی عبارت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ ہے یہ امتحاں اپنی بصیرت، اپنی غیرت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ یہ ہے دَرس سب سے آخری رب کی ہدایت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ یہ واحد خریطہ ہے دُخولِ باغِ جنّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ معنیٰ ہے یہی فہم و فراست اور حکمت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ اِس سے ہو گا حاصل ایک تمغا ہم کو طاعت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ میزاں پر یہی نُکتہ ہے، ایماں کی شہادت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ یہ ہے ماحصل اِسلام کے حُسنِ صداقت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبُوّت کا'' — کہ محشر میں ہمیں سمجھے گا رب حق دار خِلعت کا

''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا'' کہ اِک انداز یہ واضح ہے تسلیمِ حقیقت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا'' کہ قُرآں میں اشارہ ہے نبی ﷺ کی افضلیّت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا'' کہ یہ ہے مُنتہا اپنے تفکّر کی لطافت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا'' کہ ہم کو مان لیں اہلِ جہاں دُشمن جہالت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا''
کہ ہے محمودؔ اِک یہ راستہ آقا ﷺ کی قُربت کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے سرکار ﷺ کا بندوں پہ یوں ابرِ کرم برسا رذائل کے تسلُّط سے رِہائی پا گئی دُنیا
جہاں اُلفت پیمبر ﷺ کی کِسی دِل میں ہُوئی پیدا میسّر ہو گیا اُس کو خُدا کے لُطف کا سایہ
خطا کارانِ اُمّت سے مِرے سرکارِ وَالا ﷺ کا عنایت کا، کرم کا، لُطف کا، رحمت کا ہے ناتا
پیمبر ﷺ کی محبّت کا تھا جس جس ہاتھ میں جھنڈا اُنھی کا دَم زدن میں پَٹ گیا رضوان سے سودا
ہُوا ہے سرورِ عالم ﷺ کی طاعت کے سبب ایسا کہ تھا دیروز تابندہ، ہیں روشن حال اور فردَا
بد اَخلاقی کی ساری قوتیں ہوتی گئیں پسپا نظامِ خُلق ایسا مصطفیٰ ﷺ نے کر دیا برپا
احادیثِ رسولِ محترم ﷺ کا جو نہیں شیدا وہ گونگا ہے، وہ بہرا ہے، وہ ہے معذور، ہے اندھا
کوئی کونا، کوئی گوشہ نہیں محروم رَہ سکتا برستی ہے تو ایسے رحمتِ سرکار ﷺ کی برکھا
مِرے اِسفارِ جسم و روح کا ہے ٹارگٹ اچھّا سِوا حرمین کے جاتا نہیں ہوں میں کہیں حاشا
سِوا اِس کے کہ ہو کوئی نبی ﷺ کے شہر کا شیدا کوئی جاتا نہیں ہے جنّتُ الفردوس کو رَستہ
تمنّائے دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں میرا دِل دھڑکا زباں پر طیبہ ہے، دِل میں ہے طیبہ، آنکھ میں طیبہ
دَرِ سرور ﷺ پہ جس دورانیے میں جا نہیں پایا لگا مہجوریٔ طیبہ کا گھاؤ قلب پر گہرا
کیا مالک نے جتنا تذکرہ قُرآں میں اِسرَا کا جہاں اِفشا کا اِفشا ہے، وہاں اِخفا کا ہے اِخفا
کوئی جو دوسرا ہوتا وہاں تو کچھ بتا سکتا فرازِ لامکاں پر تھے نبی ﷺ تنہا، خُدا تنہا
اُنھوں نے گرچہ آتے جاتے ہی سرکار ﷺ کو دیکھا فرشتوں کی زباں پر آج بھی اِسرَا کا ہے چرچا
خُدا چاہے تو ہو سکتا ہے سچّا میرا یہ سپنا رسولِ صادق و اَصدق ﷺ کا ہو ہر اُمّتی سچّا

مسلمانانِ ہندوستان پر تھا لُطف آقا ﷺ کا
کہ بخشا قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سا رب نے راہبر اچھا

رسولِ رب ﷺ سے قائد رحمۃ اللہ علیہ کا تھا رشتہ اُنس و اُلفت کا
تبھی معلوم تھی منزل، تبھی معلوم تھا رستہ

خداوندا! بنا ہم کو مقلد اپنے قائدؒ کا
طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ہم کو دِکھا دے راستہ سیدھا

یہ حُسنِ عاقبت کے واسطے شیدا ہے نعتوں کا
حقیقت ہے یہی، محمودؔ نکلا گانٹھ کا پورا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جونہی میں نے نبی ﷺ کے پاک گُنبد کی طرف دیکھا
مقابل سبز کے، پایا ہر اِک رنگِ جہاں پھیکا

نبی ﷺ کی نعت نے جو نخلِ اُلفت دِل میں بویا تھا
تناور بڑ کی صورت بڑھتا جاتا ہے وہی پودا

سرِ میزاں نبی ﷺ کی چشمِ رحمت نے بدل ڈالا
فرشتوں کا تھا میرے ساتھ لہجہ پہلے تو تیکھا

کِسی کو کیا پتا، مُجھ کو درودِ پاک آتا تھا
بھنور میں تھا تو سب سمجھے کہ اب ڈوبا کہ اب ڈوبا

مِرے گھر میں مِری قسمت بنانے کے لیے آیا
ہوائے دلنوازی کا نبی ﷺ کے شہر سے جھونکا

تُجھے سمجھیں گے سرکارِ دو عالم ﷺ اُمّتی سچا
اگر گُفتار ہو اچھی، اگر کردار ہو اُجلا

یہی اِرشادِ خالق ہے، یہی ہے حکم حضرت ﷺ کا
کرو وعدہ تو پھر اِس کا کرو تم لازماً ایفا

یہی میرے رسولِ محترم ﷺ کے دِل کی خواہش ہے
کِسی مومن کے بارے میں نہ کرنا دِل کو تم میلا

خُدا کو بھی پیمبر ﷺ ہی کی تھی مطلوب خوشنودی
کیا ذکرِ حبیبِ محترم ﷺ کو اِس لیے اونچا

جو چاہو تو سمو لو روضۂ اَقدس کو آنکھوں میں
جو اِس کی وسعتیں سوچو تو یہ تا عرش ہے پھیلا

نبی ﷺ وہ جن کو حاصل ہے تصرُّف سب جہانوں پر
بہ ہم جن سے اُکھڑ سکتا نہیں ہے گھاس کا تنکا

عظیم اَخلاقِ سرور ﷺ کو کہا خلّاقِ عالَم نے
بداخلاقی سے دوزخ کا کیے جاتے ہیں ہم سودا

گھٹائے شان جو کوئی مِرے ہوتے پیمبر ﷺ کی
نہیں کچھ اور ممکن تو خُدا کر دے مُجھے بہرا

توجُّہ جِس کو حاصل ہو گئی صُفّہ پہ آقا ﷺ کی
اُسی کو علم ہے سارا، وہ ہے دانا، وہ ہے بینا

سخاوت کی سبھی پہنائیاں تھیں میرے ہاتھوں میں
درِ محبوبِ رب ﷺ پر جب مِرا دستِ طلب پھیلا

عَطَش اُس کی سوائے آبِ کوثر بُجھ نہیں سکتی
جو ہو آبِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ کا پیاسا

اُترتی ہے تھکاوٹ سب زمانے کے علائق کی — سکُوں پاتے ہیں شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں میرے سب اعضا
زیارت قبر میں سرکار ﷺ کی، طیبہ میں روضے کی — مُشابہِ ہے کفن سے اِس لیے احرام کا کپڑا
سکینت اور طمانینت کی ہے اعلیٰ ترین صُورت — نبی ﷺ کے شہر میں جینا، اُنھی کے شہر میں مَرنا
نبی اپنے کو کہلائے جو بعدِ سرورِ عالم ﷺ — نہیں دُنیا میں ایسے بے حیا ایسا کوئی جُھوٹا
تیقُّن ہے مِرا محمودؔ اِمدادِ شَفاعت پر
کِسی کو ہو تو ہو، مُجھ کو نہیں محشر کی کچھ پروا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ دو عالم ﷺ کی ہے حیات آئینہ — اُن کی ذات آئینہ اور صفات آئینہ
قادرِ و توانا نے اِتنی قُدرتیں دی ہیں — ہے نگاہِ آقا ﷺ میں کائنات آئینہ
جس کی اوٹ سے رب کے حکم سب جھلکتے ہیں — ہے مِرے پیمبر ﷺ کی بات بات آئینہ
"مَنْ رَّاٰنِیْ" آقا ﷺ کی اِک حدیثِ والا ہے — ذاتِ حق کا بے شک ہے اُن کی ذات آئینہ
بات اُن کی خالق کی، ہاتھ اُن کا مالک کا — ہیں کلامِ خالق میں یہ نکات آئینہ
ہوں گے تیری آنکھوں پر، کھوج کے وسیلے سے — سیرتِ مطہّر کے واقعات آئینہ
اُمتّی جو عاصی ہیں، اُن پہ حشر میں ہو گا
سرورِ دو عالم ﷺ کا اِلتفات آئینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے ہیں نعتِ پاک کے نغمات آئنہ — جذبات آئنہ ہیں، خیالات آئنہ
نُورِ خُدائے پاک کا جب ظِل ہے بے گماں — کیسے نہ ہوتی مصطفیٰ ﷺ کی ذات آئنہ
پاتے ہیں اُن سے مِہر و مہ و نجم روشنی — شہرِ نبی ﷺ کے ایسے ہیں ذرّات آئنہ
مُجھ پر مِری حقیقتوں کے سب پرت کُھلے — دیکھا ہے میں نے طیبہ میں دِن رات آئنہ
دیکھا جو دِل کی آنکھ سے شہرِ حضور ﷺ کو — ہر صبح آئنہ رہی، ہر رات آئنہ
اِس میں جھلکتی نعت گو کی ہیں عقیدتیں — نعتِ رسولِ حق ﷺ کی ہے ہر بات آئنہ

محمودؔ عرضِ حال کی حاجت نہیں کوئی
سرکار ﷺ پر تو ہیں مِرے حالات آئنہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے دِل میں اگر ارمانِ شاہِ مُرسلیں ﷺ دیکھو
تو پاؤ فضلِ رب، احسانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

کِسی دُنیا کو کھوجو تم، کِسی بھی جنس کو سمجھو
ہر اِک جانب فقط فیضانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

زمیں ہو، چرخ ہو، جنّت ہو یا عرشِ معظّم ہو
کوئی مضمون ہو، عنوانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

تم اپنے گھر میں تصویرِ دیارِ شاہِ دیں ﷺ ٹانگو
بہ ہر دَم اِس طرح ایوانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

نبی ﷺ کی دِید کے مشتاقو! خوشخبری یہ کیسی ہے!
قیامت میں رُخِ تابانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

کلامِ حق کو چُومو اور کھولو کوئی سی آیت
معانی دیکھتے ہی شانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

سلاسِل کی حقیقت پر اگر تم غور کر پاؤ
بہ ہر سُو جلوہ گر عِرفانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

وہی ناموسِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا محافظ ہے
وہ جس غازی کو تم قُربانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

نہ مانو حضرتِ جبریل کو اُستاذ سرور ﷺ کا
جو دیکھو تو اُسے دَربانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

نبی ﷺ کے ہاتھ کو محمودؔ سمجھو ہاتھ خالق کا
تو فرمانِ خُدا فرمانِ شاہِ مرسلیں ﷺ دیکھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے ہر حرفِ ثنا میں سیّدِ اَبرار ﷺ ہیں
راستے جنّت کے اپنے واسطے ہموار ہیں

آئنہ جذبات و احساسات کے، اَشعار ہیں
وَا درِ سرکار ﷺ پر میرے لبِ اِظہار ہیں

بیکس جذبات و احساسات کے، اَشعار ہیں
میرے آقا ﷺ سارے غم زدگان کے غمخوار ہیں

”طَالِعُ لِیْ“ کا ہے اِرشادِ گرامی آئنہ
دستگیر و ناصرِ مُذنب مِرے سرکار ﷺ ہیں

پوچھ لو غزوۂ اُحُد سے یا حُنَین و بدر سے
مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کیسے سپہ سالار ہیں

اُن کے سارے چاہنے والے ہیں اپنے محترم
پیارے مُجھ کو شہرِ سرور ﷺ کے دَر و دیوار ہیں

نعت و سیرت کا بیاں، وِردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ
یہ تو سب میری عقیدت ہی کے برگ و بار ہیں

ہے تعلّق اپنا رسولِ پاک ﷺ سے — سر بسر ہیں نُور وہ، ہم طالبِ انوار ہیں
میں غُلامانِ رسول اللہ ﷺ کو ''آقا'' کہوں — بُوفکیہؓ و سالمؓ و شقرانؓ ہیں، عمارؓ ہیں
دس صحابہ رضی اللہ عنہم کو پیمبر ﷺ نے کہا ہے جنّتی — مسجدِ سرکارِ والا ﷺ کے بھی دَس مینار ہیں
یا خُدا! اِن سب کی صِحّت کا کوئی رَستہ نکال — جتنے بندے ہجرِ شہرِ نُور کے بیمار ہیں

عشق کا محمودؔ کرتے ہیں عَبَث دعوے یہاں
مرحلے عشقِ پیمبر ﷺ کے بہت دُشوار ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آب و ہَوائے شہرِ نبی ﷺ جس گھڑی مِلی — ایسا لگا کہ زندگی کو زندگی مِلی
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں جسے خامشی مِلی — اُس کو اِجازت حشر میں تقریر کی مِلی
دیکھو کہ کیسا سیدھا مُجھے راستہ مِلا — آقا حضور ﷺ سے جو مُجھے راستی مِلی
جبریل علیہ السلام جیسے آ کے خود اُن سے گلے مِلے — وہ خوش نصیب جن کو نبی ﷺ کی گلی مِلی
ہر شے سے پہلے آپ ﷺ کو پیدا کیا گیا — لیکن نبوّت آپ ﷺ ہی کو آخری مِلی
وہ خوش نصیب نُورِ نبی ﷺ کو سمجھا سکا — عرفانِ حق کی جس کِسی کو روشنی مِلی
میرا وظیفہ ہو گیا سرکار ﷺ پر درود — یہ کام کیا مِلا، جہاں کی بہتری مِلی
اِس کا سبب ہے سیرتِ محبوبِ کبریا ﷺ — مُجھ کو جو عاجزی مِلی، جو سادگی مِلی
حُسنِ مُقدّر ایسا کِسی کو نہیں مِلا — شیخین کو حضور ﷺ کی ہمسائیگی مِلی
طیبہ میں آنکھیں جس کِسی کی گوہریں رہیں — اُس کو سخی رسول ﷺ سے دَریا دِلی مِلی

محمودؔ پر خُدا کے کرم کی ہے اِنتہا
اُس کو مِلی تو نعت ہی کی شاعری مِلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ دیں ﷺ کا پئے کردار جو بندہ لگے — خالِق کون و مکاں کو بس وہی اچھّا لگے
نسبتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے باعِث دوستو — سارے شہروں سے لگے اچھّا تو بس طیبہ لگے

دوریٔ ذکرِ رسولِ پاک ﷺ نامعقول ہے — اُنس ہو جس کو پیمبر ﷺ سے، وہی اپنا لگے
پیار کے بل پر جسے سرکار ﷺ کا دَر مِل گیا — سارے داناؤں سے وہ بندہ مُجھے دَانا لگے
کیوں روِیّہ نعت سے اِغماض کا رکھّے کوئی — کِس لیے کردار پر بندے کے یہ دھبا لگے
جس کو عظمت ہی نظر آتی نہ ہو سرکار ﷺ کی — ایسا بدبخت آدمی مُجھ کو نہ کیوں اندھا لگے
بحث وتمحیص آقا ومولا ﷺ کی ذاتِ پاک پر؟ — سچ کہوں تو مُجھ کو ایسی سوچ بھی بے جا لگے
رات آتی ہی نہیں ہے مصطفیٰ ﷺ کے شہر میں — داغِ یادِ شہرِ سرور ﷺ صُبح کا تارا لگے
کب بیاں معراج کے سارے حقائق کا ہُوا — کچھ نہ کچھ "مَازَاغ" کے پردے میں بھی اِخفا لگے
جو دُہائی دے رسول اللہ ﷺ کی، منجدھار میں — اُس کی کشتی قعرِ دَریا سے کنارے آ لگے

جو مِلے محمودؔ کو مصطفیٰ ﷺ کے نام پر
دوسروں کو تانبا و پیتل، مجھے سونا لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھول آنکھ، دیکھ لُطفِ نبی ﷺ عام ہر طرف — رحمت ہے اُن ﷺ کی ہر طرف، اِکرام ہر طرف
پڑھ لیں درود، پہنچیں گے شہرِ حضور ﷺ تک — "کیوں چیختے ہیں بلبلِ ناکام ہر طرف"
آقا ﷺ کی اِتّباع سے منہ موڑنے پہ ہیں — اَندوہ و رنج و کُلفت و آلام ہر طرف
توحید کا ہے ذکر لبوں پر، مگر حضور ﷺ! — پُجتے ہیں خواہشات کے اَصنام ہر طرف
سرکار ﷺ! ہو عطا ہمیں دولت یقین کی — تشکیک ہر جگہ پہ ہے، اَبہام ہر طرف
عزّت کی صُبحِ ضُوفشاں دَرکار ہے حضور ﷺ — رُسوائیوں کی چھا گئی ہے شام ہر طرف
سرکار ﷺ! ہیں یہود کی ریشہ دوانیاں — اِسلامیوں کو جو کریں بدنام ہر طرف
اَقدارِ دیں کو کھا گئیں روشن خیالیاں — سرکار ﷺ! ہے مچا ہُوا کُہرام ہر طرف
جتنے بھی ہیں ممالکِ اِسلام دَہر میں — سرکار ﷺ! غیرتوں کا ہے نیلام ہر طرف

محمودؔ اِس کا رُخ کرو شہرِ رسول ﷺ کو
مُرغِ خلوص کے لیے ہیں دَام ہر طرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۸واں مجموعۂ نعت

بُستانِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۶ء

صفحات: ۸۴

نعتیں: ۵۴

انتساب

حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے نام

جس کو ایک ہزار سال پہلے شاہِ یمن تبع اوّل حمیری نے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بنوایا تھا

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

چلا میں نعت گوئی میں اگر حسان کے پیچھے — رَدائف آگے آگے چل رہی تھیں، قافیے پیچھے
ذرا تم مسجدِ اَقصیٰ کا لاؤ سامنے منظر — جو آگے آئے تھے دیکھو گے، وہ سب ہیں کھڑے پیچھے
نتیجہ لابُدی یہ تھا رسولِ رب ﷺ کی طاعت کا — وہ منزل پا گئے سارے، جو آقا ﷺ کے چلے پیچھے
نمونہ اِس کو ٹھہرایا ہے یوں قُرآں میں خالق نے — حیاتِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھیے اور آیئے پیچھے
ترے لب پر درودِ پاک ہو، دِل میں محبّت ہو — تو دیکھے گا، چلے آئیں گے سب بندے ترے پیچھے
یہ ہے سرکار ﷺ کی چوکھٹ، یہاں تو با ادب رہنا! — کھڑا ہے کِس لیے آگے ۔ ارے پیچھے، ارے پیچھے!

اِدھر محمودؔ میں نے نعتِ سرور ﷺ پر کمر باندھی
اُدھر کچھ بندے جیسے ہاتھ دھو کر پڑ گئے پیچھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ سے چُھوٹے گا نہ طیبہ کا حرم ہرگز کبھی — اور کِسی جانب نہ اُٹھیں گے قدم ہرگز کبھی
زندگی میں، قبر میں، پُل پر، سرِ میزانِ حشر — کم نہ وہ ہو گا میرے آقا ﷺ کا کرم ہرگز کبھی
یہ جھکے کعبے کے آگے یا مدینہ دیکھ کر — اور کِسی دَر پر نہ کرنا سر کو خم ہرگز کبھی
سیرتِ محبوبِ یزداں ﷺ کو جو کر لو رہنما — پاؤ گے دُنیا و عُقبیٰ کا نہ غم ہرگز کبھی
کم نہ گر "صَلِّ علیٰ" کا وِرد تم کرتے رہے — اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ ہو گا نہ کم ہرگز کبھی
حمد و نعت و منقبت ہی سے تعلق ہے مِرا — اور نہ کچھ لکھوں گا، مَیں رب کی قسم ہرگز کبھی

مدح گو محمودؔ جو آقا ﷺ کے ہیں میرے لیے
ماسوا اُن کے نہ ہو گا محترم ہرگز کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی کھول سکے تار و پُودِ دیدہ و دل — تو پائے شہرِ نبی ﷺ تک حُدُودِ دِیدہ و دِل
تعلّق اپنا رکھے گا مدیحِ سرور ﷺ سے — جو کوئی سمجھے گا میرا سُرودِ دِیدہ و دِل
تمام سر کے تو سجدے تھے شہرِ خالق میں — دَرِ نبی ﷺ پہ ہُوئے تھے سجودِ دیدہ و دِل
یہاں تو اِن کا وجود و عدم برابر تھا — گئے مدینے تو پایا وجودِ دِیدہ و دِل

میں مُلک میں تھا تو کیفیت انقباض کی تھی — جمالِ قبّہ ہے وجہِ کُشودِ دیدہ و دل
دیارِ سرورِ کونین ﷺ تک پہنچتا ہے — سلامِ خامہ و لب اور درودِ دیدہ و دل
وِصال و ہجرِ دیارِ رسولِ پاک ﷺ سے ہے — غیابِ دیدہ و دل اور شہودِ دیدہ و دل
جو یہ نہ ہوتی تو محمودؔ انشراح کہاں
نبی ﷺ کی یاد سے ٹوٹا جمودِ دیدہ و دل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسان کے لیے ہے یہ معیارِ زندگی — مُختارِ کائنات ﷺ ہوں مُختارِ زندگی
یہ زندگی مِلی ہے طفیلِ نبی ﷺ ہمیں — آخر لبوں پہ کیوں نہ ہو تذکارِ زندگی
جب بھی ضرورت آ پڑے کوئی تو یاد رکھ — سرکار ﷺ سا نہیں کوئی غم خوارِ زندگی
آقا و مولا ﷺ نے تو دِیا تھا یہی سبق — اَقدارِ دیں ہوں مستقل اَقدارِ زندگی
وجہِ حیات ﷺ سے جسے کوئی وِلا نہیں — اُس بدنصیب میں کہاں آثارِ زندگی
سرکار ﷺ! کر رہے ہیں مسلمان رہنما — سودا ضمیر کا سرِ بازارِ زندگی
محمودؔ میں مصیبتوں میں کِس لیے پڑوں
غیرِ نبی ﷺ کا ذکر ہے آزارِ زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرقِ اِخلاص و عقیدت پر ہے دَستارِ خیال — مدحِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ شہکارِ خیال
بیج بوؤ اِس میں یادِ سرور و سرکار ﷺ کے — اِس طرح سے پھولتا پھلتا ہے گلزارِ خیال
ایک پل میں جو مجھے طیبہ میں پہنچاتا رہا — جان سکتا ہے کوئی کِس طرح رفتارِ خیال
میرے فن کا ظلمتِ افکار سے کیا واسطہ — نُورِ مدحِ مصطفیٰ ﷺ سے ہیں یہ اَنوارِ خیال
عاجزی ذکرِ رسولُ اللہ ﷺ میں ہے لازمی — تم کو لے ڈوبے گا اِس پہلو سے پندارِ خیال
اُس سے آگے تو فرشتہ تک نہ جا پایا کوئی — کھولتے ہیں قُدسیانِ عرش اَسرارِ خیال
مصطفیٰ ﷺ کے رب نے کھائی ہے قسم کیوں اِس طرح — اِس کے بارے میں بھی تو کیجیے گا اظہارِ خیال

طیبہ سے چلتی ہے اور آخر پہنچتی ہے وہیں — ایک ہی نکتے پہ دیکھی ہم نے پرکارِ خیال
ساتھ دیتا ہے مِرا، میری عقیدت کا اثر — شاعرانِ عصر رہتے ہیں گرفتارِ خیال
ذکرِ طیبہ کر کے پڑھتا ہوں درودِ مصطفیٰ ﷺ — عین ممکن ہے مِرے شعروں میں تکرارِ خیال
غیرِ سرکار دو عالم ﷺ کی ثنا محمودؔ کیوں
نکبتِ اَفکار کہیے اِس کو اِدبارِ خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسیں تر ہے یہ انقلابِ نظر — کہ ہے دیدِ طیبہ شبابِ نظر
مِلیں حُبِّ سرکار ﷺ کی آیتیں — پڑھی جب کِسی نے کتابِ نظر
دیار اور اَمصار سب دیکھ کر — ہے شہرِ نبی ﷺ انتخابِ نظر
دَر آئی شبیہِ درِ مصطفیٰ ﷺ — کُھلا میرا جس وقت بابِ نظر
رسائی دیارِ نبی ﷺ میں ہُوئی — مِلی مجھ کو تعبیرِ خوابِ نظر
درِ دِل پہ طیبہ نے دیں دستکیں — اُٹھا جب سے میرا حجابِ نظر
میں ہر امتحاں میں ہُوا سرخرو
ہے تاریخِ طیبہ نصابِ نظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار کی کھولی کتابِ جاں فزا — پا لیا طیبہ کا بابِ جاں فزا
چشمِ حیدر رضی اللہ عنہ کی علالت دُور کی — وہ نبی ﷺ کا تھا لُعابِ جاں فزا
آئے تو لائے جہانِ تار میں — سرورِ دیں ﷺ اِنقلابِ جاں فزا
محترم ہے، لائقِ تکریم ہے — شہرِ سرور ﷺ کی تُرابِ جاں فزا
سارے جل تھل ایک آخر کیوں نہ ہوں — آیا طیبہ سے سحابِ جاں فزا
تجربہ پایا ہے پی پی کر اِسے — پانی ہے طیبہ کا آبِ جاں فزا

تم کہو گے جب ''اَغِثْنِی یَا نَبِی ﷺ''
آئے گا اُن ﷺ کا جوابِ جاں فزا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ محبوبِ ربِّ لَمْ یَزَل ﷺ پر آ پئے بخشش — اِسے رکھتا ہے سرکارِ جہاں ﷺ نے وا پئے بخشش
مجھ ایسا معصیت پیشہ بھی ہے طیبہ پئے بخشش — عنایت کی نظر درکار ہے آقا ﷺ پئے بخشش
حضوری کے لیے وِردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ کر لے — نعوتِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی تو گا پئے بخشش
جونہی رویا ہے یادِ مسکنِ سرکار ﷺ میں کوئی — تو آ پہنچا نبی ﷺ کے لُطف کا جھونکا پئے بخشش
عنایت رُستگاری کی ہُوئی خیرات آقا ﷺ سے — مرا دَستِ طلب طیبہ کو جب پھیلا پئے بخشش
سمجھ لے تجھ کو حاصل ہو گئیں اَسناد بخشش کی — جونہی شہرِ نبی ﷺ میں تیرا دِل دھڑکا پئے بخشش
کرے ہر کام وہ تا مرگ پھر اہلِ جناں والے — ریاضِ جنّتِ آقا ﷺ میں جو پہنچا پئے بخشش
کِیے جاتا ہوں نعتِ سرورِ عالم ﷺ تسلسُل سے — اِسی اِک کام میں ہوں مطمئن خاصا پئے بخشش
ندا ہاتِف کی آتی ہے بہ ہر صبح و مسا مجھ کو — ہُوا ہے ماہنامہ ''نعت'' کا اِجرا پئے بخشش
سُنایا روزمرّہ کا سبق صَلَوات کا میں نے — ہُوا میزاں پہ میرا اِس طرح سودا پئے بخشش

یہی محمودؔ سمجھایا ہے ''جاؤک'' نے دُنیا کو
ضروری ہے درِ سرکار ﷺ سے ناتا پئے بخشش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو ایک بندۂ جُرم و خطا گیا — لَوٹا تو کھوٹا سکّہ بھی ہو کر کھرا گیا
جب میں نے اپنے آقا و مولا ﷺ کی مدح کی — اِک نُورِ عافیت مِرے دِل میں سما گیا
ہم عاصیوں پہ بھید یہ معراج کا کُھلا — اِک آشنا سے ملنے کو اِک آشنا گیا
عصیاں شعار مجھ سا درِ مصطفیٰ ﷺ پہ ہے — احساس ایک یہ مِرے سر کو جھکا گیا
ڈھیروں کے ڈھیر اپنے گناہوں کے تھے مگر — دوزخ سے ہم کو اَبروئے سرور ﷺ بچا گیا
نعتِ نبی ﷺ سُنی جو فرشتے نے روزِ حشر — بخشش کا پرچہ ہاتھ میں میرے تھما گیا

واپس مُڑا تو ہاتفِ غیبی پھر ایک بار — خوشخبریٔ حضوریٔ طیبہ سُنا گیا
تعیینِ حیثیت شبِ اسرا میں ہو گئی — نکتہ ''دنا'' کا عظمتِ سرور ﷺ بتا گیا
حیرت زدہ لگے سبھی زُہّاد و پارسا — جنّت میں نام لیوا جو سرکار ﷺ کا گیا
محمودؔ فضلِ خالق و مالک سے روز میں
بعدِ نمازِ فجر حرم سے قُبا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ فیصلہ ہے فکر کا — اور اِس میں قلبِ احقر رہنما ہے فکر کا
سوچ کا طائر اُڑا جاتا ہے طیبہ کی طرف — اور میرے لب پہ ہر دَم ماجرا ہے فکر کا
میں روایاتِ شمائل کا ہُوں شائق اِس لیے — مصدر و محور جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے فکر کا
لب پہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ یا وِرد صَلّی اللہ ہے — زُہد ہے تخییل کا، یہ اِتقا ہے فکر کا
نعت میں ہے مستقل اِک ربط کی صورت یہاں — درحقیقت میرا وِجدان آشنا ہے فکر کا
منزلِ افکارِ قُبۂ سرکار ﷺ ہے — جادۂ شہرِ پیمبر ﷺ راستہ ہے فکر کا
سوچ کی ہے اِبتدا محمودؔ حمدِ پاک سے
اور نعتِ سرورِ کُل ﷺ ارتقا ہے فکر کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا جو میرے پیمبر ﷺ سے غنی کے آگے — ہاتھ پھیلائے گا کیسے وہ کِسی کے آگے
اُس کی نظروں میں جچے کوئی بُلندی کیسی — جو کھڑا پاؤ درِ مُصطفوی ﷺ کے آگے
اُس کے آگے نہیں حیثیتِ جنّت کوئی — جو پہنچ پایا ہے آقا ﷺ کی گلی کے آگے
میرے حالات سے واقف وہ سدا رہتے ہیں — کیسے حاجت میں کہوں اپنے سخی کے آگے
ہاتھ پھیلائے کھڑی سامنے اُس کے دُنیا — ہاتھ پھیلے ہیں کِسی کے جو نبی ﷺ کے آگے
اِس نے سرکار ﷺ کی تقلید کی کوشش کی ہے — دُنیا آئینہ نہ کیوں ہو گی ولی رحمۃ اللہ علیہ کے آگے

اور محمودؔ مقدّر کی بُلندی کیا ہے
شہرِ سرکار ﷺ ہے قسمت کے دھنی کے آگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہے تلخیصِ اَسرارِ حقیقت — نبی ﷺ کی دِید دیدارِ حقیقت
اگر تُو ہے طلب گارِ حقیقت — نبی ﷺ کو مان شہکارِ حقیقت
درودِ پاک بعدِ حمدِ خالق — کبھی چھیڑو تو یوں تارِ حقیقت
ہیں ناصر اپنی اُمت کے پیمبر ﷺ — حقیقت ہے یہ اِقرارِ حقیقت
نبی ﷺ کو ماننا محبوب رب کا! — نہ کرنا دوست انکارِ حقیقت
مدینے میں نظر آئے ہیں ہم کو — اثر انگیز آثارِ حقیقت
نمونہ اِس لیے ٹھہرائی رب نے — حیات اُن ﷺ کی ہے معیارِ حقیقت
نبی ﷺ کی نعت کی لپٹوں سے یارو — پھَلا پھُولا ہے گلزارِ حقیقت
مدینے کی گلی کوچوں میں گھومو — بکھرتے دیکھو اَنوارِ حقیقت

چلا جو اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ میں
وہ ہے خوش بخت سرشارِ حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیاں نہ کیوں کھول کر میں کر دوں تو مجھ سے پوچھے اگر حقیقت — حضور ﷺ ہیں دستگیر بے شک، حضور ناصر ہیں در حقیقت
ہے اِتباعِ نبی ﷺ میں دِل کا سکون اِک معتبر حقیقت — چلے نہ آقا ﷺ کے حکم پر تو ضرر حقیقت، شرر حقیقت
اُنھیں دیا اختیار حق نے، ہر اک جہاں پر، ہر اک زماں پر — یہ نقش ہے فرش پر حقیقت، یہ ثبت ہے عرش پر حقیقت
نبی ﷺ کا ذکرِ حسیں کیا تھا، فواکہاتِ بہشت پائے — کہ نخلِ اُلفت ہے گر حقیقت تو کیوں نہ ہو گا ثمر حقیقت
دیارِ انور کو اپنے جانے کا خواب جب بھی میں دیکھتا ہوں — بنا ہی دیتے ہیں میرے آقا ﷺ بہ سمتِ طیبہ سفر حقیقت
حقیقتیں لامکاں میں دو تھیں جو قُربتوں میں بدل چکی تھیں — تھی اِک وہاں مُنتظرِ حقیقت تو دوسری مُنتظَر حقیقت
دُہائی آقا حضور ﷺ کی دی، یا میں نے اِمداد اُن کی چاہی — غم و الم کی جو شام تھی وہ بنی بشکلِ سحر حقیقت

بُلاوا آتا رہے گا میرا دیارِ سرکار ﷺ ہر جہاں سے   مِرے لیے یہ خبر حقیقت ہے اور اِس کا اثر حقیقت
نبی ﷺ کا فرمان رب کا فرماں، رِضا ہے اُن کی رِضا خُدا کی
یہ دیکھ محمودؔ کر رہا ہے بیان اِک مختصر حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو تو اُبلتے پڑے اِظہار اُجالے   تذکارِ نبی ﷺ نے مِرے اشعار اُجالے
یہ شہرِ نبی ﷺ، شہرِ نبی، شہرِ نبی ﷺ ہے   اَنوار ہیں وافر تو ہیں بسیار اُجالے
ظلمت کا جہاں شائبہ تک ہم نے نہ دیکھا   ہیں طیبہ و مکّہ میں وہ شہکار اُجالے
وہ رُوئے پیمبر ﷺ پہ تھا اَنوار کا عالم   اصحاب رضی اللہ عنہ نے پائے پڑے رُخسار اُجالے
سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبّت کی اَذاں سے   سوئے ہیں اندھیرے، ہُوئے بیدار اُجالے
دِن رَات نظر آتے ہیں وہ نکھرے ہُوئے سے   دِیدارِ پیمبر ﷺ سے ہیں سرشار اُجالے
جن پر نہیں وا عظمتِ سرور ﷺ کی حقیقت   اِن عقل کے اندھوں کو ہیں دَرکار اُجالے
اب دُنیا میں ظلمات کا خطرہ ہی نہیں ہے   لائے جو یہاں سیدِ اَبرار ﷺ اُجالے
جو لوگ رذائل کی سیاہی کا نشاں تھے   سرکار ﷺ نے اُن لوگوں کے کردار اُجالے
ظلمات کے گرداب میں ہیں سارے مسلماں   سرکار ﷺ اُجالے! مِرے سرکار ﷺ اُجالے!
تم پہنچو تو محمودؔ درِ سرورِ دیں ﷺ پر
دیکھو گے بہت سے سرِ اَبصار اُجالے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس میں ہے حُسنِ عقیدت کا ثمر ہر شکل میں   نعت ہے حُسنِ ہنر، حُسنِ ہنر ہر شکل میں
تو جھکا محبوبِ رب ﷺ کے آگے سر ہر شکل میں   جو کہا سرکارِ والا ﷺ نے، وہ کر ہر شکل میں
سر جھکائے، جھولی پھیلائے، لرزتے کانپتے   مجھ کو کرنا ہے مدینے کا سفر ہر شکل میں
اِتباعِ سرورِ عالم ﷺ ہے اصلِ زندگی   یوں تو یہ کرنی ہی پڑتی ہے بسر ہر شکل میں
رات دِن وِردِ درودِ پاک میں مشغول رہ   پائے گا اے دوست! تو اِس کا اثر ہر شکل میں

ہو عبادت کے لیے، یا ہو عقیدت کے لیے
سر کو چوکھٹ پر مِرے آقا ﷺ کی، دھر ہر شکل میں

دُنیا و عُقبیٰ کی ہر مشکل میں ہوتی ہے مُمِد
کرتی رہتی ہے کرم اُن ﷺ کی نظر ہر شکل میں

وہ قلم کے بل پہ لکھتا یا بیاں کرتا رہا
مدح گو سرکار ﷺ کا تھا معتبر ہر شکل میں

شاملِ حال آقا و مولائے کُل ﷺ کی ہے عطا
ہیں مِرے سرکار ﷺ میرے چارہ گر ہر شکل میں

سایۂ الطافِ سرکارِ جہاں ﷺ میں رہ مُدام
دُور ہو گا تجھ سے شر، تجھ سے ضرر ہر شکل میں

طیبہ پہنچاتی ہے، لاتی ہے سحابِ التفات
کام آتی ہے مِری یہ چشمِ تر ہر شکل میں

زندگی میری کا ہے محمودؔ ہر لمحہ گواہ
وہ ﷺ کرم فرما رہے المختصر ہر شکل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسمت پہ مفتخر نہ ہو کیونکر بہ ہر نفس
مِدحت سرا نبی ﷺ کا ہے احقر بہ ہر نفس

مجھ کو ہر ایک سانس نویدِ نجات ہے
پڑھتا ہوں مَیں درود برابر بہ ہر نفس

نیکی کے راستے پہ چلو گے تو بے گماں
محبوبِ رب ﷺ کو پاؤ گے رہبر بہ ہر نفس

دَرکار ہے یہاں پہ بھی اِمداد آپ ﷺ کی
دُنیا میں بھی بپا ہُوا محشر بہ ہر نفس

دارُ الشفائے سرورِ کُل ﷺ کو رجوع ہو
اپنی صحت کو پائے گا بہتر بہ ہر نفس

روضہ نبی ﷺ کا نقش جو کر لے گا آنکھ پر
لاہور میں بھی دیکھے گا منظر بہ ہر نفس

یہ ہے کرشمہ میرے تصوُّر کا بِالیقیں
چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی جھکا سر بہ ہر نفس

ابرِ کرم نے طیبۂ اَقدس سے آ لیا
یادِ نبی ﷺ میں آنکھیں جو ہیں تر بہ ہر نفس

اندیشۂ شدایدِ دُنیائے دُوں نہیں
ہیں میرے دستگیر پیمبر ﷺ بہ ہر نفس

احساس ہو رہا ہے بہ ہر قدم کہ ہیں نبی ﷺ
اِمداد گار و ناصِر و یاوَر بہ ہر نفس

محمودؔ فضلِ سرورِ کون و مکاں ﷺ سے ہے
حامدِ خُدا کا، اُن کا ثنا گر بہ ہر نفس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے دوستو! تعلقِ دِل کا صلہ بھی دو
تدفینِ شہرِ نُور کی مجھ کو دُعا بھی دو

حمدِ خُدا کو صفحۂ قرطاس پر لکھو
ہونٹوں کو اِذنِ مدحِ حبیبِ خُدا ﷺ بھی دو

یہ ہے دَرِ رسولِ ﷺ یہاں باادب رہو
اے زائرو! یہاں پہ سروں کو جھکا بھی دو

کرتے تو ہو شمار فرشتو! مِرے گناہ
نعتِ رسولِ پاک ﷺ کی مجھ کو جزا بھی دو

رب اور حضور ﷺ ہیں تو نبی اور علی رضی اللہ عنہ بھی ہیں
میرے کریم دو ہیں، مِرے رہنما بھی دو

ہو، تاکہ ایک کیفیت وِجدان کو نصیب
نغمہ نبی ﷺ سے اُنس و وفا کا سُنا بھی دو

محمودؔ بھی مثالِ بصیری رحمۃ اللہ علیہ علیل ہے
لوگو! اِسے دُعائے حصولِ رِدا بھی دو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں خُرّمی کی آخری سرحد پہ آ گیا
مُرغِ خیال آقا ﷺ کی آمد پہ آ گیا

جب دَرس ہائے اُلفتِ احمد ﷺ پہ آ گیا
ضَظَّغ سے پیچھے ہٹ کے میں اَبجد پہ آ گیا

آبا رہے حضور ﷺ سے اُلفت کے مدعی
صد شکر میں بھی راہِ اَب و جَد پہ آ گیا

آقا ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا تو کیا حجاب
تمہید کے بغیر ہی مقصد پہ آ گیا

سرور ﷺ تھے رنگ ونسل کی تفریق کے خلاف
اِنسان فرقِ اَبیض و اَسود پہ آ گیا

شاعر ہے تو حضور ﷺ کی عظمت کا ذِکر کر
کیوں تذکرۂ خال و خد و قد پہ آ گیا

بچپن ہی سے میں تربیت والدین رحمۃ اللہ علیہ سے
تقلیدِ رب میں مدحِ محمد ﷺ پہ آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پڑھا "صَلِّ عَلٰی" رات کی تنہائی میں
آیا فی الفور وہیں حصرِ شکیبائی میں

سوچ تو پائے اضافہ وہ توانائی میں
یہ سلیقہ ہو مدینے کے تمنائی میں

قبۂ روضۂ سرور ﷺ پہ نظر پڑتے ہی
ایک لُکنت سی دَر آئی مِری گویائی میں

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں وہ جاں دیتا ہے
یہ وِلا پائی ہے سرکار ﷺ کے شیدائی میں

جتنا معراج کے اَسرار کو کوئی سوچے ‏— شائبہ کوئی دُوئی کا نہیں یکتائی میں
اُس پہ سرکار ﷺ کی سیرت کا اثر کم کم ہے ‏— فرق جو کر نہ سکے کِذب میں، سچائی میں
آنکھ کی پُتلی پہ جب شہر نبی ﷺ کا اُترا
نُور کچھ اور اُتر آیا ہے بینائی میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا سکتی ہے تو لا کوئی بادِ صبا خبر ‏— ہم کو کوئی دیارِ نبی ﷺ کی سُنا خبر
پاتا ہوں اپنے آپ کو میں اُن کے سامنے ‏— ہیں میری بات بات سے سرکار ﷺ باخبر
میں نے کہی جو نعت تو پائیں سکینتیں ‏— ہے گویا اِبتدا بھی خبر، اِنتہا خبر
دِن رُخ کی، رات زلفِ نبی ﷺ کی ہے اِطّلاع ‏— دیتے ہیں مصطفیٰ ﷺ کی یہ صبح و مسا خبر
کعبہ ہے محترم مجھے حکمِ رسول ﷺ سے ‏— تحویلِ قبلہ میں ہے نبی ﷺ کی رِضا خبر
اب کے میں جاؤں شہرِ نبی ﷺ میں تو یا خُدا! ‏— دے مجھ کو اپنے آنے کی اُس جا قضا خبر
محمودؔ ہے بہشتِ بریں تیری مُنتظر
سرکار ﷺ سے ہے پیار کا یہ اِک صلہ خبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روح و جاں کے گرد ہیں نُورِ نبی ﷺ کے حاشیے ‏— روشنی دِل میں اُتر آئی نظر کے راستے
مرتبے اِس کو دَرِ خالق سے مِلتے ہیں بڑے ‏— جس کی پیشانی درِ سرکارِ والا ﷺ پر جھکے
جو تھے محرومِ عنایت، دیکھتے ہی رہ گئے ‏— خوش نصیب افراد شہرِ سرورِ کُل ﷺ کو چلے
منتظرِ اِن کے ہیں جنّت میں فرشتوں کے پَرے ‏— جن بھی بختوں کے چہرے گردِ طیبہ میں اَٹے
دُنیا و عُقبیٰ میں ہیں اِمداد گر آقا ﷺ مرے ‏— کام آ سکتے نہیں جو آسرے ہیں دوسرے
مصطفیٰ ﷺ کی جنبشِ اَبرو سے ہوں گے فیصلے ‏— وہ حصارِ رحمتِ مختارِ کُل ﷺ میں آ گئے
اُلفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے تھے جذبے کھرے ‏— اشک جو مہجورئ بطحا و طیبہ میں بہے
چھوڑ کر طیبہ میں اپنے روح و دِل کو آ گئے ‏— واپسی پر گو کہ ہم لگتے ہیں جیتے جاگتے

جب خُدا اِک، اُس کی رسّی ایک ہے سب کے لیے
اُمتِ سرکارِ والا ﷺ میں ہیں کیوں اتنے دھڑے

نعت کے اشعار گو سب نے عقیدت سے کہے
یہ ضروری ہے کہ ہوں اِس کے بھی فنی تجزیے

کِس لیے محمودؔ مہرِ روزِ محشر سے ڈرے
کیسی حِدت، کیا تمازت آپ ﷺ کے پرچم تلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِدحتِ سرور ﷺ جو کرنی ہو ہُنر کے راستے
شعر تک جانا حروفِ معتبر کے راستے

اِستجابِ عرض کو لازم ہے آقا ﷺ پر درود
رب نے کھولے یوں دُعاؤں کے اثر کے راستے

لامکاں منزل تو تھی اِسرا کی شب سرکار ﷺ کی
جانے کیا تھے اور کتنے تھے سفر کے راستے

ایک مرضی پا گیا، دُوجا اشارے پر چلا
ہو گئے تبدیل یوں شمس و قمر کے راستے

منزلِ جنّت ہے اِنساں کی پہنچ میں دوستو
یوں کہ وہ ہیں سامنے طیبہ نگر کے راستے!

ذکر کرنا ہو تو سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرو
لو تو لو تم مسکنِ خیرُ البشر ﷺ کے راستے

سیرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو رکھنا آنکھ میں
دیکھنا چاہو جو بہبودِ بشر کے راستے

ابرِ لُطفِ سرورِ عالم ﷺ حیات افروز ہے
اِس کی آمد ہے تو ہے بس چشمِ تر کے راستے

اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ کو قُبہ سرکار ﷺ سے
روح و جاں تک لے کے جانا تم نظر کے راستے

اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ کے راستے کو چھوڑ کر
ہم لیے بیٹھے ہیں جانے کیوں ضرر کے راستے

تم پھٹکنا مت قریب اُن کے، نبی ﷺ کا حکم ہے
دلنشیں ہوتے تو ہیں محمودؔ شر کے راستے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات یہ طیبہ نے سمجھائی نظر کے راستے
جا اِرم کو آج شیدائی نظر کے راستے

آپ نے پہنچائی دَستاویزِ بخشش روح تک
روزِ محشر میری شرمائی نظر کے راستے

جنتُ الفردوس کی منزل کو اُس نے جا لیا
راہِ طیبہ جس نے بھی پائی نظر کے راستے

جب دَنا کے قصر میں پہنچے حبیبِ کبریا ﷺ
قُرب میں بدلی شناسائی نظر کے راستے

جب سے دیکھیں اُسوۂ محبوبِ رب ﷺ کی تابشیں — آئی جان و دِل میں اچھائی نظر کے راستے
لب سے ہم نے کی دَرودِ پاک کی عظمت بیاں — اُلفتِ سرکار ﷺ پھیلائی نظر کے راستے
حُسن تھا پنہاں احادیثِ رسولُ اللہ ﷺ میں — میری جاں اِس حُسن کو لائی نظر کے راستے
چشمِ رحمت نے عطا کی زندگی جاوِداں — کی نبی ﷺ نے یوں مسیحائی نظر کے راستے
لُطفِ سرور ﷺ ہے کہ ہم نے قلب و جان و روح میں — آنے دی طیبہ کی زیبائی نظر کے راستے
جب میں آنکھیں موند کر پڑھنے لگا "صَلِّ عَلٰی" — مرحمت آقا ﷺ کی دَر آئی نظر کے راستے
جن کی آنکھوں کا ہدف غیرِ رسولِ پاک ﷺ ہو — پائیں ذلت، جھیلیں رُسوائی نظر کے راستے
جب نظارہ مسجدِ سرکار ﷺ کا ہم نے کیا — "روشنی دِل میں اُتر آئی نظر کے راستے"

نقش وہ محمودؔ قلب و ذہن پر ہوتی گئی
بات جو آقا ﷺ نے سمجھائی نظر کے راستے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ خیرُ البشر ﷺ آئی نظر کے راستے — روح و جاں میں گھر جو کر آئی نظر کے راستے
دیکھا کیا سرکارِ والا ﷺ کے دیارِ پاک کو — میری ہر اُمیّد بر آئی نظر کے راستے
ایک تصویرِ عطائے سرورِ کون و مکاں ﷺ — رات کے پچھلے پہر آئی نظر کے راستے
مجھ سے عاصی کی نگاہوں میں دیارِ نُور تھا — شامِ ظلمت میں سحر آئی نظر کے راستے
نعت پر مجھ کو لگایا قبۂ سرکار ﷺ نے — یہ نویدِ معتبر آئی نظر کے راستے
میں نے قُرآں میں شمائل مصطفیٰ ﷺ کے پڑھ لیے — "روشنی دِل میں اُتر آئی نظر کے راستے"

میں نے جب طیبہ میں دیکھا ہے اثر توحید کا
ضرب اِس کی قلب پر آئی نظر کے راستے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرضئ رب ہے پیمبر ﷺ کی رِضا کا مطلب — حمدِ خلاقِ جہاں اُن ﷺ کی ثنا کا مطلب
جاںنثاری کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں رکھے — جاننا چاہے اگر کوئی وَفا کا مطلب

اِس لیے میری تمنّا ہے نبی ﷺ کی چادر — ہے شفا سرورِ عالم ﷺ کی رِدا کا مطلب
میرے سرکار ﷺ کا کردار نمونہ سارا — قولِ محبوبِ خُدا ﷺ رُشد و ہُدیٰ کا مطلب
ہم کو لے جائے پیمبر ﷺ کے دَرِ اَقدس پر — میرے نزدیک یہ ہے راہ نما کا مطلب
میرے آقا ﷺ کے ہے کردار کی عالم تابی — جس سے دُنیا پہ کھلا صِدق و صِفا کا مطلب
ربِ کعبہ کی قسم! عظمتِ طیبہ کی قسم — ہے بقا شہرِ پیمبر ﷺ میں قضا کا مطلب
ہے سبب میری مسرّت کا یہ محمودؔ کہ ہے
دیدِ سرکارِ جہاں ﷺ روزِ جزا کا مطلب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کو تم رازدارِ دیں رکھتے — درِ سرکار ﷺ پر جبیں رکھتے
پُختہ ہوتا نبی ﷺ پہ گر ایماں — اُن ﷺ کی اِمداد پر یقیں رکھتے
حشر میں کامیابیوں کے لیے — اُلفتِ شاہِ مُرسلیں ﷺ رکھتے
ہم نبی ﷺ کے سِوا کِسی سے بھی — کوئی اُمیّد ہی نہیں رکھتے
حشر میں رکھتے جس جگہ نعتیں — بُقچہ اعمال کا وہیں رکھتے
ہم بھی بزمِ درود میں آتے — چاند کی تم جو بارھویں رکھتے
جس کو محمودؔ حُبِّ سرور ﷺ تھی
اپنے دِل میں اُسے مکیں رکھتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لیتے ہو پیمبر ﷺ کا اگر نامِ مبارک — لائے گا قیامت کو ثمر نامِ مبارک
تسکین و طمانینتِ دِل پاؤ ہمیشہ — رکھتا ہے عجب جذب و اثر نامِ مبارک
جاری ہو کسی خامے پہ تو آنکھ کے رستے — لاتا ہے عقیدت کے گُہر نامِ مبارک
دیکھو کہ درخشندہ و تابندہ ہیں چہرے — لیتے ہیں جو خورشید و قمر نامِ مبارک
ہر شام درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھو تم — سرکار ﷺ کا لو پہلے پہر نامِ مبارک

جس جا پہ پیمبر ﷺ کے سِوا کوئی نہ پہنچا — لاتا ہے وہاں کی بھی خبر نامِ مبارک
محمودؔ ترے سرور و سرکار ﷺ کے سارے
اسمائے صفت خوب ۔ مگر نامِ مبارک!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب نے مجھ کو مصطفیٰ ﷺ کا سائلِ در کر دیا — اِس طرح سے میرے مستقبل کو بہتر کر دیا
یہ محبّت کی اثر انگیزیوں کا حُسن ہے — نُورِ خالق نے نبی ﷺ کو نُور پیکر کر دیا
اصل کو دھندلا دیا تھا معصیت کی دُھول نے — گردِ طیبہ نے مِرا چہرہ منور کر دیا
مجھ سے عاصی کی پذیرائی مدینے میں ہُوئی — رب نے ہر اشکِ ندامت میرا گوہر کر دیا
میں وسیلہ لے کے آیا تھا درودِ پاک کا — مجھ کو کشکولِ طلب سرکار ﷺ نے بھر کر دیا
کارفرمائی تو دیکھو دوستو، معراج کی — جو تھا پس منظر، اُسی کو پیش منظر کر دیا
رشتۂ اُلفت نبی ﷺ سے جس کا تھا، اللہ نے — جنتُ الفردوس کو اُس کا مقدّر کر دیا
یہ مِرے سرکار ﷺ کی چشمِ کرم کا فیض ہے — قطرے کو دریا تو دریا کو سمندر کر دیا
یہ ہُوا معلوم ہم کو حشر کے ہنگام میں — آبِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو رب نے کوثر کر دیا
میں کہاں کا صاحبِ علم و ہُنر تھا دوستو — نعت کی خاطر مشیت نے سخنور کر دیا
ایک سلطاں کے وُفورِ اُلفتِ سرکار ﷺ نے — قبۂ سرکار ﷺ کو اَبیَض سے اَخضَر کر دیا
لُطفِ ربِ محمودؔ پر دیکھو کہ اِس بے علم کو
مِدحتِ سرکار ہر عالم ﷺ کا خوگر کر دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سمت اِنبساط ہے، لُطف و سرُور ہے — یہ دِن ہے وہ کہ جس میں نبی ﷺ کا ظہور ہے
تم اِکتسابِ نُور کے قابل تو لاؤ دِل — ہر ذرۂ مدینۂ سرکار ﷺ طور ہے
جس نے ہر ایک چیز سے پردہ اُٹھا دیا — ایسا حبیبِ خالق اکبر ﷺ کا نُور ہے
بخشش کی اُس کو ساری ہی اَسناد مِل گئیں — جو زیرِ لُطفِ شافعِ یومِ النّشور ہے

طیبہ رسائی اُن ﷺ کے کرم پر ہے منحصر　　نزدیک اُس سے بڑھ کے ہے، جتنا کہ دُور ہے
زر والے اس کو رشک سے تکتے رہیں نہ کیوں　　سرمایہ جس کا مدحِ حبیبِ غفور ﷺ ہے
احساس جس کو عظمتِ سرکار ﷺ کا نہیں　　کچھ شک نہیں کہ عقل میں اِس کی فتور ہے
قُرآں ہے جس کے سامنے، سیرت نظر میں ہے　　آقا ﷺ کی عظمتوں کا اُسی کو شعور ہے
تاآنکہ ہو بقیعِ مقدّس میں داخلہ　　ہر سال مُجھ کو طیبہ پہنچنا ضرور ہے
اس کا رسولِ پاک ﷺ کی سیرت سے واسطہ؟　　وہ آدمی جو نشۂ دولت میں چُور ہے
میں چاکرانِ سرورِ دیں ﷺ کی ہوں خاکِ پا　　مجھ کو غرور ہے تو بس اِتنا غرور ہے

روشن اِسی کے فیض سے محمودؔ ہے جہاں
وہ جس کی عادتوں میں ضیائے حضور ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چین لکھتا ہو راوی تو کوئی بات بھی ہے　　کُھلے جو طیبہ کو کھڑکی تو کوئی بات بھی ہے
نبی ﷺ کی بات ہے خوشنودیٔ خُدائے جلیل　　ہو لب پہ بات اُٹھی کی تو کوئی بات بھی ہے
مِلا کِسی کو جب آبِ حیات بھی تو کیا　　جو پائے طیبہ کا پانی تو کوئی بات بھی ہے
نگاہ میں تو نمی اک مَرض بھی لاتا ہے　　جو تیری روح ہو گیلی تو کوئی رات بھی ہے
اُڑان دیکھی ہے ہم نے خیالِ شاعر کی　　اُڑے جو طیبہ کو پنچھی تو کوئی بات بھی ہے
درود آقا و مولا ﷺ پہ تُو کثیر پڑھے　　یہ تیرے پاس ہو پُونجی تو کوئی بات بھی ہے

رِضا حضور ﷺ کی لاریب ہے رِضا رب کی
نبی ﷺ کی پاؤ جو مرضی تو کوئی بات بھی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدمین میں جو لوگ کھڑے ہیں، وہ کھڑے ہیں　　لگتا ہے کہ وہ لاٹھ کی صورت میں گڑے ہیں
ہر عظمتِ سرکار ﷺ کا قائل ہے ہمارا　　ہم دُشمن سرکارِ مدینہ ﷺ سے لڑے ہیں
جو طاعت و تقلیدِ پیمبر ﷺ میں ہیں کوشاں　　وہ بندے حقیقت میں بہت ہم سے بڑے ہیں

آقا ﷺ کے نمونے پہ عمل کرنا ہے مشکل
لمبی ہے مسافت بھی بہت، کوس کڑے ہیں

جن لوگوں کی سرکار ﷺ سے اُلفت میں ہے خامی
وہ لوگ حقیقت میں مصائب میں پڑے ہیں

اپنا سا بشر آقا ﷺ کو کہتے ہیں جو بدبخت
قُرآں کا نہیں اُن پہ اثر، چکنے کھڑے ہیں

سمجھوتا کبھی عظمتِ سرور ﷺ پہ نہ ہو گا
اِس بحث میں حق بات پہ محمودؔ اَڑے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں مجھے "صَلِّ عَلٰی" نے اپنا شیدا کر لیا
میں نے خود کو ساتھیوں میں ہوتے تنہا کر لیا

ہم نے خود کو عازمِ طیبہ و بطحا کر لیا
زخم ہائے معصیت کا یوں مداوا کر لیا

مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں نے اَندھیاروں میں بھی
ذکرِ نُورِ سرورِ کُل ﷺ سے اُجالا کر لیا

اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا، ابن عازب رضی اللہ عنہ سے مِلے ایسے نکات
نقش دل پر ہم نے آقا ﷺ کا سراپا کر لیا

اَشجعِ عالم نبی ﷺ کو دیکھ کر غزوات میں
دِل جو تھا کمزور، اِسے ہم نے توانا کر لیا

اپنی سیرت کے ذریعے، اپنے حُسن خلق سے
دشمنانِ جاں کو بھی آقا ﷺ نے اپنا کر لیا

بے تعلق زندگی اپنی رہی ظلمات سے
شامِ غم میں ذکرِ آقا ﷺ سے سویرا کر لیا

حاضری طیبہ کی ایسی تھی کہ اپنے آپ کو
ہم نے ہر اِک شے محرومِ تمنّا کر لیا

معصیت کے بُقچے لائے پیٹھ پر لادے ہُوئے
مصطفیٰ ﷺ کے دَر پہ رو کر بوجھ ہلکا کر لیا

ہم نے بھی آگے فرشتوں کے رکھیں نعتیں تمام
جب اُنھوں نے جمع عصیاں کا پُلندا کر لیا

دے کے چشمِ تر کو اِس جا اِذنِ عرضِ حال کا
مسکنِ سرور ﷺ میں ہم نے خود کو گونگا کر لیا

وہ تھے خوش قسمت جنھوں نے شہرِ سرور ﷺ دیکھ کر
بعد ازاں آنکھوں کو محرومِ تماشا کر لیا

ہو کے طیبہ میں پیمبر ﷺ کے کرم سے مستفید
ہم نے دُنیا سے الگ ہونا گوارا کر لیا

قائلِ نُورِ پیمبر ﷺ ہو گیا محمودؔ بھی
یوں مقدّر اِس نے بھی اپنا مجلّا کر لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہیں ہوں مصفّٰی خواہشِ دِیدار سے پہلے — وضو لازم ہے دِیدِ قبۂ سرکار ﷺ سے پہلے
پئے میثاق وہ اِن کی بشارت دیتے آئے تھے — رسول آئے تھے جتنے سَیدِ اَبرار ﷺ سے پہلے
اثر ہونٹوں سے پہلے قلب پہ ہوتا ہے نعتوں کا — کہ دِل بھیگا مِرا میرے لبِ اظہار سے پہلے
خُدا پہلے سے تھا لیکن بتایا ہم کو سرور ﷺ نے — عقیدت یوں ہے لازم اُن سے، رب کے پیار سے پہلے
رسولِ محترم ﷺ سے اُنس و اُلفت کا تقاضا ہے — کہ ہو کردار تابندہ تریں گُفتار سے پہلے
کِسی صورت میں کر بیٹھو جو کوئی ظلم جانوں پر — دَرِ سرور ﷺ پہ جانا آپ اِستغفار سے پہلے
میرے نزدیک یہ محمودؔ حق ہے نعتِ سرور ﷺ کا
کرے مدحِ رسولِ پاک ﷺ دل اشعار سے پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا آپ، اپنا تخلّص کر فدا — اسمِ سرور ﷺ پر ہو یہ اکثر فدا
حاضرئ طیبۂ سرکار ﷺ پر — دِل ہُوا میرا سرِ منظر فدا
رات کو ہوتے نظر آئے ہمیں — خاکِ طیبہ پر مہ و اختر فدا
کرتے تھے جاں سارے اصحاب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ — رُوئے سرکارِ مدینہ ﷺ پر فدا
موقع آیا تو کروں گا یا نبی ﷺ! — آپ ﷺ کی ناموس پر گھر بھر فدا
صبح کو ہوتا ہے سورج آج بھی — سرورِ عالم ﷺ کے قدموں پر فدا
حُرمتِ سرکار ﷺ ہے محمودؔ جی
جان علمُ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کی جس پر فدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے سرکار ﷺ کا اِکرام جہاں ہوتا ہے — اُس جگہ رب کی عنایت کا سماں ہوتا ہے
شکل ہے سُود کی کوئی کہ زیاں ہوتا ہے — اسمِ سرکار ﷺ مِرے وِردِ زباں ہوتا ہے
جب مِرے لب پہ پیمبر ﷺ کا بیاں ہوتا ہے — صاف و شفاف مِرا قریۂ جاں ہوتا ہے
اور جو ذکر ہے وہ بارِ گراں ہوتا ہے — ذکرِ سرکار ﷺ مجھے راحتِ جاں ہوتا ہے

رُخ نکھرتا ہے جو پڑھتا ہُوں درودِ سرور ﷺ — راز اُلفت کا تو چہرے سے عیاں ہوتا ہے
یوں یقیں ہوتا ہے اِمدادِ رسولِ حق ﷺ پر — صرف اِک حرفِ غلَط حرفِ گماں ہوتا ہے
وہ سمجھ پاتے ہیں محمودؔ ''دَنا'' کا مفہوم
وا وِلا والوں پہ ہر رازِ نہاں ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی نعت کے بارے میں اِستمرار کا وعدہ — اَزل کے دِن سے ہے رب سے مِرے اَفکار کا وعدہ
کہوں گا نعت بھی اور حکم بھی آقا ﷺ کا مانوں گا — یہ ہے گُفتار کا وعدہ، یہ ہے کردار کا وعدہ
کرو پُورا عزیزانِ گرامی اپنے عملوں سے — رسولِ پاک ﷺ کے اِخلاق کے پرچار کا وعدہ
دُعائیں روزِ محشر کے میں جلد آنے کی کرتا ہوں — کہ اُس دن ہو گا پُورا آپ ﷺ کا دِیدار کا وعدہ
عطا فرمائیں گے اَسنادِ بخشش آپ ﷺ میزاں پر — یہ ہے خاطی کے بارے میں شہِ اَبرار ﷺ کا وعدہ
حقیقت ہے، سبھی روحوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے — کیا تھا خُلق کا، احسان، کا، ایثار کا وعدہ
کروں گا خدمتِ نعتِ پیمبر ﷺ آخری دَم تک — یہ ہے سرکار ﷺ کے ادنیٰ سے پیروکار کا وعدہ
نبی ﷺ کی بات کو محمودؔ سمجھو رب کا فرمانا
خُدا کا ہے حقیقت میں جو ہے سرکار ﷺ کا وعدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہیں رُکے نہ نبی ﷺ ایزداں کے رستے میں — پڑاؤ آئے کئی لامکاں کے رستے میں
مِری حیات ہے شاداب یوں کہ حائل ہے — بہارِ روضۂ اَقدس خزاں کے رستے میں
مجھے تو ہوش نے پہنچایا شہرِ سرور ﷺ تک — مِلی ہے بے خودی سود و زیاں کے رستے میں
میں سوچ سوچ کے نعتِ حضور ﷺ لکھتا ہوں — فتاویٰ ملتے ہیں زورِ بیاں کے رستے میں
رَسا ہُوئے ہیں رسولِ کریم ﷺ کے دَر پر — نہ پائی کوئی بھی اَڑچن وہاں کے رستے میں
مجھے کہا گیا ہر وقت مت درود پڑھو — بہت تھا شور وفا کی اذاں کے رستے میں

وگرنہ شعر مَیں نعتوں کے اور بھی لکھتا
تخیُّلات تھے حائل زباں کے رستے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ اسمِ سرورِ کونین ﷺ میں مشغول ہو ۔۔۔ رب اگر توفیق دے تو یہ ترا معمول ہو
اور آگے بڑھتے رہنا چاہیے اِس راہ میں ۔۔۔ ہر کلی سرکار ﷺ کی اُلفت کی کِھل کر پھول ہو
میرے سر آنکھوں پہ، میرے جسم پر، پوشاک پر ۔۔۔ یا خُدا! شہرِ رسولِ محترم کی دُھول ہو
اِس لیے رکھتا ہوں ٹیلی فون دِل کا میں کُھلا ۔۔۔ جانے کب اِذنِ حضوری کی خبر موصول ہو
کر بجان و قلب پر ایسی روایت کو قبول ۔۔۔ جو فضائل میں رسولِ پاک ﷺ کے، منقول ہو
اور نامقبول ہو سکتی ہے تیری ہر دُعا ۔۔۔ صرف آقا ﷺ پر درودِ پاک ہی مقبول ہو
اِس لیے کرتا ہوں میں محمودؔ مدحِ مصطفیٰ ﷺ
بات کرنا چاہیے ایسی کہ جو معقول ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے جو مدینے سے بشر اِذنِ حضوری ۔۔۔ ہے بُعد کی راتوں کی سحر اِذنِ حضوری
سرکار ﷺ عطا کر دیں اگر اِذنِ حضوری ۔۔۔ ہے اُن ﷺ کی عنایت کا ثمر اِذنِ حضوری
مِلتا ہے فقطِ حُسنِ عقیدت کے اثر سے ۔۔۔ پاتی ہے کہاں دولت و زر اِذنِ حضوری
اے دوست! مدینے کی جو ہے آنکھ میں حسرت ۔۔۔ پا لے گا ترا دیدۂ تر اِذنِ حضوری
دُوری ہے مدینے کی مِری روح کا سُوہان ۔۔۔ ہے میرے لیے اچھی خبر اِذنِ حضوری
بے حد وحساب اپنے پیمبر ﷺ کے ہیں اَلطاف ۔۔۔ خوشخبری بڑی سب سے مگر اِذنِ حضوری
محمودؔ مِرے اوجِ مقدّر کو تو دیکھو
کرواتا ہے ہر سال سفر اِذنِ حضوری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم یوں ہُوئے فقیر رسالت مآب ﷺ کے ۔۔۔ اِکرام ہیں کثیر رسالت مآب ﷺ کے

کردار حُسنِ خلق کے حامِل ہیں جس قدر ‏ — سب ہیں اثر پذیر رسالت مآب ﷺ کے
جو ہے حرم مدینے کا، اُس کی حدود ہیں — ثور و جبلِ عیر رَسالت مآب ﷺ کے
ہیں خالقِ زمانہ کے جتنے بھی اولیا رحمۃ اللہ علیہ — سارے ہیں وہ سفیر رسالت مآب ﷺ کے
بوجہل و بولہب رہے بدخواہِ مصطفیٰ ﷺ — بوبکرؓ تھے مشیر رسالت مآب ﷺ کے
مِصداق سب وہ لوگ ہیں حرفِ ''زنیم'' کے — جتنے ہیں حرف گیر رسالت مآب ﷺ کے
محمودؔ جو ترازو دِلِ کفر میں ہُوئے
اخلاق کے تھے تیر رسالت مآب ﷺ کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُدسیانِ عرش ہم کو باوفا کہنے لگے — جب سے ہم "صَلِّ عَلٰی" صبح و مَسا کہنے لگے
روزِ میثاقِ آقا و مولائے ہفت اَفلاک ﷺ کو — مقتدا و رہنما سب انبیاء علیہم السلام کہنے لگے
پڑھ کے تَرضٰھا کلامِ خالقِ کونین میں — ہم رِضائے رب کو آقا ﷺ کی رِضا کہنے لگے
دیکھا انسانوں نے اپنے جیسی صورت میں جنھیں — نُوریانِ قُدس اِنھیں نُورِ خُدا کہنے لگے
جب سے ہو آیا ہوں شہرِ سرورِ کونین ﷺ سے — لوگ مجھ سے کھوٹے سکّے کو کھرا کہنے لگے
دِل کی آنکھوں سے جنھوں نے دیکھا شہرِ مصطفیٰ ﷺ — وہ قمر کو خاکِ طیبہ کی ضیا کہنے لگے
تجزیہ کارانِ فطرت آخرش محمودؔ جی
آب شہرِ نُور کو آبِ بقا کہنے لگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مٹی میں تُو خودی کو، انا کو مٹا کے کہہ — آقا ﷺ کے دَر پہ کہنا ہو جو، سر جھکا کے کہہ
نامِ حضور ﷺ لے کے خوشی سے تُو رقص کر — نعتِ رسولِ ہر دو جہاں ﷺ گنگنا کے کہہ
از رُوئے عجز اپنے رسولِ کریم ﷺ سے — ابرِ کرم کے واسطے آنسو بہا کے کہہ
خالق محبّ ہے اور ہیں محبوبِ مصطفیٰ ﷺ — جو کہنا ہو خُدا کو نبی ﷺ کو سُنا کے کہہ
تقلیدِ ہے یہ خالقِ ہر کائنات کی — "صَلِّ علیٰ" کی بات تو خود کو بُھلا کے کہہ

تو اپنے دِل کی بات دیارِ رسول ﷺ میں — دُنیائے دُوں سے دامنِ دِل کو چُھڑا کے کہ
اِن سب کے آگے پیچھے درودِ حضور ﷺ پڑھ — فقرات جتنے چاہے تو رب سے دُعا کے کہ
مَنوانے کے لیے ہے یہ محمودؔ لازمی
اپنی گزارشات مدینے میں جا کے کہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے دِل میں درودِ پاک کی اُلفت بہم رکھنا — خُداوندِ جہاں! جب تک تو میرے دَم میں دَم رکھنا
درِ سرکار ﷺ پر یہ حاضری کی شرطِ اوّل ہے — نگاہیں مت اُٹھانا تم وہاں، گردن کو خم رکھنا
مدینے جا کے اپنے ملک کی خاطر دُعا کرنا — جو پاکستان میں رہنا تو پھر طیبہ کا غم رکھنا
مری چشمانِ تر اُن کی محبّت کی علامت ہیں — پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ ہے آنکھوں میں نم رکھنا
چمکتے، نُور پھیلاتے رہیں گے چاند اور سورج — اُنھیں راس آ گیا سرکارِ والا ﷺ کا قدم رکھنا
کچھ اِس انداز میں اُس کو نگاہوں میں بسا لیتا — بہ ہر لحظہ نظر میں روضۂ شاہِ اُمم ﷺ رکھنا
جو کچھ حاجت ہو، جو مانگو، رسولِ اللہ ﷺ سے مانگو — کِسی دُنیا کے بندے سے کوئی اُمیّد کم رکھنا
مِلے سرکار ﷺ کی کملی کا سایہ مجھ کو محشر میں — خُدایا! تو براہِ لُطف بندے کا بھرم رکھنا
جو محشر ہو، خطر محسوس ہوتا ہو تمازت کا — تو ہاتھوں میں درودِ پاکِ سرور ﷺ کا علَم رکھنا
دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں بھول جانا اپنی ہستی تک! — یہاں پر بے حقیقت ہے ترا جاہ و حشم رکھنا
درودِ پاک کا وِردِ مسلسل اِک فضیلت ہے — سعادت ہے بڑی، سرکار ﷺ کی نعتیں رقم رکھنا
خُدایا! اب ضرورت ہے بڑی تیری توجّہ کی — رسولِ پاک ﷺ کی اُمّت پہ تو اپنا کرم رکھنا
تعلُّق سب سے تو محمودؔ بے شک توڑنا سارے
رسولُ اللہ ﷺ کی نسبت کو لیکن محترم رکھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شِفا کی بات سے اُن ﷺ کی رِدا کی بات چلی — بصیری رحمۃ اللہ علیہ پر کرمِ مصطفیٰ ﷺ کی بات چلی
جہاں بھی حکمِ خُدائے جہاں کا ذکر ہُوا — رسولِ ہر دو جہاں کی رِضا کی بات چلی

نبی ﷺ سے سلسلہ اپنا ہے یوں رَوابط کا — اِدھر خطا کی، اُدھر سے عطا کی بات چلی
دُعائیں دفنِ بقیعِ حضور ﷺ کی نکلیں — جونہی کہیں پہ ہماری قضا کی بات چلی
نہ حشر میں تھا ٹھکانا ہماری خوشیوں کا — وہاں جو سرورِ دیں ﷺ کی ثنا کی بات چلی
مِرے قریب جو کوئی مَرَض کبھی پھٹکا — نبی ﷺ کے شہر کی، دارُالشفا کی بات چلی
ٹھہر گئی وہ رسولِ خُدا ﷺ کی سیرت پر — کِسی جگہ پہ جو صِدق و صفا کی بات چلی
نبی ﷺ کی نعت کی محفل کا اِنعقاد ہوا — سرِ نشور مِرے مُدعا کی بات چلی
مِرے وجود میں رقصِ سرُود زندہ ہُوا — جونہی مدیحِ نبی ﷺ کی جزا کی بات چلی
مِری نگاہ میں پا کر نمی، فرشتوں میں — دیارِ نُور سے اُٹھتی گھٹا کی بات چلی

جونہی رشیدؔ کی بخشش سرِ نشور ہُوئی
تو لُطفِ سیدِ ہر دو سرا ﷺ کی بات چلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ عالم کے ہیں محبوب جو سلطانِ عرب ﷺ — عرش سے کم ہے کہاں عرشۂ ایوانِ عرب
ہم رکاب آقا و مولا ﷺ کا ہے دَربانِ عرب — ”طائرِ سِدرہ نشیں، مُرغِ سلیمانِ عرب“
چہچہاتا ہُوا آتا ہے نظر طیبہ میں — ”طائرِ سِدرہ نشیں، مُرغِ سلیمانِ عرب“
لاتا لے جاتا تھا پیغامِ کبوتر کی طرح — ”طائرِ سِدرہ نشیں، مُرغِ سلیمانِ عرب“
کِس نے گویائی عطا کی ہے عجم والوں کو — کون ہے جانِ عرب، شانِ عرب، آنِ عرب
میرے سرکار ﷺ کا مَولِد ہے وہاں، گھر ہے وہاں — یوں مِرے دِل میں جنم لیتا ہے ارمانِ عرب
معرفت آقا و مولائے جہاں ﷺ کی سمجھو — فضلِ خالق سے اگر تم کو ہو عرفانِ عرب
اختیارات پیمبر ﷺ کو خُدا نے بخشے — ہیں عوالم کے نگہبان، نگہبانِ عرب
جامعاتی جو نظام آج نظر آتا ہے — اصل ہے اِس کی، پیمبر ﷺ کا دَبستانِ عرب
عبقری پیدا ہُوئے، نابغہ اِس سے نکلے — ایسا دُنیا میں انوکھا تھا دبستانِ عرب
گُنگ ہیں میرے پیمبر ﷺ کی حدیثیں سُن کر — ہوں عجم کے وہ سخنداں کہ سخندانِ عرب

سیّد و سرورِ عالم ﷺ کے ثنا گستر تھے
بن رواحہ ؓ ہوں کہ کعبین ؓ کہ حسانِ ؓ عرب

سب غُلامانِ پیمبر ﷺ ہیں ہمارے آقا
ہوں وہ شقران کہ سالم ہوں کہ سلمانِ ؓ عرب

ساری دُنیا کے مضامین مجسّم دیکھو
اُن کی پیشانی پہ مرقوم ہے عنوانِ عرب

نام لیوا ہیں پیمبر ﷺ کے زمانے بھر میں
پھولتا پھلتا نظر آتا ہے بُستانِ عرب

پوری مِلّت پہ اثر اِس کا ہے میرے آقا ﷺ!
شرقِ اوسط پہ جو اِدبار ہے، بُحران عرب

یہ دُعا میری رہی، سب کو بُلائیں سرور ﷺ
میں جو تھا پچھلے دِنوں دوستو، مہمانِ عرب

مکّہ و طیبہ کے محمودؔ حرم ہیں اِس جا
اہلِ اِسلام پہ بے شک ہے یہ احسانِ عرب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطر نہیں اب مجھے فنا کا پہنچ گیا ہُوں درِ نبی ﷺ پر
میں رَاہرو ہوں رَہِ بقا کا پہنچ گیا ہُوں دَرِ نبی ﷺ پر

جو میں نے اپنایا عاجزی کو، فروتنی اختیار کر لی
ہُوا میں دُشمن جو نہی انَا کا پہنچ گیا ہُوں دَرِ نبی ﷺ پر

فضائے طیبہ جو میں نے چاہی، جو دیکھنا چاہا سبز قُبہ
ہُوا جو میں ملتمس عطا کا، پہنچ گیا ہُوں دَرِ نبی ﷺ پر

میں چاہتا تھا کہ دست بستہ ہوں آگے اُن کے مُواجَھَہ کے
محبّ اُحُد کا تھا اور قُبا کا پہنچ گیا ہُوں دَرِ نبی ﷺ پر

جو میری عُسرت سے، معصیت سے بخوبی واقِف رہے ہمیشہ
ہے اُن کے اعصاب پر دھما کا، پہنچ گیا ہُوں دَرِ نبی ﷺ پر

ہے میری چاہت مِری عقیدت کہ میں مدینے کی خاک اوڑھوں
کرم ہے دَرکار لب قضا کا، پہنچ گیا ہُوں دَرِ نبی ﷺ پر

بقیعِ غرقد میں دفن ہونے کی میری خواہش ہوئی جو پُوری
اثر سمجھنا اِسے دُعا کا، پہنچ گیا ہُوں دَرِ نبی ﷺ پر

سبب ہے محمودؔ اِس کا وَاحِد، درود و نعتِ رسولِ اکرم ﷺ
کرم ہُوا اِس لیے خُدا کا، پہنچ گیا ہوں دَرِ نبی ﷺ پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتی ہے نصف صدی نعت سرائی میری
اِک یہ عادت ہے جو سرکار ﷺ کو بھائی میری

جتنے احکام پیمبر ﷺ کے ہیں، اُن کو مانوں
عقل دے رب تو اِسی میں ہے بھلائی میری

میں کِسی وقت نہیں "صَلِّ عَلٰی" سے غافِل
سچ کہوں تو ہے فقط اِتنی کمائی میری

حُبِّ سرکار ﷺ سے جن لوگوں کے دِل خالی ہیں
ایسے بندوں سے نہ کیسے ہو لڑائی میری

سرِ میزاں جو اُٹھی چشمِ عنایت اُن ﷺ کی
ہو گئی حرفِ غلَط ساری بُرائی میری

اپنے اعمال تو جیسے ہیں، وہ جانتا ہوں
ہو گی صرف اُن ﷺ کی شفاعت سے رہائی میری

میں نے پائی ہے، جو مختار نبی ﷺ کی چوکھٹ
ہر گدا سے ہے الگ طرزِ گدائی میری

نعت کے ضِمن میں واللہ! کیا کرتی ہے
فکرِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ و رِضا رحمۃ اللہ علیہ راہ نمائی میری

آئی فی الوقت مِرے واسطے اُن ﷺ کی اِمداد
پہنچی سرکار ﷺ کے دَر تک جو دُہائی میری

مجھ کو اَلطافِ پیمبر ﷺ پہ یقیں پُختہ ہے
ہو گی ہر سال مدینے میں رَسائی میری

اپنے محمودؔ کو سرکار ﷺ نظر میں رکھیں
عرض پہنچانا مدینے مِرے بھائی! میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدح گُستر کے، ثنا گر کے ردیف و قافیہ
ہیں مقدّس نعتِ سرور ﷺ کے ردیف و قافیہ

اِردگرد آقا ﷺ کے شہرِ پاک کے ہیں روز و شب
ماہ و نجم و شاہِ خاور کے ردیف و قافیہ

عظمتِ سرکارِ والا ﷺ کے مضامین باندھنا
شعر کہنا سامنے دھر کے ردیف و قافیہ

قصد جس دَم مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ کا مَیں کروں
کیوں معاون ہوں نہ احقر کے ردیف و قافیہ

یادِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ کے مضمون ہیں
اور بنے ہیں دیدۂ تر کے ردیف و قافیہ

نعتیں ویسے تو مردّف ہی کہا کرتے ہیں ہم
چُھپ بھی جاتے ہیں کبھی ڈر کے ردیف و قافیہ

نثر مدحِ مصطفیٰ ﷺ کی، اِس سے اچھی ہے کہیں
کیوں رکھیں ہم مال کے، زر کے ردیف و قافیہ

سیرتِ منظوم تب میں نے پیمبر ﷺ کی لکھی
ہاتھ جب آئے مقدّر کے ردیف و قافیہ

حمدِ ربّ و نعتِ پیغمبر ﷺ کو مت سمجھو الگ
لاؤ تو لاؤ برابر کے ردیف و قافیہ

جب خُدا کرتا ہو خود توصیفِ شاہِ مرسلاں ﷺ
کیا کریں اُس دَم سخنور کے ردیف و قافیہ

جاننا ہر نعت کو خلاقِ عالم کی عطا
مت سمجھنا مدح گُستر کے ردیف و قافیہ

آ نہیں سکتے گرفتِ فکر میں محمودؔ کی
روضۂ آقا ﷺ کے منظر کے ردیف و قافیہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدِ سرکار ﷺ کو ہے آنکھ کا نم چشم براہ — اور ساتھ اِس کے ہے گردن کا بھی خم چشم براہ

نعتِ محبوبِ خُداوندِ دو عالم ﷺ کے لیے — اِذنِ خالق کو ہے ہر وقت قلم چشم براہ

کیوں نہ ہو چشمِ عنایات و عطائے سرور ﷺ — ہم رہا کرتے ہیں جب سُوئے کرم چشم براہ

خواب میں پائے زیارت کبھی مجھ سا عاصی — اِس حوالے سے تو ہوتا ہُوں میں کم چشم براہ

ہے یقیں، اب کے بُلائیں گے مدینے آقا ﷺ — گھر کے افراد ہیں اِک عرصے سے ہم چشم براہ

دیدِ سرکار ﷺ سے مشروط ہے میرا مرنا — دیکھنا تم مِرا اُکھڑا ہُوا دَم چشم براہ

یوں مِلا کرتی ہے محمودؔ ثنا کی توفیق
میں شب و روز جو ہُوں رب کی قسم چشم براہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں کریں ہم زندگی اپنی مقدّر کے سپرد — کر چکے ہیں ہم اِسے اپنے پیمبر ﷺ کے سپرد

جب بقیعِ پاک کی جانب سے آیا سامنے — میری آنکھیں ہو گئیں روضے کے منظر کے سپرد

پیشِ سرور ﷺ میرا محضر شعر کی صورت میں ہے — عرضیاں کرتا ہُوں میں ہر روز محضر کے سپرد

میری ساری خواہشیں پُوری ہُوئی جاتی ہیں یوں — میں نے ساری خواہشیں کر دی ہیں سرور ﷺ کے سپرد

وہ ہمیں سرکار ﷺ کے بارے میں پوچھیں گے ضرور — جب نکیرینِ لحد کے ہوں گے ہم مر کے سپرد

تھے نمونہ مصطفیٰ ﷺ خود اختیاری فقر کا — کیوں ہُوئے جاتے ہیں بندے مال کے زر کے سپرد

نعت گو محمودؔ کے جتنے بھی یارو کام ہیں
یا تو دَاور کے ہیں یا محبوبِ دَاور ﷺ کے سپرد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کا ہی ہے، پیمبر ﷺ کا عرفان بھی — یہ حدیثیں بھی کہتی ہیں، قُرآن بھی

قولِ سرکار ﷺ ہے رب کا فرمان بھی
دو اِسے چاہے تم کوئی عنوان بھی

اُن کے ناعتِ بھی، ممنونِ احسان بھی
میری تخییل بھی، میرا وجدان بھی

مصطفیٰ ﷺ رب کے محبوب ثابت ہوئے
ہے یہی ربِ عالم کا اعلان بھی

اُمّتی ہونا اُن ﷺ کا ہے خوش قسمتی
اِس کو کہتا ہے رب اپنا احسان بھی

کِس قدر ہے بڑا نعت کا کینوس
ساتھ رب کے فرشتے بھی، انسان بھی

پائیں تسکیں بھی تقلیدِ سرکار ﷺ میں
دُور ہوں لازماً اپنے بحران بھی

دیکھ کر تو اُویسِ قرن رضی اللہ عنہ کی طرف
جادۂ عشقِ سرکار ﷺ پہچان بھی

اُسوۂ مصطفیٰ ﷺ کو کریں رہنما
راہ مشکل تو ہے، پر ہے آسان بھی

ہے سراسر غلَط، ایسا ممکن نہیں
اُن ﷺ کا ذاکر نہ ہو، ہو مسلمان بھی

میں ہر کام چھوڑا ہے سرکار ﷺ پر
مجھ کو دیکھا کِسی نے پریشان بھی؟

عاصیوں پر نگاہِ شفاعت پڑی
اُن ﷺ کے پیچھے نظر آیا رضوان بھی

میرے لب پر بھی ہے مِدحتِ مصطفیٰ ﷺ
بولتے ہیں مِرے سارے دِیوان بھی

نعت گو ہُوں، مِرے رہنماؤں میں ہیں
بن رَواحہ رضی اللہ عنہ بھی، کعبین رضی اللہ عنہ و حسان رضی اللہ عنہ بھی

ہیں تعلّق کی پہنائیاں دُور تک
میں بھی محمودؔ ناعِت ہُوں، رحمان بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیاں نکتہ کیا ہاتِف نے یہ آقا ﷺ کے شاعر سے
ثنا ہو معتبر الفاظ میں اَفکارِ نادِر سے

وہاں بھی مصطفیٰ صَلِّ علٰی ہی کی نبوّت تھی
جو دیکھا میں نے اوّل میں، جو پوچھا میں نے آخر سے

رسولِ محترم ﷺ کے ذِکرِ خوش میں چہچہاتا ہوں
یہی سیکھا ہے میری فکر نے طیبہ کے طائر سے

نہ کہیے اِس کو اگر اعجاز آقا ﷺ کا تو کیا کہیے
کرایا صدق کو تسلیم ہر منکر سے، کافر سے

میں اپنی زندگی سے مطمئن یوں ہُوں کہ رکھتا ہُوں
توکّل اپنے یاور پر، توقعُّ اپنے ناصِر سے

وگرنہ ہوتی میری زندگی ظلمات کی زَد میں
مِلا نُورِ بصیرت مجھ کو طیبہ کے مناظر سے

میں اپنے نعت گو ہونے پہ رب کا شکر کرتا ہوں
رسولِ پاک ﷺ خوش کیسے نہ ہوں گے ایسے شاکر سے

مدد کرتے ہیں ہر اِک اُمّتی کی، وہ اگر مانگے
مِلی ہیں قُدرتیں ایسی مِرے آقا ﷺ کو قادِر سے

اَدَب ملحوظ رکھے جاگتے سوتے مدینے کا
توقُّع ہے تو ہے اِتنی مِری طیبہ کے زائر سے

مِری تو زندگی کا نکتۂ واحد مدینہ ہے
وہاں سے واپسی کے ساتھ ہی تیار ہوں پھر سے

مِرے وِجدان نے مِری یہ خواہش پُختہ تر کی ہے
چُھٹوں گا میں نبی ﷺ کے شہر میں قیدِ عناصِر سے

ہدایت ہے مجھے محمودؔ سرکارِ معظم ﷺ کی
کہ میں رکھوں تعلّق مستقِل باطِن کا ظاہر سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کو خالق نے رفعت بخش کر
بھیجا دُنیا میں اُنھیں ہر ایک عظمت بخش کر

عہد اِس بارے میں خلاقِ جہاں نے لے لیا
انبیاء علیہم السلام پر میرے آقا ﷺ کو فضیلت بخش کر

شانِ محبوبِ مکرّم ﷺ کی بڑھا دی اور بھی
لامکاں میں خالقِ عالم نے قُربت بخش کر

رب نے اپنے تک رسائی کو مسلماں کے لیے
کر دیا آساں پیمبر ﷺ کی وَساطت بخش کر

بخشی وَقعت چشمِ رحمت کو خُدائے پاک نے
عاصیانِ اُمتِ آقا ﷺ کو جنّت بخش کر

عادی رب نے کر دیا مجھ کو نبی ﷺ کی نعت کا
کیا کرم مجھ پہ کیا ہے اِک یہ عادت بخش کر!

بدوؤں اَعرابیوں کو رُتبے سرور ﷺ نے دیے
جاہ و حشمت کر کے بخشش، شان و شوکت بخش کر

حیثیت بخشی صحابہؓ کو رسولِ پاک ﷺ نے
دے کے علم و دانش و حکمت، ہدایت بخش کر

دیکھا جو سرکار ﷺ نے عامل درودِ پاک کا
بھیجا جنّت میں اُسے بخشش کا خلعت بخش کر

چادرِ صحت بصیری رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کی آپ ﷺ نے
خواب کے ماحول میں اُن کو زیارت بخش کر

اوج بخشا مصطفیٰ ﷺ نے غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کو
ازدیارِ لُطف کی صُورت شہادت بخش کر

رب نے ثروت مندِ اعظم کر دیا محمودؔ کو
اُلفتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کی دولت بخش کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وقد جاءهم رسول مبين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۹واں مجموعۂ نعت

سرُودِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۶ء

صفحات: ۱۰۴

ایک حمد اور ۵۳ نعتیں

انتساب

گنبدِ پاک اور مینارِ نُور کے نام

اہلِ محبّت کے لیے قبہ خضرا اور مینارِ نور لازم وملزوم ہیں اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ اقدس کی شناخت ان دونوں سے ہوتی ہے

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انك حميد مجيد

حمدِ ربِّ جلیل

مالک الملک! مِرے لب پہ ہے مِدحت تیری
یُوں کہ قائم ہے ہر اِک شے پہ حکومت تیری

جتنے بھی تُو نے بنائے ہیں عوالم، اُن میں
تیری عظمت ہے، جلالت تری، طاقت تری

اپنے آقا ﷺ سے ہمیں یوں ہے تعلُّق وَافِر
تیرے محبوب ﷺ کی طاعت ہے اطاعت تری

ہم کو اسلام کی بخشش ہے محبّت تُو نے
یہ کرم تیرا ہے یا رب! یہ عنایت تری

تو نے فرمایا عطا قائدِ اعظمؒ ہم کو
لُطف تیرا تھا، رِضا تیری تھی، حکمت تری

مُلک کی شکل میں پایا ہے تشخُّص ہم نے
یہ جو قائدؒ کی فراست تھی تو رحمت تری

عرض محمودؔ یہ کرتا ہے خُدایا تجھ سے
چاہیے اُمّتِ سرکار ﷺ کو نُصرت تری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھ کلامِ حق کی ہر آیت سمجھ کر سوچ کر
مصطفیٰ ﷺ کے دین کی غایت سمجھ کر سوچ کر

اُلفتِ سرکار ﷺ تو ایمان کی بنیاد ہے
اور جس سے بھی کرو اُلفت، سمجھ کر سوچ کر

اِس حوالے سے قرینہ ہے ادب کا لازمی
بات کر سرکار ﷺ کی بابت سمجھ کر سوچ کر

اِستعاروں اور تشبیہوں میں برتو احتیاط
نعت میں جتنی بھی ہو جدّت، سمجھ کر سوچ کر

اِذن پہلے لو دوبارہ حاضری کا آپ ﷺ سے
طیبۂ سرکار ﷺ سے رجعت سمجھ کر سوچ کر

شہرِ سرور ﷺ میں مؤدب رکھنا اپنے آپ کو
خاکِ طیبہ پر قدم، حضرت! سمجھ کر سوچ کر

نعت ہو محمودؔ ہر پہلو سے معیاری تری
شعر میں سرکار ﷺ کی مِدحت سمجھ کر سوچ کر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصرِ اَنا میں پہلے بڑا سا شگاف ہو
پھر جو خطا ہو، فضلِ نبی ﷺ سے معاف ہو

غیرت سماعت اُس کی گوارا کرے گی کیوں
جو بات دینِ سرورِ کُل ﷺ کے خلاف ہو

مجھ کو تو ہے یقیں کہ ہیں محبوبِ رب نبی ﷺ
ممکن ہے، تیرے واسطے یہ انکشاف ہو

جو بات میں نے سیرتِ سرکار ﷺ میں کہی — ظاہر کرو، جو اُس سے تمھیں اختلاف ہو
ہو یادِ مصطفیٰ ﷺ میں مراقب، عزیزِ من! — یہ اعتکاف سب سے بڑا اعتکاف ہو
یوں تو یقیں ہے شافعِ محشر ﷺ کے لُطف پر — بہتر یہی ہے، نامۂ اعمال صاف ہو

محمودؔ ہو سکے تو نظر کے ذریعے سے
مقصورۂ رسولِ خُدا ﷺ کا طواف ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئی طیبہ سے ''ہاں'' بات کی بات میں — دُور تھیں دُوریاں بات کی بات میں
سارے غم آشناؤں کو سرکار ﷺ نے — کر دیا شادماں بات کی بات میں
جاں کی تسکیں ''صَلِ علیٰ'' سے ہوئی — مطمئن تھی زباں بات کی بات میں
تیور آقا ﷺ کے دیکھے تو مجھ پر ہُوا — آسماں مہرباں بات کی بات میں
ہو گیا بارگاہِ نبی ﷺ تک رَسا — نعت کا ارمغاں بات کی بات میں
دیکھا اِسرا میں جب اپنے سرکار ﷺ کو — کِھل اٹھی کہکشاں بات کی بات میں
لب پہ نام نبی ﷺ آیا تو ہو گئے — میرے آنسو رواں بات کی بات میں
ہم مدینے گئے تو ہمیں مِل گیا — بے نشاں کا نشاں بات کی بات میں
ہو یقیں جو پیمبر ﷺ کی اِمداد پر — ہو گا عنقا گماں بات کی بات میں
میرے سرکار ﷺ معراج کو جب چلے — تھا زماں لازماں بات کی بات میں
بات جب قُربِ قوسَین تک آ گئی — ہر نہاں تھا عیاں بات کی بات میں
جس جگہ پر نہ پہنچا نبیؑ کوئی بھی — پہنچے آقا ﷺ وہاں بات کی بات میں
نعت کہتے ہی تسکین زا ہو گئی — زندگی ناگہاں بات کی بات میں
میری طیبہ رسائی کی تھی داستاں — بن گئیں سُرخیاں بات کی بات میں

مِدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی جو محمودؔ نے
بندھ گیا اِک سماں بات کی بات میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدِ تخییلِ انساں سے تو اس کو ماورا کہیے
رسولِ پاک ﷺ کی مِدحت کو کارِ کبریا کہیے

کہیں پر اور مَرنا، درحقیقت ہے فنا ہونا
مدینے میں قضا آ جائے تو اِس کو بقا کہیے

کُھبے جو قُبّۂ خَضرا کا عکسِ محترم دِل میں
تو خود کو بارگاہِ خالقِ کُل تک رَسا کہیے

بہیں جو اشک یادِ سرورِ عالم ﷺ میں آنکھوں سے
اِسے ابرِ عطا کہیے، عنایت کی گھٹا کہیے

ریاضت آشنا زُہّاد نے نکتہ سُجھایا ہے
رہِ مدحِ حبیبِ رب ﷺ کو راہِ اِتّقا کہیے

کسی صورت نہ محبوب اپنا کہیے، سرورِ دیں کو
رسولِ حق ﷺ کو جب کہیے، حبیبِ کبریا کہیے

شبِ اِسرا نمازِ انبیاؑ کو ذہن میں لا کر
ہر اِک کو مقتدی اور مصطفیٰ ﷺ کو مقتدا کہیے

ضروری ہے کہ نام آقا و مولائے دو عالم ﷺ کا
جو پڑھیے، سُنیے، لکھیے، لیجیے "صَلِّ عَلیٰ" کہیے

جو حمدِ پاک اطمینانِ قلب و روح دیتی ہے
تو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کو جانفزا، تسکین زا کہیے

کبھی جو سوچیے اِکرامِ و اَلطافِ پیمبر ﷺ کو
تو پھر ممنون خود کو اُن ﷺ کے احسانات کا کہیے

وہ جو دِل سے اطاعت سرورِ عالم ﷺ کی کرتا ہے
اسے تو بے نیازِ خُوف و تحریص و ہَوا کہیے

نگاہِ نقد بھی اُن پر پڑے تو یہ نتیجہ ہے
کہ اصحابؓ رسولُ اللہ ﷺ کو اہلِ وفا کہیے

مدینہ ہے، یہاں سرکار ﷺ خود تشریف فرما ہیں
جو کہیے عرش تک سے اِس کو افضل تو بجا کہیے

پُھدکتا دیکھیے تو کہیے گُنجشکِ فرومایہ
جو طَیرِ فکر طیبہ کو اُڑے، اُس کو ہُما کہیے

دیارِ سرورِ کونین ﷺ تک اپنی رسائی کو
درودِ و نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا صلہ کہیے

رسولُ اللہ کی ناموس و حُرمت کی حفاظت میں
جو کھائیے زخم تو اِس کو ہَرا رکھیے، ہَرا کہیے

اگر ہر سال اپنی حاضری کا ذکر لازم ہے
تو خود کو کاہ، شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو کہربا کہیے

جو تَرضٰھَا کے اَسرار و غوامِض پر نظر کیجیے
تو کعبہ قبلہ کرنے کو نبی ﷺ کا فیصلہ کہیے

جو مکّہ کے جَبَل منسوب ہیں سرکار ﷺ سے، اُن کو
حِرا و بُوقبیس و مروہ و ثور و صَفا کہیے

یہ میرا حمد و نعت و منقبت پر اِکتفا کرنا
اِسی کو میرے ذوقِ شاعری کا اِرتقا کہیے

معانق ہونا عزرائیلؑ سے شہرِ پیمبر ﷺ میں
اِسی کو میری خواہش جانیے، اَرماں مرا کہیے

جو راہِ آقا و مولائے عالم ﷺ کا نہ راہی ہو
مت ایسے شخص کو محمودؔ اپنا رہنما کہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہے تو آپ مِری فکر کو پنچھی کہیے — نعت ہی اِس کی مگر منزلِ حتمی کہیے
حرفِ "جاءُوکَ" کو اپنے لیے کافی کہیے — اس کو مضمونِ عنایات کی سُرخی کہیے
کعبہ ٹھہرایا گیا قبلہ جو اہلِ دیں کا — کُھل کے اِس کام کو سرکار ﷺ کی مرضی کہیے
نُور جو اِس میں پنہاں، وہ نظر میں رکھیے — خاکِ طیبہ کو نِپٹ آپ نہ مٹّی کہیے
چاند کو آقا و مولا ﷺ کا کھلونا کہ کر — شہرِ سرور ﷺ کی فضا چاند سے اُجلی کہیے
حِفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو جاں دیتا ہے — اِسی خوش بخت کو کردار کا غازی کہیے
جس کی منزل ہو پیمبر ﷺ کا دیارِ خُوشتر — راہِ فردوسِ بریں کا اُسے راہی کہیے
کیوں نظر آئے کمی "صَلِّ عَلٰی" کہنے میں — آپ ہر خامی سے بڑھ کر اِسے خامی کہیے
بحرِ ظلمات کے اِغراق سے بچنے کے لیے — آلِ محبوبِ خُداوند ﷺ کو کشتی کہیے
ہم کو آقا ﷺ نے جو آپس میں بنایا بھائی — آپ اِسی حکم کو اللہ کی رسّی کہیے
اُمِّ ایمنؓ ہوں، حلیمہؓ ہوں، علیؓ کی ماںؓ ہوں — اِن میں ہر ایک کو سرکار ﷺ کی امّی کہیے
جو بُھلا بیٹھا ہو احسان حبیبِ رب ﷺ کے — کاسۂ فکر کو اُس شخص کے، خالی کہیے
نعت کے موتیوں کو اِس میں پروتے رہیے — اپنے اَنفاس تئیں سانس کی ڈوری کہیے

جو ہمہ وقت ہو محمودؔ نبی ﷺ کا مادِح
اس بھی بخت کو اِخلاص کا داعی کہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اِک لفظ کی لب پہ آمد ہمیشہ — محمد محمد محمد ﷺ ہمیشہ
جو لمسِ لبِ مصطفیٰ ﷺ پا چکا ہے — رہا پیارا وہ سنگِ اسود ہمیشہ
نُبوت دوامی ہے تا حشر اُن ﷺ کی — رہیں گے نبی ﷺ زیبِ مسند ہمیشہ

مقامِ نبی ﷺ سے جو کم لفظ پاؤں
مَیں کرتا ہوں اِس کو قلم زد ہمیشہ

میں دیکھ آیا کیا مسکنِ مصطفیٰ ﷺ کو
نظر میں رہا سبز گنبد ہمیشہ

جنھوں نے تعلّق رکھا کم نبی ﷺ سے
ہُوئی اِن کی ہر حال میں بھد ہمیشہ

نہیں صرف محمودؔ مدّاحِ سرور ﷺ
رہے ناعِت اِس کے اَب و جد ہمیشہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر لو ازبر مصطفیٰ ﷺ کی پاک سیرت کا سَبَق
اوج کا، معراج کا، رفعت کا، عظمت کا سبق

کِس لیے بُھولے ہیں آقا ﷺ سے محبّت کا سبق
یاد لوگوں نے رکھا کیوں صرف دولت کا سبق

اس کو سینے میں اُتارو، اِس کو حرزِ جاں کرو
ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ عینِ عبادت کا سبق

کیا ہزیمت آشنا کر پائے گا طاغوت اُسے
جو حُنین و بدر سے سیکھے شجاعت کا سبق

اس کو جاں لینا یا جاں دینا بہت آسان رہا
پڑھ لیا جس شخص نے سرور ﷺ کی حُرمت کا سبق

صادِق و اَصدَق نبی ﷺ کے وہ ثنا گو کیوں نہ ہوں
جن کے کردار و عمل میں ہو صداقت کا سبق

سارے اپنے چاہنے والوں کو آقا ﷺ نے دیا
سادگی کا، صبر و غیرت کا، قناعت کا سبق

اُس کو دُہرانے سے پائیں گے سکون و عافیت
جو دیا سرکار ﷺ نے ہم کو اُخوّت کا سبق

دُور رہنا تنگ چشمی، تنگ دِلی، بُخل سے
سرورِ دیں ﷺ نے پڑھایا ہے سخاوت کا سبق

جب سَنَد بخشش کی احقر کو مِلی سرکار ﷺ سے
پڑھتے دیکھے ہیں فرشتے سارے، حیرت کا سبق

سامنے ہو دفنِ طیبہ کا سکُوں افزا نصاب
بھول جاؤں اِس طرح اُس جا سے رَجعت کا سبق

دشمنانِ دینِ سرکارِ جہاں ﷺ سے دوستی
غور فرماؤ تو ہے تمہیدِ ذلّت کا سبق

اُمّت آقا ﷺ نے سمجھوتا کیا اِدبار سے
بھول بیٹھی ہے شکوہ و شان و شوکت کا سبق

اِتّباعِ مصطفیٰ ﷺ سے دُور ہوں محمودؔ کیوں
کِس لیے رَٹتے چلے جائیں ہلاکت کا سبق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”جس دِل میں آرزوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں“
اُس کو ذرا بھی دعوئ ایماں روا نہیں

اِس بات پر ہے جنّت و دوزخ کا انحصار
اُلفت رسولِ حق ﷺ سے کِسی کو ہے یا نہیں

سب کچھ ہمیں حضور ﷺ کے دَربار سے مِلا
تم سوچتے رہو کہ وہاں کیا ہے، کیا نہیں

کیا دستِ مصطفیٰ ﷺ و خُدا ہیں الگ الگ
قولِ نبی ﷺ جو ہے، وہ کیا رب کا کہا نہیں

بس، گھر خُدا کا، اور درِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ
اِن کے علاوہ اور کہیں سر جھکا نہیں

وِردِ درود نے کیا ہر شے سے بے نیاز
ڈر پُرسشِ نُشُور کا مجھ کو ذرا نہیں

اِمداد کو پُکارو تو اپنے حضور ﷺ کو
حل ہو نہ جس کا، ایسا کوئی مسئلہ نہیں

شہرِ نبی ﷺ کی راہ کے بارے میں کیا کہے
منزل سے پہلے رَخشِ تخیُّل رُکا نہیں

اللہ کے حبیب ﷺ کی کرتے رہو ثنا
کہتا ہے کون، اِس میں خُدا کی ثنا نہیں

یہ عِلم ہے کہ اُن ﷺ کی رِضا رب کی رِضا
کیا ہے مِرے نبی ﷺ کی حقیقت، پتا نہیں

میزان و احتساب بجا، پر حقیقتاً
مدّاحِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے کچھ سزا نہیں

تعریف اُن ﷺ کی، اور ہو تقلید غیر کی
یہ تو حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ سے وفا نہیں

اُمّت کو ہے شفاعتِ سرکار ﷺ پر یقیں
اِس میں گماں کا تو ذرا بھی شائبہ نہیں

جاتا ہے جو شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو
ایسا کبھی بھی راستہ ہم نے چُنا نہیں

قُرآں میں ”قدنریٰ“ کو پڑھو تو عزیزِ من!
تحویلِ قبلہ کیا نبی ﷺ کا فیصلہ نہیں

اُس جا پہ موت کی مجھے خواہش ہے اِس لیے
مدفونِ طیبہ کے لیے ہرگز فنا نہیں

مدحِ نبی ﷺ کرو کہ خُدا کا کرم مِلے
دو دُونی چار ہے، یہ کوئی فلسفہ نہیں

محمودؔ جب کبھی بھی چلا اپنے مُلک سے
طیبہ گیا ہے اور کہیں بھی گیا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ شعر کا کیا سُوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
کیا یہ بھی آرزوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں

قرآں کلام رب کا ہے، پہنچا مگر یہ کیا
از راہِ گفتگوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں

جس کو "عظیم" رب نے دِیا ہے قرار، وہ — کیا بے مثال خُوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
میزاب کا ہے کِس طرف کو مُنہ، یہ دیکھ لو — اور سوچو، کیا وہ کُوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
"وَالّیل" کے مطالِب و معنیٰ پہ غور کر — سوگندِ رب بہ مُوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
جو ہے پسندِ خاطرِ خلّاقِ کائنات — کیا صِرف آبروئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
اِسرا میں روبرُوئے خُدا ہیں جو مصطفیٰ ﷺ — کیا رب بھی روبرُوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
خوشبو کِسی طرح کی بھی اُس میں نہ پاؤ گے — جس پھول میں کہ بُوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں
جو دشتِ کربلا میں بہ دستِ ستم کٹا — کیا وہ گلا گلوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں

ہر سال جس طرف کو ہے محمودؔ کا سفر
وہ سمت کیا بہ کُوئے حبیبِ خُدا ﷺ نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطف فرما ہُوئی طیبہ کی فضا آپ سے آپ — ہُوئی مفقود انَا، دُور رِیا آپ سے آپ
میرے سرکار ﷺ کی جب چشمِ شفاعت اُٹھی — ہو گئی حرفِ غلَط میری خطا آپ سے آپ
سر مرا جھکتا نہیں ہے جو کِسی کے آگے — نام سُنتے ہی پیمبر ﷺ کا جھکا آپ سے آپ
وِرد جیسے ہی کیا "صَلِّ علٰی" کا میں نے — شعر مدّاحِ سرور ﷺ میں ہُوا آپ سے آپ
جب ظہور آقا و مولا ﷺ نے کِیا دُنیا میں — جو تھا باطِل، وہ ہُوا حق سے جُدا آپ سے آپ
میں نے سرچشمہ ہدایت کا نبی ﷺ کو مانا — جل اُٹھی دِل میں مِرے شمعِ ہُدیٰ آپ سے آپ
دُور سب میری پریشانیاں مجھ سے بھاگیں — رَد ہوئی ذکرِ پیمبر ﷺ سے بلا آپ سے آپ
میں نے پہنایا جو ملبوسِ درودِ سرور ﷺ — تو دُعا عرشِ خُدا تک تھی رَسا آپ سے آپ
میں بھی بیمار ہوں اور میں بھی قصائد گو ہوں — عین ممکن ہے، مِلے مجھ کو رِدا آپ سے آپ
عدَمِ دیدِ نبی ﷺ نے جو لگایا گھاؤ — مِلی مُستشفیٰ طیبہ سے دَوا آپ سے آپ
صرف سرکار ﷺ کی سیرت کا تھا پڑھنا کافی — جل اُٹھا دِل میں عقیدت کا دِیا آپ سے آپ
وِردِ صلوات تو باعث ہے ہی بخشی کا — لب پہ جاری جو ہُوا صبح و مسا آپ سے آپ

میں نے جو مانگا، وہ سرکارِ جہاں ﷺ سے مانگا
اور قدموں میں چلا آیا ہُما آپ سے آپ

کام آؤ جو پیمبر ﷺ کے کِسی بندے کے
کیوں نہ کافور ہو سب حِرص و ہَوا آپ سے آپ

میں نے تو سوچنا چاہا تھا برائے تحمید
رَخشِ تخییل مدینے کو گیا آپ سے آپ

ہجرِ طیبہ میں جُونہی آنکھ سے آنسو ٹپکا
اُٹھی اَلطاف و عنایت کی گھٹا آپ سے آپ

وہ سخی بھی ہیں، خزانے بھی بہت ہے اُن ﷺ کے
کیوں غنی ہوتا نہ آقا ﷺ کا گدا آپ سے آپ

یوں وہاں موت کا محمودؔ تمنّائی ہے
ہے قضا شہرِ پیمبر ﷺ میں بقا آپ سے آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواب میں طیبہ مجھے زیبِ نظر لگتا ہے
یہ تو آقا ﷺ کی عنایت کا اثر لگتا ہے

جب سرِ گُنبدِ اَخضر میں اِسے دیکھتا ہوں
زرد رُو سہما ہُوا مجھ کو قمر لگتا ہے

نعت کے پیڑ کو تم آنکھ کا دینا پانی
اِس پہ خوشخبریٔ جنّت کا ثمر لگتا ہے

لڈّو سے پھوٹتے ہیں دِل میں خوشی کے باعِث
تارا طیبہ میں مِرا دیدۂ تر لگتا ہے

نعت کا شعر اُترتا ہے جو دِل پر کوئی
حرف حرف اِس کا حضوری کی خبر لگتا ہے

جب عقیدت سے نگاہوں کو جھکا کر دیکھو
خاکِ طیبہ کا ہر اِک ذرہ گہر لگتا ہے

مجھ کو ساحل کی سکوں خیز رِدائیں اوڑھے
یادِ سرکارِ مدینہ ﷺ میں، بھنور لگتا ہے

مشعلِ مدحِ نبی ﷺ ہاتھ میں جب لیتا ہوں
کالی راتوں کا اندھیرا بھی سَحر لگتا ہے

فصل نعتوں کی زمینوں میں غزل کی بونا
کوئی مانے کہ نہ مانے، یہ ہُنر لگتا ہے

ایک دِن میں نہ اگر طیبہ کا فوٹو دیکھوں
آنکھ کا قصر جو ہے، ایک کھنڈر لگتا ہے

وِردِ صلوات میں جس وقت مگن ہوتا ہوں
رات کا پچھلا پہر، پہلا لگتا ہے

اُمتی کیا ہوں، اگر حکم نہ مانوں اُن ﷺ کے
مجھ کو محمودؔ یہ کہتے ہوئے ڈر لگتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنسِ نبی ﷺ سے جس کا بھی دِل بھر دیا گیا
دُنیا کو وہ عقیدتوں سے جگمگا گیا

یہ تو اثر ہے تربیتِ والدین رحمۃ اللہ علیہ کا
مجھ کو جو وِردِ اسمِ نبی ﷺ پر لگا گیا

کم جس نے بھی درودِ رسولِ خُدا ﷺ پڑھا
ہاتھوں سے اُس کے زُہد گیا، اتّقا گیا

دانتوں تلے دبائے ہوئے تھے سب اُنگلیاں
جنّت میں جب حضور ﷺ کا مِدحت سرا گیا

اچھا بھلا جہاں میں تھا میں ہنستا کھیلتا
ہجرِ دیارِ آقا و مولا ﷺ رُلا گیا

لے تو چلیں مدینے کو میری سعادتیں
پہنچا وہاں تو جسم مِرا کپکپا گیا

شاعِر جو ہیں، وہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں کِس لیے
سایہ عدم کو میرے نبی ﷺ کا چلا گیا

جتنے بھی صُوفیوں کے سلاسِل جہاں میں ہیں
آقائے کائنات ﷺ تک ہر سلسلہ گیا

میری مسافرت تو بہ اِجمال ہے یہی
لاہور سے جو نکلا، مدینے چلا گیا

محمودؔ وہ تھا دستِ شَفاعت حضور ﷺ کا
جو احتسابِ حشر سے مجھ کو بچا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمحۂ غم جب بھی کوئی زندگی میں آ گیا
ذکرِ سرکار دو عالم ﷺ میرا جی بہلا گیا

شبنمی آنکھیں جمِیں جب قُبّۂ سرکار ﷺ پر
بارشِ رحمت سحابِ مرحمت برسا گیا

پوچھتے جاتے تھے جانے کیا نکیرینِ لحد
میں تو ہر ہر بات پر نامِ نبی ﷺ لیتا گیا

کائناتِ آب و گِل میں یوں ہُوا اُن کا ظہور
سرورِ عالم ﷺ اِدھر آئے، اُدھر سایہ گیا

اِس لیے بھی ساتھ ہیں آقا ﷺ کے صدّیقؓ و عمرؓ
دیکھتے رہتے ہیں دونوں اِس جگہ آیا گیا

روضۂ آقا ﷺ مجلّا اور مصفّا تھا مگر
آئینہ نظروں کا اُس کو دیکھ کر دُھندلا گیا

رُستگاری سرورِ عالم ﷺ نے دِلوائی مجھے
جب مِرے اعمال کے بل پر مجھے گھیرا گیا

میرے آقا ﷺ مجھ کو دِلوا دیں وہیں دو گز زمیں
جب گیا ہوں، بس اِسی نیّت سے میں طیبہ گیا

جذبِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ حضرت اُویسِ پاکؓ کا
ساری دُنیا میں عقیدت کی مہک پھیلا گیا

سارے عصیاں کار آ جائیں شفاعت کے لیے
ہر دَر و دیوارِ طیبہ پر یہی لکھا گیا

میں صباح و شب درودِ مصطفیٰ ﷺ میں ہوں مگن رازِ بخشش مجھ کو یہ اِک مشغلہ سمجھا گیا

واسطہ محمودؔ خالق کو دیا سرکار ﷺ کا
اِس طرح نالہ مِرا تا عالمِ بالا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَم یَزَل کا نُور شاہِ مُرسلاں ﷺ میں آ گیا نُور جس مہر و ماہ و کہکشاں میں آ گیا
"جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا" وہ پناہِ خالقِ ہر این و آں میں آ گیا
جب مکاں کو اور زماں کو چھوڑ کر آقا ﷺ چلے تو نکھار اِک لامکان و لازماں میں آ گیا
ذاکرِ خالق کو جو حاصل رہا دِل کا سکُوں وہ درودِ پاک کے تسبیح خواں میں آ گیا
رفعتِ ذکر رسُولُ اللہ ﷺ کے اعلان سے مصطفیٰ ﷺ کا نام قلبِ عارفاں میں آ گیا
جو پیمبر ﷺ سے محبّت کا سَبَق رب نے دیا وہ جمادات و وحوش و اِنس و جاں میں آ گیا
منبر و آرام گاہِ مصطفیٰ ﷺ کے درمیاں جو بشر پہنچا، وہ گلزارِ جناں میں آ گیا
جو دیارِ نعتِ سرور ﷺ تک نہ ہو پایا رَسا لازماً وہ حِیطۂ نقص و زیاں میں آ گیا
اِنحطاطِ دورِ حاضر سے اُسے کیا واسطہ جو نبی ﷺ کے سائبانِ آستاں میں آ گیا
ہو گیا سیدھا مِرا رُخ ذکرِ آقا ﷺ کی طرف موڑ اِک اچھّا یہ میری داستاں میں آ گیا
جب نظر آنے لگے آثارِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ ولولہ اِک تازہ سارے کارواں میں آ گیا
استعانت آپ سے آقا ﷺ اِسے درکار ہے ساری دُنیا میں مسلماں امتحاں میں آ گیا

اِسمِ سرکارِ جہاں ﷺ محمودؔ جب میں نے لیا
اِک حلاوت کا مزا میری زباں میں آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب میں راہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا تو نگاہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا
جس کی جِدّوجُہد تھی اِبطالِ باطِل کے لیے وہ سپاہ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا
طُرّۂ اعزاز کی صورت میں 'تَرْضٰہَا' جو تھا وہ کُلاہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا

جب اَدائے نفل کی خاطر میں صفّہ پر چڑھا
درس گاہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا

فقرہ احقر نے جو حمدِ ربِّ عالم میں کہا
مدحِ جاہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا

بن گیا عمّارِ یاسرؓ یا ابوذرؓ یا بلالؓ
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا

دیکھ لو محمودؔ اچھائی کا ہر اِک راستہ
شاہراہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گویا دَستاویزِ بخشش اپنے رب سے پا گیا
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

ہو گیا سایہ فگن اِس پر شجر اَلطاف کا
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

اُس خُدا کے دوست کو ہو خوف کیسا، حُزن کیا
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

اُس نے دُنیا میں لیا فردوسِ رِضواں کا مزا
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

مُنکرات اُس شخص کے آ پائیں گے نزدیک کیا
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

ہے رِدا اُس کو اگر دُنیا کہے عالم پناہ
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

وہ نظر آتا ہے نعتِ مصطفیٰ ﷺ کہتا ہُوا
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

پُرسشِ میزاں سے بھی محمودؔ وہ آخر بچا
”جو پناہِ سَیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوحِ دِل سے نقشِ اُنسِ غیرِ آقا ﷺ کو مٹا
صاف تختی پر تُو اسمِ سرورِ عالم ﷺ لکھا

ساکِت و جامِد جہاں کا کارخانہ کر دیا
میہماں محبوب ﷺ کو ربِّ جہاں نے جب کیا

تجھ کو دے توفیق اگر خالق تو تُو طیبہ میں آ
دست بستہ اِس درِ اقدس پہ رہ، سر کو جھکا

میں جو وقفِ ذکرِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہو گیا
لُطف و رحمت ہے خُدا کی اور کرم سرکار ﷺ کا

جو نہ اُن کے دَر پہ پہنچا، وہ رہا عُسرت زدہ
وہ ہے ثروت مند جو آقا ﷺ کے ٹکڑوں پر پلا

واسطہ دے کر پیمبر ﷺ کا تُو کر رب سے دُعا
آزمانا ہے مقدّر کو تو پھر یوں آزما

منظرِ اَقصیٰ کا ہو یا ہو عالَمِ ارواح کا
انبیاء علیہم السلام کے ہیں محمد ﷺ رہنما و مُقتدا

دِل میں آنے دو کِسی کو مت پیمبر ﷺ کے سِوا
ہے یہی ایمان و ایقاں اور یہی ہے اِتقا

فیصلہ کُن حشر میں ہو گا نبی ﷺ کا فیصلہ
پیٹتے روتے گنہگاروں کو وہ دیں گے ہنسا

اُلفتِ سرکار ﷺ کا سچا ہے گر دعویٰ ترا
سرزمینِ قلب پر سے ڈھا محلاتِ اَنَا

فرضِ عشقِ سرورِ کُل ﷺ کر دیا اُس نے ادا
حوصلہ جب غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کو رب نے دِیا

کیا نہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہ تجھ سے کہا
دِل کسی بے بس کا، بے کس آدمی کا مت دُکھا

مدحِ سرور ﷺ کا اگر مِل جائے خالق سے صلہ
جنّتِ طیبہ میں ہے تدفین میرا مدّعا

کمتریں پر حشر کے دِن ہو گیا راضی خُدا
جب پڑھی محمودؔ نے نعتِ نبی الانبیاء ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ شخص جو زیارتِ طیبہ نہ کر سکا
دِیدارِ کعبہ کر کے بھی گویا نہ کر سکا

پیدا جو جاں نثار کیے اپنے اِردگرد
آقا ﷺ نے وہ کیا، جو مسیحا نہ کر سکا

جو فقرہ "دَنَا فَتَدَلّٰی" میں تھا نِہاں
اُس راز کو تو کوئی بھی اَفشا نہ کر سکا

جیسا مِرے حضور ﷺ کے اَخلاق نے کیا
دُشمن کو اِس طرح کوئی اپنا نہ کر سکا

سرکار ﷺ کے مقام میں کوئی کمی کرے
اِس بات کو کبھی مَیں گوارا نہ کر سکا

سرکار ﷺ کے مُحبّ نہ ہٹے اپنی راہ سے
حق کی سپاہ کو کوئی پسپا نہ کر سکا

محشر میں سب اُچھالی گئیں پگڑیاں مگر
سرور ﷺ کے بندے کو کوئی رُسوا نہ کر سکا

پُرنم نگاہ قُبّۂ سرکار ﷺ پر پڑی
دُھندلاہٹوں سے ہٹ کے نظارہ نہ کر سکا

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل جب نہیں ہُوا
سچ تو یہ ہے کہ عہد میں ایفا نہ کر سکا

کہ کر ہزاروں نعتیں، یہ تسلیم ہے مجھے
حسبِ تمنّا مِدحتِ آقا ﷺ نہ کر سکا

محمودؔ مجھ کو سُنتِ آقا ﷺ سے اُنس ہے
پر دو کھجوریں کھا کے گزارا نہ کر سکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا جونہی میں گُنبدِ خضرا کے سامنے
تھا عرش گویا دیدۂ بینا کے سامنے

جو عرض مجھ کو ربِّ دو عالم سے کرنی تھی
میں نے کہی مُواجھہ کے جا کے سامنے

چشمِ تصوُّر آج بھی کھولو تو دیکھ لو
آنکھیں صحابہؓ کی رُخِ زیبا کے سامنے

اِس کے سبب اُنھوں نے بشارت نبی ﷺ کی دی
پیمان تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے

تابع رِضائے رب کے تھی سرکار ﷺ کی رِضا
تھی اُس کی مرضی آپ ﷺ کے منشا کے سامنے

پڑھتے ہوئے درود میں جاؤں گا قبر میں
ماضی و حال ہیں مِرے فردا کے سامنے

میں نے درود و نعت کو چھوڑا نہیں کبھی
میرا یہ ذوقِ خوش رہا دُنیا کے سامنے

نعتیں سبھی فرشتوں کو اپنی دِکھاؤں گا
فردِ عمل وہ رکھّیں گے جب لا کے سامنے

لکھتا ہے تُو کہ تیری طرح تھے بشر نبی ﷺ
کہ بات کوئی اِس طرح کی آ کے سامنے

پڑھتا ہُوں جا کے اپنی مَیں نعتیں کبھی کبھی
آقا ﷺ کے بیٹے حضرتِ داتا رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے

اپنے کو وہ سمجھتا رہا آسمان پر
محمودؔ جب تھا روضۂ آقا ﷺ کے سامنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے گا برائے حشر یہ امکان تقویت
مدحِ نبی ﷺ سے پائیں گے اَوسان تقویت

نعتِ نبی ﷺ درودِ پیمبر ﷺ شعار کر
پائے گی فکر اِس سے جِلا، جان تقویت

پڑھتا ہوں جتنی سیرتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
پاتا ہے میرا جذبۂ ایمان تقویت

ذوقِ اطاعتِ نبیٔ آخرُ الزماں ﷺ
پہنچائے گا ہمیں سرِ میزان تقویت

اُلفتِ رسولِ پاک ﷺ سے کرنا جو چاہیں گے
دیں گے اُنھیں حدیث اور قُرآن تقویت

جوں جوں بُلاوا طیبہ سے آتا رہا مجھے
پاتے رہے حضوری کے اَرمان تقویت

وہ ہے حضورِ پاک ﷺ پر ایمان بالیقیں
حاصل کرے گا جس سے کہ وِجدان تقویت

جو بھی فضیلت آقا و مولا ﷺ کی ہے، اُسے
دیتا ہے انبیاء علیہم السلام کا اِک پیمان تقویت

تکریمِ مصطفیٰ ﷺ میں نہ کرنا کمی کبھی
ایسے عمل سے پائے گا شیطان تقویت

امدادِ مصطفیٰ ﷺ پہ ہے جس شخص کو یقیں — دیتی ہے اُس کو رحمتِ رحمان تقویت
محمودؔ مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے روزِ حشر
حاصل کریں گے سارے مسلمان تقویت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں یوں رکھتا ہُوں طیبہ کو سفر کی اُمیّد — پُوری ہو جاتی ہے ایسے مِرے سر کی اُمیّد
نخلِ اُلفت کو جو آنکھوں کا دِیا ہے پانی — فضلِ سرکار ﷺ سے مجھ کو ہے ثمر کی اُمیّد
شہرِ سرکار ﷺ سے آئے گا سحابِ سرور ﷺ — یوں بر آئے گی مِرے دیدۂ تر کی اُمیّد
میں جو درخواست گزاری پہ یقیں رکھتا ہوں — کیوں نہ ہو مجھ کو حضوری کی خبر کی اُمیّد
کیا پتا، میری دُعا میرے نبی ﷺ تک پہنچے — یوں بظاہر تو نہیں کوئی اثر کی اُمیّد
نُورِ اَلطافِ پیمبر ﷺ کی ثنا کے باعِث — شبِ دیجور میں ہوتی ہے سَحر کی اُمیّد
پایا سرمایہ جو سرکار ﷺ کی مدّاحی کا — ہم نے رکھی ہی نہیں مال کی، زر کی اُمیّد
جمِیں ذرّاتِ مدینہ پہ نگاہیں یکدم — جاگی جس وقت مِرے دِل میں گھر کی اُمیّد
ہو ہی جائے گا وہ روضے پہ نبی ﷺ کے قُرباں — نظر آتی ہے مجھے رُوئے قمر کی اُمیّد
مطمئن رکھے گی محمودؔ سرِ حشر مجھے
اپنے آقا ﷺ کی فقط ایک نظر کی اُمیّد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی پوچھے گا اِخلاص کی مثالوں کو — تو لانا سامنے تم نعت کے حوالوں کو
اگر طہارتِ فکر و نظر کی خواہش ہو — تو سُوئے شہرِ نبی ﷺ بھیجنا خیالوں کو
مجھے درودِ رسولِ کریم ﷺ آتا تھا — بُھگت لیا ہے نکیرین کے سوالوں کو
مِرے نبی ﷺ کی نگاہِ کرم نے بخشا ہے — وقار بے زروں کو، بیکسوں کو، کالوں کو
نبی ﷺ کے شہر کو جانے کی تم کرو کوشش — جو دیکھنا ہو کبھی دائمی اُجالوں کو
منارِ نُورِ پیمبر ﷺ پہ جب نظر ٹھہری — تو گویا اوڑھ لیا روشنی کے ہالوں کو

حضور ﷺ صبر کے بدلے بُلائیں گے طیبہ
جو روک رکھو گے آہوں کو اور نالوں کو

لحد میں، حشر میں۔ ہر سطح پر مِلی عزت
مدیحِ سرورِ کونین ﷺ کے مقالوں کو

کوئی بھی نسل سے اور رنگ سے نہیں 'اکرم'
اشیر باد نبی ﷺ کی ہے خوش خصالوں کو

نبی ﷺ کے اُمتی ہو، مت لڑو تم آپس میں
سمجھ لیا کرو نا، دشمنوں کی چالوں کو

یہاں وہاں کے لیے لُطفِ مصطفیٰ ﷺ سے مِلیں
نویدیں رب کی طرف سے درود والوں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو "مَنْ رَّانِیْ" کی ہے، وہ صُورت پتا نہیں
کیا ہے حبیبِ رب ﷺ کی حقیقت، پتا نہیں

ہم تو وہ جانتے ہیں جو سرکار ﷺ نے کہا
کیا ہے شریعت، کیا ہے طریقت۔ پتا نہیں

باقاعدہ گزارشِ اَحوال کیا کروں
کیا مصطفیٰ ﷺ کو میری ضرورت پتا نہیں

پڑھتا ہوں میں درود نبی ﷺ پر جھکا کے سر
کیا میرے رب کو میری یہ عادت پتا نہیں

دِل اور زباں ثنائے پیمبر ﷺ میں ہیں مگن
سر اُڑ گیا ہے یا ہے سلامت، پتا نہیں

ہم کو رِہائی آقا ﷺ کے تیور دِلائیں گے
ہو گا مُرافعہ کہ ضمانت، پتا نہیں

دُنیا میں آئے چودہ سو اَسّی برس ہُوئے
دَراصل اُن ﷺ کی کب ہوئی خِلقت، پتا نہیں

میں نے صِرف دیکھا تھا روضہ حضور ﷺ کا
کیسے بڑھی تھی میری بصارت پتا نہیں

خوشیاں بکھیرتا ہے یہ احساس قلب میں
ہو گی لحد میں کیسے زیارت پتا نہیں

اِک کیفیت میں نعتیں کہے جا رہا ہوں مَیں
لائے گی رنگ کیا یہ عقیدت، پتا نہیں

آقا ﷺ کو ذاتِ حق کی زیارت کا ہے شرف
اور ہم کو اپنی ذات کی بابت پتا نہیں

اِسرا کے واقعے کی نظر آئے لَم کیسے
قوسین اور دَنَا کی جو قُربت پتا نہیں

اَقصیٰ کی رات کے نہیں اَحوال یاد کیا؟
کی انبیاء علیہم السلام کی کِس نے قیادت، پتا نہیں!

توقیر و عزّت آقا ﷺ کی کرنی ہے لازمی
کیا خالقِ جہاں کی ہدایت پتا نہیں؟

ہم ضِمنِ نعت میں ہُوئے ہر شے سے بے نیاز
کتنا صلہ ہے ، کتنی ہے اُجرت، پتا نہیں

بس اِک توقّع ہے کہ نگاہِ نبی ﷺ پڑے — اعمال پر بنے گی کیا دُرگت، پتا نہیں

محمودؔ اتنا علم ہے، شُنوائی ہو گئی
پیش حضور ﷺ جذبوں کی حالت پتا نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا نالہ تھا جو اثر لایا — لُطفِ سرکار ﷺ کو میں گھر لایا
اِلتفاتِ حضور ﷺ پایا ہے — باغِ احساں یہ ثمر لایا
یادِ سرور ﷺ میں دِل مِرا بھیگا — اور صدف آنکھ کا، گُہر لایا
آخرش میں پہنچ گیا طیبہ — ربُ العزت اُمیّد بر لایا
کیا ملاقات کی رہیں جُزئیات — کون معراج کی خبر لایا
پایا جس نے اشارۂ اَبرو — حرفِ خواہش زبان پر لایا
نعت کا حق ادا کِیا اُس نے — جو کوئی حرف معتبر لایا

اُن ﷺ کے پاؤں کی سمت سے اُبھرا
مہر اِس طرح سے سحر لایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائے گی مصطفیٰ ﷺ سے وفا جاہ و منزلت — ہے طاعتِ نبی ﷺ کی جزا جاہ و منزلت
دَائم رہا ہے جس کی زباں پر درودِ پاک — اُس فرد کو مِلے گی سَدا جاہ و منزلت
حاصل جو اِتباعِ حبیبِ خُدا ﷺ میں ہو — وہ ہر وقار سے ہے سِوا جاہ و منزلت
دریوزہ گر وہ صرف اگر ہوں حضور ﷺ کے — پائیں گے ایسے سارے گدا جاہ و منزلت
اس کے حبیبِ پاک کی کرتا ہے جو ثنا — اُس کو عطا کرے گا خُدا جاہ و منزلت
ذکرِ حبیبِ حق ﷺ میں اگر تر زباں رہے — پاؤ گے تم بطورِ صلہ جاہ و منزلت
جنّت اگر بقیعِ مُقدس کی پا سکو — پا لو گے تم بوجہِ قضا جاہ و منزلت
وہ تو نہ چھِن سکے گی بروزِ نُشور بھی — فرمائی جو نبی ﷺ نے عطا جاہ و منزلت

طیبہ میں جو پہنچ گیا اور باادب رہا — اُس کو بفضلِ رب ہے بجا جاہ و منزلت
تکریم مصطفیٰ ﷺ میں اگر نامور نہیں
محمودؔ پائے کیسے بھلا جاہ و منزلت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ ذی جاہ اے شاہِ اُمم ﷺ لُطف و کرم! — کیجیے لُطف و کرم، لُطف و کرم، لُطف و کرم!
زندگی سرکار ﷺ ناآسُودگی کا ہے نشاں — زندگی میں چاہیے ہر ہر قدم لُطف و کرم
میں نہ کیوں مشغولِ مدحِ سرورِ عالم ﷺ رہوں — ہیں عطا فرمودۂ آقا ﷺ نِعَم لُطف و کرم
بھیجئے سرکار ﷺ اِس پر اپنا ابرِ اِلتفات — مانگتی ہے آپ ﷺ سے یہ چشمِ نم لُطف و کرم
ہے حضور ﷺ اپنے لبوں پر گُفتگوئے اِلتفات — لکھتا رہتا ہے بہ ہر لحظہ قلم لُطف و کرم
آپ ﷺ کی اُمت پہ آئی ہے بلائے اِبتلا — چاہیے سرکار ﷺ خالق کی قسم، لُطف و کرم
ہے رُخِ محمودؔ آقا ﷺ آپ کے دَر کی طرف
بلدۂ لاہور سے ہو تا حرم لُطف و کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے دِل میں پیار کا احساس پیدا کر لیا — اُس نے گویا رحمتِ آقا ﷺ سے سودا کر لیا
جا کے دُنیا سے شبِ اِسرا مرے سرکار ﷺ نے — دورہ عرش و کرسی و جنّت کا خفیہ کر لیا
لامکاں سے تب حبیبِ کبریا ﷺ واپس مڑے — بخششِ اُمّت کا جب خالق نے وَعدہ کر لیا
پیشتر اِس کے کہ دِل جھک جاتا روضے کی طرف — دیکھ لو، اپنی نگاہوں نے تو سجدہ کر لیا
عالمِ بالا میں یوں محفوظ رکھّا تھا اِسے — عاصیوں پر حشر میں سرور ﷺ نے سایہ کر لیا
پھر سے مِل جائے گا طیبہ میں حضوری کا شرف — پھر سے شوقِ دید کا گر تم نے اِحیا کر لیا
رکھ کے مصروف اپنے کو دُنیا میں نعتِ پاک میں
ہم نے محمودؔ اہتمامِ حُسنِ عقبیٰ کر لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو آقا ﷺ کے رخِ زیبا نے اپنا کر لیا — رب کو اُس سرکار ﷺ کے شیدا نے اپنا کر لیا
اپنے اَخلاقِ دلآویز و اثر انگیز سے — دشمنوں کو بھی مِرے آقا ﷺ نے اپنا کر لیا
نامور جو ہو نہ پائے اُلفتِ سرکار ﷺ میں — وہ ہیں وہ بندے جنھیں دُنیا نے اپنا کر لیا
خواب میں سرکار ﷺ کی جس کو زیارت ہو گئی — اُس کو ایسے دلنشیں رؤیا نے اپنا کر لیا
فتحِ مکہ پہ معافی مِل گئی کُفّار کو — اُن کو لُطفِ آقا و مولا ﷺ نے اپنا کر لیا
خادمِ سرکار ﷺ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چاہا جدھر — رُخ اُسی وقت اُس طرف دریا نے اپنا کر لیا

خاک اوڑھے گا اُسی شہرِ بقا آثار کی
جب کبھی محمودؔ کو طیبہ نے اپنا کر لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

با چشمِ تر جو حرفِ ثناگر ہیں باوضو — قسمت کے لفظ سب سَرِ محضر ہیں باوضو
وہ جن پہ مصطفیٰ ﷺ کا کرم مُرتسم ہوا — چشمانِ عاشقانِ پیمبر ﷺ ہیں باوضو
پڑھ کر درود پہنچا ہوں مسجد صلوٰۃ کو — یوں روح و جاں جَسَد کے برابر ہیں باوضو
چل کر گیا ہے بزم تک، ہاتھوں میں نعت ہے — یوں دَست و پائے مردِ سخنور ہیں باوضو
فضلِ نبی ﷺ سے گرمی مُبدَّل بہ بَرد ہے — عارِض اگر ترے سرِ محشر ہیں باوضو
دِل سے جو راہِ طاعتِ سرکار ﷺ پر چلے — رَہرو بھی باوضو ہیں، جو رہبر ہیں باوضو
باتیں جو کر رہے ہیں پیمبر ﷺ کے عشق کی — کیا نعت خوانِ صاحبِ کوثر ﷺ ہیں باوضو؟

یہ ہے کرم خُدا کا کہ محمودؔ آپ ﷺ کی
آنکھیں بیادِ شہرِ پیمبر ﷺ ہیں باوضو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا سے ہے انوکھا آقا ﷺ کا سبز گُنبد — دستار کی طرح کا آقا ﷺ کا سبز گُنبد
کیا پوچھتے ہو، دِل نے کیا کیا نہیں تھا چاہا — پہلے پہل جو دیکھا آقا ﷺ کا سبز گُنبد
رکھتا ہے اپنے اندر عرشِ عُلا کی خبریں — طیبہ میں جلوہ آرا آقا ﷺ کا سبز گُنبد

تعمیر تو مکاں کی صُورت میں ہے ولیکن — ہے لامکاں کا نقشہ آقا ﷺ کا سبز گُنبد
دِل میں طمانیت کی اِک لہر ہے اُترتی — جب دیکھتا ہے بندہ آقا ﷺ کا سبز گُنبد
لب پر درود کیسے پہلی نظر نہ لائے — ہے صورت "رَفَعْنَا" آقا ﷺ کا سبز گُنبد
حُسنِ بہشت جتنا سبزے کی شکل میں ہے — وہ اِس زمیں پہ ٹھہرا آقا ﷺ کا سبز گُنبد
جو ہے وسیع منظر، جو ہے محیطِ عالَم — وہ آنکھ میں سمایا آقا ﷺ کا سبز گُنبد
آلائشوں میں دُنیا کی لاکھ حِدّتیں ہوں — ٹھنڈک کا ہے اشارہ آقا ﷺ کا سبز گُنبد
گُنبد تو سبز دُنیا میں اور بھی بہت ہیں — سب سے ہے پر اَچھوتا آقا ﷺ کا سبز گُنبد

محمودؔ کی دُعا ہے اِک ایک اہلِ دیں کو
دِکھلائے حق تعالیٰ آقا ﷺ کا سبز گُنبد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پہ طیبہ میں رہی لُطف کی صُورت کیا کیا — رنگ لاتے رہے جذباتِ عقیدت کیا کیا
میرے آقا ﷺ کی احادیث سے جینا سیکھو — اُن ﷺ کے ہر قول میں پوشیدہ ہے حکمت کیا کیا
برتا اِغماض اگر حکمِ نبی ﷺ سے تُو نے — تیری قسمت میں لکھی جائے گی آفت کیا کیا
آ گیا جن کو تصوّر میں مدینے جانا — پائی جلوت میں بھی اُن لوگوں نے خلوت کیا کیا
حق ادا ہونا بہرحال بڑا مشکل ہے — یوں تو لکھی گئی سرکار ﷺ کی مِدحت کیا کیا
سن نواسی(۸۹) میں مدینے میں ہُوا تھا حاضر — پہلے تو دِل نے میں پنپتی رہی حسرت کیا کیا
وہ تو میزاں کے فرشتوں کو نبی ﷺ نے روکا — بات اعمال کی ہوتی تو بناتی دُرگت کیا کیا
جو کِسی بیکس و نادار کا ٹھہرا یاور — میرے آقا ﷺ کی ہُوئی اُس پہ عنایت کیا کیا
بارشِ لُطفِ پیمبر ﷺ جو کرم گُستر تھی — پہنچے طیبہ تو معاونِ ہُوئی رِقّت کیا کیا
نعت خوانی کی محافل میں دِکھاوا دیکھو — دیکھو لگتی ہُوئی جذبات کی قیمت کیا کیا
راہِ سرکار ﷺ سے ہٹنے کا نتیجہ دیکھو — آج مِلّت سے مُعانق ہُوئی ذلّت کیا کیا

سایہ محمودؔ کو تھا "صلِّ علٰی" کا حاصِل
یوں تو تھی حِدّتِ خورشیدِ قیامت کیا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب انبیاء علیہم السلام سے آپ ﷺ کا ہے مرتبہ سِوا
آقا ﷺ کا اُن سبھوں سے ہے ہر معجزہ سِوا

ہر بات سے بروزِ جزا پیشِ کبریا
ہے حرفِ نعت کی تو یقیناً بہا سِوا

سرکار ﷺ کی حیاتِ مقدّس میں دیکھ لو
بڑھ کر ہے سب سے فقر تو سب سے غِنا سِوا

مانگا جنھوں نے واسطہ دے کر حضور ﷺ کا
رب نے ضرورتوں سے بھی اُن کو دِیا سِوا

اِتنا تو مجھ غبی کو بھی آتا ہی ہے حساب
میری خطاؤں سے ہے نبی ﷺ کی عطا سِوا

ذکرِ نبی ﷺ کا دُنیا میں بھی پاؤ گے صلہ
لیکن مِلے گی روزِ قیامت جزا سِوا

یہ کیا طلَب رَسد کی نئی صورتیں نہیں
مانگا جو کچھ، حضور ﷺ نے اُس سے دِیا سِوا

کہتا نہیں ہُوں جھوٹ، اور سچ ہے تو ہے یہی
رب سے بھی کر رہا ہوں نبی ﷺ کی ثنا سِوا

مکّہ میں پائی جتنی سعادت، وہ کم نہ تھی
طیبہ گئے تو رب کا کرم ہو گیا سِوا

روشن نجوم و شمس و قمر ہیں بہت مگر
ہے ذرۂ مدینہ کی اِن سے ضیا سِوا

جتنا جھکا تو صُفّہ و قدمینِ پاک ﷺ میں
سر کو مُواجھہ میں تو اِس سے جھکا سِوا

آقا ﷺ جہاں ہیں وہ جگہ افضل ہے عرش سے
تختِ شہی سے آپ ﷺ کا تھا بوریا سِوا

جب مطمئن ہُوں مدحِ رسولِ کریم ﷺ سے
میرے لبوں پہ کِس لیے ہو ذکرِ ماسِوا

محمودؔ نعت سُنتے اور لکھتے رہا کرو
یوں ہو گی حِسِّ لامِسہ و سامعہ سِوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ سے اُٹھیں ہَوائیں تو ٹھیک ہے
لاہور کی طرف کو جو آئیں تو ٹھیک ہے

"صلِّ علٰی" ہر اِک کو پڑھائیں تو ٹھیک ہے
اِس راستے پہ سب کو چلائیں تو ٹھیک ہے

اپنائیں کبریا کی رَوِش کو بہ طِیبِ دِل
سرکار ﷺ کی جو مانیں رِضائیں تو ٹھیک ہے

قُدسی سُنیں تو جھومیں وُفورِ سرُور میں
ہم نعت میں یوں دُھومیں مچائیں تو ٹھیک ہے

کندہ ہوں اِس پہ طاعتِ سرکار ﷺ کے نقوش
یوں لوحِ قلب کو جو سجائیں تو ٹھیک ہے

چھوڑیں گناہ و جرم و خطا، اور چلیں حجاز
اڑچن کو راستے کی، ہٹائیں تو ٹھیک ہے

ماتھے پہ مٹّی شہرِ خُدا کی ہو نُور زا
شہرِ نبی ﷺ سے دِل کو لگائیں تو ٹھیک ہے

آقا ﷺ توجّہ میری مُنعطِف کریں
چھٹ جائیں سر سے غم کی گھٹائیں تو ٹھیک ہے

دِل میں اُمنگ اُٹھے جو مدیحِ حضور ﷺ کی
قصرِ اَنا و فُخر کو ڈھائیں تو ٹھیک ہے

شہرِ نبی ﷺ کی راہ سے کعبے کا رُخ کرو
مانگو جو اِس طرح سے دُعائیں تو ٹھیک ہے

روزِ نُشور از رہِ لُطف و کرم حضور ﷺ
کر دیں معاف میری خطائیں تو ٹھیک ہے

فکرِ سُخن مِلے کہ عطا خُوش گلوئی ہو
نغمے جو نعتِ پاک کے گائیں تو ٹھیک ہے

محمودؔ جب دیارِ نبی ﷺ کی طرف کو آئیں
تحفے درودِ پاک کے لائیں تو ٹھیک ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طیبہ میں ہیں بے قرار اَن گنت
بے قرار اَن گنت، سوگوار اَن گنت

اُن ﷺ کی حُرمت کے ہیں پاسدار اَن گنت
کر چکے اپنی جانیں نثار اَن گنت

رحمتِ عالمیں کر کے سرکار ﷺ کو
لم یزل نے دیے اختیار اَن گنت

لاتُعد ہیں عنایات سرکار ﷺ کی
مرحمت کے ہیں اُمیدوار اَن گنت

نعت کی شکل میں عشقِ سرکار ﷺ کے
چھاپنے ہیں ہمیں اشتہار اَن گنت

بات جب ہے کہ راہِ نبی ﷺ پر چلیں
اپنے منہ سے ہیں طاعت گزار اَن گنت

کام تو صرف آئیں گے محبوبِ حق ﷺ
نام کے تو ہیں یوں غمگسار اَن گنت

لاکھوں خوش دیکھے طیبہ کو جاتے ہُوئے
اور قدمین میں اشکبار اَن گنت

اَن گنت حاضرِ شہرِ سرکار ﷺ ہیں
اور بیٹھے پۓ انتظار اَن گنت

ہم جو محشر میں بھی نعت پڑھتے رہے
اِردگرد اپنے ہوں گے حصار اَن گنت

جان دو حُرمتِ شاہِ کونین ﷺ پر — پاؤ اُسنادِ عِزّ و وقار اَن گنت
جو اطاعت گزارِ پیمبر ﷺ نہیں — پھر رہے ہیں یونہی بے مِہار اَن گنت
شہرِ سرکار ﷺ تک جو رَسا ہو گئے
ایسے محمودؔ ہیں ہوشیار اَن گنت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہتا ہے اگر کوئی سَحر سے پہلے — اُس کا دِل نُور سے بھر جاتا ہے گھر سے پہلے
خیر مَقدم کو مدینے میں فرشتے پائے — تُو درود آقا ﷺ پہ پڑھ لے جو سفر سے پہلے
مسجد و روضۂ سرور ﷺ پہ نظر پڑتے ہی — دِل ہُوا سجدہ کُناں چشم سے، سر سے پہلے
کامِ وِجدان و تخیُّل سے جو لو تو دیکھو — درِ سرکار دو عالم ﷺ کو نظر سے پہلے
زندگی میں جو عنایات نبی ﷺ نے کی ہیں — ذکر اُن کا جو کروں مَیں تو کدھر سے پہلے
لازماً پاؤ گے الطافِ نبی ﷺ کے موتی — نکلیں گوہر تو کئی دیدۂ تر سے پہلے
دیتے آئے ہیں سبھی اِن کی بشارت محمودؔ
انبیاء علیہم السلام جتنے ہُوئے خیرِ بشر ﷺ سے پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیائے آب و خاک میں جو آئے مصطفیٰ ﷺ — یہ رب کا فیصلہ تھا بہ منشائے مصطفیٰ ﷺ
ہو گا وہ قلب کیسے گزرگاہِ کبریا — جس میں پنپ سکی نہ تمنّائے مصطفیٰ ﷺ
اُس کے قدم ہیں اوجِ فلک پر ٹِکے ہُوئے — سر پر ہے جس کے نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ
اُن کا مقام اِس لیے سب سے بُلند ہے — اصحاب رضی اللہ عنہم دیکھتے تھے سراپا مصطفیٰ ﷺ
سب کائناتوں کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں — ہر کائنات یوں ہُوئی دُنیائے مصطفیٰ ﷺ
اعمال کا تو عِلم ہے لیکن یقین ہے — جنّت مِلے گی مجھ کو بہ ایمائے مصطفیٰ ﷺ
محمودؔ ان سے پہلے تھا قہرِ خُدا کا ساتھ
آئے تو ساتھ لُطفِ خُدا لائے مصطفیٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ درودِ پاک سے ہے اپنی آبرو — اِس واسطے کہ رب کا ہے یہ کام ہُو بہُو
میری نمازِ عشق ہو مقبولِ مصطفیٰ ﷺ — آنکھوں کو اُن ﷺ کی یاد کرائے اگر وضو
"مَا یَنْطِقُ" سے ربِ جہاں نے بتا دیا — مبنی بہ وحی کرتے تھے سرکار ﷺ گفتگو
شاہد حضورِ پاک ﷺ تھے، مشہور تھا خُدا — قصرِ دنٰا میں جب کہ تھے وہ دونوں روبرُو
اصحاب رضی اللہ عنہم سے جو پوچھ سکو تو یہ پوچھ لو — دیکھا اُنھوں نے کوئی پیمبر ﷺ سا خوبرو؟
جو حکمِ عدل لا کے نبی ﷺ نے ہمیں دِیا — تعمیل کے لیے ہے وہ اِرشادِ "اِعْدِلُوْا"
جس کا مظاہرہ کیا فاتح رسول ﷺ نے — ایسی کریم ہو نہیں سکتی کِسی کی خُو
نعتِ نبی ﷺ سے پائے گا خوشنودیٔ خُدا — ثابت قدم رہا اگر اِس راستے میں تُو
اِذنِ نبی پاک ﷺ سے بر آئے گی مِری — دفنِ بقیعِ طیبۂ اَقدس کی آرزو
بیع و شرٰی جب اِس کا یقیناً حرام ہے — کیوں بیچتے ہیں نعتِ پیمبر ﷺ کو خوش گلو
ناراض مصطفیٰ ﷺ نہ کیوں ہوں گے یزید سے — دشتِ بلا میں سبطِ نبی ﷺ کا بہا لہو

جن کے لبوں پہ کم رہی مداحیٔ نبی ﷺ
محمودؔ کی زباں پہ ہے اُن کے لیے "تُفو"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ سرکار ﷺ ہر عالم ﷺ ہے موضوعِ کلام — اور میرا دیدۂ پُرنم ہے موضوعِ کلام
بات ہر محفل میں ہوتی ہے مِری تخییل کی — شہرِ طیبہ کی طرف کو رم ہے موضوعِ کلام
جھنگ میں، کوہاٹ میں، سکھر میں، اور لاہور میں — دوریٔ شہرِ نبی ﷺ کا غم ہے موضوعِ کلام
آج ذکرِ آمدِ محبوبِ رب ﷺ دُنیا میں ہے — آج بہبودِ بنی آدم ہے موضوعِ کلام
کوچہ ہائے شہر میں یا مسجدِ سرکار ﷺ میں — ہر جگہ گردن کا میری خم ہے موضوعِ کلام
حدّتِ خورشیدِ محشر کا نہیں کوئی اثر — تو درودِ پاک کا پرچم ہے موضوعِ کلام

بے تعلّق طاعتِ سرور ﷺ سے جب محمودؔ ہیں
درد و غم سے رشتۂ محکم ہے موضوعِ کلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مِدحتِ حبیبِ خُدا ﷺ کیف آفریں
یہ کام دیتا کیوں نہ بھلا کیف آفریں

سیرت کی باتیں لُطف فزا و سرُور زا
اور ساتھ وِردِ ''صَلِّ علٰی'' کیف آفریں

مجھ کو قسم ہے دیدۂ تر کی مِرے، کہ ہے
آبِ مدینہ، آبِ بقا، کیف آفریں

اپنے ہر اُمّتی کو دِیا ہے حضور ﷺ نے
درسِ وفا و صِدق و صِفا کیف آفریں

ترویج ہو نظامِ پیمبر ﷺ کی مُلک میں
اِس بابِ میں ہے فہم و ذکا کیف آفریں

مکّہ کے سب پہاڑ ہیں یوں تو نظر فروز
ہیں بُوقُبَیس و ثَور و حِرا کیف آفریں

جو حُرمتِ نبی ﷺ کے تحفُّظ میں کٹ مَرا
اُس جاں نثار کی ہے اَدا کیف آفریں

محمودؔ میرے قلب پر کل شبِ بفضلِ حق
یادِ نبی ﷺ کا نقشہ جما کیف آفریں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اَلَم ہر دُکھ کا دَرماں دَاستاں دَر دَاستاں
ہیں مِرے آقا ﷺ کے احساں دَاستاں دَر دَاستاں

آمدِ سرکارِ ﷺ کا اعلان کرواتا رہا
انبیاء علیہم السلام کا ایک پیماں دَاستاں دَر دَاستاں

واقعاتِ سیرتِ سرور ﷺ بیاں کرتے رہو
سُننے والے ہوں گے حیراں دَاستاں دَر دَاستاں

زندگی لاہور اور طیبہ میں جائے گی گزر
گاہے گریاں، گاہے خنداں دَاستاں دَر دَاستاں

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کے ہیں بہت سے واقعے
کی گئی ہیں جانیں قُرباں دَاستاں دَر دَاستاں

پیروی جو کرنے والے ہیں رسول اللہ ﷺ کی
جابجا ہیں گرمِ جُولاں دَاستاں دَر دَاستاں

دیکھ کر محشر میں سرور ﷺ کو اُڑنچھو ہو گئے
جو مِرے لکھے تھے عصیاں دَاستاں دَر دَاستاں

تیس(۳۰) پاروں کی سبھی آیات پڑھ کر دیکھ لو
شانِ سرور ﷺ کے ہیں شایاں دَاستاں دَر دَاستاں

دَاستانیں کِس طرح عشقِ نبی ﷺ کی ہوں بیاں
دَاستانوں کے ہیں عنواں دَاستاں دَر دَاستاں

بڑھتا جاتا ہے بوجہِ دُوریٔ حکمِ نبی ﷺ
آج کے انساں کا بُحراں دَاستاں دَر دَاستاں

لکھ چکا ہوں آج سے پہلے بفضلِ مصطفٰی ﷺ
نعت کے اڑتیس(۳۸) دِیواں دَاستاں دَر دَاستاں

ذکرِ طیبہ میں بیاں محمودؔ کر لاہور سے
دَردِ دُوری، سوزِ ہجراں دَاستاں دَر دَاستاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ لائے شہرِ آقا ﷺ تک انا کِس کی مجال
اِتنا اِنسانوں میں کِس کا حوصلہ، کِس کی مجال

خود نبی ﷺ دیتے ہیں اذنِ حاضری، جس کو بھی دیں
خود سے کوئی جا سکے طیبہ، بھلا کِس کی مجال

رابطہ ممکن ہے رب سے صِرف آقا ﷺ کے طفیل
توڑ سکتا ہو خُدا کا ضابطہ، کِس کی مجال

اُلفت محبوبِ حق ﷺ کے وَاسطے کو چھوڑ کر
لے کوئی دینِ مُبیں کا راستہ، کِس کی مجال

ہے بقولِ مصطفیٰ ﷺ خلاقِ عالم لا شریک
پھر کہے محبوبِ خالق ﷺ کو خُدا، کِس کی مجال

تھے شبِ اِسرا رسولِ حق ﷺ امام و مُقتدا
اور کرتا انبیاء علیہم السلام کی اِقتدا، کِس کی مجال

بھیجتا ہے خود خُدائے پاک سرور ﷺ پر درود
پھر کہے اِس کام کو بھی ناروا، کِس کی مجال

بعثتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ جو مَنّ اللہ ہے
ہو نہ ممنون اُس کے اِس احسان کا، کِس کی مجال

اُن ﷺ کے فرمودات کی تعمیل میں سُستی کرے
اور نہ مانے اِن کو اَحکامِ خُدا، کِس کی مجال

بات منوانی ہو رب سے تو رسولِ پاک ﷺ کو
بالوضاحت دے نہ عرض اپنی بتا، کِس کی مجال

اُن کی مرضی کو نہ مانے مرضیٔ ربِّ جہاں
ہو پڑھا لکھا کوئی یا بے پڑھا، کِس کی مجال

چاہتا بھی ہو سحابِ لُطفِ محبوبِ خُدا ﷺ
اور نہ دے آنکھوں سے پانی کو بہا، کِس کی مجال

اِس سے تو خوشنودیِ محبوبِ رب ﷺ مطلوب ہے
مانگے کوئی اپنی نعتوں کا صلہ، کِس کی مجال!

جان پائے وہ حقیقت سرورِ کونین ﷺ کی
پارسا ہو کوئی یا نارپاسا، کِس کی مجال

واسطہ محمودؔ بندے کا نہ ہو سرکار ﷺ تک
اور ہو ربِّ دو عالم تک رَسا، کِس کی مجال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھانا چاہوں اپنی آبرو تو نعت کہتا ہوں
اُٹھے طیبہ کی دِل میں آرزو تو نعت کہتا ہوں

شمار آقا ﷺ کریں مجھ کو خطاب "یٰعبادِیَ" میں
اور آئے سامنے "لَاتَقنَطُوا" تو نعت کہتا ہوں

مِرے رقصِ مسرّت کی حقیقت ہے تو اتنی ہے
کوئی چھیڑے نبی ﷺ کی گفتگو تو نعت کہتا ہوں

کہیں دینِ رسولِ پاک ﷺ کے تذکارِ دلکش میں
کروں اِخلاص کی محسوس بُو تو نعت کہتا ہوں

نبی ﷺ سے اُلفتِ اَصحابِ کی کیفیّتیں پڑھ کر
محبّت چھائے میرے چار سُو تو نعت کہتا ہوں

مِرے افکار پر ہو سیرتِ سرکار ﷺ کا جلوہ
ہو تصویرِ مدینہ روبرُو تو نعت کہتا ہوں

رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی تحقیق و تفحّص میں
جو دِل ہو جائے گرمِ جستجو تو نعت کہتا ہوں

خوشی مِلتی ہے اُس بدبخت کو تکلیف دینے میں
کوئی دیکھوں جو آقا ﷺ کا عدو تو نعت کہتا ہوں

کِسی کی بات میں ہو ''راج پالیت'' ذرا سی بھی
جو اِس سے کھول اُٹھتا ہے لہو تو نعت کہتا ہوں

سحابِ اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ جب گھر کے آ جائے
''کریں جذبے جو اشکوں سے وضو تو نعت کہتا ہوں''

اثر معدوم ہو جائے اگر محمودؔ عصیاں کا
جو چاک قلب ہو جائے رَفو تو نعت کہتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَن گِنت رکھتا تھا اِسرا میں ''دنا'' تابانیاں
تھیں وہاں پر آئنہ در آئنہ تابانیاں

رحمت و رَافت کی صُورت میں، قسم اللہ کی
دے رہے ہیں ہر جہاں کو مصطفیٰ ﷺ تابانیاں

یہ طلب کا اور رَسَد کا واسطہ طیبہ سے ہے
اِدّعا اُس کا، ہمارا مُدّعا تابانیاں

اب نبی کوئی جہاں میں آ نہیں سکتا کبھی
نُورِ سرور ﷺ کی ہیں تا روزِ جزا تابانیاں

اس میں روشن ہیں فلاح و فوزِ اِنساں کے چراغ
جو بکھیرے مصطفیٰ ﷺ کا نقشِ پا تابانیاں

ہیں صحابہؓ، تابعینؒ اور اولیاءؒ کی شکل میں
نُورِ محبوبِ خُدا ﷺ کا سلسلہ تابانیاں

ظلمتِ عالم میں نُور اَفزا ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
ہیں اندھیروں میں ہمارا آسرا تابانیاں

مومنوں کے دِل کی تہ سے یہ نکلتی ہے دُعا
یا خدا! ہم کو مدینے کی دِکھا تابانیاں

شہرِ خلاقِ جہاں میں بھی نہ کم تھی روشنی
مسکنِ سرکار ﷺ نے دی ہیں بڑھا تابانیاں

سیرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ سے جلوہ ریز ہیں
دلپذیر و دلنشین و دلکُشا تابانیاں

کیا نظر آتی نہیں ہیں تجھ کو اپنی روح میں
زائرِ شہرِ نبی الانبیاء! ﷺ تابانیاں

میں کہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ کے وِرد میں مشغول ہوں — کیوں نہ ہوں گی قلبِ احقر کو عطا تابانیاں
نُورِ حق سے جب مِلا محمودؔ نُورِ مصطفیٰ ﷺ
تھیں وہاں رَمز آشنا، وَصل آشنا تابانیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باطنی سورج کی ہیں جو معنوی تابانیاں
ہیں وہ حبِّ سرورِ کونین ﷺ کی تابانیاں

دیکھتے ہیں لوگ یوں تو اور بھی تابانیاں
خاکِ طیبہ کی مگر ہیں قُدرتی تابانیاں

ماند پڑ جائے گی حِدّت حشر کے خورشید کی
دیکھ کر مِہرِ شفاعت کی سخی تابانیاں

جلوہ ہائے مصطفیٰ ﷺ مرکز سے مِلنے کو گئے
نُور زا اِسرا کی شب تھیں باہمی تابانیاں

اور ہر اِک روشنی پھرتی ہے اُس کے اِردگرد
سیرتِ سرکار ﷺ میں ہیں مرکزی تابانیاں

آخر "اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ" میں آ گئیں
آخری پیغامِ رب کی آخری تابانیاں

نقشِ پائے سرورِ عالم ﷺ میں پا سکتے ہیں لوگ
نُورِ ماہ و کہکشاں و نجم سی تابانیاں

اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دِل جس سے روشن ہو گئے
ہیں وہ عرفانِ رسول اللہ ﷺ کی تابانیاں

حِرزِ جاں کر لے درودِ سرور و سرکار ﷺ کو
چاہتا ہے صبح و شب جو تیرا جی تابانیاں

بخشی تہذیب و تمدّن کو عجب تابندگی
ایسی رکھتی ہے نبی ﷺ کی زندگی تابانیاں

منبع و مصدر ہے اُن کا ذاتِ محبوبِ خُدا ﷺ
اَن کہی تابانیاں ہوں یا کہی تابانیاں

دیکھ کر آقا ﷺ کا روضہ جب نظر دُھندلا گئی
ہو گئیں کچھ اور واضح شبنمی تابانیاں

بن گئے اصحاب رضی اللہ عنہم آقا کے، ہدایت کے نجوم
ماہِ طیبہ کی جو دیکھیں واقعی تابانیاں

وِردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ کی ہیں اثر انگیزیاں
رکھتا ہے محمودؔ قلبِ آدمی تابانیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کی میہماں تابانیاں — تھیں رَسا تا لامکاں تابانیاں
سارے عالم کو دَرخشاں کر گئیں — ماہِ طیبہ کی جواں تابانیاں

نُورِ سرورِ ﷺ میں ضیا افگن رہیں   نُورِ حق کی ترجماں تابانیاں
دیکھ لو، ہیں سیرتِ سرکار ﷺ کی   از زمیں تا آسماں تابانیاں
ہر قدم طیبہ میں ہیں بکھری ہُوئی   شاد کام و شادماں تابانیاں
ہیں احادیثِ رسولِ پاک ﷺ میں   بے حساب و بیکراں تابانیاں
تھیں شبِ معراج از صحنِ حرم   تا بہ حدِّ لامکاں تابانیاں
جگمگاتی ہیں منارِ نُور میں   رشکِ ماہ و کہکشاں تابانیاں
آ گئیں اسمِ نبی ﷺ سے قلب میں   جانِ جاں، جانِ جہاں تابانیاں
ایک جا تھیں دو شبِ معراج میں   ماورائے ہر زماں تابانیاں
ذرۂ طیبہ پہ قُرباں ہو گئیں   سب نہاں، ساری عیاں تابانیاں

کر رہا ہوں ذکرِ نُورِ مصطفٰے ﷺ
ہو گئی ہیں مہرباں تابانیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے رہے ہیں سرورِ دیں ﷺ سجدہ ریزیاں   ہیں سُنتِ نبی ﷺ کی امیں سجدہ ریزیاں
کرتی نہ تھی نبی ﷺ کو جبیں سجدہ ریزیاں   لیکن اُنھی کو دِل کی رہیں سجدہ ریزیاں
رب کے حضور حکمِ نبی ﷺ پر اَدا ہوئیں   دِلوا گئی ہیں حُسنِ یقیں سجدہ ریزیاں
جب بھی خیال آیا پیمبر ﷺ کے لُطف کا   فِی الفور میں نے کی ہیں وہیں سجدہ ریزیاں
اُمیّد پر کہ آئیں گے اِک شب نبی ﷺ یہاں   کرتے رہے ہیں چرخ نشیں سجدہ ریزیاں
پہنچائیں گی بقیع کی مٹّی میں لازماً   بے فائدہ بھی کیا کبھی تھیں سجدہ ریزیاں

سر تو نہیں، نگاہیں درِ شاہ ﷺ پر رہیں
محمودؔ اِس طرح سے ہُوئیں سجدہ ریزیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرِ طیبہ میں کچھ ایسی پائی ہیں بے چینیاں   چشم و قلب و روح تک پرچھائی ہیں بے چینیاں

چین ملتا ہے درودِ سرورِ کونین ﷺ میں
بدنصیب اشخاص کی شیدائی ہیں بے چینیاں

جو نہ چلنے دیں رَسولِ پاک ﷺ کے اَحکام پر
وجہِ ذلّت، باعثِ رَسوائی ہیں بے چینیاں

سیرتِ سرکار ﷺ سے دُوری مسلمانوں میں ہے
اِس طرح سے صَرفِ خود آرائی ہیں بے چینیاں

دُور اپنے نام لیواؤں سے آقا ﷺ! کیجیے
آج امریکا نے جو پھیلائی ہے بے چینیاں

مانتے ہیں یہ ''ہدایات'' نصاریٰ و یہود
مومنوں نے اِس طرح اَپنائی ہیں بے چینیاں

کیوں کہوں محمودؔ کم نعتِ رسولِ محترم ﷺ
کیا کِسی بندے کو دِل سے بھائی ہیں بے چینیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے جو پیمبر ﷺ کا، وہ رب کا ہو نہیں سکتا
قسم خلاقِ ہر عالم کی ایسا ہو نہیں سکتا

حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ﷺ کے بعد، محشر تک
نبُوّت کا کوئی دعویٰ بھی سچّا ہو نہیں سکتا

مُسلّم یہ حقیقت ہے، نہیں ہے فلسفہ کوئی
سراپا نُور ہو جو، اُس کا سایہ ہو نہیں سکتا

عمل ''سِیرُوا'' یہ جو کرتا ہے اُس سے پوچھ لو، لوگو!
سِوا طیبہ کے، دِل پر نقش نقشہ ہو نہیں سکتا

مِرے دِل کو جو جھکنے سے کوئی روکے تو میں جانوں
یہ سچ ہے مصطفیٰ ﷺ کو سر کا سجدہ ہو نہیں سکتا

ادا ہو حق حبیبِ کبریا ﷺ کی نعت و مِدحت کا
ہُوا ہے آج تک ایسا، نہ ہو گا۔ ہو نہیں سکتا

جو پہلے نعت کے اشعار میں کچھ کہہ نہیں لیتا
تو کوئی شعرِ حمدِ حق تعالیٰ ہو نہیں سکتا

بہت ہو اِتّقا، لیکن نبی ﷺ سے پیار کم کم ہو
جو ایسا ہو تو پھر رِضواں سے سودا ہو نہیں سکتا

سِوا میرے حبیبِ رب ﷺ کے یا اُن کے غُلاموں کے
تری کشتی کا تو کوئی کِھویّا ہو نہیں سکتا

کہا جائے بُرا ہر دُوسرے مسلک کو مسجد سے
مِرے سرکارِ والا ﷺ کا یہ منشا ہو نہیں سکتا

وہ عاصی ہیں مگر ذکرِ نبی ﷺ پر سر جھکاتے ہیں
'' بُرا اُن کو کہوں مَیں، مجھ سے ایسا ہو نہیں سکتا''

ادا محمودؔ حقِّ نعت کر سکتا نہیں کوئی
کِسی بندے کا اِس بارے میں دعویٰ ہو نہیں سکتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زماں سے آگے ہے اور لازماں سے آگے ہے
”مقامِ سرورِ کُل لامکاں سے آگے ہے“

جو دَست بستہ کھڑا ہے نبی ﷺ کے دَر پہ خموش
قسم خُدا کی وہ رطبُ اللّساں سے آگے ہے

نمازِ اقصیٰ میں حورانِ خُلد نے دیکھا
جگہ نبی ﷺ کی صفِ مُرسلاں علیہ السلام سے آگے ہے

حضور ﷺ سُنتے ہیں فریاد پہلے آنسو کی
کہ عرض آنکھ کی، حرفِ زباں سے آگے ہے

جسے حضور ﷺ کی اُلفت مِلی ہے، وہ بندہ
حسابِ سُود سے، خوفِ زیاں سے آگے ہے

درودِ سرورِ کونین ﷺ میں مگن رہنا
سکونِ قلب سے، تسکینِ جاں سے آگے ہے

جو ذرہ مَس ہُوا نعلِ رسولِ اکرم ﷺ سے
نجوم و مہر و مَہ و کہکشاں سے آگے ہے

جلا دِیا ہے مجھے دُوریٔ مدینہ نے
یہ آگ وہ ہے جو برقِ تپاں سے آگے ہے

نہ پوچھ ہجرِ مدینہ میں حالِ قلبِ حزیں
کہ دَجلہ آنکھ کا، جُوئے رَواں سے آگے ہے

چلا بہشت کو وہ ایسی شان و شوکت سے
پَرا ملائکہ کا مدح خواں سے آگے ہے

معاملہ ہو اگر قُربِ ذاتِ خالق کا
کوئی نہیں جو شہِ اِنس و جاں ﷺ سے آگے ہے

ہو جس سے اُنسِ رسولِ کریم ﷺ مُترشّح
وہ لفظ موجۂ نکہت رساں سے آگے ہے

ہمیں سکھایا ہے عُشّاقِ سرورِ دیں ﷺ نے
کہ حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ جاں سے آگے ہے

خُدا کو مانے کوئی، اور نفورِ نعت رہے
معمّا یہ ہے جو ہر چیستاں سے آگے ہے

پہن رکھا ہے جو کپڑا نبی ﷺ کے خادِم نے
وہ موٹا جھوٹا ہے، پر پرنیاں سے آگے ہے

تو اِس یقین کے ہمراہ حاضری دینا
بہارِ قُبّہ بہارِ جناں سے آگے ہے

اُوَیس رضی اللہ عنہ آتے ہیں ہم کو نظر یہ کہتے ہوئے
جہانِ عشقِ نبی ﷺ ہر جہاں سے آگے ہے

نبی ﷺ کے عشق کی دولت لیے ہوئے بندہ
خرامِ ناز میں سیّارگاں سے آگے ہے

حضور ﷺ! آپ کی اُمّت مدد کی طلب ہے
کہ اِس کا حالِ سرشتِ فغاں سے آگے ہے

نبی ﷺ کی نعت میں محمودؔ اشکبار ہوا
کہ حرفِ اشکِ عقیدت بیاں سے آگے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنّت میں بھی ہو گی مجھے یاد خُوشبوؤ — شہرِ نبی ﷺ سے آئی چمن زاد خُوشبوؤ
دل کو مرے لطیف بہ لُطفِ نبی ﷺ کرو — ہر لوث سے مُبرّا و آزاد خُوشبوؤ
آ آ در آؤ روح میں میری، حجاز سے — اِخلاص کی ایثار کی بنیاد خُوشبوؤ
آباد میرے قصرِ دل و جاں کو بھی کرو — ہر گوشۂ مدینہ میں آباد خُوشبوؤ
عنبر میں دو بسا کے قبالے بہشت کے — شہرِ نبی ﷺ کی حاملِ اَسناد خُوشبوؤ
تقلید کی عبارتیں تقدیر میں لکھو — اے سیرتِ رسول ﷺ کی روداد خُوشبوؤ
باغِ سکوں ممالکِ اسلام کو بناؤ — شہرِ حضور ﷺ کی کرم ایجاد خُوشبوؤ

محمودؔ کے لبوں پہ رکھو پھول نعت کے
دلشاد کرنے والیو، دلشاد خُوشبوؤ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی کا وِرد کر پیہم — وظیفہ یہ رہا ہے دافعِ شرّ و ضرر پیہم
سفر اِن کا ازل سے تا ابد ہے اِس لیے جاری — طوافِ روضۂ اَقدس میں ہیں شمس و قمر پیہم
اُخوت کا تصوّر یہ دیا ہے ہم کو آقا ﷺ نے — مسلماں ہیں تو آپس میں رہیں شیر و شکر پیہم
اُنھیں ملتے ہیں موتی عشق کے بحرِ مسرّت سے — جو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں رکھیں اپنی چشمِ تر پیہم
بقولِ اقبالؒ کے، ہم عبد ہیں اور عبدہٗ آقا ﷺ — کہ ہم ہیں منتظرِ پیہم، نبی ﷺ ہیں منتظر پیہم
زبانِ حال سے کہتا ہے رنگِ کعبۂ خالق — کہ قُبّۂ سرورِ عالم ﷺ کا ہے شاداب تر پیہم
فَقَط یہ شرط ہے، ہم لوگ اِس زُمرے میں آ جائیں — مُسلّم ہے نبی ﷺ کے خادموں کا کرّ و فر پیہم
ہے خوشنودی خُدا کی اِتباعِ آقا و مولا ﷺ — مطیعِ سرورِ کونین ﷺ ہیں نیکو سیَر پیہم
اگر ظلماتِ عُدوان و معاصی سے نہ ہو ناتا — معاوِن ہو گی اَلطافِ پیمبر ﷺ کی سَحر پیہم
زمانے بھر کی کوئی چیز کیا مخفی رہے اُن سے — ٹکی رہتی ہے جن لوگوں کی روضے پہ نظر پیہم
جو میرا قلب محبوبِ خُدائے کُل ﷺ کا ذاکر ہے — تصوّر کی نگاہوں میں ہے اُن کی رہگزر پیہم
میرے انیس[19] سابق سال یہ تصدیق کرتے ہیں — مدینے کی طرف کرتا رہا ہوں میں سفر پیہم

اگر محمودؔ یہ تعمیلِ احکامِ نبی ﷺ کر لیں
تو پا سکتے ہیں اُن ﷺ کے اُمتی فتح و ظفر پیہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہوں گا نعت گُستر تا قیامت — سبق رکھوں گا ازبر تا قیامت
رکھّا پیشِ نظر فقرِ نبی ﷺ کو — نہ ہو گی خواہشِ زر تا قیامت
جو ہو درکار تمغا مغفرت کا — مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کر تا قیامت
مُعاندِ حق کا تھا عاص ابنِ وَائل — رہا لاریب ابتر تا قیامت
خُدا خالق بھی ہے اور میرا رب بھی — نبی ﷺ ہیں میرے یاور تا قیامت
جو کندہ ہو گیا آنکھوں پہ روضہ — نظر آئے گا منظر تا قیامت
بسایا جس نے سانسوں میں مدینہ — نہیں اُس شخص کو ڈر تا قیامت
تصوّر میں درِ سرور ﷺ پہ رکھّا — نہ اُٹھے گا مِرا سر تا قیامت
بھلائی دین و دُنیا میں ہے اِس سے — رہو اُن ﷺ کے ثنا گر تا قیامت
نبی اب آ نہیں سکتا ہے کوئی — محمد ﷺ ہیں پیمبر تا قیامت
مِرا وِجدان کہتا ہے، رہے گا — کرم اُن ﷺ کا میسّر تا قیامت
خُدا کے فضل سے محمودؔ کو ہے
بھروسا مصطفیٰ ﷺ پر تا قیامت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا ذکر جو وجہ سکونِ جاں ٹھہرے — یقیں کے سامنے کیا وہم، کیا گماں ٹھہرے
کلامِ رب، جہاں مدحِ حبیب ﷺ کرتا ہو — کہاں قلم، کہاں کاغذ، کہاں بیاں ٹھہرے
یہ کیا خلاصۂ معراج کی نہیں صورت — حضور ﷺ خالقِ عالَم کے میہماں ٹھہرے
نتیجہ نکلا جُونہی امتحانِ محشر کا — درود خواں جو تھے، وہ لوگ کامراں ٹھہرے

نہیں ہے شک ذرا اِس میں کہ برزخِ کُبریٰ
حضور ﷺ بندہ و خالق کے درمیاں ٹھہرے

ہم ایسے خاطی و عاصی بھی فضلِ مالک سے
حبیبِ خالقِ اکبر ﷺ کے مدح خواں ٹھہرے

بروزی یا کسی ظلی نبی کی کیا حاجت
رسولِ ہر دو جہاں ﷺ ختمِ مُرسلاں ٹھہرے

کبھی نہ بحث پیمبر ﷺ کی ذات پر کرنا
عمل ہر ایک تمھارا نہ رائیگاں ٹھہرے

جنھوں نے حُرمتِ سرور ﷺ پہ جاں نچھاور کی
وہ خوش نصیب تو ممدوحِ قُدسیاں ٹھہرے

دماغ و دِل جو متاثر ہوں ذکرِ آقا ﷺ سے
تو ہونٹ گُل فشاں اور آنکھ دُر فشاں ٹھہرے

وہاں تو عرضداشت آنکھ کی پزیرا تھی
جو تر زباں تھے وہ طیبہ میں بے زباں ٹھہرے

میں قبر میں بھی درودِ نبی ﷺ نہ چھوڑوں گا
بُجھے بھی آگ تو کچھ دیر کو دُھواں ٹھہرے

جونہی ثنائے نبی ﷺ میں زبان کھولی ہے
تو جبرئیل علیہ السلام کے لب اپنے ترجماں ٹھہرے

خطا شعار بھی، ہم ناتواں بھی تھے لیکن
بُسوئے شہرِ پیمبر ﷺ رواں دواں ٹھہرے

فَاَوْحیٰ سے یہ حقیقت خُدا نے ظاہر کی
جو راز سب پہ نہاں تھے، یہاں عیاں ٹھہرے

ہے اَلْبَلَدْ میں قسم رب کی تو اُس اُس جا کی
جہاں جہاں نبی ﷺ پہنچے، جہاں جہاں ٹھہرے

ہر اِک جہان کی خاطر بنے نبی ﷺ رحمت
تو اِس دلیل سے وہ سب کے حکمراں ٹھہرے

قسم خُدا کی فقط ایلچی نہیں ہیں نبی ﷺ
قسم خُدا کی، وہ خالق کے رازداں ٹھہرے

جُھلستے ہوں جو سرِ حشر دھوپ سے انساں
درود اپنے لیے کاش سائباں ٹھہرے

وہ باغ جس میں بہارِ گُلِ نُعوت رہے
وہاں پہ کیسے خزاں آئے، کیوں خزاں ٹھہرے

جو لینے آئے تھے سرکار ﷺ کو وہی جبریل علیہ السلام
مقامِ سِدرہ سے پہنچے تو بس وہاں ٹھہرے

لگن کی دھوپ سرِ لامکاں جو جا چمکی
تو زمہریر میں گویا زماں مکاں ٹھہرے

حرام سود کو ٹھہرایا جب پیمبر ﷺ نے
اِسی کو نقص کہیں گے، یہی زیاں ٹھہرے

رقم جو کوئی مِری داستان کرنے لگا
حروفِ نعت تھے جتنے، وہ سُرخیاں ٹھہرے

درِ حبیبِ خُدائے کریم و قادر ﷺ ہے
"وہ ایک دَر کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

جہاں پہ جھکنا فلک کی بُلندی پانا ہے ''وہ ایک دَر کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''

وہیں پہنچ کے رُکا میری فکر کا طائر ''وہ ایک دَر کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''

تھیں بے حساب اگر محمودؔ کی خطائیں بھی

تو لُطفِ سرورِ عالم ﷺ بھی بیکراں ٹھہرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۰واں مجموعۂ نعت

تابشِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۶ء

صفحات: ۸۶

ایک حمد + ۵۳ نعتیں

انتساب

شہرِ مدینہ کے نام

جو ہجرت کرانے والی ہستی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت پسند تھا

جو ہجرت کرنے والی ہستی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شہر کہلایا

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید

حمدِ ربِّ تعالیٰ

یہ جو چشمانِ مُحقّر میں نمی ہے رات دِن — پیشِ خالق صُورتِ شرمندگی ہے رات دِن
میری آنکھوں میں، دماغ و دِل کے سب خلیات میں — خانۂ کعبہ ہے، طیبہ کی گلی ہے رات دِن
مُفتخِر ہوں صُبح و شامِ زندگی پر اِس لیے — دشمنانِ دینِ رب سے دُشمنی ہے رات دِن
شہرِ رب، شہرِ نبی ﷺ کا اِس نے پایا راستہ — جس کے افکار و عمل میں راستی ہے رات دِن
میری عزّ و وقُر کا، فخر و تبختُر کا سبب — حمد و نعت مصطفیٰ ﷺ کی شاعری ہے رات دِن
ذکرِ توحید و رَسالت میں مگن رہتا ہوں مَیں — میرے دِل میں ایک کیفِ سرخوشی ہے رات دِن

سربسجدہ جو رہا محمودؔ پیشِ کبریا
اُس کے رُوئے دلنشیں پر تازگی ہے رات دِن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں جب ہُوئی آقا ﷺ کی ذات کی رونق — تو ختم ہو گئی لات و منات کی رونق
نگاہِ عشق سے دیکھو اگر تو قائم ہے — صفاتِ سرورِ عالم ﷺ سے ذات کی رونق
مِرے حضور ﷺ سے ہے کائنات کی تخلیق — مِرے حضور ﷺ سے ہے کائنات کی رونق
جو دِل کی آنکھوں سے دیکھو تو شش جہات میں ہے — نبی ﷺ کی ذاتِ سُتودہ صفات کی رونق
جہانِ دُنیا میں سرور ﷺ کے دَم سے قائم ہے — عدم وُجود کی، موت و حیات کی رونق
شجر ہے حُبِّ رسولِ کریم ﷺ کا دِل میں — ہَوائے طیبہ سے ہے ڈال پات کی رونق
مِرے خیال میں طیبہ کی یادِ دلکش ہے — مِری زباں پہ ہے وِردِ صلوٰۃ کی رونق
زمانے بھر کے دِنوں سے کہیں زیادہ ہے — دیارِ آقا و مولا ﷺ میں رات کی رونق
محل ہیں اونچے تو سڑکیں بھی ہیں کُھلی، لیکن — نبی ﷺ کے شہر میں ہے اور بات کی رونق
جو اِس سفر پہ چلا، مغفرت کی راہ چلا — رہِ مدینہ ہے راہِ نجات کی رونق

نبی ﷺ کے شہر کے ذرّے کو دیکھو تو محمودؔ
کہ اُس نے چاند کی بھی مات کی رونق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی رِضا سے اللہ ری محبّت — خالق کی مصطفیٰ ﷺ سے اللہ ری محبت

ذکرِ رسولِ رب ﷺ میں صبح و مَسا مگن ہوں — اِس ذکرِ دِل کُشا سے اللہ ری محبت

اُس نے بچایا ہم کو محشر میں ہر سزا سے — سرکار ﷺ کی رِدا سے اللہ ری محبّت

محدود تو نہیں ہے سرکار ﷺ کی شفاعت — خاطی سے، پارسا سے اللہ ری محبّت

کشتی ہمیں بھنور سے لے جائے گی بچا کر — آقا ﷺ کے اقربا سے اللہ ری محبّت

محمودؔ مِل رہے گی تجھ کو بقیعِ غرقد
تیری اِس اِدّعا سے اللہ ری محبّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچتا ہوں مدینے میں تو لُکنت ساتھ رہتی ہے — وگرنہ ہر جگہ میری خطابت ساتھ رہتی ہے

رقم کرتا ہوں جب اسمِ حبیبِ خالق و مالک ﷺ — تو اِک آوازِ تسلیم و تحیّت ساتھ رہتی ہے

کوئی ہوتا ہے جب رطب اللّساں آقا ﷺ کی مِدحت میں — لطافت ساتھ رہتی ہے، نظامت ساتھ رہتی ہے

سفر شہرِ رسول اللہ ﷺ کا جس وقت کرتا ہوں — مِری ”صَلِّ عَلیٰ“ کہنے کی عادت ساتھ رہتی ہے

جو ہوتی ہیں گُہر افشاں مدینے میں مِری آنکھیں — تو پھر سرکار ﷺ کی بارانِ رحمت ساتھ رہتی ہے

مُحبّانِ پیمبر ﷺ پر کرم ہوتا ہے خالق کا — محبّت ساتھ رہتی ہے تو رحمت ساتھ رہتی ہے

سفر کرتا ہوں جب بھی شہرِ خلّاقِ دو عالم کو — تو شہرِ سرورِ کُل ﷺ کی عقیدت ساتھ رہتی ہے

نگاہوں میں حُنَین و بدر و طائف کے مناظر ہوں — تو جو میدان بھی ہو، فتح و نُصرت ساتھ رہتی ہے

جہاں آغاز ہوتا ہے کِسی بھی کارِ احسن کا — وہاں نامِ نبی ﷺ کی خیر و برکت ساتھ رہتی ہے

میں جب چلتا ہوں راہِ مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر — ’’عجب خوشبو درودوں کی بدولت ساتھ رہتی ہے‘‘

جہاں محمودؔ ذکرِ سرورِ کونین ﷺ ہوتا ہے
خُدا سے جو مِلی ہے اِس کو رفعت، ساتھ رہتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تا دمِ مَرگ مجھے نعت کا خُوگر کر دے — میرے خالق تو مجھے اتنا ہُنرور کر دے

دِل میں اُگتے ہیں زیارت سے خوشی کے پودے
دُوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ مجھے مضطر کر دے

دیدِ سرکار ﷺ میں مصروف سمجھ کر خود کو
دُور ہر طرح کا اندیشۂ محشر کر دے

دیکھی اعجاز نما ہم نے ہَوائے طیبہ
صورتِ لعل جو کنکر کو مُوَقّر کر دے

میرے سرکار ﷺ کی رحمت سے نہیں ہے یہ بعید
ذرّۂ پاک کو خورشید کا ہمسر کر دے

اِنعکاس آقا و مولا ﷺ کی تجلّی کا ہو
کبریا قلبِ محقّر کو مُنوّر کر دے

جس میں سرکار ﷺ کی اُلفت کا حوالہ کم ہو
ایسی ہر بات مِرے دِل کو مکدّر کر دے

بھیک آقا ﷺ کی محبّت کی عنایت کر کے
مجھ بھکاری کو خُداوند تونگر کر دے

جن سے اُلفت ہے بہت بارِ الٰہا! تجھ کو
اُن ﷺ کی اُمّت کو تو منصور و مُظفّر کر دے

تجھ کو محمودؔ یہ سونپی ہے خُدا نے خدمت
چرچا صلواتِ پیمبر ﷺ کا تو گھر گھر کر دے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نغمہ اُنسِ مصطفیٰ ﷺ کا جب سُناتا ہے ضمیر
رنگِ اِخلاص و وفا دِل پر جماتا ہے ضمیر

دے کے لوری اسمِ آقا ﷺ کی سُلاتا ہے ضمیر
اِس طرح سے قلبِ مومن کو جگاتا ہے ضمیر

نکتۂ حُبِّ حبیبِ حق ﷺ سُجھاتا ہے ضمیر
جب نہ اُس کی بات کو مانیں، ستاتا ہے ضمیر

مُردہ ہو تو مصطفیٰ ﷺ کے غیر کے دَر پر رہے
زندہ ہے تو خیر کی راہیں دِکھاتا ہے ضمیر

ساتھ اُس بندے کے، ہوتا ہے فرشتوں کا پَرا
جس کا شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے ہو کے آتا ہے ضمیر

تھامتا ہے دامنِ حُبِّ حبیبِ کبریا ﷺ
ہاتھ یوں حُسنِ مُقدّر کو بڑھاتا ہے ضمیر

عامل "صَلِّ عَلٰی" ہوتا چلا جاتا ہوں مَیں
روز و شب ایسا سبق مجھ کو پڑھاتا ہے ضمیر

سیرتِ سرکار ﷺ کے پہلو ہوں جس کے سامنے
راز ہائے معرفت اُس کو بتاتا ہے ضمیر

یادِ سرکارِ جہاں ﷺ میں جس کی آنکھیں تر نہ ہوں
دجلۂ اَندوہ میں اُس کو بہاتا ہے ضمیر

دِل کی دھڑکن کا اَمیں ہے وِردِ اسمِ مصطفیٰ ﷺ
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ گُنگناتا ہے ضمیر

پیشِ روضہ جب زباں محمودؔ ہو جاتی ہے گُنگ
بولتی ہے روح میری، سر جھکاتا ہے ضمیر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمے ہیں میری تمنّا کے، اِدّعا کے قدم
میں لوں گا حشر میں محبوبِ حق ﷺ کے جا کے قدم

صحابہ رضی اللہ عنہم وہ ہیں کہ چلتے رہے ہیں دُنیا میں
قُدومِ سرورِ کونین ﷺ سے مِلا کے قدم

نبی ﷺ کے دَر سے نہ ہاتھ اُس کے خالی لوٹے ہیں
نہ سُوجنے بھی کبھی پائے اِلتجا کے قدم

بُلانے والے کی خوشیوں کا کیا ٹھکانا تھا
جو لامکاں پہ گئے شاہِ دو سرا ﷺ کے قدم

کلیم علیہ السلام طور کی چوٹی پہ ننگے پاؤں رہے
بمعِ نعل تھے ہر جاہ پہ مصطفیٰ ﷺ کے قدم

وہ آئے زیرِ قدم ہم درود خوانوں کے
ہمارے سر پر جو آئیں تو کیوں ہُما کے قدم

خطائیں بے طرح زنجیرِ پا بنیں میری
مگر میں شہرِ نبی ﷺ کو چلا چُھڑا کے قدم

ہمارے گھر کے سِوا کِس لیے کہیں رُکتے
نبی ﷺ کے شہر سے آئی ہُوئی صبا کے قدم

مِلی جو قبر قُدومِ حضور ﷺ کی جانب
اُکھڑتے کیوں نہ دُعا سے مِری، فنا کے قدم

وہ پارساؤں کی یا عاصیوں کی بستی ہو
رَسا ہیں ہر جگہ سرکار ﷺ کی عطا کے قدم

یہی تو مجھ پہ ہے محمودؔ مصطفیٰ ﷺ کا کرم
کھڑا ہوں سامنے شیطان کے، جما کے قدم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو اپنی خواہشاتِ عقیدت شدید کر
خونِ جگر سے نعتِ پیمبر ﷺ کشید کر

آقا ﷺ کے دَر سے اپنے لیے لا سفارشیں
اِس طرح مغفرت کی تو رب سے اُمیّد کر

رکھنا ہے تجھ کو مجھ سے تعلّق تو اے عزیز!
شہرِ نبی ﷺ کے بارے میں گُفت و شنید کر

خوشنودیٔ نبی ﷺ کے لیے نعت پڑھ سَدا
قُربان کر کے ذاتی مفادات، عید کر

رکھ نعت، اِس کے پھیلے ہوئے ہاتھ پر عزیز!
رِضواں سے اِس طرح سے تو جنّت خرید کر

گر چاہتا ہے محسنِ اِنسانیت ﷺ کا لُطف
اپنے کو خُلقِ رب کے لیے تُو مُفید کر

محمودؔ تیری آنکھ اور آقا ﷺ کو دیکھ لے؟
دیکھ اپنے آپ کو، تو تمنّائے دِید کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں ہو تمھارے جوشِ عقیدت میں کچھ کمی
پائی ہے کب حضور ﷺ کی رَافت میں کچھ کمی

جس شخص کی نہیں ہے بصیرت میں کچھ کمی
اُس کی نہیں نبی ﷺ کی محبّت میں کچھ کمی

اَفکار جن کے پائیں احادیث سے فروغ
کیونکر ہو اُن کی دانش و حکمت میں کچھ کمی

طیبہ میں تھا تو بات بھی کرنا محال تھا
واپس چلا تو پائی ہے لُکنت میں کچھ کمی

انساں ہُوں، جِنّ ہُوں کہ وحُوش و طیّور ہُوں
پائی کِسی نے آپ ﷺ کی رحمت میں کچھ کمی؟

احکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ عمل دِل سے وہ کرے
پانا جو چاہے ذِلّت و نکبت میں کچھ کمی

محمودؔ پہنچا شہرِ نبی ﷺ میں تو تھی بحال
تھی اِس سے پہلے اپنی بصارت میں کچھ کمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدایا! روزِ سعادت کی یوں خبر میں رہوں
نگاہِ حضرتِ سلطانِ بحر و بر ﷺ میں رہوں

یہ چاہتا ہوں کہ دیکھوں نبی ﷺ کے گُنبد کو
تو آنسوؤں کی طرح اپنی چشمِ تر میں رہوں

نبی ﷺ کا شہر ہو چاہت میں، بیگ کندھے پر
خُدا کرے کہ ہمیشہ میں یوں سفر میں رہوں

میں ذکر اِس لیے کرتا ہوں نُورِ سرور ﷺ کا
کہ رات چھائے جہاں بھر پہ، مَیں سَحَر میں رہوں

درود میرا وظیفہ ہے اِس لیے یارو!
میں چاہتا ہوں کہ سرکار ﷺ کی نظر میں رہوں

میں غیرِ سرورِ کونین ﷺ کی ثنا کر کے
بجائے قصرِ محبّت کے، کیوں کھنڈر میں رہوں

مدینے جانے کی خواہش نے یہ دُعا پہنی
کہ اِس سفر میں رہوں، ورنہ پھر حضر میں رہوں

درودِ پاک سے غفلت کبھی نہیں کرتا
سفر میں ہُوں کہ مَیں محمودؔ اپنے گھر میں رہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل کی دھڑکن جو بنا آپ ﷺ کا نامِ نامی — میرے ہونٹوں پہ رہا آپ ﷺ کا نامِ نامی
وِردِ صلوات میں غفلت نہ ذرا بھی کی ہے — جب پڑھا، لکھا، لیا آپ ﷺ کا نامِ نامی
پوچھتے مجھ سے نکیرین نہ جانے کیا کچھ — آ گیا لب پہ خُوشا آپ ﷺ کا نامِ نامی
کبریا اُس میں اُتر آنے پہ آمادہ ہے — قلب پر جب سے لکھّا آپ ﷺ کا نامِ نامی
لکھنے بیٹھو تو لکھّو نعتِ رسولِ اکرم ﷺ — لو تو لو صبح و مَسَا آپ ﷺ کا نامِ نامی
جب خطاب آقا و مولائے زمانہ ﷺ سے کرے — لے نہ قُرآں میں خُدا آپ ﷺ کا نامِ نامی
مغفرت میری نہ پھر کیوں متحقّق ہو گی — لُوں گا جب روزِ جزا آپ ﷺ کا نامِ نامی

تُجھ پہ اللہ کا محمودؔ کرم وَافر ہو
لے کے تُو دیکھ ذرا آپ ﷺ کا نامِ نامی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ باطن جو کرو سُوئے دیارِ سرکار ﷺ — دیکھ لو عرشِ الٰہی سے اُترتے اَنوار
وجہِ آسائشِ جاں، وجہِ طرب، وجہِ قرار — دلِ شیدا کے لیے صِرف بیانِ سرکار ﷺ
چاندنی چھٹکی ہے طیبہ میں، فضا ہے ضوبار — یہ ہے تسکین و طمانینت و بہجت کا دیار
جس کی جانب ہُوئی آقا ﷺ کی نگاہِ رحمت — حبّذا، ہو گیا وہ خُلدِ بریں کا حق دار
کتنی خوبی سے پرو ڈالے مِرے آقا ﷺ نے — اِک مواخات کے رشتے میں مہاجِر، اَنصار
ہو جو توفیقِ الٰہی تمھیں حاصل، پہنچو — دیکھو طیبہ میں عنایات کا بحرِ زخّار
اُمّتی اصل میں وہ ہیں جو لُٹا دیتے ہیں — نامِ سرکار ﷺ بہیں جاہ ﷺ پہ اپنا گھر بار
مرحلہ آئے گا میزانِ قیامت کا جب — تب ہمیں ہو گی پیمبر ﷺ کی شفاعت دَرکار
مجھ کو دُنیا کے شدائد کا نہیں اندیشہ — میرا مامن مِرے مولا ﷺ کی ہے شفقت کا حصار
بڑھتے جاتے ہیں، چُنو جتنے یہاں سے موتی — ایسا دُر بار ہے محبوبِ خُدا ﷺ کا دَربار
حوضِ کوثر پہ مِلے گا اُسے جامِ کوثر — جو ہُوا حُبِّ پیمبر ﷺ کے نشے میں سرشار
تُو جو ہے اُمّتی آقا ﷺ کا، مِٹا دے شر کو — تُو جو مومن ہے تو ہر دُشمنِ دیں کو للکار

وَادیٔ طُور میں موسیٰ علیہ السلام کی تو نعلین اُتریں
پہنچی تو عرش مگر میرے نبی ﷺ کی پیزار

پئے تقلید رہے اُسوۂ آقا ﷺ رہبر
دین کا اِس پہ، تو دُنیا کا بھی ہے اِس پہ مدار

اِکتفا ذکر کا ہو حُبِّ رسولِ حق ﷺ پر
وَرنہ ہر سوچ ہے بے کیف، فضول و بیکار

یہ اثر جس کا مِری شبنمی آنکھوں پر ہے
لُطفِ آقا ﷺ کا ترشح ہے، کرم کی بوچھار

اِس کا تو حشر میں بھی چہرہ چمکتا ہو گا
جس کی بھی بخت کی قسمت میں ہے طیبہ کا غبار

لوحِ محفوظ پہ مرقوم ہُوا یہ مصرع
’’جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار‘‘

یہ تو ثابت ہُوا قُربانیٔ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے
’’جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار‘‘

اُن کی ناموس کی خاطر اِسے قرباں کر دے
زندگی تیری ہے محمودؔ عطائے سرکار ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساری مخلوق، زمین اور زماں اُس پہ نثار
’’جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار‘‘

جس نے سرکار ﷺ کی طاعت میں بسر کر دی عُمر
میرا دِل اُس سے نچھاور، مِری جاں اُس پہ نثار

اُحُد و بَدر میں پامردی جو آقا ﷺ کی تھی
آشتی اُس پہ نثار، امن و اماں اُس پہ نثار

شہرِ سرکار ﷺ کے ہر ذرّے کی عالم تابی!
نجم و خورشید و مہِ نُور فشاں اُس پہ نثار

حبّذا مِدحتِ مَنعُوت ﷺ کا ہر مصرعِ تر!
نُطق و لب اُس پہ ہیں قربان، بیاں اُس پہ نثار

ہے جہاں مسکنِ محبوبِ خُدائے عالم ﷺ
ہو جو بس میں تو کروں کون و مکاں اُس پہ نثار

حِفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو جاں دیتا ہے
ہر مسلمان کا ہر عزمِ جواں اُس پہ نثار

ایک اِک فقرہ پیمبر ﷺ کی حدیثِ حق کا!
سب نِکات اُس پہ، سب اَسرارِ جہاں اُس پہ نثار

عرش منزل ہے مدینے میں ریاضُ الجنّۃ
نام لیواؤں کے سب نام و نشاں اُس پہ نثار

خاک وہ، جو مِرے سرکار ﷺ کے قدموں سے لگی
اُس پہ قرباں مِرے والد، مِری ماں اُس پہ نثار

حشر کے روز شفاعت کا مِلے گا تمغا
یہ یقیں وہ ہے کہ ہر وہم و گماں اُس پہ نثار

طیبہ جانے کی جو محمودؔ لگن ہے میری
ہر مفاد اُس پہ تو ہر سُود و زیاں اُس پہ نثار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو پیار احمدِ مُرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار
”جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار“

وہ بہی بخت ہے، ہر کام میں جو کرتا ہے
انحصارِ احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار

پختہ جس شخص کا ایمان ہُوا طیبہ کے
تاجدارِ احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو کر دیتا ہے
جاں نثار احمد مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار

وہ جو سرکار ﷺ کا دَم بھرتا ہے اور کرتا ہے
افتخارِ احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار

آپ آئے گی قدم بوسی کو منزل، جس کا
ہو مدارِ احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار

جو سمجھتا ہے کہ محمودؔ ہُوئے سب اَسرار
آشکار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے سرکار ﷺ نے یُوں حال ہمارا پُوچھا
گویا مجبوریٔ طیبہ میں گزارا پُوچھا

یہ حماقت تھی، ملائک سے جو ہم لوگوں نے
بحرِ اَلطافِ پیمبر ﷺ کا کِنارہ پُوچھا

پیار سے اُس نے سُوئے گُنبدِ خضرا دیکھا
رب سے جب اپنے غم و رنج کا چارہ پُوچھا

نام سرکار ﷺ کا لیں گے، جو کِسی نے ہم سے
جان و اولاد سے، ہر چیز سے پیارا پُوچھا

ہاتفِ غیب نے دُہرائیں نبی ﷺ کی باتیں
مقصدِ زیست اگر ہم نے دوبارہ پُوچھا

اُس کی آقا ﷺ کی طرف سمت نُما تھی اُنگلی
ہم نے قُدسی سے جو محشر میں سہارا پُوچھا

ہاتھ کُفار کے مُسلم نے خُودی کو بیچا
اِس تجارت میں ہُوا کتنا خسارہ؟ پُوچھا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ سُن لیجئے فریاد رسولِ اکرم ﷺ
کیجیے ناشاد کو بھی شاد رسولِ اکرم ﷺ

موت کے بعد مِلے مجھ کو بقیعِ غرقد　　آپ فرمائیں اگر صاد رسولِ اکرم ﷺ
آپ ﷺ تشریف جو لے آئیں کہیں قسمت سے　　خانۂ دِل بھی ہو آباد رسولِ اکرم ﷺ
مجھ کو دیتی ہے عجب کیف و سکون و راحت　　آپ ﷺ کی محفلِ میلاد رسولِ اکرم ﷺ
جو غُلام آپ ﷺ کے ہیں، ازرہِ شفقت اِن کو　　غم سے فرمایئے آزاد رسولِ اکرم ﷺ
آپ ﷺ کے حکم سے پاتے ہیں رِہائی عاصی　　میرے حق میں بھی ہو اِرشاد رسولِ اکرم ﷺ
دُشمن اِسلام کے پکّے ہیں نصاریٰ و یہُود　　آپ ﷺ کی چاہیے اِمداد رسولِ اکرم ﷺ
اپنے اعمال کے باعِث ہُوئے مُسلم رُسوا　　ویسے تو کم نہیں تعداد رسولِ اکرم ﷺ

آپ ﷺ کی نعت جو محمودؔ کہا کرتا ہے
پائے جبریل علیہ السلام سے وہ داد رسولِ اکرم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری خطا عطائے نبی ﷺ سے لِپٹ گئی　　پیشانی جب غُبارِ مدینہ اَٹ گئی
آقا ﷺ کی یاد ہی میں بسر ہو، مزا یہ ہے　　کٹنے کو یوں تو زندگی ہر اِک کی کٹ گئی
آقا ﷺ روانہ جب ہُوئے معراج کے لیے　　ہر کائنات حکمِ خُدا سے سمٹ گئی
اَحزاب میں دُعائے نبی ﷺ کا اثر ہُوا　　تدبیر کافروں کی اُنھی پر اُلٹ گئی
آیا جونہی بُلاوا رسولِ کریم ﷺ کا　　اڑچن ہر ایک راہ کی فی الفور ہٹ گئی
پہنچا تھا حکمِ ربِّ جہاں ”لَا تَفَرَّقُوْا“　　ٹکڑوں میں کیسے اُمّتِ سرکار ﷺ بٹ گئی

محمودؔ میری زندگی رَخشِندہ تر ہوئی
ظُلمت جو تھی وہ نامِ پیمبر ﷺ سے چھٹ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنساں پہ ہیں حضور ﷺ کے احسان سب کے سب　　پہچان پایا ہے مِرا وِجدان سب کے سب
پاتا رہا ہوں اِذنِ حضوری حضور ﷺ سے　　ہوتے رہے ہیں مُتّقی حیران سب کے سب
آلام و مشکلات کو سمجھیں کہ ختم ہیں　　شہرِ نبی ﷺ کو جائیں پریشان سب کے سب

یہ امتیاز نعت سراؤں ہی کا نہیں — مِدحت سرا ہیں اُن ﷺ کے مسلمان سب کے سب

اصحاب رضی اللہ عنہم شاعرِ شانِ نبی ﷺ میں تھے تر زباں — ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ، کعب رضی اللہ عنہ اور حسان رضی اللہ عنہ سب کے سب

جتنے گُناہ گار بھی ہیں اُن ﷺ کے اُمّتی — بخشے گا اُن ﷺ کے صدقے میں رحمان سب کے سب

ایمان کوئی لایا، نہ لایا حضور ﷺ پر — ممنون اُن ﷺ کے، دِل سے ہیں انسان سب کے سب

مِلتے ہیں جو نبی ﷺ کی احادیث میں ہمیں — ہیں واجبُ الاذعان وہ فرمان سب کے سب

تو عِترتِ نبی ﷺ کے سفینے پہ بیٹھ جا — تجھ سے چھپیں گے دَہر کے طوفان سب کے سب

ہیں صرف ربِّ ہر دو جہاں کے حبیب ﷺ کے — اِنسانیت پہ جتنے ہیں احسان سب کے سب

یہ وہ ہیں، جن کے لب پہ ثنا آپ ﷺ کی نہیں — دُشمن رسولِ رب ﷺ کے تُو پہچان سب کے سب

مشکل سمجھ رہے ہیں مسلماں نہ جانے کیوں — احکام ہیں حضور ﷺ کے آسان سب کے سب

ہر شعر میں مِلے گی ثنائے حضورِ پاک ﷺ — چاہو تو دیکھ لو مِرے دیوان سب کے سب

قسمت سے جب پہنچ گیا شہرِ حضور ﷺ میں
محمودؔ میرے نکلے ہیں اَرمان سب کے سب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد گوئے لَمْ یَزَل ہُوں، مادِحِ سرکار ﷺ ہُوں — میں "بلٰی" کہنے کے دِن سے صاحبِ اِقرار ہُوں

مال و زَر کی بات ہو تو گو بہت نادار ہُوں — پر نبی ﷺ کے اُنس کی پوچھو تو میں زردار ہُوں

حُکم کی تعمیل کرنے میں ہے عافیت مِری — اُن ﷺ کے کہنے میں جو ہُوں تو صاحبِ کردار ہُوں

دوست دارانِ پیغمبر ﷺ میرے سر کا تاج ہیں — دشمنانِ دینِ پیغمبر ﷺ سے مَیں بیزار ہُوں

ربِّ عالَم مجھ کو دے توفیق، میں نعتیں کہوں — مصطفیٰ ﷺ مجھ کو صحت دے دیں کہ میں بیمار ہُوں

احتیاجِ خُمر، دُنیا میں، نہ جنّت میں مجھے — نشۂ اُنسِ رسولِ حق ﷺ سے جب سرشار ہُوں

حشر کے دِن کی بھی بھاتی ہے یہ خوشخبری مجھے — عالَمِ رؤیا میں بھی مَیں طالبِ دیدار ہُوں

میں کہاں اور عالَمِ اَنوار کی عزّت کہاں — یہ کرم سرکار ﷺ کا ہے، حاضرِ دربار ہُوں

رکھتا ہوں فانی جسَد، مجھ کو فنا ہونا تو ہے — پر کرم پائے پیمبر ﷺ سے بقا آثار ہُوں

شاعری، تحقیق، تدوین، اور پھر تنقید کیا   جس کا فن نعتِ پیمبر ﷺ ہے، میں وہ فنکار ہُوں
خادمانِ مصطفیٰ ﷺ کا نام لیوا ہو گیا   یوں محبّانِ رسولِ رب ﷺ کا پیروکار ہُوں
چھوڑ بیٹھا ہوں طریقِ سرورِ عالم ﷺ کو میں   اِس طرح گویا شکارِ نکبت و اِدبار ہُوں
بات یوں بنتی نظر آتی ہے میزاں پر مری
شافع آقا ﷺ ہیں جو مَیں محمودؔ عصیاں کار ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم حضور ﷺ کا دیکھا جزا کا پس منظر   مِری خطا ہے نبی ﷺ کی عطا کا پس منظر
ہے پیش منظرِ حُبِّ نبی ﷺ خُدا کی حمد   نبی ﷺ کی نعت خُدا کی ثنا کا پس منظر
اُٹھایا لُطف جو سجدوں کا شہرِ سرور ﷺ میں   سمجھ میں آ گیا "قالُوا بلٰی" کا پس منظر
جو ابرِ لُطفِ رسولِ کریم ﷺ اُمڈا ہے   ہیں اَشک ہائے محبّت گھٹا کا پس منظر
خیالِ زُلف و رُخِ صاحبِ دنٰا کرنا   سمجھنا ہو جو پگاہ و مَسا کا پس منظر
بجائے اقصٰی جو کعبہ ہمارا قِبلہ ہُوا   نظر میں لایئے اُس فیصلہ کا پس منظر
بہت سی محفلیں نعتِ نبی ﷺ کی یوں بھی ہیں   ہے جلبِ مَنفِعَت و زَر، ریا کا پس منظر
یہی یقیں تو ہے محمودؔ کا مدارِ حیات
ہے پانی طیبہ کا، آبِ بقا کا پس منظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کو ہے مُستقِل سفر   ہر دُوسرا سفر ہے مجھے جاں گُسلِ سفر
یادِ نبی ﷺ حضر میں مِری حرزِ جاں رہی   اور ہر سفر بھی اُنس پر تھا مشتمل سفر
دھڑکن قدم قدم ہے اِسی رَہ پہ گام زن   اسمِ رسولِ پاک ﷺ کو کرتا ہے دِل سفر
بنکاک کو نہیں، سُوئے طیبہ ہے میرا رُخ   تقدیر میں نہیں ہے کوئی مُمتَذِل سفر
باقی نبی ﷺ کے سایے کا مضمون رہ گیا   سُوئے بہشت کر گیا پہلے ہی ظِل سفر
جاؤں گا جب میں طیبۂ سرکار ﷺ کی طرف   زخمِ فراق کا کرے گا مُندمِل سفر

دفنِ بقیع ہے جو مِری منزلِ مُراد ہونا ہے ختم اِس پہ مِرا مستقل سفر

محمودؔ جاری ہے سُوئے شہرِ حضورِ پاک ﷺ
عصیاں شعاریوں پہ مِرا منفعِل سفر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے جب خالق سے چاہا اِمتیاز — مِدحتِ سرور ﷺ کا پایا امتیاز
پاس بُلوایا شبِ اِسرا اُنھیں — مِل گیا خالق سے ایسا امتیاز
اختیار آقا ﷺ کو ہے دونوں جگہ — رکھتی ہیں دُنیا و عقبیٰ امتیاز
عالمِ اِنسانیت کے واسطے ہے، مرحبا! — آمدِ آقا ﷺ سے پیدا امتیاز
پائے گا اُن ﷺ کی معیت خُلد میں — رکھتا ہے سرور ﷺ کا شیدا امتیاز
حمدِ رب ہے اپنی وجہِ اِبتہاج — مِدحتِ سرکار ﷺ اپنا امتیاز
اُس جگہ تشریف فرما ہیں نبی ﷺ — رکھتا ہے دُنیا سے طیبہ امتیاز

نعت کا محمودؔ جو شاعر ہُوا
سب نے اِس بندے کا دیکھا امتیاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو لوحِ مقدّر پر مِری، مرقوم ہوتا ہے — وہ پہلے سے رسولِ پاک ﷺ کو معلوم ہوتا ہے
عیاں اُن ﷺ پر رضائے حق کا ہر مفہوم ہوتا ہے — کہ جو رازِ مشیّت ہے، اُنھیں ﷺ معلوم ہوتا ہے
خزائن جب درِ سرکار ﷺ سے تقسیم ہوتے ہیں — محبّت کا جو بندہ ہے، وہ کب محروم ہوتا ہے
گدا اُن ﷺ کا ہے ثروت مند شاہانِ زمانہ سے — ہر اِک خادم رسول اللہ ﷺ کا، مخدوم ہوتا ہے
شفاعت کی نظر سرکار ﷺ جب کرتے ہیں اِس جانب — مِری فردِ عمل سے ہر گُنہ معدوم ہوتا ہے
نہ کرنا "ضالّ" کا "گمراہ" کی صُورت میں تم معنیٰ — خُدائے پاک کا تو ہر نبی معصوم ہوتا ہے
حضور ﷺ! اب تو مسلماں کرتے جاتے ہیں دھڑلّے سے — ہر ایسا کام جو اِسلام میں مذموم ہوتا ہے

یقیناً اِس طرف کو دیکھتے ہیں سرورِ عالم ﷺ
عقیدت نامۂ محمودؔ جب منظوم ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے غیرِ حبیبِ خُدا ﷺ سے کیا حاصِل / جو ایسی کی گئی کوشش، وہ ساری لاحاصِل
رہا حضور ﷺ کا جس کو بھی آسرا حاصل / خُدائے پاک کا تھا اُس کو اِعتنا حاصِل
حضورِ پاک ﷺ کے دربار سے مِلا سب کچھ / ہُوا یہیں سے خُدا کا مجھے پتا حاصِل
سُنائی خواب میں اِک نعت اپنے آقا ﷺ کو / تو کی بُصیریؒ خوش بخت نے رِدا حاصِل
نبی ﷺ کے شہر کی خاکِ عزیز سے لوگو! / ہر ایک عارضے کی تم کرو شفا حاصِل
کیا عمل جو حبیبِ خُدا ﷺ کے حکموں پر / تو کی ہے آپ نے خوشنودیٔ خدا حاصِل
جو شہرِ آقا و مولا ﷺ کا پانی میں نے پیا / اِسی سے روح کی مجھ کو ہُوئی غذا حاصِل
مدینے ہی سے مِلا کرتی ہے مجھے ہر شے / خُدا کرے، ہو یہیں سے مجھے قضا حاصِل
مجھے تو نعت مدینے میں لے کے آتی ہے / غزل سرائی سے لوگوں کو کیا ہُوا حاصِل

میں مُفتخر جو ہُوں محمودؔ، کیوں نہ شکر کروں
کہ نعت گوئی کا اِعزاز کر لیا حاصِل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تیرا دِل درِ سرکار ﷺ کو مُطاف کرے / تو اُن ﷺ کا نُور تری سمت اِنعطاف کرے
مِرے نبی ﷺ کے سِوا اور کوئی ہے ایسا؟ / ”جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے“
جو کوئی آقا و مولا ﷺ کا نام لیوا ہے / کہے تو سچ کہے اور بات صاف صاف کرے
کِسی کو اسمِ پیمبر ﷺ جو اِس پہ لکھنا ہو / تو اپنی لوحِ تفکّر کو پہلے صاف کرے
کہے جو شانِ نبی ﷺ سے فرد کوئی فقرہ / تو گویا حکمِ خُدا سے وہ اِنحراف کرے
نبی ﷺ ہیں مومنوں کے واسطے رؤف و رحیم / حقیقتوں سے کوئی کیسے اِختلاف کرے
درِ نبی ﷺ پہ جسے حاضری کی خواہش ہو / وہ پہلے قصرِ انَا میں کوئی شگاف کرے

زباں پہ جس کی، درودِ رسول ﷺ جاری ہُوا / کبھی یہ ہو نہیں سکتا کہ لام کاف کرے
جسے صحابۂ رضی اللہ عنہم سرکار ﷺ سے محبّت ہے / وہ اہلِ بیتِ پیمبر ﷺ سے اِیتلاف کرے
نگاہِ صِدق سے دیکھے جو غیر مُسلم بھی / تو کیوں نہ عظمتِ آقا ﷺ کا اِعتراف کرے
مِرا وہ طیرِ تخیُّل ہے جو ہمہ اَوقات / رسولِ پاک ﷺ کے مقصُورہ کا طواف کرے
عجیب کیف و سرور و نشاط وہ پائے / قریبِ صُفّہ اگر کوئی اِعتکاف کرے
کوئی نگاہِ حقیقت شناس رکھتا ہو / تو کیسے بات وہ سرکار ﷺ کے خلاف کرے

نہیں ہے کوئی بھی محمودؔ میرے آقا ﷺ سا
زِ راہِ لُطف جو دُشمن کو بھی معاف کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ حق جو جلوہ مِرے رب کا انکشاف کرے / وہی نُورانیتِ آقا ﷺ انکشاف کرے
کِیا مدینے کو میزاب کا رُخِ اَنور / نبی ﷺ سے پیار کا یوں کعبہ انکشاف کرے
یہ مخمصہ ہُوا "وَالنَّجم" سُورہ سے ظاہر / چُھپائے بات کو کوئی یا انکشاف کرے
بہشت زائرِ خوش بخت پر ہُوئی واجب / ریاضِ جنّہ کا نظّارہ انکشاف کرے
یہاں تو ہر قدم اپنائیت کا پہرہ ہے / زمینِ طیبہ کا ہر ذرّہ انکشاف کرے
نبی ﷺ کے نام پر مرنا ہی زندہ رہنا ہے / یہ عِلمُ الدین رحمۃ اللہ علیہ سا فرزانہ انکشاف کرے
تجھے زیارتِ سرکارِ کائنات ﷺ ہُوئی / جو تُو نے دیکھا ہے، وہ سپنا انکشاف کرے
نبی ﷺ سے مِلنا تو خالق کی اپنی خواہش تھی / یہ اُس کا آپ ﷺ کو بُلوانا انکشاف کرے
خُدا کے قُرب کی صُورت حضور ﷺ نے دیکھی / دَنَا کا اُٹھا ہُوا پردہ انکشاف کرے
نبی ﷺ ہیں خالقِ عالم کی اوّلیں تخلیق / یہ جبریل علیہ السلام سا ہرکارہ انکشاف کرے
زبانِ سرورِ کونین ﷺ اُس کو کہتے ہیں / "جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے"

تری تو مغفرت محمودؔ اب مُسلّم ہے
یہ تیری نعت کا ہر نغمہ انکشاف کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے جتنے مِری زندگی میں رنگ بھرے — بہ فیضِ قُبّہ خضرا ہُوئے وہ سارے ہرے
نڈر ہے، طاعتِ سرور ﷺ جو کرنے والا ہے — ڈرے کوئی تو وہ ناکردہ کاریوں سے ڈرے
بتاؤ، گر کوئی اُس سے زیادہ زندہ ہو — جو حفظِ حُرمتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ میں مَرے
جبیں جھکائے جو اَحکامِ سرورِ دیں ﷺ پر — برائے سجدہ وہ سر کو خُدا کے آگے دھرے
جو نکلے سیر کو آقا ﷺ رات کے وقت — گئے حدودِ زمان و مکاں سے آپ ﷺ پرے
نزول پائے جو بارانِ لُطفِ آقا ﷺ کا — وہ اِس سے دامنِ قلب و نگاہ و روح بھرے
ہے دفنِ طیبہؑ سرکار ﷺ مغفرت کی سَنَد — تمنّا کِس لیے احقر نہ یہ خُدا سے کرے

ہیں نعت گو فقط محمودؔ قابلِ تقلید
بحُورِ شعر میں یوں تو بہت سے لوگ ترے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پہ جس کی درودِ رسولِ پاک ﷺ رہے — تو پھر وہ اپنی سعادت پہ کیوں نہ اِترائے
اکٹھے اقصیٰ میں جب انبیاء ہُوئے سارے — جو آئے پیچھے سبھوں سے، کھڑے ہُوئے آگے
حبیبِ خالقِ عالم ﷺ جو لامکاں کو چلے — مسلسل آتے تھے آوازے "اُدنُ مِنّیٖ" کے
نتیجہ نکلا ہے قُرآن کی تلاوت سے — خُدائے پاک کو آقا حضور ﷺ ہیں پیارے
ڈرے تو مہرِ قیامت سے کوئی اور ڈرے — کہ ہم تو ہوں گے درودِ نبی ﷺ کے سائے تلے
دیا وہ نُطق مِرے مصطفیٰ ﷺ کو خالق نے — ''جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے''

بُلایا پھر سے ہے محمودؔ کو پیمبر ﷺ نے
صبا یہ لائی ہے پیغام شہرِ آقا ﷺ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا جو کوئی بھی شہرِ مصطفیٰ ﷺ کا ادب — وہی تو ہے جو کرے مرضیٔ خُدا کا ادب
وفا شعار کرو سرورِ دو عالم ﷺ سے — فرشتے کرتے ہیں سرکار ﷺ سے وَفا کا ادب
ہر ایک مومنِ دینِ خُدا پہ لازم ہے — رسولِ پاک و مکرم ﷺ کے اَقربا کا ادب

ہمیں بچائے گا نارِ جحیم دوزخ سے
حبیبِ ربّ دو عالم ﷺ کی ہر عطا کا ادب

جو رب تک آتی ہے سرکار ﷺ کے وسیلے سے
فرشتے کرتے ہیں ایسی ہر اِک صدا کا ادب

قیام گاہ رہی ہیں حضور ﷺ کی دونوں
ہے شہرِ رب میں بہت ثَور کا، حِرا کا ادب

عمل جو سُنّتِ محبوبِ رب ﷺ پہ کرتے ہیں
رچا ہے میرے سراپا میں اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا ادب

ہے خاکِ طَیبہ کے ذرّاتِ محترم کے لیے
قسم خُدا کی، مِرے دِل میں اِنتہا کا ادب

مِلے گی مجھ کو یقیناً نبی ﷺ کے قدموں میں
ہے میرے دِل میں اِسی واسطے قضا کا ادب

فضائے جاں میں تعطّر بکھیر دیتا ہے
دیارِ سرور و سرکار ﷺ کی فضا کا ادب

کریں گے راہ نما جو حدیثِ آقا ﷺ کو
کریں گے باپتا کا اور مامتا کا ادب

نبی ﷺ کے حکم پہ چلنا ہی پارسائی ہے
درست ہے، جو کریں گے لوگ پارسا کا ادب

یہاں بنائی پیمبر ﷺ نے مسجدِ اوّل
ہے میرے دِل میں اِسی واسطے قُبا کا ادب

دلِ رشیدؔ میں گھر کر چکا ہے بے شُبہ
رسولِ پاک ﷺ کے کوچے کے ہر گدا کا ادب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بُلائیں گے تجھے سرور ﷺ کِسی دِن
سُنے گا تیری بھی داور کِسی دِن

لُٹاتا رہ گُہر یادِ نبی ﷺ میں
عطا ہو گا تجھے کوثر کِسی دِن

مِری صِحّت کی خاطر مجھ کو آقا ﷺ
عطا فرمائیں گے چادر کِسی دِن

بنوں مثلِ اُحُد جنّت کا باسی
پڑے سرکار ﷺ کی ٹھوکر کِسی دِن

بڑھے گی شہرِ طیبہ میں بصارت
صِلہ پائے گی چشمِ تر کِسی دِن

جھکا یادِ رسولِ حق ﷺ میں ایسے
نہ اُٹھے گا مِرا یہ سر کِسی دِن

تمنّائے اِجابت میں تُو کرنا
دُعا "صَلِّ عَلٰی" پڑھ کر کِسی دِن

میں پڑھتا ہوں کتابِ اُنسِ سرور ﷺ
سبَق ہو جائے گا اَزبَر کِسی دِن

پیمبر ﷺ کی زیارت کا یقیں ہے
یہ ہو گا لُطف احقر پر کِسی دِن

میں جتنے دِن مدینے میں رہا ہوں ‏ نہیں یاد آیا اپنا گھر کِسی دِن
ہمیشہ کے لیے قدموں میں رکھ لیں ‏ کرم فرمائیں پیغمبر ﷺ کِسی دِن
دُعا یہ ہے کہ طیبہ میں رَسا ہوں
اکٹھے اظہرؔ و اخترؔ کِسی دِن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات پہنچی جو چشمِ پُرنم تک ‏ پہنچا سرکار ﷺ کا کرم ہم تک
یہ جو چوکھٹ ہے اپنے آقا ﷺ کی ‏ ہم نہ چھوڑیں گے آخری دم تک
جائے گی ہجرِ شہرِ سرور ﷺ میں ‏ میری آنکھوں کی بات شبنم تک
تھا نہ بینُ السُّطورِ ذکرِ نبی ﷺ ‏ بات واضح سے آئی مُبہم تک
جب بُلائیں گے سرورِ عالم ﷺ ‏ جائیں گے ہم تمُور و زمزم تک
انبیاء کا چلا ہے آدم علیہ السلام سے ‏ سلسلہ رحمتِ دو عالم ﷺ تک
راہِ سرکار ﷺ چھوڑ بیٹھے ہیں ‏ لائی تقدیر موجۂ غم تک
ہم کہ پستی میں گر چکے آقا ﷺ ‏ بیش سے چل کے آ گئے کم تک
بے یقینی حضور ﷺ چھائی ہے ‏ چِھن گیا ہم سے عزمِ محکم تک
منزلِ حق رَسی پہ ہے محمودؔ
جب رَسا ہے رسولِ اکرم ﷺ تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے ہیں دست بستہ جہاں تاجور قیام ‏ محمودؔ تُو بھی مصطفیٰ ﷺ کے دَر پہ کر قیام
یادِ نبی ﷺ میں سر نہ کیوں اُن کے جھکے رہیں ‏ کرتا ہے جن کے دِل میں قیامت کا ڈر قیام
وِردِ درودِ پاک جہاں پر ہُوا کرے ‏ ممکن نہیں، کرے وہاں شرّ و ضرر قیام
دیکھا ہے میں نے شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں ‏ روضے کے پاس رات کو کرتا قمر قیام
رہتا ہوں شہرِ آقا و مولا ﷺ میں کافی دِن ‏ شہرِ خُدا میں کرتا ہوں مَیں مختصر قیام

مکّہ میں مَیں رہا تو سفر کی تھی کیفیت | شہرِ نبی ﷺ میں میرا تھا شکلِ حضر قیام
دِن بھر کی بھاگ دوڑ میں مت رب کو بھولنا | کرنا نبی ﷺ کی یاد میں پچھلے پہر قیام
اُس دَر پہ با ادب میں کھڑا کیوں نہ ہوں، جہاں | کرتا تھا جبریل علیہ السلام سا پیغام بر قیام
سجدے سے وہ نظر کو اُٹھاتے نہیں کبھی | کرتے درِ نبی ﷺ پہ ہیں یوں دِیدہ ور قیام
محفل کے بعد ہم نے یہ دیکھا ہے دوستو! | وقتِ سلام کرتے ہیں سارے بشر قیام
روکا خُدا نے اُن کو محبّت کے زور سے | کرتے تھے ساری رات جو خیرُ البشر ﷺ قیام
سرور ﷺ کے قُبّہ پر تو ٹھہرتی نہیں کبھی | چوکھٹ پہ کرتی ہے مگر میری نظر قیام
نامِ نبی ﷺ جو سُن کے بھی گردن نہ خم کریں | ایسوں کے سامنے کرو با کرّ و فر قیام
صُفّہ ہے جس طرف، اُدھر سجدے میں سر کو رَکھ | جس سمت ہے مُواجہہ اُس سمت کر قیام

محمودؔ یاد ہے مجھے با عجز و انکسار
آقا ﷺ کی بارگاہ میں رِقّت اثر قیام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی یادوں کی طہارت ہے شب و روز | آنکھوں میں عقیدت کی طراوت ہے شب و روز
لب پر جو مِرے "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" ہے | تو روح و دِل و جاں میں سکینت ہے شب و روز
حاجت سے نہیں خالی کوئی رات، کوئی دِن | آقا ﷺ کی عنایت کی ضرورت ہے شب و روز
کیا دھوپ کا اور بارشِ زحمت کا خطر ہو | سر پر جو مِرے چترِ رَسالت ہے شب و روز
خالی مِرا اِک لمحہ نہیں ذکرِ نبی ﷺ سے | حاصِل یہ مجھے ایک سعادت ہے شب و روز
مصروف مَیں کتنا بھی رَہوں، نعت کہوں گا | اِس کام کی خاطر تو فراغت ہے شب و روز

محمودؔ محبّ اُس کے نبی ﷺ، اُن کا خُدا ہے
یہ سامنے اِعجازِ حقیقت ہے شب و روز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے ہُوا جہان میں سرکار ﷺ کا ظہور | بعد اُس کے، ہر اِک ثابت و سیّار کا ظہور

سرکار ﷺ کے ظہُور ہی سے گُلفتیں چھٹِیں
پہلے تو ہر طرف رَہا اِدبار کا ظہُور

پہلے معانِدتَ تھی، لڑائی کا تھا سماں
آقا ﷺ کے دَم قدم سے ہُوا پیار کا ظہُور

سیرت تھی پہلے آپ ﷺ کی، تبلیغ بعد میں
رُشد و ہُدیٰ سے پہلے تھا کردار کا ظہُور

ربِّ جہاں کے لُطف و عطا کے سبب ہُوا
نعتِ نبی ﷺ میں نُدرتِ افکار کا ظہُور

وہ رہنمائے نعت سرایانِ عصر ہیں
نعتِ بُصیری رحمۃ اللہ علیہ سے ہُوا معیار کا ظہُور

محمودؔ دیکھتا ہے زمانہ بصد خلوص
شہرِ نبی ﷺ میں رَات دِن اَنوار کا ظہُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے لُطفِ نبی ﷺ اُنس کے مذہب پہ یقیناً
ہوتا ہے کرم اُن ﷺ کا مؤدب پہ یقیناً

محشر میں ہوں زُہّاد کہ عاصی ہوں، کوئی ہو
فرمائیں گے سرکار ﷺ کرم سب پہ یقیناً

طیبہ جو اُسے سرورِ عالم ﷺ نے بنایا
رحمت تھی یہ سرکار ﷺ کی یثرب پہ یقیناً

لیکن ہے سَبَب اِس کا فَقَط حَرفِ پیمبر ﷺ
ایمان تو احقر کا بھی ہے رب پہ یقیناً

روشن جو نظر آتا ہے یہ صبح کا تارا
آقا ﷺ کا قدم تھا اِسی کوکب پہ یقیناً

جو نعت نہیں کہتا غزل گوئی کا رَسیا
لے آئیں گے اُس شخص کو ہم ڈھب پہ یقیناً

محمودؔ مجھے فخر ہے اِس سنّتِ رب پر
ہر وقت ہے یوں "صَلِّ عَلٰی" لب پہ یقیناً

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جو دِیارِ پیمبر ﷺ میں پذیرا لمحہ
میرے نزدیک وہی ایک ہے سچا لمحہ

پایا محمودؔ نے اِک رات اِک ایسا لمحہ
اُس نے دیکھا کہ جہاں بھر پہ وہ پھیلا لمحہ

نُورِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے جو چمکا لمحہ
روشن اُس سے مِری دُنیا کا ہے لمحہ لمحہ

سب کو فرمائیں عطا آقا و مولا ﷺ لمحہ
میں نے سرکار ﷺ کی بستی میں جو پایا لمحہ

میرے ہونٹوں پہ نہ ہوں "صَلِّ عَلٰی" کے نغمے
مجھ کو خالق نہ دِکھائے کوئی ایسا لمحہ

درِ سرکار ﷺ پہ جب ہاتھ ہمارا پھیلا — دستِ خواہش میں بہت زور سے مچلا لمحہ
شہرِ آقا ﷺ میں نہ محمودؔ کو معلوم ہُوا
کوئی پنہاں ہُوا لمحہ، کہ تھا پیدا لمحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاننا تو چاہئیں اُنسِ نبی ﷺ کے ضابطے — دیکھتے ہی روضۂ سرکار ﷺ کو گردن جھکے
جن بھی بختوں پہ ہوں لُطف و کرم سرکار ﷺ کے — نِت نئے لائیں وہ مضموں اور ردیفیں، قافیے
سیرت سرکارِ ہر عالم ﷺ کے لکھّو واقعے — متنِ اُلفت پر عقیدت کے لگا کر حاشیے
دِل کڑا کر کے نبی ﷺ کے شہر سے ہو آیئے — اڑچنیں بے شک بہت ہوں، کوس بے شک ہوں کڑے
لازماً "صَلِّ عَلٰی اَحمَد" سے کیجیے رابطے — فجر سے پہلے کِسی دِن اور کِسی دِن، دِن ڈھلے
پائے گا وہ، جو بھی چاہے گا خُدائے پاک سے — دے تو کوئی اُس کو سرکارِ جہاں ﷺ کے واسطے
آپ ہیں تیّار تو تیّار پائیں گے مجھے — مِل کے چلتے ہیں مدینے، ہاتھ آتے لایئے
ساتھ پائے گا پیمبر ﷺ کے کرم کے آسرے — ساتھ دے قسمت تو بندہ شہرِ آقا ﷺ میں مَرے
بھیک مِلتی ہے ہی بخت آدمی کو آپ ﷺ سے — خالقِ عالم شمار ایسوں میں میرا بھی کرے
قُدرتِ اَفکار کے جو ساتھ ہوں کچھ حوصلے — کیجیے سیرت نگاروں کے بھی جائز تجزیے
دُور رکھنا چاہتے تھے وہ تفریق سے — کیوں خُدا جانے، بنے آقا ﷺ کی اُمّت میں دھڑے
ہو خطاؤں کا، گُناہوں کا کوئی پُتلا بھلے
پائے گا محمودؔ وہ اُنسِ پیمبر ﷺ کے صلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسین سے بنے جو محبّت کے دائرے — قائم ہیں اُن سے رب و پیمبر ﷺ میں رابطے
وِردِ درود کے رہے جاری جو سلسلے — آسان ہو گئے ہیں مدینے کے راستے
میزان کے لیے ہیں نتیجے قیاس کے — سرکار ﷺ کی مشاورت سے ہوں گے فیصلے
شقّ القمر یا رَجعتِ خورشید صرف کیا — ہیں لا تُعَد رَسولِ مکرّم ﷺ کے معجزے

کام آئے گا یہاں وَہاں آقا ﷺ کا آسرا — ہیں بے اَساس اور جہاں بھر کے آسرے
اِسرا کی شب کے کیا کوئی اُسرار جانتا — قُربت کا تھا مقام کہیں عرش سے پرے
محمودؔ ہو قلم پہ ہمیشہ نبی ﷺ کی نعت
لب پر رہیں ہمیشہ پیمبر ﷺ کے تذکرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہیں اَندوہ و اَلم کا جو مُداوا ہم تم — حُبِّ آقا ﷺ کا رکھیں ہاتھ میں جھنڈا ہم تم
طاعتِ سرورِ عالم ﷺ سے جو منہ موڑا ہے — کیوں نہ اَقوامِ زمانہ میں ہوں رُسوا ہم تم
ٹکڑا آقا ﷺ کے درِ پاک سے لے سکتے ہیں — اپنی بدبختی سے کیوں ہوں سگِ دُنیا ہم تم
نعت کہنے کا مزہ ہے تو اِسی صُورت میں — جاہ و رُتبہ کی نہ رکھیں کبھی پرَوا ہم تم
رکھیں ہونٹوں کو بھی مصروفِ درودِ آقا ﷺ — اسمِ سرور ﷺ کی کریں ہاتھ سے اَملا ہم تم
بات تو جب ہے، کوئی عامرِ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ نکلے — اپنے آقا ﷺ کے زبانی تو ہیں شیدا ہم تم
آؤ محمودؔ کریں ربِّ دو عالم سے دُعا
لُطفِ آقا ﷺ سے ہوں مدفونِ مدینہ ہم تم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے جو ہر دُشمنِ سرکار ﷺ سے یاری اپنی — یہ تو بدقسمتی ساری ہے ہماری اپنی
راہِ سرکار ﷺ سے جن لوگوں نے اِغماض کیا — منزلیں بھول نہ جائیں کہیں رَاہی اپنی
دیکھا جب روضۂ سرکار ﷺ مِری آنکھوں نے — دِل کے ہونٹوں نے نظر پیار سے چُومی اپنی
طاعتِ سرورِ کونین ﷺ کا رَستہ پکڑا — رُستگاری ہُوئی اِس طرح یقینی اپنی
جب خلاف آقا ﷺ کے فرمان کے، فرقوں میں بٹے — ہم نے کی اپنے ہی ہاتھوں سے تباہی اپنی
خود کو مصروف رکھا "صَلِّ عَلٰی" میں اُس نے — بہتری دِل سے کِسی نے بھی جو چاہی اپنی
معصیت کار سب آ جائیں گے اُس کے نیچے — میرے سرکار ﷺ نے پھیلائی جو کملی اپنی
جب بھی آقا ﷺ کے وَسیلے سے گزارش کی ہے — ہو ہی جاتی ہے خطاؤں سے معافی اپنی

فضلِ خلاّقِ عوالَم سے ہُوئی جاتی ہے / حاضری اپنی مدینے میں، حضوری اپنی
رب تو محبوب ﷺ کی مرضی کو اہَم کہتا تھا / پھر بھی سرکار ﷺ نے فرمائی نہ مرضی اپنی
حِفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں وہ عامر رحمۃ اللہ علیہ نکلا / جان دینے کے لیے جس کی تھی مرضی اپنی
جلد محمودؔ پہنچ نزدِ بقیعِ غَرقَد
چھوٹ جائے نہ کہیں سانس کی ڈوری اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ طیبہؔ اَقدس کو گر آشنا پاتے / عرش تک پہنچنے کا آپ راستہ پاتے
باغِ ذکرِ سرور ﷺ کو ایسا جاں فزا پاتے / غنچے اپنے ذہنوں میں اُنس کے کِھلا پاتے
رحمتِ خُدا یہ ہے، فضلِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہے / یاد کرتے خالقِ کو، لُطف آپ ﷺ کا پاتے
قُربتوں کی صُورت کا کچھ پتا اگر چلتا / ہم مِلاتے قوسوں کو، اور دائرہ پاتے
حاضری یقینی ہے سب درود خوانوں کی / راہ یہ جو لے لیتے، آپ طیبہ جا پاتے
کاہ کی طرح خود کو ہلکا پُھلکا گر رکھتے / خاکِ شہرِ سرور ﷺ کو لوگ کہرُبا پاتے
نعت سُن کے لے چلتے خُلد کی طرف مجھ کو / حشر کے سپاہی گو میری سَو خطا پاتے
جا پہنچتے جو عاصی قریۂ پیمبر ﷺ میں / دَرگزر کا ہر غُرفہ اُس جگہ کِھلا پاتے
کھانے کو تو کھاتے ہو، جو کھجور مِل جائے / برنی اور صفاوی کا طُرفہ ذائقہ پاتے
زندگی کی سانسوں سے اُس کا جب تعلق ہے / کِس طرح سے ہم اُن کے لُطف کو بُھلا پاتے
حُرمتِ پیمبر ﷺ پر جان وَار سکتے تھے
گر رشیدؔ خالق سے شیوۂ وفا پاتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوکھٹِ نبی ﷺ کی اِس طرح بھی سُود مند ہے / جو سر خمیدہ ہے یہاں، وہ سر بُلند ہے
اللہ کے لیے بھی پسندیدہ ہے وہی / اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کو جو کچھ پسند ہے
بے شک نگاہِ ربِ عُلا میں تُو آ گیا / اَلطافِ مصطفیٰ ﷺ سے اگر بہرہ مند ہے

ذکرِ حضور ﷺ سے ہے میسّر سکوں یہاں — عُقبیٰ کے واسطے بھی یہی سُود مند ہے
اسمِ حضورِ پاک ﷺ وظیفہ بنایئے — ہر شخص کے لیے یہ نصیحت ہے، پند ہے
جس کے عمل میں تھی نہ محبّت رَسول ﷺ کی — اُس کے لیے تو ہر دَرِ فِردوس بند ہے
محمودؔ ہُوں قسم بخدا، اس پہ مُفتخِر
غیرِ حبیبِ رب ﷺ کی ثنا ناپسند ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھنی ہو جو شاعری کمتر — ماسِوا نعت کے، سبھی کمتر
ذرّہ خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے — ماہ و خُور کی ہے روشنی کمتر
طیبہ سے اور دُنیا کی ساری — دِل نشینی و دِل کشی کمتر
ہے مقامِ رسولِ اعظم ﷺ سے — دُنیوی ساری آگہی کمتر
اِتبّاعِ حضور ﷺ برتر ہے — اور ہر اِک کی پیروی کمتر
واسطہ جس میں ہو نہ آقا ﷺ کا — ایسی ہر اِک کی دوستی کمتر
یادِ سرور ﷺ سے جتنا غافِل ہو
اُتنا ہوتا ہے آدمی کمتر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی بندہ اگر بقا چاہے — شہرِ سرکار ﷺ میں قضا چاہے
جو کوئی رب سے رابطہ چاہے — وہ پیمبر ﷺ کا واسطہ چاہے
تم بھی تو مرضیٔ نبی ﷺ پہ چلو — خود خُدا آپ ﷺ کی رِضا چاہے
اسمِ سرکار ﷺ کو وظیفہ کرے — سب عوارض سے جو شفا چاہے
جو سُنا لے حضور ﷺ کو نعتیں — کیوں وہ دُنیا سے ''واہ وا'' چاہے
اُمّتی وہ نبی ﷺ کا سچّا ہے — جو ہر اِک شخص کا بھلا چاہے
دِل مرا بعدِ مرگ بھی لوگو — قُربِ محبوبِ کبریا ﷺ چاہے

جو خُدا چاہے، مصطفیٰ ﷺ چاہیں — جو نبی ﷺ چاہیں، وہ خُدا چاہے
اگلی دُنیا میں اِس جہاں کی طرح — میرا دِل اُن ﷺ کا آسرا چاہے
وِردِ ”صَلِّ عَلٰی“ نہ وہ چھوڑے — جو کِسی درد کی دوا چاہے
یہ تمنّا مِرے حضور ﷺ کی ہے — کوئی مت بھائی کا بُرا چاہے
میں کہوں، پیار آپ ﷺ کا چاہوں — پوچھیں جب مجھ سے وہ کہ کیا چاہے
نعت محمودؔ کہنے کی خاطر
اپنے خالق سے حوصلہ چاہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ ہیں قابلِ مِدحت — میں ہُوں بچپن سے مائلِ مِدحت
جو ہو بندہ رسولِ اکرم ﷺ کا — کب ہو اور کیوں ہو غافلِ مِدحت
مدحتِ مصطفیٰ ﷺ پسندِ خُدا — حَرفِ خلّاق حاصلِ مِدحت
جس نے ”صَلِّ عَلٰی“ شعار کیا — پا ہی لے گا وہ منزلِ مِدحت
جو ہُوا بحرِ شعر کا پیراک — پا ہی لے گا وہ ساحلِ مِدحت
کعبؓ و حسانؓ و جامیؒ و محُسن — نامور ہیں عنادِلِ مِدحت
رحمتِ ربِّ کائنات سے ہے
ذوقِ محمودؔ حاملِ مِدحت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے قُبّہ حضور ﷺ کی شادابی مُستقِل — ہر اور تازگی تو ہُوئی تارِ عنکبوت
اب تو رسول ﷺ کے دَرِ دَولت پہ ہوں رَسا — اب میری مفلسی تو ہُوئی تارِ عنکبوت
ہے دلپذیری دائمی نعتِ حضور ﷺ سے — دُنیا کی دِلکشی تو ہُوئی تارِ عنکبوت
ٹوٹے نبی ﷺ کے شہر میں یہ، تو زہے نصیب — اب ڈوری سانس کی تو ہُوئی تارِ عنکبوت
کرتے ہو اِنحصار جو اس پر تو جان لو — کافر سے دوستی تو ہُوئی تارِ عنکبوت

مسرُور وہ ہے جس کو محبّت نبی ﷺ سے ہے — دُنیا کہ ہر خوشی تو ہُوئی تارِ عنکبوت
جب چُھو لیا ہے دامنِ رحمت مآب ﷺ کو — اپنی ہر اِک کمی تو ہُوئی تارِ عنکبوت

محمودؔ حُبِّ سرورِ دیں ﷺ کو ثبات ہے
بے اصل عاشقی تو ہُوئی تارِ عنکبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاصی مِلا، یا کوئی ہمیں مُتّقی مِلا — بھیگا ہُوا مدینے میں ہر آدمی مِلا
دولت کدے پہ آپ ﷺ کے جو شخص بھی مِلا — اُس کو جنوں کا نسخۂ فرزانگی مِلا
خُدّام جو نبی ﷺ کے تھے، مخدوم بن گئے — دریوزہ گر بھی آپ ﷺ کا، ہم کو سخی مِلا
فی الفور ہم نے اُس کو گلے سے لگا لیا — حُبِّ رسولِ پاک ﷺ کا جو ایلچی مِلا
جس نے بھی دیکھا روضۂ محبوبِ کبریا ﷺ — صرف اُس کو ہی قبالۂ دِیدہ وَری مِلا
یہ اُن ﷺ کے در کو دیکھنے والوں کا حال تھا — دیکھا جو گوشہ چشم کا، وہ شبنمی مِلا

لُطفِ خُدا سے بخششِ محمودؔ کے لیے
آقا ﷺ کے در پہ لمحۂ شرمندگی مِلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کو نقشِ کفِ پائے مصطفٰی ﷺ نہ مِلا — وہی تو ہے جسے جنّت کا راستہ نہ مِلا
نہ کوئی آسرا اُس کے لیے کہیں پر تھا — وہ جو کِسی کو پیمبر ﷺ کا آسرا نہ مِلا
نہ جس کی منزلِ مقصود تھی مدینہ، اُسے — رہِ ادب نہ مِلی، راہِ اتّقا نہ مِلا
براہِ راست ہے رب تک رسائی ناممکن — جسے نبی ﷺ نہ مِلے، اُس کو کبریا نہ مِلا
درود نقش نہ لب پر ہُوا صباح و مسا — نہ وِرد یہ ہُوا راسخ تو مُدعا نہ مِلا
نہ جس کِسی نے حقوق العباد پُورے کیے — اُسے مِلے نہ حبیبِ خُدا ﷺ، خُدا نہ مِلا
حصولِ زر کا ذریعہ جو نعت کو سمجھے — ہمارا اُس کا تعلّق کا سلسلہ نہ مِلا
سمجھ سکی نہ اگر فکر رمزِ "اَوْ اَدْنٰی" — تو گویا عشق و محبّت کا ضابطہ نہ مِلا

کمی ہُوئی ہو جہاں پر سخائے سرور ﷺ میں — ہمیں تو ایسا کوئی ایک واقعہ نہ مِلا
نہ اُن میں فرق ہی محمودؔ کو نظر آئے
خُدا کو اور نبی ﷺ کو تُو یوں ذرا نہ مِلا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شروع کرنا عبادت درود سے، پہلے — کہ دِل ہو صاف قیام و قُعود سے پہلے
یہ بات جب کی ہے جب ذوالجلال تنہا تھا — ظہور آقا ﷺ کا تھا ہست و بُود سے پہلے
قبولِ ربّ و پیمبر ﷺ ہے اِس کی نیت بھی — اجابت آتی ہے وِردِ درود سے پہلے
مدد ضرور کریں گے حضور ﷺ اُمّت کی — ہو بے تعلقی اپنی بہبود سے پہلے
جہاں میں نیوِ سخاوت کی آپ ﷺ نے ڈالی — وجودِ جُود نہ تھا اُن ﷺ کے جُود سے پہلے
تمام نعت گو چلتے ہیں رب کی سُنّت پر — ہُوئی ہے نعت جو ربِّ ودود سے پہلے
حضور ﷺ تیری محبّت قبول کر لیں گے — ہو دُور خواہشِ نام و نمود سے پہلے
نبی ﷺ ہیں اوّلِ تخلیقِ خالقِ عالم — کوئی نہ شے تھی نبی ﷺ کے وجود سے پہلے
گھٹائیں چھائی تھیں ظلمات کے زمانے میں — رسولِ ہر دو جہاں ﷺ کے ورود سے پہلے
قلم ضرور اُٹھانا رشیدؔ نعت کی خاطر
مگر ہو علم کچھ اِس کی حدود سے پہلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کرے کوئی نبی ﷺ کی زندگی کی ہمسری — ظلمتیں کیسے کریں گی روشنی کی ہمسری
جنتیں دُنیا میں جتنی ہیں، وہ کر سکتی نہیں — شہرِ آقا ﷺ میں رَسائی کی خوشی کی ہمسری
باغِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ میں فضلِ رب سے جو کِھلی — کرتے گلشن دَہر کے کیا اُس کلی کی ہمسری
علم ہے جن کو، نہیں تخلیق کوئی آپ ﷺ سی — ڈھونڈتے ہی کِس لیے ہیں وہ نبی ﷺ کی ہمسری
ہو اگرچہ حاتم طائی سے بھی کوئی بڑا — کیسے کر سکتا ہے طیبہ کے سخی ﷺ کی ہمسری
جس میں مدح سرورِ کون و مکاں ﷺ کے پھول ہوں — کیا غزل کر لے گی ایسی شاعری کی ہمسری؟

جاں ہتھیلی پر رکھی اور مارا شاتمِ نابکار — کر سکے گا کِس کا جی عامرؒ کے جی کی ہمسری

دیکھ کر محمودؔ چوکھٹ سامنے سرکار ﷺ کی
گُفتگو کرتی نہیں ہے خامشی کی ہمسری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کا اشارہ ہو جس کی رِہائی کو — درکار اُس کو اور کیا ہو گا صفائی کو
”صَلِّ عَلٰی“ کے وِرد کی خاطِر مِلی زباں — خامہ مِلا حضور ﷺ کی مِدحت سرائی کو
یہ بھی کرم ہے میرے خُدائے کریم کا — کرتا ہُوں کچھ نہ کچھ تو مدینے رَسائی کو
خلّاقِ دو جہاں نے کِیا ہے جہان میں — سرکار ﷺ کا ظہور بشر کی بھلائی کو
روزِ نُشور رکھنا زباں پر درودِ پاک — رِضواں کو آتے دیکھنا تم پیشوائی کو
موزوں تریں ہے، دیکھ لو، شاہی بھکاریو! — مسکن نبی ﷺ ہر دو سرا ﷺ کا گدائی کو
آقا ﷺ کی شان میں جو کرے گا ذرا کمی — تیار اُس کے ساتھ ہے احقر لڑائی کو

محمودؔ تجربہ ہے کہ مشکل ترین ہے
برداشت کرنا شہرِ نبی ﷺ کی جُدائی کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ رب ﷺ نے فرمایا ہے جو جو کام کرنے کو — عمل اِن پر ضروری جاننا حالت سُدھرنے کو
مقدّر جاگنے پر آئے اور چہرہ نکھرنے کو — جو چوکھٹ مِل سکے سرکار ﷺ کی، پیشانی دَھرنے کو
ہَرَن اُلفت کا چاہے گا مدینے میں ٹھہرنے کو — چراگاہِ وِلا میں اُس کو چھوڑا ہم نے چرنے کو
درودِ سرورِ کونین ﷺ کا، اسمِ پیمبر ﷺ کا — وظیفہ لابُدی سمجھو مقدّر کے سنّورنے کو
بفضلِ خالقِ ہر دو جہاں آمادہ پائی ہے — سکینت ذکرِ آقا ﷺ کے سبب دِل میں اُترنے کو
کمی پائی ہے حُبِّ سرورِ کونین ﷺ کی جس میں — قیامت کا تو ہنگامہ ہے اُس بندے کے ڈرنے کو

حقیقت میں حیاتِ جاوِدانی اُس کو مِلتی ہے
جو ہو تیار اُن ﷺ کے نام پر محمودؔ مرنے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب لب پہ محسنِ انسانیت ﷺ کی بات نہیں
تو سچ ہے یہ کہ یہ انسانیت کی بات نہیں

رسولِ پاک ﷺ کا لُطف و کرم ہے ہر اِک پر
یہاں کِسی کی بھی محرومیت کی بات نہیں

ہر اِک خطا سے اُنھیں رب نے پاک رکھّا تھا
یہ کیا حضور ﷺ کی معصومیت کی بات نہیں

شفاعت آقا و مولا ﷺ کی کام آئے گی
حصولِ خُلد کِسی اہلیت کی بات نہیں

ہماری سرزنش میں یا کہ رُستگاری میں
ہے عفو و درگزر کی، معصیت کی بات نہیں

مُداہنت سے نہیں واسطہ بہ فیضِ نبی ﷺ
ہمارے لب پہ کبھی مصلحت کی بات نہیں

نبی ﷺ کی نعت تو فی الواقع اِک عبادت ہے
یہ جلبِ جاہ کی یا مَنفَعت کی بات نہیں

نبی ﷺ کا دین مکمل نظام ہے محمودؔ
نبی ﷺ کے دین میں جمہوریت کی بات نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتا ہُوں عقیدت سے سروکار ہمیشہ
ہے راہنما مِدحتِ سرکار ﷺ ہمیشہ

ہم جب بھی مدینے کو گئے تشنہ لبی میں
پایا ہے عطا کا یمِ زخّار ہمیشہ

یہ حکم نکلتا ہے "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ" سے
سرور ﷺ کا رکھّو سامنے کردار ہمیشہ

گھر ہو کہ وہ بازار ہو، خلوت ہو کہ جلوت
آقا ﷺ کا ہے روضہ سرِ اَبصار ہمیشہ

اَحکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل جو نہیں کرتے
پائیں گے نہ کیوں نکبت و اِدبار ہمیشہ

تکریمِ پیمبر ﷺ میں کمی جن سے ہُوئی ہے
میں اُن سے ہوں آمادہ پیکار ہمیشہ

سمجھے ہیں جو اہمیتِ ناموسِ پیمبر ﷺ
جاں دینے کو رہتے ہیں وہ تیار ہمیشہ

اربابِ محبّت کی نگاہوں میں رہے ہیں
میں نے جو کہے نعت کے اشعار ہمیشہ

ہم بچتے رہے، اپنے پیمبر ﷺ کے کرم سے
ابلیس تو تھا درپئے آزار ہمیشہ

وہ لوگ جنھیں اپنے پیمبر ﷺ سے ہے اُلفت
ہیں نشّۂ اِخلاص سے سرشار ہمیشہ

یوں دیتے رہے آمدِ سرور ﷺ کی بشارت
نبیوں علیہم السلام نے رکھّا سامنے اِقرار ہمیشہ

ہر خادمِ سرور ﷺ سے تعلّق ہو وَفا کا
ہر دشمنِ سرکار ﷺ کو للکار ہمیشہ

محمودؔ مِرا آقا و مولا ﷺ کی ثنا میں
علامہ بُصیری رحمۃ اللہ علیہ رہے معیار ہمیشہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا

(المزمل ۔۷۳:۱)

اے کمبل اوڑھنے والے!

رات کو کم وقت کے لیے کھڑے ہوا کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴واں مجموعۂ نعت

صدائے نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۶

صفحات: ۹۲

نعتیں: ۵۳

انتساب

مکّہ مکرمہ کے نام

جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے، پلے بڑھے اور جوان ہوئے

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

شروع کرنا اپنا کام کاج پڑھ کے درود — بتانا آقا ﷺ کو ہر احتیاج پڑھ کے درود
مِلے خُدا سے جو توفیق تجھ کو تو کر لے — ہر ایک دَرد و اَلم کا علاج پڑھ کے درود
میں دیکھتا ہوں تمھیں کِس طرح نہیں مِلتا — جو مانگتا ہے وہ مانگو تو آج پڑھ کے درود
فسادی خاکوں پہ ہوتے جلوس روزانہ — مگر یہ کرنا تو تھا احتجاج پڑھ کے درود
جہاں کی سختی کے اثرات ہو گئے تجھ پر — تو اپنا نرم تو کر لے مزاج پڑھ کے درود
سکونِ قلب کا وَاحد یہی طریقہ ہے — کہ ہو گا دُور ترا اختلاج پڑھ کے درود
حضور ﷺ کرتے جو اَلطاف کی نظر ہم پر — تو پاتے اُمّتی ہونے کا تاج پڑھ کے درود
جو چلتے سیرتِ سرور ﷺ پہ اُمّتی تو اِنھیں — تمام دُنیا پہ کرنا تھا رَاج پڑھ کے درود
جو تجھ پہ لاکھوں ہیں احساں حضور ﷺ کے، اُن کو — سمجھنا یہ کِہ دِیا ہے خراج پڑھ کے درود
فرشتے کہتے ہیں سُنّت یہ کبریا کی ہے — میں پُورا کرتا ہوں اپنا رواج پڑھ کے درود

نہیں ہے مُتّقی یوں تو تیرا وجود
مگر کرا لے وہاں اِندراج پڑھ کے درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ حبیبِ خالق ہر این و آں ﷺ کی گرد! — جس پر غبارِ صَوت، نہ ممکن بیاں کی گرد
بیٹھے اگر مدینے کی مٹّی پہ جاں کی گرد — اُس پر نہ حُشر تک پڑے نقُص و زیاں کی گرد
ہر سمُت شہرِ سرورِ عالَم ﷺ میں نُور ہے — کیسا غُبار، خاک ہے کیسی، کہاں کی گرد
شادابیوں نے روضۂ سرکار ﷺ کی کہا — عنقا ہُوئی ہے اُڑ کے یہاں سے خَزاں کی گرد
حیران تھے ملائکہ اِسرَا میں دیکھ کر — نعلِ بُراق اور زمان و مکاں کی گرد
اِس کو نہ ڈھانپّا نعت کے مَلبوس نے اگر — اُڑتی دِکھائی دے گی تری دَاستاں کی گرد
سرکار ﷺ! اِس میں اڑتے چلے جا رہے ہیں لوگ — جھکّڑ کی شکل میں جو ہے سُود و زیاں کی گرد
معراج میں قدم جو ہُوئے مَس حضور ﷺ کے — نُورانیت مآب ہُوئی کہکشاں کی گرد
سر آنکھوں پر پڑے تو میں ہو جاؤں مستنیر — طیبہ کی جاتے ہُوئے کارواں کی گرد

محمودؔ ہو گا لُطفِ نبی ﷺ حشر میں ضرور
ایقان کی جبیں پہ نہ بیٹھے گُماں کی گرد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھ لیے ہیں مَیں نے اسباقِ وَفا کچھ اِس طرح
ہو گیا قائم نبی ﷺ سے رابطہ کچھ، اِس طرح

میں نے کی سرکارِ ﷺ کی ثنا کچھ اِس طرح
ہو گئی لُطفِ خُدا کی اِبتدا کچھ اِس طرح

بچھ گئی فِردوسِ رضواں میرے قدموں کے تلے
مَیں گیا شہرِ نبی ﷺ میں تو لگا کچھ اِس طرح

مجھ کو ہر لمحہ سکینت اور طمانیت مِلی
دِل پہ اُن ﷺ کے لُطف کا نقشہ جما کچھ اِس طرح

مُرتسِم حُبِّ حبیبِ کبریا ﷺ اِس پر ہُوئی
میں نے اپنے قلب کو صَیقل کِیا کچھ اِس طرح

بخششِ ناعِت ہُوئی تو دیکھتے ہی رَہ گئے
ورطۂ حیرت میں تھے سب پارسا کچھ اِس طرح

خود حبیبِ حق ﷺ تمھیں بُلوا کے فرمائیں کرم
تم کہو محمودؔ اپنا مُدّعا کچھ اِس طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی یاد میں کیا تیری آنکھ روئی بھی؟
کہ تو نے جانِ یمِ اُنس میں بھگوئی بھی؟

جو میرے آقا و مولا ﷺ کا نام لیوا ہے
وہ میرا دوست ہے، بھائی ہے، ہو وہ کوئی بھی

سحابِ لُطفِ خُدائے کریم نے پوچھا
کہ کُٹیا آنکھ کی یادِ نبی ﷺ میں چوئی بھی؟

سبب جب اِس کا نہ ہو گا نبی ﷺ کی خوشنودی
تو ماری جائے گی منہ پر یہ نعت گوئی بھی

رسولِ پاک ﷺ کی طاعت کے صاف پانی سے
رِدائے معصیت اپنی کِسی نے دھوئی بھی

حضور ﷺ! آج کے عہدِ منافقت میں بنی
گُناہ و جُرم و خطا اپنی صَاف گوئی بھی

پسندِ خاطرِ اَربابِ نقد و نقص نہ تھی
کِسی کی نعتِ پیمبر ﷺ میں نغز گوئی بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ رب لے کر جو دِیں آقا ﷺ کے دَر پر دستکیں
ہو گئیں فِی الفور منصور و مظفّر دستکیں

کھٹکھٹاتے ہیں تو یوں آقا ﷺ کا دروازہ گدا — بھیک دیتے ہیں جو سُنتے ہیں پیمبر ﷺ دستکیں
مدحِ سرور ﷺ صفحۂ قرطاسِ لب پر ہے رقم — دے گا آقا ﷺ کے درِ دِل پر یہ محضر دستکیں
آنکھ سے بحرِ ندامت بہ کے طیبہ کو چلا — ساحلِ رحمت پہ دے گا یہ سمندر دستکیں
مانگتا ہے باہر آنے کی اجازت صُبح کو — دے کے قدمینِ نبی ﷺ پر شاہِ خاور دستکیں
سامنے دروازۂ مختارِ ہر دو کون ﷺ ہے — کیوں نہ دیں دریوزہ خواہی کے ہُنرور دستکیں
دیدِ سرکارِ جہاں ﷺ سے گر تمتُّع چاہیے — تو غنی کے دَر پہ دیتا جا برابر دستکیں
ہے تو پس منظر میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی سخا — گو بظاہر ہیں گدا کی پیش منظر دستکیں
اِیستادہ ہے رسولِ پاک ﷺ کی دہلیز پر — سوچتا یہ ہے کہ دے کیسے قلندر دستکیں
دِن میں سورج نعت کی تشویق دیتا ہے مجھے — ذہن پر دیتے ہیں شب کو ماہ و اختر دستکیں

ہے درودِ پاک کی محمودؔ آوازِ حسیں
قلب کے غُرفے پہ دیتی ہے جو اکثر دستکیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بابِ نبی ﷺ پہ حُسنِ عقیدت کی دستکیں — اپنے لیے ہیں خوبیٔ قسمت کی دستکیں
کر اختیار طاعتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ — قسمت پہ دیکھ بُرج سعادت کی دستکیں
بجتے ہیں کان ذہن کے، یادِ حضور ﷺ میں — آنکھوں کے غُرفوں پر ہیں یوں رقّت کی دستکیں
اُس دَر سے ہٹ گئے تو دَرِ جاں پہ پاؤ گے — اَندوہ و رنج و غم کی، صعُوبت کی دستکیں
اِسرا کی رات سرورِ کون و مکاں نے دِیں — قصرِ دَنا کے گیٹ پہ قُربت کی دستکیں
لکھنا ثنائے سرورِ کونین ﷺ دوستو! — محسوس کرنا کاتبِ قسمت کی دستکیں
نظریں غلافِ سبز پہ آقا ﷺ کے کیا پڑیں — پائی ہیں مَیں نے خِلعتِ عظمت کی دستکیں
آقا ﷺ سے لو لگائی تو کچھ بھی نہ کر سکیں — دَروازہ ہائے قلب پر کُلفت کی دستکیں
چوکھٹ پہ جو نبی ﷺ کی پہنچ جائے اُمّتی — اُس کی زباں پہ کیوں نہ ہوں لُکنت کی دستکیں
جن کے لبوں پہ ذکرِ نبی ﷺ کم ہے، دیکھ لو — چہروں پہ اِن کے ثبت نحُوست کی دستکیں

دُھتکار کر نبی ﷺ نے اُسے دُور کر دیا — سُننا نہ آپ لوگ بھی دَولت کی دستکیں
آقا حضور ﷺ! سازشیں یہ ہیں یہود کی — روحِ جہاد پر جو ہیں دہشت کی دستکیں

محمودؔ باہر آ کے وہ نعتِ نبی ﷺ پڑھے
سُن لے جو کوئی دَانش و حکمت کی دستکیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تنفُّس میں عُنفوان تمنّا — کہ طیبہ میں مدفن ہے جانِ تمنّا
زبانِ تولاّ، بیانِ تمنّا — مِری نعت جانِ جہانِ تمنّا
پیمبر ﷺ سے عرضِ کرم کر رہی ہے — مِرے آنسوؤں میں زبانِ تمنّا
ہدَف طَیر تخییل کا ہے مدینہ — اُڑان اُس کی اور آسمانِ تمنّا
پیمبر ﷺ سے پیار اور تقلیدِ سیرت — سرِ اُنس پر سائبانِ تمنّا
قبولِ حبیبِ خُدائے جہاں ﷺ ہیں — ہُوئے پیش جو ارمغانِ تمنّا
نگاہِ عنایاتِ سرکار ﷺ پاؤں — ہے یہ مختصر دَاستانِ تمنّا
میں پہنچوں درِ شاہِ ہر دو سرا ﷺ پر — یہ خواہش ہے شایانِ شانِ تمنّا
وہ لُطفِ پیمبر ﷺ سے مایوس کیوں ہوں — جو ہیں ہم سے دِلدادگانِ تمنّا
ہے طیبہ کی مٹّی خطا پوشِ عاصی — سُنا ہے کہ ہے قدردانِ تمنّا
ہے ظِلِّ قدومِ نبی ﷺ کی ضرورت — کہ پُر نُور ہو کہکشانِ تمنّا
بُلاتے رہیں گے مدینے میں آقا ﷺ — میں ہُوں بے گماں خوش گمانِ تمنّا

ہے محمودؔ مدحِ رسولِ مکرّم ﷺ
حقیقت میں اِک امتحانِ تمنّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کی عنایات ہیں عُنوانِ تمنّا — ہے سینۂ احقر میں چراغانِ تمنّا
باعِث ہے فقط اِس کا گُلِ مدحتِ سرور ﷺ — شاداب جو ہے میرا گُلستانِ تمنّا

ہے نعتِ نبی ﷺ ساتھ مدینے کے سفر میں — ہمراہ لیے جاتا ہوں سامانِ تمنّا
دِل میں ہے دِیا جس سے جَلا عشقِ نبی ﷺ کا — ہے واقعتاً شمعِ فروزانِ تمنّا
سرکار ﷺ کی مِدحت مِری چاہت کی نہایت — ہے اسمِ نبی ﷺ سلسلہ جُنبانِ تمنّا
سرکار ﷺ کی یادوں سے بھگوتا ہے مَلا بس — فُرقت کا ہر اِک اشک بہ دامانِ تمنّا
پاؤ گے اُسے سر کو جھکائے دَرِ شہ ﷺ پر — حاصل جسے ہو جائے گا عِرفانِ تمنّا
لاریب گُلِ لُطفِ پیمبر ﷺ کی ہے خوشبو — جس سے کہ ہے توقیرِ بہارانِ تمنّا
مطلوب جو سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم ہے — کیوں طیبۂ سرکار ﷺ نہ ہو جانِ تمنّا
طالب کو طلب سے بھی عطا کرتے ہیں پہلے — آقا ﷺ کا گدا کیوں ہو پریشانِ تمنّا
اِس قید سے پیار اُن ﷺ کا دِلاتا ہے رِہائی — یہ خواہشِ دُنیا جو ہے زندانِ تمنّا
مِلتی ہے جنھیں بھیک دَرِ شاہِ رُسُل ﷺ سے — ہیں سب مِرے اَحباب گدایانِ تمنّا
تو اوڑھ کہیں مسکنِ سرکار ﷺ کی مٹّی — کہتا ہے یہی قلب سے ارمانِ تمنّا
ناموسِ پیمبر ﷺ کا محافظ ہے جو عامر رحمۃ اللہ علیہ — وہ ہو گیا اِس رَاہ میں قُربانِ تمنّا

محمودؔ کی ہوتی ہیں سبھی خواہشیں پوری
ہے لُطفِ پیمبر ﷺ سے یہ فیضانِ تمنّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں تو کج کُلاہِ دَہر بھی منگتا لگا — ہر خطیبِ خوش بیاں اُس جا مجھے ہکلا لگا
کشتِ دِل میں مصطفیٰ ﷺ کے پیار کا پودا لگا — دیکھا چشمِ دِل سے تو اُس کا ثمر پیارا لگا
جو تمتّع کرتا پایا اُسوۂ سرکار ﷺ سے — صاحبِ فہم و ذکا، دانا لگا، بینا لگا
غیر مُتعلّق جو اُن سے تھا، مِرا اپنا نہ تھا — نام لیوا مصطفیٰ ﷺ کا اپنا اپنا سا لگا
جب سے دیکھا ہے نبی ﷺ کے گُنبدِ شاداب کو — اور جو منظر بھی دیکھا میں نے وہ دُھندلا لگا
جو تھے ٹیڑھے، وہ سبھی پل بھر میں سیدھے ہو گئے — تیر جو خُلقِ رَسُولُ اللہ ﷺ کا سیدھا لگا
کتنا احکامِ رسولِ رب ﷺ پہ کرتا ہوں عمل — غور جب میں نے کیا اِس پر، مجھے جھٹکا لگا

جس کا دِل بھیگا نہ مدحِ سرورِ کون ﷺ سے — ایسا بندہ تو مجھے گونگا لگا، بہرا لگا
جب بھی دیکھیں غور سے آیاتِ معراجِ مُبیں — مجھ کو کچھ اَفشا نظر آیا تو کچھ اِخفا لگا
جب درودِ پاک پڑھنے والا جنّت کو چلا — اُس کے کندھے سے مِرے سرکار ﷺ کا کندھا لگا
دیدنی تھی رات کے ہنگام اُس کی محویت — چاند مجھ کو روضۂ سرکار ﷺ کا شیدا لگا
چاندنی اُتری مہِ طیبہ ﷺ کی جب سے قلب میں — دِل کا اندھیارا مجھے اُس دِن سے اُجلا سا لگا
حرفِ تَرْضٰھَا کے مفہوم و معانی سے مجھے — قِبلہ کی تحویل میں سرکار ﷺ کا مَنشا لگا
جس نے بھی دیکھا عقیدت کی نگاہوں سے اُسے — ''آستانِ مصطفیٰ ﷺ بے انتہا اچھّا لگا''

یہ فقط سرکار ﷺ کے جود و عطا کا فیض ہے
اُن ﷺ کے دَر کا ہر گدا محمودؔ کو دَاتا لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار کی اقلیم کا یہ ضابطہ اچھّا لگا — مدحتِ محبوبِ رب ﷺ میں رَتجگا اچھّا لگا
آشنا اچھّا لگا، ناآشنا اچھّا لگا — نام لیوا جو مِرے آقا ﷺ کا تھا، اچھّا لگا
اِستفادہ مَیں نے قُرآنِ مقدّس سے کِیا — ذکر آقا ﷺ کا بہ تقلیدِ خُدا اچھّا لگا
جب وُجوب اس کا سمجھ میں آ گیا تو پھر مجھے — وِردِ صَلّی اللہ ہر صبح و مَسا اچھّا لگا
جاؤں گا ہر سالِ شہرِ سرورِ کونین ﷺ کو — مجھ کو اپنے قلب کا یہ فیصلہ اچھّا لگا
دَاعیہ ہے مَرتے دَم تک نعت کہنے کا مِرا — خالقِ عالَم کو میرا اِدّعا اچھّا لگا
آسرے دُنیا کے جتنے تھے، وہ بے وَقعت ہُوئے — آسرا اُن ﷺ کا مِلا تو آسرا اچھّا لگا
قاقُم و سنجاب و تخت و تاج ہیں بے حیثیت — مالکِ کونین ﷺ کو جب بوریا اچھّا لگا
ایک جانب ہے جلال اور دوسری جانب جمال — اِلتفاتِ مصطفیٰ ﷺ، خوفِ خُدا اچھّا لگا
پہلے بھائی حمد اور نعتِ رسولِ محترم ﷺ — بعداً اصحابِ نبی ﷺ کا تذکرہ اچھّا لگا
سمت میری رَاست ارشاد ''فَحَدِّثْ'' سے ہُوئی — تذکرہ آقا ﷺ کے احسانات کا اچھّا لگا
اِس لیے ہر روز آتا تھا کہ جبرائیلؑ کو — ''آستانِ مصطفیٰ ﷺ بے انتہا اچھّا لگا''

یوں تو سارے رنگ ہیں محمودؔ کے دیکھے ہُوئے
پر اِسے ہر رنگ سے گُنبد ہَرا اچھّا لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا مجھے ذکرِ خُدا بے اِنتہا اچھّا لگا
ذکر یا سرکار ﷺ کا بے اِنتہا اچھّا لگا

مجھ کو شہرِ مصطفیٰ ﷺ بے اِنتہا اچھّا لگا
منبعِ جُود و عطا بے اِنتہا اچھّا لگا

میرا چہرہ جب بفضلِ خالقِ کون و مکاں
گرد طیبہ سے اَٹا، بے اِنتہا اچھّا لگا

جو نعوتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھتا رہا، لکھتا رہا
ہم کو وہ لکھّا پڑھا بے اِنتہا اچھّا لگا

حمد میں بھی نعت کے اشعار جب مجھ سے ہُوئے
قُرب کا نقشہ جما، بے اِنتہا اچھّا لگا

آقا و مولا ﷺ کی مِدحت میں بہ اِخلاصِ وفا
ذکر احسانات کا بے اِنتہا اچھّا لگا

خواہشِ محبوبِ ﷺ پر قِبلہ بدل کر دوستو!
رب کو اپنا فیصلہ بے اِنتہا اچھّا لگا

قربتِ قَوسَین جب آئی گرفتِ فکر میں
جو بنا وہ دائرہ بے اِنتہا اچھّا لگا

مصطفی صَلِّ عَلٰی سے اُنس کے باعث مجھے
اُن ﷺ کا ہر مِدحت سرا بے اِنتہا اچھا لگا

جب چلے ہم راہِ تقلیدِ رسولِ پاک ﷺ پر
خُلد کا یہ راستہ بے اِنتہا اچھّا لگا

بعدِ باراں دیکھا شہرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ
وہ سماں نکھرا ہُوا بے اِنتہا اچھّا لگا

مُعتکِف رہتے رہے جس جا رسولِ محترم ﷺ
مجھ کو وہ غارِ حِرا بے اِنتہا اچھّا لگا

بادشاہوں سے مجھے بے اِنتہا نفرت رَہی
کُوئے سرور ﷺ کا گدا بے اِنتہا اچھّا لگا

ہم نے طیبہ میں کھجوریں کھائیں پہلے، اُس کے بعد
جتنا بھی زمزم پیا بے اِنتہا اچھّا لگا

ہُوں گا میں نذرِ بقیعِ پاک آخر لازماً
مجھ کو اپنا اِدّعا بے اِنتہا اچھّا لگا

دید کعبہ سے منوّر ہو گئیں آنکھیں تو پھر
”آستانِ مصطفیٰ ﷺ بے اِنتہا اچھّا لگا“

اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے آستانوں کی زیارت کے سبب
”آستانِ مصطفیٰ ﷺ بے اِنتہا اچھا لگا“

حُرمتِ سرکار ﷺ پر محمودؔ جس نے جان دی
رب کو وہ اچھا لگا، بے اِنتہا اچھّا لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصحابِ رضی اللہ عنہم جاں نثار پیمبر ﷺ کے اِردگرد
کھِنچتا ہے جیسے دائرہ محور کے اِردگرد

راہِ ہدایت آپ ہیں سرکارِ کائنات ﷺ
اصحاب رضی اللہ عنہم "کالنُجوم" ہیں سرور ﷺ کے اِردگرد

مبہوت سارے اہلِ وِلائے رسولِ پاک ﷺ
ہیں گُنبد و منار کے منظر کے اِردگرد

سیراب ہوتے ہیں مگر جاتے نہیں کہیں
سارے کھڑے ہیں صاحبِ کوثر ﷺ کے اِردگرد

میں نے درِ حضور ﷺ پہ سر کو جھکا لیا
ہے ہالہ روشنی کا مِرے سر کے اِردگرد

سب لوگ پڑھنے والے ہیں اِس میں درودِ پاک
رحمت کا ہے حصار مِرے گھر کے اِردگرد

محمودؔ نعت گو کے ہیں احباب نعت گو
کیوں بے ہُنر ہوں ایسے ہُنرور کے اِردگرد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِل گیا اصحاب رضی اللہ عنہم پیغمبر ﷺ کو رفعت کا شَرَف
یوں کہ تھا حاصِل انھیں سرور ﷺ کی صُحبت کا شَرَف

جس کو حاصل ہو گیا آقا ﷺ سے نِسبت کا شَرَف
خالقِ عالم نے بخشا اُس کو قُربت کا شَرَف

ذکر مِلتا ہے مِرے سرکار ﷺ کا بین السُّطُور
ہے یہی قُرآن کی ایک ایک آیت کا شَرَف

اُس نے ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ پر جان دی
ہے یہی عامر رحمۃ اللہ علیہ کی غیرت اُس کی عظمت کا شَرَف

لازِمی ہے، اِس پہ شکرِ کبریا ہر آن ہو
یہ جو ہم کو مِل گیا آقا ﷺ کی بعثت کا شَرَف

رحمتِ سرور ﷺ تو ہے سارے جہانوں کے لیے
ہے مسلمانوں کی خاطر اُن کی رافت کا شَرَف

میں درِ سرکار ﷺ پر پہنچا تو ہکلاتا رہا
دوستو! کیا کم ہے یہ میری ندامت کا شَرَف

عظمتِ سرور ﷺ ہے قِرطاسِ حقیقت پر لکھی
غور فرماؤ تو ہے یہ کلکِ قُدرت کا شَرَف

لکھ لیے اسباقِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے لُطف سے
میں سمجھتا ہوں کہ ہے یہ میری قسمت کا شَرَف

خُلد میں جانے کا خواہش مند ہوں مَیں اِس لیے
بندۂ سرکار ﷺ کی آمد ہے جنّت کا شَرَف

اُس درِ فیض و عطا سے ہم کو بھی ٹکڑا مِلا
ایسی دریوزہ گری حشمت کا شوکت کا شَرَف

"اُمّی" کا معنیٰ کیے جاتے ہو "اَن پڑھ" جاہلو
اُمّی ہونا آپ ﷺ کا دانش کا، حکمت کا شَرَف

اِس کی قسمت پر اِسے تم ہدیۂ تبریک دو
پا لیا محمودؔ نے بھی نعت و مِدحت کا شَرَف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین ﷺ سے پایا نبوّت نے شَرَف — کر لیا حاصِل اُنھی کے دَم سے فطرت نے شَرَف
اِتباع سرورِ کونین ﷺ سے حاصِل کیا — خُرّمی نے، بہجت و کیف و مسرّت نے شَرَف
دیکھ لو ہنگامِ محشر میں نبی ﷺ کی عظمتیں — پایا اُن کے فرق سے تاجِ شفاعت نے شَرَف
کُھردرا سا ہاتھ اِک چوما جونہی سرکار ﷺ نے — پا لیا آقا ﷺ سے محنت کش نے، محنت نے شَرَف
ہم کو خوشخبری مِلی ہے یہ کہ حاصل کر لیا — نُورِ ربُّ العالمیں سے نُورِ حضرت ﷺ نے شَرَف
جو ہُوئیں پیدا جوارِ سرورِ کونین ﷺ میں — اُن کھجوروں سے لیا ہے آپ لذّت نے شَرَف
ہر جہاں کے واسطے رحمت مِرے سرکار ﷺ ہیں — دَم قدم سے آپ ﷺ ہی کے پایا رافت نے شَرَف
بعدِ سرور ﷺ آ نہیں سکتا قیامت تک نبی — یہ لکھّا تو پا لیا ہے کِلکِ قُدرت نے شَرَف
عِلم ہے یہ ساری دُنیا کو کہ حاصِل کر لیا — حکمتِ سرکار ﷺ سے فہم و فراست نے شَرَف
قُربتِ معراج کا باعِث ہے جس سے پا لیا — خلوتِ "قوسین" و "اَوْ اَدْنٰی" سے رُویت نے شَرَف
ہے امینِ دامن و راحت آقا و مولا ﷺ کا دیں — دینِ سرور ﷺ سے لیا ہے اَمن و رَاحت نے شَرَف
روضۂ سرکارِ والا جاہ ﷺ کو دیکھا جونہی — پا لیا محمودؔ کی چشمِ بصیرت نے شَرَف

مُفتخِر محمودؔ ہے حُسنِ مقدّر پر بجا
پا لِیا نعتِ نبی ﷺ سے اُس کی قسمت نے شَرَف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو راستی کے ساتھ ہے، پاکیزگی کے ساتھ — اُس نے نبھایا اپنا تعلُّق نبی ﷺ کے ساتھ
نُورانیتِ ذکرِ نبی ﷺ کام کر گئی — اِک ربطِ مستقِل جو رَہا روشنی کے ساتھ
خوش ہُوں کہ اسمِ سرورِ عالم ﷺ زباں پہ ہے — باندھا گیا ہوں جب سے مَیں اِس زندگی کے ساتھ
جو دِل کی دھڑکنیں ہیں اُنھیں خود نہ تُو سُنے — قدمین میں ہو حاضری اِس خامشی کے ساتھ

آقا ﷺ نے وہ کرم کیا، مجھ کو ہنسا دیا
مَیں حاضرِ مدینہ تھا شرمندگی کے ساتھ

یہ مجھ پہ یادِ سرورِ عالم ﷺ کا فیض ہے
آنکھوں کا ہے تعلّقِ خاطر نمی کی ساتھ

پائے جو آگہی یا بصیرت، وہ دیکھ لے
عامرؒ بھی علم الدینؒ بھی ہے سیّدی ﷺ کے ساتھ

دیکھو نبی ﷺ کی چشمِ شفاعت کا معجزہ
عاصی کی مغفرت بھی ہوئی مُتّقی کے ساتھ

تھا مُلک میں تو ساتھ رہی بے بصیرتی
واپس ہُوا مدینے سے مَیں آگہی کے ساتھ

آقا حضور ﷺ! آپ بچائیں تو وہ بچے
شیطان تو لگا ہُوا ہے آدمی کے ساتھ

یہ بات مصطفیٰ ﷺ کو گوارا نہیں ہُوئی
مومن سے بات بھائی کرے بے رُخی کے ساتھ

لازم ہے نعت اور یہ ملزومِ نعت ہے
محمودؔ ہے بندھا ہُوا اِس شاعری کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا عفو بھی حساب کے پہلو کے ساتھ ساتھ
لُطفِ حضور ﷺ بھی تھا ترازو کے ساتھ ساتھ

سمجھو کہ اُس کو دیں کی حقیقت کا عِلم ہے
"صَلِّ عَلٰی" جو کہتا ہے "ھُو ھُو" کے ساتھ ساتھ

کیا پُوچھتے ہو سرورِ عالم ﷺ کا اختیار
چلتے قضا و قدر ہیں ابرُو کے ساتھ ساتھ

مداحِ حضور ﷺ کی کیفیّتیں نہ پوچھ
خونِ جگر بھی ہوتا ہے آنسو کے ساتھ ساتھ

شہرِ حبیبِ خالقِ ہر کائنات ﷺ کو
اُڑتا ہوں روح و جاں کے پکھیرُو کے ساتھ ساتھ

آپَس میں جب بھی مِلتے ہیں سرکار ﷺ کے محبّ
مِلتے ہیں دِل بھی سینہ و بازو کے ساتھ ساتھ

روشن نظر ہے، جاں ہے معطّر درود سے
پایا ہے ہم نے نُور بھی خوشبو کے ساتھ ساتھ

دَرکار آبِ حُبِّ حبیبِ خُدا ﷺ کو ہے
جامِ اَدب خلوص کے چُلّو کے ساتھ ساتھ

قندیلِ نعت بَر میں لیے جا رہا ہُوں مَیں
چلتی ہے جیسے روشنی جگنو کے ساتھ ساتھ

لکھتے ہیں (رب معاف کرے) اُن ﷺ کے جسم پر
کچھ زہر کا اثر بھی تھا جادُو کے ساتھ ساتھ

محمودؔ کے یہاں تو کرم سے حضور ﷺ کے
پنجابی میں بھی نعت ہے اُردو کے ساتھ ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصحاب رضی اللہ عنہم گام گام تھے سرور ﷺ کے ساتھ ساتھ
اور ذات بھی تھی ذات کے مظہر ﷺ کے ساتھ ساتھ

ہوتی ہے نعتِ سَیّدِ کُل عالمین ﷺ پر
تائیدِ جبرئیل علیہ السلام سخنور کے ساتھ ساتھ

میں آخرش دیارِ نبی ﷺ میں پہنچ گیا
چلتا رہا ہوں جب دِلِ مضطر کے ساتھ ساتھ

ہر کام کامیاب رسولِ خُدا ﷺ رہے
اللہ کی رضا تھی پیمبر ﷺ کے ساتھ ساتھ

جب گُنبدِ حبیبِ خُدا ﷺ پر نظر پڑی
شاداب جی ہُوا مِرا منظر کے ساتھ ساتھ

ہر جا، اذان میں کہ دُعا میں، نماز میں
ذکرِ نبی ﷺ بھی ہوتا ہے دَاور کے ساتھ ساتھ

افسوس ناک اَمر ہے، عہدِ جدید میں
ہے جلبِ زر بھی نعت کے خُوگر کے ساتھ ساتھ

محمودؔ حشر میں کئی بدلیں گے فیصلے
محبوبِ ربِّ پاک ﷺ کے تیور کے ساتھ ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اربابِ اُنس و اُلفت و صِدق و صِفا کے سر
خم ہیں نبی ﷺ کے آگے سب اہلِ وِلا کے سر

یہ جو کُلاہ باندھ رہے ہو بقا کے سر
دَراصل ہے حبیبِ خُدا ﷺ کی رِضا کے سر

حاصِل ہُوئی بُلندی کی ہر اِنتہا مجھے
سنگِ دَرِ رسولِ خُدا ﷺ سے لگا کر سر

دَراصل دی شفا تمھیں اسمِ حضور ﷺ نے
تم کامیابی باندھ رہے ہو دوا کے سر

یا رب! درِ حبیب ﷺ پر اپنے، جھکا مجھے
آگے خُدا کے کہتے ہیں یہ ہم جھکا کے سر

سرکار ﷺ کی عطا نے، کرم نے چھڑا دیا
میں نے رکھّا تھا اپنا خطا میں پھنسا کے سر

محمودؔ یوں تو میری کوئی نیکیاں نہ تھیں
سہرا رہا نجات کا "صَلِّ عَلٰی" کے سر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کم نظر آتے نہیں یوں تو نکاتِ عقل و ہوش
ہیں درود و نعت ہی لیکن صفاتِ عقل و ہوش

دُوریٔ حُبِّ حبیبِ حق ﷺ کو تم سمجھو جنوں
ہے ثباتِ اُنسِ سرور ﷺ میں ثباتِ عقل و ہوش

ہے نبی ﷺ کے حکم پر بالغیب ایماں لازمی
دُور ہوتی جائیں گی سب مشکلاتِ عقل و ہوش

ہوں جُنوں سامانیوں سرور ﷺ کے قدموں پر فِدا   حکمتِ آقا ﷺ پہ قُرباں کائناتِ عقل و ہوش
معنیٰ و مفہوم ہے اِس کا، نبی ﷺ کا نقشِ پا   کھول کر دیکھو عزیزو، تم لُغاتِ عقل و ہوش
دیکھتے ہی روضۂ اَقدس نگاہیں بند ہوں   ایسی بے ہوشی تو ہے گویا زکوٰۃِ عقل و ہوش
موت اور تدفین چاہو مصطفیٰ ﷺ کے شہر میں   ہو بفضلہٖ اگر قائم حیاتِ عقل و ہوش
عظمتِ سرکار ﷺ ہے دیں پر تدبُّر کا صِلہ
ہے مجھے محمودؔ حاصِل اِلتفاتِ عقل و ہوش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دینِ نبی ﷺ پہ چلنا ہے اَقدار پروری   آقا ﷺ کا اِتبّاع ہے کِردار پروری
موضوع کوئی بھی ہو، سخن گوئی ہے بجا   لیکن نبی ﷺ کی نعت ہے معیار پروری
کہنے میں باک مجھ کو نہیں ہے ذرا سا بھی   غیرِ نبی ﷺ کی مدح کو آزار پروری
حُسنِ سُلوک بے زروں سے ہونا چاہیے   آقائے ہر جہاں ﷺ نے کی نادار پروری
اِکّیس مرتبہ کی حضوری سے ہے عیاں   دیدِ دیارِ پاک ہے اَبصار پروری
یہ دیکھ لیں نظام ہمارا حضورِ پاک ﷺ!   بدقسمتی سے بن گیا زردار پروری
دینِ نبی ﷺ کو ہم نے یوں محدود کر دیا   جُبّہ نوازی ہے تو ہے دَستار پروری
آقائے کائنات رسولِ کریم ﷺ کی
محمودؔ پروری ہے وَفادار پروری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اَصل بات کو میرا ضمیر سمجھا ہے   رسولِ حق ﷺ کو سراجِ منیر سمجھا ہے
حبیبِ رب ﷺ کا کہا سُن کے، ہم نے خالق کو   سَمِیع جان لیا ہے بَصِیر سمجھا ہے
وہی خُدا کا ہے بندہ کہ جس نے اپنے کو   حضورِ پاک ﷺ کا منّت پزیر سمجھا ہے
وہ، صدقِ دِل سے کی تبلیغِ دینِ حق جس نے   جہاں نے اُس کو نبی ﷺ کا سفیر سمجھا ہے
عطا ہوئی ہے سمجھ جس کو کبریا سے، وہی   نبی ﷺ کے سایے کو ظِلِّ قدیر سمجھا ہے

نہ جس میں ربّ و پیمبر ﷺ کی بات ہو، ہم نے — ہر ایسی بات کو صَوْتُ الْحَمِیر سمجھا ہے

جو نعتِ پاک میں محمودؔ ہم رہے مشغول
تو خود کو اُنسِ نبی ﷺ کا اَسیر سمجھا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو قلب میں کچھ خوفِ خُدا ہے، وہ بہت ہے — اور لب پہ ترے "صَلِّ عَلٰی" ہے، وہ بہت ہے
توصیف و ثنائے شہِ ہر کون و مکاں ﷺ میں — قُرآں نے قصیدہ جو کہا ہے، وہ بہت ہے
آقا ﷺ کی عنایات کے بادَل کی طلب میں — جو آنکھ میں اُلفت کی گھٹا ہے، وہ بہت ہے
شادابئ ہر جان و دِل و روح کی خاطِر — سرکار ﷺ کا گُنبد جو ہَرا ہے، وہ بہت ہے
مداحئ سرکارِ دو عالم ﷺ کے صلے میں — جو خواہشِ تحصیلِ رِدا ہے، وہ بہت ہے
کیا پائی ہے تذکارِ پیمبر ﷺ میں سکینت! — جو مجھ سے ہُوا، مجھ کو مِلا ہے، وہ بہت ہے

خالق کا پتا پائے گا محمودؔ یہیں سے
اِس کو جو مدینے کا پتا ہے، وہ بہت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ دیں گے جس کی ضمانت بَصَد وَقار — جنّت کو جائے گا وہ بہ سُرعت بَصَد وَقار
محشر میں دے گا فضل سے اپنے، خُدائے پاک — آقا ﷺ کے سر پہ تاجِ شفاعت بَصَد وَقار
احکامِ مصطفٰی ﷺ پہ جو چلنے کی راہ لیں — کہتے رہے ہیں حرفِ بشارت بَصَد وَقار
پہلے جو انبیاء علیہم السلام تھے وہ سرکار ﷺ کے لیے — کہتے رہے ہیں حرفِ بشارت بَصَد وَقار
جو صاحبِ یقین ہیں، جو مومنین ہیں — مِلتی ہے اُن کو رحمت و رافت بَصَد وَقار
اصحاب رضی اللہ عنہم کو نجومِ ہدایت کہا گیا — حاصِل جو تھی حضور ﷺ کی صُحبت بَصَد وَقار
پہنیں گے جو اطاعتِ سرور ﷺ کا پیرہن — پائیں گے رُستگاری کا خِلعت بَصَد وَقار
اِس باب میں تو رائے کوئی دُوسری نہیں — اُن ﷺ کا غُلام جائے گا جنّت بَصَد وَقار
آقا ﷺ نے احترام کے قابل بنا دِیا — زندہ اِسی لیے تو ہے عورت بَصَد وَقار

محبوبِ کبریائے عوالم حضور ﷺ ہیں — کرتے ہیں جو دِلوں پہ حکومت بصَد وَقار
کر لو جو اِتّباعِ پیمبر ﷺ کو اختیار — تو مغفرت کی آئے گی نوبت بصَد وَقار
ہوتے ہیں جب مُواجَھہ کے سامنے کھڑے — پاتے ہیں ہم بھی کیفِ لَطافت بصَد وَقار

محمودؔ تا قیامِ قیامت حضور ﷺ کی
قائم رہے گی شانِ نُبُوّت بصَد وَقار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جدھر مصطفیٰ ﷺ کی ہُوئی چشمِ رحمت — اُسی سمت کو پھر گئی چشمِ قُدرت
کریں گے جو ہم پیروئ پیمبر ﷺ — تو لائے گی ہر بہتری چشمِ فِطرت
نبی ﷺ کے مُعانِد کو پاؤ گے خائب — اُٹھاؤ گے تم جس گھڑی چشمِ عبرت
نُجُومِ ہدایت وہ اِس واسطے ہیں — صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصِل رہی چشمِ صحبت
رہی مومنینِ پیمبر ﷺ کی جانب — کبھی چشمِ رحمت، کبھی چشمِ رافت
جمائے گا گر اُن ﷺ کے روضے پہ نظریں — تو پائے گا تو قُدرتی چشمِ بہجت
وہ جس نے پیمبر ﷺ کی سیرت کو دیکھا — اُسی کی طرف ہو گئی چشمِ سطوت
وہ باطِل سے ہٹ کر ہُوا حق کا جویا — وہ جس کی طرف بھی ہُوئی چشمِ حکمت
جو تو نے سُوئے لُطفِ سرور ﷺ نہ دیکھا — رُلائے گی تجھ کو تری چشمِ غفلت
حضور ﷺ! اب ہو اِس پر نگاہِ عنایت — حضور ﷺ! آج ہے شبنمی چشمِ مِلّت
خُدایا! ہے درکار اِسلامیوں کو — پیمبر ﷺ کی اِک معنوی چشمِ نُصرت

یہ محمودؔ میزاں پہ نعرہ لگے گا
ہے اَلطاف کی ایلچی چشمِ حضرت ﷺ

(صنعت: ذوقافیتین مع الحاجب میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ خالق ﷺ کے نام لیواؤں کے گداؤں میں نام ہونا — یہی ہے دُنیا میں اور آخرت میں کِسی کا عالی مقام ہونا

نبی ﷺ کے روضے پہ دَست بستہ درود ہونا، سلام ہونا
’’یہی ہے فوزِ عظیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا‘‘

خُدا کی وَحدانیت کا قائل جو آدمی ہے، وہی ہے مومن
ہے اصلِ ایماں دِلوں میں لیکن حضور ﷺ کا احترام ہونا

بروزِ محشر ہر اِک نبی علیہ السلام کی ہر ایک اُمّت کو دیکھنا ہے
لوائے رحمت کا پھڑ پھڑانا حضور ﷺ کا فیض عام ہونا

مظاہرہ تھا خُدائے عالَم کی چاہتوں کا محبتوں کا
وَرائے عرشِ عُلا حبیبِ خُدا ﷺ کا محوِ خَرام ہونا

خُدا کے باغی، اُجڈ عرب تھے، بُتوں کی کرتے تھے جو پرستش
بڑا ہے یہ معجزہ پیمبر ﷺ کا، ایسے بندوں کا رَام ہونا

معاف کرنے کا فتحِ مکّہ پہ حکم میرے حضور ﷺ کا تھا
جو اور ہوتا تو جائز اُس کا تھا دَر پئے انتقام ہونا

خُدا کی محبوب ﷺ سے محبّت کی ہے عزیزو، دلیلِ محکم
نبی ﷺ کے روضے پہ اہلِ اِخلاص واُنس کا اِزدِحام ہونا

ببارگاہِ حضورِ والا ﷺ درود پڑھنے میں ہم مگن ہیں
اور اِس حوالے سے بے حقیقت ہے صُبح ہونا کہ شام ہونا

رسولِ اکرم کے دَر پہ جب تک نہ حاضری کا شرَف مِلا تھا
کبھی نہ اِتنا ہُوا تھا آساں، ہمارا ہر ایک کام ہونا

جواز رکھتا ہے یہ تفاخُر، مبارک اِس پر ترا تبختُر!
فہارسِ نعت گُسترانِ نبی ﷺ میں محمودؔ نام ہونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی سیرت پہ چلنا غافل! یہی ہے نائل مَرام ہونا
نظر میں رکھنا وہی خصائل، یہی ہے نائل مَرام ہونا

درود کی ہو نصیب محفل، یہی ہی نائل مَرام ہونا
سکینہ دِل پہ ترے ہو نازل، یہی ہے نائل مَرام ہونا

ترا مقدّر اگر ہو یاور، کہیں جو تجھ کو بفضلِ دَاور
نبی ﷺ کا ہو اِلتفات حاصل، یہی ہے نائل مَرام ہونا

میں رَاہِ مدحِ حبیبِ رب میں اُنھی کی خوشنودی چاہتا ہُوں
مِلی اگر مجھ کو میری منزل، یہی ہے نائل مَرام ہونا

درود ربِّ جہاں اور اُس کے فرشتے پڑھتے ہیں مصطفیٰ پر
درود خوانوں میں ہونا شامل، یہی ہے نائل مَرام ہونا

یہ تجھ کو احکامِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل کی توفیق ہو مُبارک!
’’یہی ہے فوزِ عظیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا‘‘

علائقِ دُنیوی کے محمودؔ تم بھنور سے یہ نکلے دیکھو
کہ وہ ہے اُنسِ نبی ﷺ کا ساحل، یہی ہے نائل مَرام ہونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمجھ نبی ﷺ کو رحیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا
’’یہی ہے فوزِ عظیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا

نبی ﷺ کی نعتیں زبان و دِل پر رقم کیے طیبہ جا پہنچنا
ہے لُطفِ ربِ کریم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا

حضورِ والا ﷺ کے شہرِ دِل کش سے تیرے اندر سمانے آئے
نظافتوں کی شمیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا

خُدا کرے اُمّتِ رسولِ خُدا ﷺ کے اعمال میں نظر آئے
نبی ﷺ کا خلقِ عظیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا

جو کوئی توہینِ مصطفیٰ ﷺ کا ہو مرتکب، اس کو قتل کرنا!
اگر ہو عزمِ صمیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا

درودِ محبوبِ رب ﷺ کو تُو نے جو اپنے اندر بسا لیا ہے
ہُوا نبی ﷺ کا حریم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا

کبھی جو محمودؔ نعت گو کو رسولِ رب جہاں ﷺ خوشی سے
عطا کریں گے گلیم اے دِل! یہی ہے نائل مَرام ہونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرارِ خستہ دِلاں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا
عزیزو! تسکینِ جاں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا

سرورِ قلب و نظر کا باعِث ہے اپنے آقا ﷺ کی نعت کہنا
نشاطِ روح و رَواں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا

ہے روزِ محشر کی گرمیوں میں درودِ محبوبِ رب ﷺ کا سایہ
وہاں پہ بھی سائباں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا

خُدا سے سب لوگ مانگتے ہیں حضوری دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی
پر اِس حوالے سے "ہاں" کا مُوجِب ہے مصطفیٰ کا غُلام ہونا

نکلنا چاہو جو بے یقینی سے تو نبی ﷺ کا نظام لاؤ
جہاں میں امن و اماں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا

جسے غُلامی پہ ناز ہے مصطفیٰ ﷺ کی، اِس پر کریم رب ہے
رحیمیٔ ایزداں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا

یہاں پہ عزّت اُسے ملے گی وہاں پذیرائی اُس کی ہو گی
"سعادت دو جہاں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا"

کیے حقوقِ خُدا و اِنسان پُورے محمودؔ تُو نے لیکن
حصولِ باغِ جناں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نصیب ہو جائے یادِ سرور ﷺ کو تارِ دِل میں اگر پرونا
نبی ﷺ کی اُلفت کا یہ خزانہ کِسی بھی حالت میں تم نہ کھونا

جو طبعِ موزوں خُدائے برحق کرے عنایت کہیں تمھیں بھی
زمینِ قلب و جگر میں نخلِ مدیحِ محبوبِ رب ﷺ کو بونا

خُدا کے دَربار میں پذیرا ہے، لے ہی آتا ہے رنگ آخر
بیادِ شہرِ حبیبِ خالق ﷺ کِسی کا خلوت میں رونا دھونا

حریر و کمخواب کے بچھونوں پہ اینڈنے والے لوگو! سُن لو
کھجور کی چھال کی چٹائی مرے پیمبر ﷺ کا تھا بچھونا

جو ہیں مُبلّغ رسولِ اکرم ﷺ کی سُنّتوں کے، انھیں نہ بھولے
''ڈِنر'' کی صورت میں دو کھجوریں ہی صرف کھا کر نبی کا سونا

خطا شعاروں گُناہ گاروں کی مغفرت ہی کے واسطے تھا
خُدا کے آگے بصد تضرُّع حبیبِ ربِّ جہاں ﷺ کا رونا

بلالؓ و زیدؓ و صُہیبؓ و شقرانؓ کی عظمتیں یہ بتا رہیں ہیں
''سعادتِ دو جہاں کا مُوجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غُلام ہونا

ہے موت تو اِک اٹل حقیقت مگر ہے سرکار ﷺ یہ گزارش
عطا ہو محمودؔ پُرخطا کو بقیعِ غرقد کا کوئی کونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجیب اِسَرا کی سیر سمجھو، نہیں ہے کیا یہ سفر انوکھا
خُدا نے اِک شب جو اپنی خلوت میں اپنے محبوب کو بُلایا

وہ جس پہ خوش ہوں گے اُس کا آقا، اُسی پہ خالق کا لُطف ہوگا
اُسی کی قسمت میں خُلد ہو گی کہ جس نے پائی بہشتِ طَیبہ

اِطاعت و اِتبّاعِ سرکار ﷺ میں گزارو حیات اپنی
یہی ہے فوز و فلاحِ دُنیا، اِسی سے پاؤ گے حُسنِ عقبیٰ

دُہائی دو جو حبیبِ رب ﷺ کی، طلب کرو جو مدد اُنھی سے
الَم اڑنچھو ہوں، رنج غائب اور اِدبار و اَندوہ و درد عَنقا

نبی ﷺ کی اُلفت کو روح و جاں میں سمولیا ہے بفضلِ خالق
بروزِ محشر ہماری بخشش کو بس یہ کافی ہے اِک حوالہ

حدیث سرور ﷺ میں ہے کہ کثرت درود کی کر کے دیکھے کوئی
تو ہوگا، جس باب خُلد ہی میں نبیؐ کے کندھے سے اُس کا کندھا

سَبَق یہ عامر شہید رحمۃ اللہ علیہ محمودؔ ساری مِلّت کو دے رہا ہے
کہ حفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ میں تو جان دینا ہے زندہ ہونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ستاتی ہیں جو یادیں سرورِ کونین ﷺ کی مجھ کو
تو اُن ﷺ کے شہر کے میں دیکھتا ہوں خواب ایسے میں

سحابِ لُطفِ آقا ﷺ کی طلب میں رات ڈھلتی ہے
تو آنکھوں میں چلا آتا ہے اِک سیلاب ایسے میں

اگر لب پر نہ اسمِ پاکِ محبوبِ خُدا ﷺ ہو گا
سُکُوں ناآشنا ہو گا دِلِ بے تاب ایسے میں

مخاطَب کرنا چاہا جب بھی محبوبِ مکرم ﷺ کو
دیے اللہ نے اُن ﷺ کو کئی اَلقاب ایسے میں

کوئی بُوجَھل کا یا بُولَھب کا ذکر جب چھیڑے
تو یاد آئیں نہ کیوں سرکار ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہ ایسے میں

بچا لیں حشر میں سرکارِ ہر عالم ﷺ جو عاصی کو
تو ہو زُہّاد کی آنکھوں میں اِستعجاب ایسے میں

خَزاں دیدہ و رنجیدہ چلا تھا گھر سے طیبہ کو
ہُوا تسکین زا وہ گُنبدِ شاداب ایسے میں

نظر کے سامنے چوکھٹ جو آئی سرورِ دیں ﷺ کی
ہُوئے تھے مُرتعش محمودؔ کے اَعصاب ایسے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ آقا ﷺ سے رُخ پہ رونق ہے — یُوں عموماً تو رنگ ہی فق ہے
مرحبا، اِک حدیث سرور ﷺ کی — "مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَى الْحَقّ" ہے
کر مدیحِ رسولِ ہر دو جہاں ﷺ — تیرے ہونٹوں پہ یوں تو "ھُوَ حَقّ" ہے
بانٹتے آپ ﷺ ہیں عطائے خُدا — آپ ﷺ قاسم، وہ مُعطی ارزق ہے
حَبَّذا، طاعتِ مہِ تاباں — اِک اشارے پہ ہو گیا شَق ہے
سارے مومن محبّ نبی ﷺ کے ہیں — کفُر کا رَنگ دیکھ کر فق ہے
توڑتے تھے نبی ﷺ چٹانوں کو — یاد ہم سب کو جنگِ خندق ہے
یادِ آقا ﷺ نہ ہو تو زندگی میری — ایک صحرا ہے اور لق و دق ہے
عکسِ گُنبد کو روز دیکھتا ہوں — میری آنکھوں میں خوب رونق ہے
سچے آقا حضور ﷺ ہیں سب سے — اُن ﷺ کا کردار ہے جو اَصدَق ہے
آپ ﷺ محبوب رب کے ہیں محمودؔ
کہ رہا ہُوں وہی کہ جو حق ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کِسی طرح سے تو ڈھونڈو رہِ نجات دُرُست — حیات ہو کہ مدینے میں ہو ممات، دُرُست
بنایا سب کے لیے رب نے آپ ﷺ کو رحمت — رہا ہے اِس طرح سے نظمِ کائنات دُرُست
خُدا نے اُن ﷺ کو خزانوں کی کُنجیاں دی ہیں — یہی تو بات ہے سچی، یہی ہے بات دُرُست
نبی ﷺ کے ذکر میں مشغول ہو جو لمحہ، خوب — جو اُن ﷺ کی یاد میں گزرے، وہی حیات دُرُست
جو ناپسندِ نبی ﷺ ہو وہ نادرست صفت — پسند ہوں جو نبی ﷺ کو، وہی صفّات دُرُست
صلوٰۃ دونوں ہی معنوں میں ہے قبولِ خُدا — خُدا کے آگے، نبی ﷺ کے لیے صلوٰۃ دُرُست

سکھایا ہم کو یہ حسان ؓ سے رِضا ؒ تک نے — ثنائے سرورِ عالم ﷺ کے سب نِکات دُرُست
دیا سَبق یہی عامرِ شہید ؒ نے ہم کو — ہیں حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں مشکلات دُرُست
کرو تو ذکر پیمبر ﷺ کا ٹھیک ٹھیک کرو — لکھو تو سیرتِ اَطہر کے وَاقعات دُرُست
نبی ﷺ کی ذات سے اُلفت کمالِ انساں ہے — نبی ﷺ کے دین پہ انسان کا ثبات دُرُست
جو راہِ سرورِ دیں ﷺ میں مِلے، وہ موت بجا — وہ جس میں ذکرِ پیمبر ﷺ ہو، وہ حیات دُرُست

نبی ﷺ کے شہر کا ہے خوب لمحہ لمحہ رشیدؔ
صحیح دن ہے وہاں کا، وہاں کی رات دُرُست

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقم ہوں جس پہ نبی ﷺ کی صفات مُستحسن — ہیں اُس مقالے کے سارے نِکات مُستحسن
بہت اگرچہ ہیں صوم و صلوٰہ مُستحسن — مگر ہے اِن سے نبی ﷺ پر صلوٰہ مُستحسن
نبی ﷺ کا خادموں پر اِلتفات مُستحسن — اور اُن ﷺ سے عشق کے سب واقعات مُستحسن
ثنائے آقا ﷺ کے سارے حوالے اچھے ہوں — ہو ذکرِ سرورِ عالم ﷺ میں بات مُستحسن
یہ علمُ الدین ؒ کے کردار نے سُجھایا ہے — ہے راہِ حُبِ نبی ﷺ میں ثبات مُستحسن
جو حفظِ حُرمتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ میں مِلے — کہیں حیات سے ہے وہ ممات مُستحسن
نبی ﷺ نے اچھا کہا مُتّقی کو ہر اِک سے — نہیں ہے دین میں تو ذات پات مُستحسن
مِرے حضور ﷺ ہیں ممدوحِ ربِّ ہر دو جہاں — مِرے نبی ﷺ کی ہیں ساری صفات مُستحسن
بتایا ہم کو خبیبِ ؓ و بلال ؓ و عامر ؒ نے — ہیں راہِ عشق کی سب مشکلات مُستحسن
ہوں اہلِ بیت وصحابہ ؓ کہ بیٹیاں اُن ﷺ کی — ہیں اِک شجر کے سبھی ڈال پات مُستحسن

مجھے سُجھایا ہے محمودؔ ربِّ عالم نے
ہے مدحِ رحمتِ ہر کائنات ﷺ مُستحسن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے شہر میں پائیں قرار کی گھڑیاں — وہی تھیں میرے لیے افتخار کی گھڑیاں

دِل و نظر میں ہے قبّہ حضورِ والا ﷺ کا — نہ ختم ہوں گی کبھی یہ بہار کی گھڑیاں
میں جن میں شعر کوئی نعت کا نہیں کہتا — مِرے لیے تو ہیں وہ اِعتذار کی گھڑیاں
وہ ایک دیدِ رسولِ کریم ﷺ کا دِن ہے — میں روز گِنتا ہوں روزِ شمار ﷺ کی گھڑیاں
نیہواڑے سر مَیں مدینے میں ایک ماہ رہوں — جو طول کھینچ سکیں اِنکسار کی گھڑیاں
حضور ﷺ! حکمراں اپنے نہیں سمجھتے ہیں — کہ چند روزہ ہیں یہ اِقتدار کی گھڑیاں

حضور ﷺ! آپ کی اُمّت ذلیل و رُسوا ہے
حضور ﷺ! ختم ہوں یہ اِنتشار کی گھڑیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بغیرِ نعت کوئی بات محترم! مت کر — وظیفہ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ" کا کم مت کر
کہا حضور ﷺ نے خلاقِ ہر جہاں کے سِوا — سرِ عزیز کو آگے کِسی کے خم مت کر
جو حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کے سبب پائے — کِسی طرح کی ستم رانیوں کا غم مت کر
نبی ﷺ کے اُمّتی کا یہ قدم نہیں جائز — تو خود کو دین کے دُشمن سے ہم قدم مت کر
بس ایک ذکر ہی کو سانس کی لڑی میں ہو — سِوا نبی ﷺ کے، کوئی ذکر دَم بہ دَم مت کر
نبی ﷺ کے شہر کو جانا شعار رکھ دائم — جہاں میں اور کِسی سمت کو تو رَم مت کر

حضورِ پاک ﷺ کی محمودؔ کر اطاعت یوں
کسی بُرائی کو حسنات میں تو ضم مت کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہِ بقیع راہِ بقا ہے تو کیا عجب — صُورت ہر ایک اور فنا ہے تو کیا عجب
ممدوح بھی ہیں مادِح ربّ بھی حضور ﷺ ہیں — اُن ﷺ کی رِضا خُدا کی رِضا ہے تو کیا عجب
رہتے ہیں جس میں سرورِ کونین مصطفیٰ ﷺ — اُس جا زمانہ ناصیہ سا ہے تو کیا عجب
طُرّہ منارِ نُور کا اور گُنبدِ نبی ﷺ — واحد کُلاہ زیرِ سما ہے تو کیا عجب
جس پر ملائکہ ہیں خُدا کے جُھکے ہُوئے — اُس دَر پہ اپنا سر جو جُھکا ہے تو کیا عجب

آنکھوں میں پھر رہا ہے درِ کعبۂ خُدا — طیبہ کا دِل پہ نقشہ جما ہے تو کیا عجب
غارِ حرا مقامِ ملاقات جب رہا — قصرِ دَنَا میں کوئی گیا ہے تو کیا عجب
ہُوں لُطفِ مُصطفی ﷺ کا ہَدَف میں شبانہ روز — "صَلِّ عَلٰی" جو صبح و مسَا ہے تو کیا عجب
دیکھے گی آج گُنبدِ اخضر ہماری آنکھ — کھیت آس کا جو آج ہَرا ہے تو کیا عجب
یہ میری معصیت ہے، وہ شفقت حضور ﷺ کی — میری خطا پہ اُن ﷺ کی عطا ہے تو کیا عجب
جس کا بھی اِتّباع پیمبر ﷺ شعار تھا — بخشش کا اُس کو تمغا مِلا ہے تو کیا عجب
ناراض جس سے حضرت محبوبِ رب ﷺ ہوئے — ربِّ جہاں بھی اُس سے خفا ہے تو کیا عجب

محمودؔ کعب رضی اللہ عنہ اور بصیری رحمۃ اللہ علیہ عظیم تھے
تحفہ رِدا کا اُن کو مِلا ہے تو کیا عجب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حَرَج اِس میں نہیں، تم خشک لب سے ذکرِ "ھُو" کرنا — ولیکن چشمِ تر سے مصطفیٰ ﷺ کی گفتگو کرنا
دُعا کو ہاتھ اُٹھانا جب خُدا کے سامنے لوگو! — تو اُس سے حُبِ محبوبِ خُدا ﷺ کی آرزو کرنا
مدینے میں رَسا ہو تم، کہ اپنے گھر میں بیٹھے ہو — گزارش جو بھی کرنا، مصطفیٰ ﷺ سے، رُوبرُو کرنا
کٹے مقراضِ عصیاں سے کوئی ملبُوس کا کونا — تو اُس کو سوزنِ حُبِ پیمبر ﷺ سے رَفو کرنا
نبی ﷺ کے عشق میں جاں سے گزرنا صورتِ عامر رحمۃ اللہ علیہ — محبّت میں رَسولِ پاک ﷺ کی دِل کو لہو کرنا
حضورِ پاک ﷺ سے جس چیز کی نِسبت نظر آئے — اُسے تکریم دینا، دِل سے اُس کی آبرو کرنا
ادب ملحوظ رکھنا بارگاہِ سرورِ کُل ﷺ کا — کِسی سے بھی نہ قدمینِ نبی ﷺ میں گفتگو کرنا
قیامِ ذکرِ محبوبِ خُدا ﷺ سے پہلے رو لینا — نمازِ عشق سے پہلے تم اشکوں سے وضو کرنا
مِرے نزدیک تو یہ بات بے حد نامناسب ہے — خطابِ سرورِ کونین ﷺ میں "تم" اور "تُو" کرنا

دیے رکھّے خُدا توفیق یہ محمودؔ گر تم کو
تو نعتوں میں مضامینِ نوی کی جُستجو کرنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات کہتے تھے کفّار بھی نہیں کوئی ۔۔۔ رسولِ پاک ﷺ کا سا صادِق و اَمیں کوئی
جو لامکاں کے ہُوئے تھے مکین، ان کے سِوا ۔۔۔ مکانِ دِل کا بھی میرے نہیں مکیں کوئی
کہ خود بنا کے کِسی کو خُدا حبیب کہے ۔۔۔ کہیں ہُوا ہی نہیں اِس قدر حسیں کوئی
حیاتِ طیّبہ سرکار ﷺ کی رہی ایسی ۔۔۔ کہ رکھ سکا نہ کوئی حَرف نکتہ چیں کوئی
خُدا نے یوں تو پیمبر ہزار ہا بھیجے ۔۔۔ سِوا حضور ﷺ کے محبوب تو نہیں کوئی
کہ دو کمانوں کا جو فاصلہ تھا، وہ بھی نہ ہو ۔۔۔ ہُوا ہے اِتنا بھی اللہ کے قریں کوئی؟
مدینہ طیبہ واحِد جو رَاہ تھی، لے لی ۔۔۔ نہ راہیں اور بہشتِ بریں کی تھیں کوئی

نہ ہو گا عرش کو محمودؔ دیکھنا مشکل
حضورِ پاک ﷺ کے دَر پر رکھّے جبیں کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقیقت آئی ہے آگے مجاز کے حق میں ۔۔۔ پیار رب کا ہے میرِ حجاز ﷺ کے حق میں
خُدا نے جب اُنھیں اپنے قریب بُلوایا ۔۔۔ وہی تو رات تھی راز و نیاز کے حق میں
دَنا کے ذکر میں کچھ ہیں حقائقِ قُربت ۔۔۔ کہیں خُدا نظر آیا ہے راز کے حق میں
درودِ سرورِ عالم ﷺ کی اوّلیت ہے ۔۔۔ اذان ہے یہ اَدائے نماز کے حق میں
سمجھیے اُس کو مضامین نعتِ سرور ﷺ کے ۔۔۔ نشیب کہتا ہے جو کچھ فراز کے حق میں
چھڑے گی بات جب ذکرِ رسولِ اکرم ﷺ کی ۔۔۔ تو وزن ڈالوں گا سوز و گداز کے حق میں
حضور ﷺ دیکھیے دُنیا کا کیا وَتیرہ ہے ۔۔۔ کہ ووٹ دیتے ہیں سب حرص و آز کے حق میں

حضور ﷺ آپ کی شفقت سے آپ کا محمودؔ
نہیں رہا ہے کبھی ساز باز کے حق میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم جان لینا وِردِ درودِ نبی ﷺ میں ہُوں ۔۔۔ بیٹھا دِکھائی دوں تمھیں بیکار جب کبھی
ہوتی ہے میرے قلب میں خوشیوں کی لہر بہر ۔۔۔ آتے ہیں لب پہ نعت کے اشعار جب کبھی

ہوتا تھا ابر فرق پہ سایے کے واسطے — چلتے تھے دُھوپ میں شہِ ابرار ﷺ جب کبھی
آنکھوں کے راستے سے تو دِل میں اُتار لے — روضہ دِکھائی دے سرِ ابصار جب کبھی
لینا حصار توڑنے کو نام مصطفیٰ ﷺ — گھیراؤ کر لے نکبت و اِدبار جب کبھی
سمجھوں گا اپنے آپ کو میں آسمان پر — مجھ کو عطا کریں گے وہ دِیدار جب کبھی
ذکرِ حبیبِ رب ﷺ کو وہ سمجھیں گے باوقار — رکھیّں گے لوگ سامنے معیار جب کبھی
آقا ﷺ نے اُن پہ ڈالی گلیمِ عطا و عفو — کافر ہُوئے تھے دَرپئے آزار جب کبھی
وصف و ثنائے آقا و مولا ﷺ میں کرتے بات — اصحاب رضی اللہ عنہم کھولتے لبِ گُفتار جب کبھی
کرتا ہے رُخ وہ شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو — اُڑتا ہے میرا طائرِ افکار جب کبھی

حرف اِس پہ آئیں گے سبھی آقا ﷺ کی مدح کے
محمودؔ کھولے گا لبِ گُفتار جب کبھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دُور ہیں نبی ﷺ سے، ہے ڈر اُن کے واسطے — ہے درمیانِ بحر، بھنور اُن کے واسطے
جن کو بُلایا آپ خُدائے کریم نے — قصرِ دَنا کے کُھل گئے دَر اُن ﷺ کے واسطے
دِل میں وہ خود ہیں، آنکھ میں روضہ اُنھی کا ہے — دِل اُن کے واسطے ہے نظر اُن ﷺ کے واسطے
ہیں وجہِ خِلقت آقا و مولا ﷺ غفور نے — پیدا کیے ہیں جنّ و بشر اُن ﷺ کی واسطے
جن کی زباں پہ اسمِ حبیبِ خُدا ﷺ رہا — نُور اُن کے واسطے ہے سحر اُن کے واسطے
ٹوپی میں بال اپنے پیمبر ﷺ کا جو رکھیّں — رب نے رکھّی ہے فتح و ظفر اُن کے واسطے
جو جانتے نہیں ہیں مدینے کو جائے اَمن — کوئی نہیں ہے جائے مفر اُن کے واسطے

محمودؔ جو ثنائے نبی ﷺ میں مگن نہیں
محشر کے روز ہو گا خطر اُن کے واسطے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہوں شعر گو، نعت میرا فن پھر بھی — قبولِ خاطرِ سرکار ﷺ ہے سُخن پھر بھی

خطا سے رَبط ہے لیکن نبی ﷺ کی رحمت سے — عطا ہُوا ہے سکینت کا پیرہن پھر بھی
خوشی جو ذکرِ نبی ﷺ کی ہمیں میسّر ہے — رہیں تو کیوں رہیں اپنے قریں مِحَن پھر بھی
شہا ﷺ! رہا نہیں دُنیا میں لائقِ عزّت — نہیں دُرُست مسلمان کا چلن پھر بھی
صنم مفاد کے ہیں اپنے سامنے آقا ﷺ! — مگر ہم اپنے کو کہتے ہیں بُت شِکن پھر بھی
زباں پہ اپنی تو سچے نبی ﷺ کا ذکر رہا — مگر ہے چاروں طرف کِذب کی گھٹن پھر بھی
بہت ہیں سازشیں لیکن بفیضِ سرورِ دیں ﷺ — رہے گا حشر تک قائم مِرا وطن پھر بھی

عمل کا کھاتا تو محمودؔ میرا خالی ہے
لگی ہے قریۂ سرکار ﷺ کی لگن پھر بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالمو! نعت کے اشعار کہوں یا نہ کہوں — اور ہر ذکر کو بیکار کہوں یا نہ کہوں
گنبدِ و مینارِ پیمبر ﷺ پہ نظر پڑنے پر — اپنی آنکھوں کو گُہر بار کہوں یا نہ کہوں
حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ پہ جو جاں دیتا ہے — اُس کو آقا ﷺ کا وَفادار کہوں یا نہ کہوں
نعت سیرت ہی پہ محدود سمجھنے وَالو! — شعرِ حسان رضی اللہ عنہ کو معیار کہوں یا نہ کہوں
ہیں جو سرکار ﷺ کی عاداتِ کریمہ، اِن کو — دینِ اِسلام کی اَقدار کہوں یا نہ کہوں
سب عوالَم کے لیے جب ہیں پیمبر ﷺ رحمت — اب کہو، آپ ﷺ کو مُختار کہوں یا نہ کہوں
بات جو دِل میں مدینے کے حوالے سے آئے — سوچتا ہوں، مِرے سرکار ﷺ! کہوں یا نہ کہوں
ذکرِ سرکار ﷺ میں آنکھوں کی گُہر باری کو — رب کی رحمت کی مَیں بوچھار کہوں یا نہ کہوں
روز پیتا ہوں مئے حُبِ رسولِ اعظم ﷺ — خود کو اِس نشّے میں سرشار کہوں یا نہ کہوں
شبِ اِسرَا کا کروں ذکر بہ اجمال اگر — تو اُسے سِرُّ الْاَسرَار کہوں یا نہ کہوں
آپ سرکار ﷺ ہیں مُعطی، میں گدائے دَر ہوں — اپنے کو لُطف کا حق دار کہوں یا نہ کہوں
اپنے آقا ﷺ کی زیارت کی توقّع میں رشیدؔ — حشر کو دعوتِ دِیدار کہوں یا نہ کہوں

میں کہ محمودؔ بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہُوں پیرو، خود کو
اُن ﷺ کی چادر کا طلبگار کہوں یا نہ کہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک بشر صُورت پیمبر ﷺ تھے سراپا روشنی / یہ مجلّا روشنی تھی، یہ مصفّا روشنی
روشنی شہرِ خُدا ہے، شہرِ آقا ﷺ روشنی / یوں ہُوئی سارے جہاں میں جلوہ آرا روشنی
میں سراپا نُورِ سرور ﷺ کا ہُوں یوں مِدحت سرا / میری خواہش، میرا مقصد، میرا منشا روشنی
اِس لیے نُورِ رسولِ حق ﷺ کا پرچارک ہُوں مَیں / چاہتی ہے زِندگانی لامحالہ روشنی
کائناتیں سب کی سب اُس سے منوّر ہو گئیں / جو قدُومِ سرورِ دیں ﷺ سے ہے پیدا روشنی
عقل کو نُورِ نبی ﷺ درکار ہے آنکھوں کو بھی / کیوں نہیں چاہے گا ہر دانا و بینا روشنی
ماحیٔ کفر و ضلالت یوں ہُوئے ہیں مصطفیٰ ﷺ / سارے اندھیاروں کا کرتی ہے مداوا روشنی
وہ نجوم و ماہ میں یا شاہِ خاور میں کہاں / جو دِکھاتے ہیں ہمیں ذرّاتِ طیبہ روشنی
جس کے لب "صَلِّ عَلٰی اَحمدؐ" سے واقف ہوگئے / اُس کے دِل سے پُھوٹتی ہے اِک توانا روشنی
خائب و خاسِر ہُوئے کفّار، آقا ﷺ کامراں / ظلمتوں کی کچھ نہیں کرتی ہے پروا روشنی
جب سے میں مداحِ نُورِ سرورِ کونین ﷺ ہوں / ہو گئی ہے میرے دِل میں کارفرما روشنی
جب ربیعُ النُّور میں تشریف لائے مصطفیٰ ﷺ / تو نظر آئی ثریٰ سے تا ثُریّا روشنی
پُھوٹتی ہے جو پیمبر ﷺ کے منارِ نُور سے / بخششِ زائر کا بنتی ہے حوالہ روشنی
نُور زا تھی گر رسولِ محترم ﷺ کی خامشی / تو رہا محبوبِ حق ﷺ کا مُسکرانا روشنی
کون دے سکتا ہے خُدّامِ پیمبر ﷺ کو شکست / کیا کبھی ظلمت سے بھی ہوتی ہے پسپا روشنی
کب دِکھائی دے گا راہِ استقامت قوم کو / "بے بصر آنکھوں میں کب اُترے گی آقا روشنی"

یہ حقیقت کُھل گئی محمودؔ پر پوری طرح
مسکنِ سرکار ﷺ کی ہے عالَم آرا روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے غیرِ رسولِ پاک ﷺ سے اُلفت نہیں رہتی
کِسی اِنسان سے اُس شخص کو نفرت نہیں رہتی

جسے سرکارِ والا جاہ ﷺ سے اُلفت نہیں ہوتی
ہمارے دِل میں اُس بندے کی کچھ وقعت نہیں رہتی

درِ سرور ﷺ پہ ہے جو، بیش قیمت ہے زمانے میں
جو اُس در سے پھرا، اُس کی کوئی قیمت نہیں رہتی

سمجھتا ہے جو مظہر حشر کو اُن ﷺ کی شفاعت کا
اسے رنگینیٔ دُنیا سے کچھ رَغبت نہیں رہتی

ہے میری حسرتوں کا یوں علاقہ شہرِ سرور ﷺ سے
وہاں پہنچوں تو پھر دِل میں کوئی حسرّت نہیں رہتی

رہِ طیبہ میں اَڑچن کو نہیں خاطر میں ہم لاتے
پہنچ جاتے ہیں منزل پر تو پھر کُلفت نہیں رہتی

نبی ﷺ کا اُمّتی محمودؔ بھوکا دیکھنے والے
کے رزق و مال و دولت میں ذرا برکت نہیں رہتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتا ہے دِل نبی ﷺ کو مُسلسل خوش آمدید
بھیگی نگاہیں کہتی ہیں ہر پل خوش آمدید

جو آج جا رہا ہے مدینے خلوص سے
رِضواں کہے گا کیوں نہ اُسے کل خوش آمدید

سُنتی ہے باغِ قلب میں طیرِ خلوص سے
حُبِّ رسولِ پاک ﷺ کی کونپل خوش آمدید

یہ عرض دَست بستہ مِری چشمِ نم کی ہے
آ، مصطفیٰ ﷺ کے لُطف کے بادَل! خوش آمدید

مُعلِن نبی ﷺ کے آنے کی دے گا جونہی خبر
میری زباں سے نکلے گا اوّل ''خوش آمدید''

محبوبِ حق ﷺ کی یاد دَر آتی ہے دِل میں یوں
کہتا ہوں مَیں اُسے جو مُدلّل خوش آمدید

محمودؔ گائے نعت جو اِخلاصِ قلب سے
اُس خوش نصیب کو کہے کویل خوش آمدید

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ جب تک میں مدینے کو گیا تھا
مصائب میں سراسر مُبتلا تھا

نواسی(۸۹) سَن میں مَیں طیبہ رَسا تھا
یہ مُجھ پر لُطفِ شاہِ دو سرا تھا

جو مرضی تھی محمد مصطفیٰ ﷺ کی
وہی اُن ﷺ کے خُدا کا فیصلہ تھا

بچایا حشر سے لُطفِ نبی ﷺ نے
اگرچہ سخت تر یہ مرحلہ تھا

نبی ﷺ کا نامِ نامی میرے دِل پر — مُنقّش شکل میں اُبھرا ہُوا تھا
سپاہی حشر کے کیا مُجھ کو کہتے — درودِ پاک میرا مشغلہ تھا
بھکاری سب دَرِ سرکار ﷺ پر تھے — کوئی خاطی تھا، کوئی پارسا تھا
نہ کوئی آنکھ جھپکی اور نہ ٹھٹکی — نہ جانے کون کِس کو دیکھتا تھا
مجھے لے جاتے طَیبہ سے سُوئے خُلد — اکڑ کر بچ گیا تھا، اڑ گیا تھا
حجازِ پاک میں جو شخص پہنچا — غم و اَندوہ سے ناآشنا تھا
سمجھ میں کچھ نہیں آتا، کہوں کیا — مَیں جب شہرِ نبی ﷺ میں تھا تو کیا تھا
غزل کو چھوڑ بیٹھے نعت کہتے — یہی تو شاعروں کا اِتّقا تھا

محبّت جس کے دِل میں تھی نبی ﷺ کی
وہی محمودؔ میرا رَہنما تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک ہے حل ہر ایک مُشکل کا — ذکر کر آپ ﷺ کے خصائل کا
وہ رہِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ پہ چلے — سر میں سودا ہو جس کے منزل کا
مانگتے کیوں نہیں پیمبر ﷺ سے — رونا روتے ہو کیوں وَسائل کا
رَہ بھکاری درِ حضور ﷺ کا تُو — خیال رہتا ہے اُن ﷺ کو سائل کا
مشتمل مصطفیٰ ﷺ کی نعتوں پر — نغمۂ اُنس ہے عنادِل کا
ہم نے سرکار ﷺ سے مدد مانگی — منہ ہمیں دیکھنا تھا ساحِل کا
سنگِ اَسوَد کا میرے آقا ﷺ نے — مسئلہ حل کِیا قبائل کا
سامنے اُسوۂ حضور ﷺ نہیں — سامنا کیوں نہ ہو مسائل کا
"حق" ہے آقا حضور ﷺ کی اُلفت — بھاگنا ہے نوشتہ باطِل کا
میرے سرکار ﷺ نے بتایا ہے — فرق عالم کا اور جاہِل کا
کر دیا ہے دِکھاوے نے ابتر — حال اب نعت کی محافل کا

ہو گا محمودؔ ہر طرح بہتر
حشر "صَلِّ عَلٰی" کے عامِل کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ سے پایا ایسا مسرّت کا پیرہن
پہنا بصارتوں نے بصیرت کا پیرہن

نعتِ نبی ﷺ کے نونِ نظافت نے اختیار
آخر کِیا ہے عینِ عبادت کا پیرہن

ڈر کیسا؟ دیکھو وہ سرِ میزاں حضور ﷺ ہیں
پہنے ہُوئے ہیں آپ ﷺ شفاعت کا پیرہن

سر سے کُلاہِ رنج گرا چاہتی ہے یوں
پہنچے ہیں طیبہ پہنے خجالت کا پیرہن

سرکار ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں سیاستیں
ہے اہلِ دیں کے تن پہ سیاست کا پیرہن

اِسراف سے حضور ﷺ کا بچنے کا حُکم ہے
مُسلِم کے وَاسطے ہے قناعت کا پیرہن

"تِلکَ الرُّسُل" بتاتا ہے اپنے حبیب ﷺ کو
رب نے عطا کیا ہے فضیلت کا پیرہن

طیبہ پہنچنا ہے تو درودِ نبی ﷺ پڑھو
یوں خواب پا سکے گا حقیقت کا پیرہن

اُمّت نے اپنے ہاتھوں کِیا ہے وہ تار تار
آقا ﷺ نے جو دیا تھا وَجاہت کا پیرہن

اِسلامیانِ مُلک نے آقا ﷺ پہن لیا
اپنے تنوں پہ ہندو ثقافت کا پیرہن

خِلعَت جو مغفرت کا ہے مطلوب، دوستو!
پہنے رہو نبی ﷺ کی اطاعت کا پیرہن

عامر رحمۃ اللہ علیہ نے پہنا حُرمتِ سرکار ﷺ کے لیے
وہ دیکھو جچ رہا ہے شہادت کا پیرہن

فیضِ نبی ﷺ نے عجز سے یوں آشنا کیا
محمودؔ مِل گیا ہے سَعادت کا پیرہن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلاوٗ عفو کا ہے تو رَافت کی وُسعتیں
دیکھو یہ ہیں حضور ﷺ کی رحمت کی وُسعتیں

آقا ﷺ سے مَیں نہ کیسے مَدَد مانگتا رہوں
میری تو حشر تک ہیں ضرورت کی وُسعتیں

ساری سمٹ کے آقا و مولا ﷺ میں آ گئیں
دَانش کی وُسعتیں ہوں کہ حکمت کی وُسعتیں

مُرسَل کوئی خُدا کا تو آنے سے اب رہا
ہیں تا ابد نبی ﷺ کی حکومت کی وُسعتیں

دُنیا و آخرت کے ہر پہلو میں رہنما
اِنساں کو ہیں حضور ﷺ کی سیرت کی وُسعتیں

سرکار ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہُوئے جس سے مستفید
ہیں تابعین رحمۃ اللہ علیہ تک اُسی صُحبت کی وُسعتیں

سُنتے ہیں آپ ﷺ اہلِ وِلا کا درودِ پاک
بے حد ہیں مصطفیٰ ﷺ کی سماعت کی وُسعتیں

دُھندلاہٹوں میں روضۂ اَقدس سے پائی ہیں
تنگنائیاں نظر کی، بصیرت کی وُسعتیں

آقا ﷺ "اَنَــا لَھَــا" جو کہیں گے تمام سے
دیکھیں گے لوگ اِذنِ شَفاعت کی وُسعتیں

دیدِ دیارِ سرورِ عالم ﷺ سے آ گئیں
حدِّ نظر میں کیفِ لَطافت کی وُسعتیں

محدود، عالمو، نہ خُدارا اِسے کرو
حقُّ العباد تک بھی ہیں سنّت کی وُسعتیں

سرکار ﷺ دیکھیے کہ ہیں گھیرے ہُوئے ہمیں
گانے بجانے وَالی ثقافت کی وُسعتیں

محمودؔ جو حَرم ہے رسولِ کریم ﷺ کا
ہیں ثور و عِیر تک تو اُس جنّت کی وُسعتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مزا آئے گا جب ہو گی سرِ منظر قدم بوسی
کروں گا مصطفیٰ ﷺ کی مَیں سرِ محشر قدم بوسی

رہے گی ضَو فروزی اِن کی قائم حشر کے دن تک
نبی ﷺ کی کر چکے اِک شب مہ و اختر قدم بوسی

شرف جن کو صحابیّت کا حاصل ہو نہیں پاتا
کریں گے حشر کے دِن کے سِوا کیونکر قدم بوسی

مقدّر جاگ اُٹھے گا سنوّر جائے گی قسمت بھی
اگر کرنے دیں مجھ کو خواب میں سرور ﷺ قدم بوسی

دُعا یہ ہے سرِ میزاں مجھے توفیق دے خالق
شفیعُ المذنبیں ﷺ کی مَیں کروں بڑھ کر قدم بوسی

مقام اُن ذرّوں کا تاروں سے بھی بڑھ کر ہے بے شبہہ
وہ ذرّے جو نبی ﷺ کی کرتے تھے اکثر قدم بوسی

تمھیں محمودؔ کے قدم چُھونے کی حسرت ہے
خُدا نے چاہا تو کرنا سرِ کوثر قدم بوسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب تلک آقا ﷺ! سہیں گے اُمّتی بے چارگی
دُور کیجیے مومنوں کی عالمی بے چارگی

ہم مسلماں آپ ثابت کر رہے ہیں، دیکھ لیں
عالَمِ اِسلام کی ناکردگی، بے چارگی

بے خبر ہے آپ ﷺ پر ہر اُٹھنے وَالی بات سے — ہے یہی ''او آئی سی'' کی مرکزی بے چارگی
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو اُٹھیں عامی اُمّتی — سربراہانِ ممالک کی سہی بے چارگی
آپ ﷺ کی طاعت سے منہ موڑا تو یہ حالت ہُوئی — باطنی بے چارگی ہے ظاہری بے چارگی
لُطف زا سرکارِ والا ﷺ کی نظر جب اُٹھ گئی — کام آ جائے گی اپنی بے کسی، بے چارگی

مصطفیٰ ﷺ محمودؔ وَاقف ہیں ہمارے حال سے
ہو کہی بے چارگی یا اَن کہی بے چارگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۲واں مجموعۂ نعت

منہاجِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۷ء

صفحات: ۲۰۶

ایک حمد و نعت + ۶۳ نعتیں

انتساب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

حمد و نعت

جس کو دِیا درود پر اِس نے ثبات بخش
بے شُبہ دے گا رب اِسے عِرفانِ ذات بخش

جبریل علیہ السلام بھی سُنے تو مجھے مرحبا کہے
ربّ کریم! نعت کے ایسے نِکات بخش!

جس میں بہرہ یاب ہوں دِید حضور ﷺ سے
قُربان جس پہ دِن ہوں، مجھے ایسی رات بخش!

آبِ حیات ڈھونڈنے وَالو! نہیں کہیں
آبِ مدینہ کے سِوا کچھ بھی حیات بخش

کِھلتے ہیں جس پہ پُھول نُعوتِ رَسول ﷺ کے
اللہ اُس شجر کے مجھے ڈال پات بخش

تیرا یہ اِک کرم مِری بخشش کو ہے بہت
میزان پر نبی ﷺ کا مجھے اِلتفات بخش!

میٹھے کی سُنّت سے مجھے دُنیا میں تھا شَغف
فِردوس میں بھی یا خُدا! قند و نبات بخش

آقا ﷺ سے پیار، آپ ﷺ کے اَحکام پر عمل
اِن راستوں پر یا خُدا! مجھ کو ثبات بخش

اے ربِّ کائنات! ہے تجھ سے دُعا یہی
خوش ہوں حضور ﷺ جن سے، مجھے وہ صفات بخش

یا رب! ترا کرم کہ سُجھایا نبی ﷺ کا پیار
وہ اہلِ دِیں کو اِس طرح راہِ نجات بخش

تونے مِری حیات پر بے حد کرم کیے
اب یا خُدا! حضور ﷺ کے دَر پر ممات بخش

محمودؔ ڈرنا روزِ قیامت سے کیا، کہ ہے
وِردِ دُرودِ سرورِ عالَم ﷺ نجات بخش

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچ بُستانِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ میں چشمِ تر جلدی
محبّت کے شجر کو دے کے پانی، لے ثمر جلدی

کریں گے رشک قُدسی تیری قسمت کی بُلندی پر
درِ سرکارِ وَالا ﷺ پر تو پیشانی کو دَھر جلدی

جو اِس کا سابقہ اور لاحقہ "صَلِّ عَلٰی" ہو گا
دُعا جو رب سے کی جائے گی، ہو گی باثر جلدی

ارے بندے خُدا کے! کچھ تصوّر کر عنایت کا
وہ چوکھٹ ہے نبی ﷺ کی، تو جھکا لے اپنا سر جلدی

اگر نامِ محمد ﷺ ہو گا ترے لب پر
ہر اِک میدان میں پائے گا تُو فتح و ظفر جلدی

مجھے جانا ہے، جاتے رہنا ہے شہرِ پیمبر ﷺ کو
عطا کر دے مجھے اللہ! اسبابِ سفر جلدی

بقیعِ پاک طیبہ میں ہے تیری منتظِر کب سے
تساہُل سخت ہے نقصان دِہ، محمودؔ کر جلدی

کرم فرمایئے محمودؔ کی تِیرہ نصیبی پر
شبِ دیجُور کو سرکار ﷺ! کر دیجیے سحر جلدی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اُمّتی نبی ﷺ کا بچے اِفتراق سے
آپس میں سب رہیں تو رہیں اِتّفاق سے

بھرتے ہی یہ اُڑان مدینے رَسا ہُوا
اسپِ خیال نے یہی سیکھا بُراق سے

شہرِ نبی ﷺ سے رکھنا علاقہ خلوص کا
کیسے بچے گا، کٹ کے رہا جو وفاق سے

مطلع سے مقطع تک جو کہی ہے نبی ﷺ کی نعت
لو دے رہا ہے اُنس سیاق و سباق سے

میں نیم جاں ہُوا ہوں، کچھ اِتنا علیل ہوں
مہجوریٔ دِیارِ نبی ﷺ سے، فراق سے

اللہ مجھ کو نعت میں ثابت قدم رکھّے
مَیں نے یہ رَاہ لی ہے بڑے اشتیاق سے

جو شخص ذکرِ سرورِ کونین ﷺ کم کرے
کیسے نہ اُس سے بات کروں تُو تڑاق سے

محمودؔ درسِ سیرتِ سرکار ﷺ ہے یہی
اُلفت ہو پیار سے، تو ہو نفرت نفاق سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دِل میں بس رہی ہے مدینے کی آرزو
شُکرِ خُدا، یہی ہے قرینے کی آرزو

اسمِ نبی ﷺ کے وِرد پر صَلِّ عَلٰی کا وِرد
یہ دِل کی آرزو ہے، یہ سینے کی آرزو

ہے ساحلِ مُراد پہ جانا جسے، اُسے
ہو عترتِ نبی ﷺ کے سفینے کی آرزو

یادِ حضور ﷺ سے ہے سویدا کی شکل میں
انگشتریٔ دِل کو نگینے کی آرزو

عنبر سے، مُشک و عطر سے جو مطمئن نہ تھے
اُن کو رہی نبی ﷺ کے پسینے کی آرزو

جب تک بقیعِ پاک کی مٹّی نہ ڈھاپ لے
اُس وقت تک ہے مجھ کو بھی جینے کی آرزو

محمودؔ موت کے لیے طیبہ کے ساتھ رہے
مولودِ مصطفٰی ﷺ کے مہینے کی آرزو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے سرکار ﷺ نہ ہوں، کیسے ہو داور اُس کا
جس کے سرکار ہُوئے، رب ہے برابر اُس کا

اپنے محبوب ﷺ کو اللہ نے بھیجا ہم میں
یہ بڑا سب سے ہے احسان زمیں پر اُس کا

جس کی نُصرت کے لیے آقا و مولا ﷺ اُٹھیں
یہ سمجھ لینا کہ داور ہُوا یاور اُس کا

بخشی بندے کو پیمبر ﷺ کی محبّت اُس نے
رب نے جب دیکھا ہے بھیگا ہُوا اندر اُس کا

نیند میں جس کو پیمبر ﷺ کی زیارت ہو گی
جاگ جائے گا بہر نوع مقدّر اُس کا

تم نے دیکھا تو مدینے میں نبی ﷺ کا روضہ
کیوں نہیں دِل میں بسا لائے ہو منظر اُس کا

بندہ اللہ سے پا لے گا سَنَد بخشش کی
پہنچا سرکار ﷺ کی خدمت میں جو محضر اُس کا

ذرّے طیبہ کے، نگاہوں میں سمائیں جس کی
دَم نہ کیوں بھرنے لگیں گے مَہ و اختر اُس کا

جس کی نیّت میں مدینے میں رَسائی ہو گی
خضر چاہے گا کہ بن جائے وہ رہبر اُس کا

عاملِ "صَلِّ عَلٰی" دِل سے جو ہو جاتا ہے
جسم ہو جاتا ہے خوشبو سے مُعطّر اُس کا

ہاتھ لگتا ہے کہاں سایۂ سرور ﷺ محمودؔ
ذکر کرنے کو تو کرتا ہے سخنور اُس کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ، آئے جب مِرے آقا ﷺ خیال میں
دِل کے اُفق سے اُبھرا سویرا خیال میں

آتا ہے جب حضور ﷺ کا تلوا خیال میں
لاتا ہے مہر و مَہ کا حوالہ خیال میں

آیا عدم جو ظِلِّ نبی ﷺ کا خیال میں
اِک نُور ہو گیا ہے ہُوَیدا خیال میں

مدحِ نبی ﷺ کا نقش ہے ایسا خیال میں
غیرِ نبی ﷺ نے آئے گا حاشا خیال میں

جس پر نظر نہ مِہرِ منوّر کی پڑ سکی
آئے تو کیسے اُن ﷺ کا سراپا خیال میں

سوچوں کو ایک موجۂ دِلکش عطا ہُوئی
آیا جو اُن ﷺ کے لُطف کا دَریا خیال میں

وہ آگہی نبیِٔ مکرّم ﷺ سے مِل گئی
دُنیا کے ساتھ ساتھ ہے عُقبٰی خیال میں

یاد آئی شامِ مسکنِ سرکارِ کائنات ﷺ
روشن ہُوا ہے صبح کا تارا خیال میں

جلوے نظر فروز ہوئے اُن ﷺ کے شہر میں
سوچوں کا قفل مَیں نے جو کھولا خیال میں

زیرِ کرم خُدا کے زمینِ خیال تھی — لُطفِ نبی ﷺ جو آج دَر آیا خیال میں
ویسے تو شہرت ایک سے اِک ہیں پڑے ہُوئے — رہتے ہیں صرف کعبہ و طیبہ خیال میں
ہر روز لکھ رہا ہُوں مَیں محمودؔ نعتِ پاک
ہوتا ہے روز روز تماشا خیال میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ سارے جمادات و نباتات وغیرہ — ہیں رحمتِ آقا ﷺ کی علامات وغیرہ
میں ذکرِ پیمبر ﷺ میں مگن رہتا ہوں ہر دَم — گرمی ہو کہ سردی ہو کہ برسات وغیرہ
جب آگے نکیرَین کے، رکھوں گا مَیں نعتیں — پوچھیں گے وہ کیا مجھ سے سوالات وغیرہ
تم "صَلِّ عَلٰی" پڑھتے رہو، دُور رہیں گے — صدمات کہ آفات و بلیّات وغیرہ
پاؤ تو بڑھو دُنیا کے سارے اُمرا سے — سرکار ﷺ جو دیں صدقہ و خیرات وغیرہ
وہ سُنّتِ خلّاقِ دو عالَم کے ہیں مظہر — جو نعتِ پیمبر ﷺ کے ہیں نغمات وغیرہ
ہے ایک بفیضانِ نبی ﷺ ظاہر و باطن — نزدیک نہیں آتے تضادات وغیرہ
میں دُوریٔ طیبہ کو بھگت پایا ہُوں ایسے — آنکھوں سے برآمد ہُوئی برسات وغیرہ
نام آقا ﷺ کا سُن کر جو جھکا لیتا ہے گردن — ہیں زیرِ قدم اُس کے سماوات وغیرہ
جو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی کہتا رہا ہے — عُقبٰی میں وہ پائے گا مراعات وغیرہ
محمودؔ اِنھیں سمجھو مہ و مہر سے بڑھ کر
طیبہ میں نظر آئیں جو ذرّات وغیرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ نبی ﷺ نہ ہو تو ہیں سب نام کے چراغ — حق یہ ہے ، وہ نہیں ہیں کِسی کام کے چراغ
جلتے رہیں گے آپ ﷺ کے خُدّام کے چراغ — روشن ہیں جن سے ہر طرف اِسلام کے چراغ
آنسو چلے تو یادِ نبی ﷺ کے دیے جلے — لائے سحر کا نُور سرِ شام کے چراغ
آقا ﷺ کا ہے سراجِ یقیں نُور زا جہاں — کیوں جل بجھیں نہ اُس جگہ اَبہام کے چراغ

جن میں رہی بشارتِ سرور ﷺ کی روشنی — روشن وہ انبیاء کے ہیں پیغام کے چراغ
میرے غریب خانے کے ہر سُقف و بام پر — دیتے ہیں لَو حضور ﷺ کے انعام کے چراغ
ہے اُن ﷺ کے بعد ختمِ نبوّت کا سلسلہ
ضَو ریز ہیں حضور ﷺ کے اِلہام کے چراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے ہیں جتنے طیبہ کے ذرّات اختیار — اُتنے نہ رکھیں ارض و سماوات اختیار
حکمِ نبی ﷺ نہ مانو، کرو نعت اختیار — تم کِس لیے کرو یہ تضادات اختیار
طیبہ میں آنکھ سے ہُوئے گوہر جونہی رَواں — ابرِ عطائے حق نے کی برسات اختیار
تعمیلِ حکمِ آقا ﷺ میں برتے تو ہے دُرُست — اِنساں کو جو دیے گئے دِن رات اختیار
ارشادِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو کرنے لگو عمل — ہر باب میں کرو گے مُساوات اختیار
تائیدِ اِس کو روحُ الامیں کی مِلے نہ کیوں — جس نے کیے ہیں نعت کے نغمات اختیار
محمودؔ اُس کو پیار ملے گا رحیم سے
کر لے گا جو حضور ﷺ کی عادات اختیار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر ہے گُنبدِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ کی سبزی کا — کہ جو رنگِ جہاں بھی ہے، نظر آتا ہے وہ پھیکا
جو آیا تھا نبوّت کو پرکھنے کے لیے کافِر — نہ کیسے بول اُٹھتا سنگ ریزہ اس کی مُٹّھی کا
یہ تَرْضٰھَا کے اِرشادِ اُلُوہی سے ہے مُتَرشّح — بہت احساس رہتا ہے خُدا کو اُن ﷺ کی مرضی کا
پیمبر ﷺ کے کرم سے سلسلہ سانسوں کا قائم ہے — اُنھی ﷺ کے شہر میں ہو ٹوٹنا سانسوں کی ڈوری کا
ہُوا جو ماہ دو ٹکڑے، جو سُورج ہو گیا وَاپس — یہ تھا اِعجاز میرے سرورِ عالَم ﷺ کی اُنگلی کا
چلیں تو اِتّباعِ سرورِ عالَم ﷺ کے جادے پر — نہیں ممکن کہ ہو جائے ہمارا بال تک بِیکا
رسولِ محترم ﷺ کے ذکر نے وہ عافیت دی ہے — اثر سردی کا ہے کچھ، اور نہ کچھ احساس گرمی کا
اُدھر اِعزاز خالِق سے، اِدھر تمغا پیمبر ﷺ سے — اُنھیں اُمّت نوازی کا، مجھے مِدحت طرازی کا

اپسے کچھ دار و گیرِ حشر سے خطرہ نہیں ہو گا — مِلے گا مصطفیٰ ﷺ سے جس کو بھی حرف اِک تسلّی کا

وہ چڑھ دوڑا تھا گُستاخِ حبیبِ ربِ اکرم ﷺ پر — خُدا کے ہاں بڑا رُتبہ ہے عامرؓ سے فِدائی کا

ہُوا جاتا ہے رَخشِ فکر بگٹٹ مدحِ آقا ﷺ میں
مِلا محمودؔ کو پیغام جس دِن سے حضوری کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت تھی بصیرت اور بینائی پاس پاس — اپنی خطا اور اُن ﷺ کی عطا پائی پاس پاس

کیوں یہ نہ دُور دُشمنِ سرکار ﷺ سے رہیں — بیٹھیں نہ کیسے آپ ﷺ کے شیدائی پاس پاس

معراج کا کرو گے تصوّر تو پاؤ گے — اُس کی اور اِن کی، دونوں کی یکتائی پاس پاس

سرور ﷺ کی دشمنی میں رہا کرتے ہیں سبھی — عیسائی اور یہودی اور مرزائی پاس پاس

وہ دُور ہے رسولِ خُدا ﷺ سے، یہ ہے قریں — ہوں کِس طرح بُرائی اور اچھّائی پاس پاس

اِسرَا میں تھی حضور ﷺ کو سطحِ حطیم کے — عرشِ خُدائے پاک کی اُونچائی پاس پاس

دُنیا و آخرت میں رہیں گے بفضلِ حق — محبوبِ کبریا ﷺ کے تولاّئی پاس پاس

محمودؔ وہ قریب ہے سرور ﷺ کے لُطف سے
جس شخص میں ہوں تقویٰ و دانائی پاس پاس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری آنکھوں میں جب روضے کا منظر رقص کرتا ہے — مئے حُبِّ رسولِ رب ﷺ کا ساغر رقص کرتا ہے

یہ دِل دھڑکن کی صُورت میں جو اکثر رقص کرتا ہے — نبی ﷺ سے عشق کی لَے پر برابر رقص کرتا ہے

سرِ بہجت وفورِ خُرّمی میں، یاد میں اُن ﷺ کی — رسولِ پاک ﷺ کی اُلفت کا خُوگر رقص کرتا ہے

اُبھرتا ہے سویرے سمتِ قدمینِ پیمبر ﷺ سے — تو یوں لگتا ہے، جیسے شاہِ خاور رقص کرتا ہے

مدینے میں کِسی کے قلب کو تم چیر کر دیکھو — تو جانو گے، کوئی مسرُور کیونکر رقص کرتا ہے

نبی ﷺ کی نعت کو سُن کر، نبی ﷺ کا نام لے لے کر — جو سر دُھنتا ہے زاہد تو قلندر رقص کرتا ہے

بہ حُبِّ سرورِ دیں ﷺ شاعروں میں مَیں نے دیکھا ہے — کہ مدحِ مصطفیٰ ﷺ کر کے سخنور رقص کرتا ہے

خوشی پاتا ہے جب اِذنِ حضوری کی پیمبر ﷺ سے
تو ہر رقّاص سے محمودؔ بہتر رقص کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھُولی ہیں تجھ کو حُبِّ نبی ﷺ کی صدائیں کیوں
ایسا ہے تو نہ کان کریں سائیں سائیں کیوں

ہر روز میری بھی وہاں جاتی ہیں عرضیاں
طیبہ سے میری سمت نہ آئیں ہوائیں کیوں

ہو سابقہ و لاحقہ جن کا درودِ پاک
مقبول ہوں نہ رب کے یہاں وہ دُعائیں کیوں

سب کچھ خیال میں ہے اُنھی کے خیال سے
مجھ کو ہَوائیں شہرِ نبی ﷺ کی نہ بھائیں کیوں

حاصل جنھیں وصال ہے، غم ہجر کا جنھیں
نغمے وہ سب نہ مدحِ پیمبر ﷺ کے گائیں کیوں

طیبہ کو جانے آنے کے بارے میں فکر ہے
طیبہ نہ جائیں کیوں، مگر اُس جا سے آئیں کیوں

پینے کو جب مِلے نہ ہمیں وَصل کی شراب
غم دُوریٔ دیارِ نبی ﷺ کا نہ کھائیں کیوں

سرکار ﷺ کی عطا کی ہیں پہنائیاں بہت
بخشی نہ جاتیں میری بالآخر خطائیں کیوں

جس کا ہو رُخ حضور ﷺ کے اَلطاف کی طرف
اِس کی طرف نہ رُخ کریں اُن ﷺ کی عطائیں کیوں

عُسرت زدوں کی جو کبھی کرتا نہ ہو مدد
دوزخ سے اُس کو سرورِ عالم ﷺ چھڑائیں کیوں

جب "طَالِحُوْنَ لِیْ" کی بشارت نبی ﷺ نے دِی
عصیاں شعاروں کو بھی ملیں گی سزائیں کیوں

کعبے کے اور مسکنِ سرکار ﷺ کے سِوا
سر کو کہیں پہ اور مسلماں جھکائیں کیوں

محمودؔ شہرِ نُور میں کیا کچھ مِلا ہمیں
کتنے کرم وہاں پہ ہُوئے ہیں۔ بتائیں کیوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرف جب ٹپکا ہمارے دِیدۂ نم ناک کا
"ہاتھ آیا دَامنِ رحمت شہِ لالوک ﷺ کا"

کاش مِل جائے کوئی کونا بقیعِ پاک کا
یوں بچھونا اوڑھنا ہو اُس مقدّس خاک کا

جب خُدا ہو مدح گُستر خود و رسولِ پاک ﷺ کا
نُطق کیوں سر در گریباں ہو نہ مُشتِ خاک کا

رُخ ہے محبوبِ خُدا ﷺ کے شہر دِلکش کی طرف
لامکاں کا، عرشِ ربِّ پاک کا، اَفلاک کا

حاضری کے وَاسطے ہر روز عرضی بھیجنا
سلسلہ تیری طرف سے تو نہ ٹوٹے ڈاک کا

ہے دُعا، صُورت یہ پیش آئے نبی ﷺ کے شہر میں
بانُسا تو پھرنا ہے آخر آدمی کی ناک کا

حِفظِ حُرمت میں لگی لپٹی کا مَیں قائل نہیں
بند کرنا ناطقہ ممکن ہے یُوں بے باک کا

حمدِ خلاّقِ جہاں بین السُّطورِ نعت ہے
ذکرِ خالِق ذکر ہے اُس کے حبیبِ کبریا ﷺ کا

اِکتنازِ زر کو ناجائز کہا سرکار ﷺ نے
ہے مُسلماں صرف اِک کسٹوڈین اَملاک کا

مصطفیٰ ﷺ کے لُطف کا احساس ہے وِجدان کو
وَاسطہ ہے ذکر کا، تخییل کا، اِدراک کا

کر دیا محمودؔ کو جس نے مدینے تک رَسا
ذکر ہے تقدیر کے اُس توسنِ چالاک کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا سُناؤں قصۂ شفقت شہِ لولاک ﷺ کا
ہے تو سر پر سایۂ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا

قلب میں ہے جذبۂ اُلفت شہِ لولاک ﷺ کا
اور لبوں پر نغمۂ مِدحت شہِ لولاک ﷺ کا

خالِقِ ہر دو جہاں کا فضل یوں مجھ پر ہُوا
’’ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا

وقت کی تو رب نے اِسرا میں طنابیں کھینچ دیں
جانے کیا تھا عرصۂ قُربت شہِ لولاک ﷺ کا

عافیت کا یہ جو پہنے پھر رہا ہُوں پیرہن
ہے عطا فرمودہ یہ خِلعت شہِ لولاک ﷺ کا

کر گیا دُنیا کے سب لوگوں کو توحید آشنا
ایک جامِ بادۂ وَحدت شہِ لولاک ﷺ کا

یہ سمجھ لے، رب نے تیری ہر گُزارش مان لی
وَاسطہ دے گا جو تُو حضرت شہِ لولاک ﷺ کا

دیکھ لینا دستخط اُس پر خُدائے پاک کے
پاؤ تو تم تمغۂ طاعت شہِ لولاک ﷺ کا

بڑھ کے سب اَقوالِ زرّینِ حکیمانہ سے ہے
ایک قول، دانش و حکمت شہِ لولاک ﷺ کا

کر لے اپنی زندگی کو یوں سکینت آشنا
نام لیتا رہ بہ ہر حالت شہِ لولاک ﷺ کا

وہ صحابی رضی اللہ عنہ ہے، ستارہ ہے ہدایت کا وہی
جس نے پایا لمحۂ صحبت شہِ لولاک ﷺ کا

مصطفیٰ ﷺ کے اقربا سے تو مودّت کو نبھا
ہے یہی تو رشتۂ اُلفت شہِ لولاک ﷺ کا

آل و ازواج و بنات رضی اللہ عنہن ، اُن کی ہیں بے حد محترم
مِل گیا جب رُتبۂ نسبت شہِ لولاک ﷺ کا

غوث و خواجہ و سہرورد و شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل   ہم نے پایا صدقۂ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا

لب پہ ہے محمودؔ کے مِدحت شہِ لولاک ﷺ کا
ثبت دِل پر نقشۂ عظمت شہِ لولاک ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پر چھایا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا   لُطفِ رب تھا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
رَنج و غم کا، نکبت و اَندوہ کا، رب کی قسم   ہے مداوا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
مُتّقی بندہ ہے، روح و جاں سے، دِل سے، ہاتھ سے   جس نے تھاما دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
رُستگاری کی ہر اِک کوشش میں آئے گا نظر   رونق افزا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
سایۂ لُطفِ خُدا اُس کو میسّر ہو گیا   جس نے مانگا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
رب نے چاہا تو مِرے دستِ طلب میں آئے گا   روزِ عقبیٰ دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
بولہب دوزخ کا ایندھن بن نہ سکتا تھا، اگر   تھام لیتا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
آگے آگے میرے کیوں چلتا نہ رِضوانِ بہشت   ہاتھ میں تھا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا
مرحمت کا نُور یَومُ الدِّین تک پھیلائے گا   اُجلا اُجلا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا

دَار و گیرِ حشر میں محمودؔ کی بخشش میں تھا
کارفرما دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے کرتا ہوں خُدائے پاک کی حمد و ثنا   حرف پھر لب پر ہے مدحِ سرورِ کونین ﷺ کا
رحمتِ سرکارِ وَالا ﷺ کا جونہی سُورج چڑھا   ہو گئی عَنقا غم و اَندوہ و نکبت کی گھٹا
ذکرِ سرکارِ جہاں ﷺ آرامِ اَربابِ وِلا   یادِ محبوبِ خُدا ﷺ لُطف آفریں، تسکین زا
میں سندیسا اُس کو بھجواتا ہوں ہر صبح و مَسا   مجھ سے ملنے آ ہی جائے گی مدینے میں قضا
جنّتُ الفردوس کی اُس کو کہاں حرص و ہَوا   جس کو مرتے دَم میسّر ہو مدینے کی فضا
اُمّتی سچا ہے وہ، ہے نام لیوا باوفا   حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں جو کرے جاں کو فدا

جوں خس و خاشاک عصیاں کو بہا کر لے گیا
دجلۂ اُنسِ پیمبر ﷺ جس کی آنکھوں سے بہا

منزلیں اُس کے قدم لینے کو بڑھ آئیں نہ کیوں
اُسوۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا جو لے راستہ

دیکھ لیجیے، مرضئ رب کو وہی مطلوب ہے
جو فَتَرْضٰی اور تَرْضٰھَا میں ہے مضمر رِضا

اَتّباع و طاعتِ سرکار ﷺ کی جب بات ہو
گلشنِ احساس میں اِخلاص کے غُنچے کِھلا

ہے بذاتِ خود خُدا وصّافِ سرکارِ جہاں ﷺ
کون اندازہ کرے سرکار ﷺ کے اوصاف کا

کیوں نہ اُس کے اَوج کو تسلیم قُدوسی کریں
دیکھتے ہی گنبدِ اخضر کو جس کا سر جھکا

زندگئ جاوِداں جو پانے وَالے ہیں، بتائیں
ہے کوئی آبِ مدینہ کے سِوا آبِ بقا

اِس تمنّا میں کہ خالق کی نظر میں آ سکیں
پیار ہو دِل میں نبی ﷺ کا، لب پہ ہو "صَلِّ عَلٰی"

باجماعت تھی نمازِ مسجدِ یرؔوشلم
مقتدی سارے نبی تھے، مصطفٰی ﷺ تھے مُقتدا

ہوں سرِ میزاں فرشتے مستعد تو ہوں مگر
ہو گا آقا ﷺ ہی کے تیور کے مطابق فیصلہ

پہنچا جو شہرِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ میں
وہ تو یوں سمجھو، حصارِ عافیت میں آ گیا

نعت جو خوشنودئ سرکار ﷺ کی خاطر کہے
اِس کو کہیے شعر کی اَقلیم کا فرماں رَوا

مَیں نے تو دَامن ہی پھیلایا تھا اُن ﷺ کے سامنے
میرے آنگن تک کو اُن ﷺ کی رحمتوں نے بھر دیا

ذکر میری خوش نصیبی کا سرِ اَفلاک ہے
"ہاتھ آیا دَامنِ رحمتِ شہِ لولاک ﷺ کا"

سیرتِ سرور ﷺ کا مادح اِس لیے محمودؔ ہے
اوج ہے یہ فکر کا اور اِتّقا کا اِرتقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

......گرہ بندِ نعت......

کیوں کرم اِس کو نہ سمجھوں مَیں خُدائے پاک کا
"ہاتھ آیا دَامنِ رحمتِ شہِ لولاک ﷺ کا"

گویا رب نے خِلعتِ سطوت عطا فرما دیا
"ہاتھ آیا دَامنِ رحمتِ شہِ لولاک ﷺ کا"

ہے قبالہ گُلشنِ جنّت کا قسمت میں مِری
"ہاتھ آیا دَامنِ رحمتِ شہِ لولاک ﷺ کا"

سائبانِ عافیت سر پر تنا، جس روز سے
"ہاتھ آیا دَامنِ رحمتِ شہِ لولاک ﷺ کا"

پاؤں تو اُٹھنے ہی تھے فِردوس کی جانب مرے ''ہاتھ آیا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا''
ساتھ پایا اولیاء اللہ کا، جس شخص کے ''ہاتھ آیا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا''
رقصِ بہجت میں مگن محمودؔ آخر کیوں نہ ہو
''ہاتھ آیا دَامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُراد ہوتی ہے میری طیبہ، مَیں بات کرتا ہوں جب عَرب کی
جہاں پہ باتیں ہیں چشمِ تر کی، جہاں پہ خاموشیاں ہیں لب کی
ازل اَبد کا جو ہے تعلّق، وہ ہے حبیبِ لبیب رب ﷺ سے
نبی ﷺ کا چہرہ، نبی کی زُلفیں، ہے معنویت یہ روز و شب کی
کِسی سے دَامن جو اِس کا چھُوٹا تو حبط اُس کے عمل ہُوئے ہیں
دیارِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ میں جو اہمیّت ہے تو ہے اَدب کی
طمانیت قلب و رُوح و جاں میں گھر اِس سبب سے کیے ہُوئے ہیں
کہ میرے دِل میں ہے یاد رب کی، زباں پہ مِدحت حبیبِ رب ﷺ کی
کرم کی یہ اِنتہا نہیں ہے تو اور کیا اِس کو کہہ سکیں گے
عطا ہُوئی مجھ کو اپنے آقا ﷺ سے، میں نے جو چیز بھی طلب کی
دیارِ سرکار ﷺ میں تواتُر سے حاضری اب ہُوئی ہے ممکن
میں کیا بتاؤں، میں کیا سُناؤں، تڑپ یہ تھی میرے دِل میں کب کی
ثنائے آقا ﷺ سے کامیابی مِلے گی دُنیا و آخرت میں
کِسی نے غیرِ نبی ﷺ کی مِدحت جو کی تو محمودؔ بے سبب کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُناہ گار خطاؤں پہ اپنی نادِم ہیں حضور ﷺ! حاضرِ دَربار آج مجرم ہیں
نبی ﷺ کے دُشمنوں سے اُن کے جو مراسم ہیں تمام دُنیا میں رُسوا اُنھی سے مُسلم ہیں

خُدا سے پا کے زمانے کو بانٹتے ہیں یہ ۔۔۔ خُدا ہے مصطفیٰ عالَم، حضور ﷺ قاسِم ہیں
ہمیں بتایا ہے دینِ خُدائے عالَم نے ۔۔۔ سبھی جہانوں کے محبوبِ رب ﷺ ہی ناظِم ہیں
ہماری جانیں اُن اَغوات پر نچھاور ہوں ۔۔۔ حضورِ پاک ﷺ کے دَربار کے جو خادم ہیں
حضور ﷺ عالَمِ اِسلام کے سبھی ''لیڈر'' ۔۔۔ یہودیت کے اور کُفّار کے ملازم ہیں
رشیدؔ ہم نہ کیوں مانیں گے آپ ﷺ کو سب کچھ
حضور ﷺ آپ ہی مُنعَم ہیں اور مُنعِم ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین کے بارے میں ہے مجھ کو یہی ازبر دَلیل ۔۔۔ وَحدتِ خالق کی دُنیا میں ہیں پیغمبر ﷺ دَلیل
تھے تو مُنکِر، آئے سچ کی ہاتھ میں لے کر دَلیل ۔۔۔ یوں رَسالت پر نبی ﷺ کی، تھے لبِ کنکر دَلیل
تھی اَہَم تحویلِ قِبلہ میں رِضائے مصطفیٰ ﷺ ۔۔۔ اِس پہ دیکھو، ہے کتابِ خالِقِ اکبر دَلیل
جو خزائن سرورِ کونین ﷺ کو رب نے دیے ۔۔۔ اُن خزائن کے لیے ہے آیۂ کوثر دَلیل
کیوں علالت سے بچاؤ کے لیے طیبہ نہ جاؤں ۔۔۔ ہے بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کی صحت پر آپ ﷺ کی چادر دَلیل
زلزلہ جبلِ اُحُد کا رُک گیا اِک آن میں ۔۔۔ معجزے کی ہے تو ہے سرکار ﷺ کی ٹھوکر دَلیل
قصبۂ طائف میں جب تبلیغِ دینِ حق ہُوئی ۔۔۔ حوصلے پر، بُردباری پر رہے پتھّر دَلیل
فیصلہ کُن ہو گی میزاں پر شفاعت آپ ﷺ کی ۔۔۔ حشر ہے حُجّت تو ذاتِ داورِ محشر دَلیل
اِکتسابِ نُور کی سب صُورتیں طیبہ سے ہیں ۔۔۔ اِس پہ ٹھہری گردشِ مہر و مہ و اختر دَلیل
جاتے جاتے چشمِ احقر کی بصارت رُک گئی ۔۔۔ روضۂ سرکارِ ہر عالَم ﷺ کا ہے منظر دَلیل
آج ہے محمودؔ حاضِر قریۂ سرکار ﷺ میں
خوش نصیبی کی کوئی اِس سے بھی ہے بڑھ کر دَلیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی حبیبِ خُدا ﷺ کی ثنا کرے ۔۔۔ سیرت کا ذکر، تذکرہ اَوصاف کا کرے
رہنا جو چاہے اپنے خُدا کی نگاہ میں ۔۔۔ صبح و مَسا درودِ پیمبر ﷺ پڑھا کرے

چاہے جو کوئی، اُس پہ پیمبر ﷺ کرم کریں
اس کے لیے وہ خدمتِ خلقِ خُدا کرے

آقا ﷺ کا جو نہیں ہے، وہ اللہ کا نہیں
رب سے وفا کرے جو نبی ﷺ سے وفا کرے

جو اپنے رب سے مانگنا چاہے کوئی بھی شے
جائے مدینہ اور وہاں جا کر صدا کرے

آقا ﷺ تجھے معافی خُدا سے دِلائیں گے
عصیاں کو آنسوؤں سے اگر دھو دِیا کرے

اعمال جن کے تُلنے لگے ہیں بروزِ حشر
وہ شاغلِ درود رہے ہوں، خُدا کرے

سمجھو کہ حمدِ خالق و مالک میں ہے مگن
شام و پگاہ نعتِ نبی ﷺ جو کہا کرے

انسان اِسمِ سرورِ عالم ﷺ کے وِرد سے
جتنی ہوں اُلجھنیں، اِنھیں سُلجھا لیا کرے

جو مادِح نبی ﷺ ہے، وہی ہے پڑھا لکھا
علّامہ اپنے زعم میں کوئی ہُوا کرے

محسن ہے میرا، وہ مجھے جاں سے عزیز ہے
میرے لیے بقیع کی جو بھی دُعا کرے

محمودؔ جس کو معرفتِ رب کی ہو تلاش
جائے وہ شہرِ پاکِ نبی ﷺ سے پتا کرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہیں جو حُبِّ سرورِ کُل ﷺ کا بھرم غُلام
آنکھیں جھکائیں اور کریں سر کو خم غُلام

محشر میں فیضِ لُطفِ رسولِ انام ﷺ سے
غُفراں مآب ہوں گے خُدا کی قسم غُلام

طاغوت سرنگوں ہو تو باطل ہو سرنگوں
جو طاعتِ نبی ﷺ میں اُٹھائیں قدم غُلام

اُمیّد جب بندھی ہے رسولِ کریم ﷺ سے
رکھتے نہیں دِلوں میں ذرا رَنج و غم غُلام

ابرِ سخا سے بارشِ اِکرام کے لیے
لائیں درِ حضور ﷺ پہ آنکھوں کا نم غُلام

محبوبِ کبریا ﷺ کی ثنا کے لیے فقط
لب کھولیں گے یا ہاتھ میں لیں گے قلم غُلام

دیتے ہیں لُطفِ سرورِ کونین ﷺ کو ندا
مہجوریٔ مدینہ کو کر کے رقم غُلام

دَریوزہ خواہیٔ درِ سرکار ﷺ ہے بہت
رکھتے ہیں اپنی کفش پہ جاہ و حشم غُلام

طیبہ میں حاضری کی جب اُمیّد ہو اِنھیں
کیسے کریں گے خواہشِ باغِ اِرم غُلام

دُنیا میں خوش ہیں، حشر میں بھی ہوں گے سُرخرو
رب کے حبیبِ پاک ﷺ کے زیرِ کرم غُلام

دعویٰ کہاں غلامئ سرکار ﷺ کا ہمیں
خُدّامِ مصطفیٰ ﷺ کے ہیں محمودؔ ہم غُلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ طیبہ نے مِٹا دی ہے فنا کی تحریر — ڈھانپ کر، میرے لیے اُس نے ''بقا'' کی تحریر
اُن ﷺ کی مرضی پہ کِیا قبلہ خُدا نے تبدیل — دیکھو قُرآن میں فرمانِ خُدا کی تحریر
جُرم و عِصیاں کی سیاہی کو مِٹا دیتی ہے — لوحِ قسمت سے پیمبر ﷺ کی عطا کی تحریر
''میں'' مدینے میں کوئی ساتھ نہ لے کر جائے — میٹ کر چلنا مدینے کو، انَا کی تحریر
لائی ہے میرے لیے اِذنِ حضوری کی نوید — پڑھ سکے کوئی تو پڑھ لے وہ صبا کی تحریر
ڈال کر مہرِ عنایاتِ مدینہ کی کرن — محو کر ڈالی گئی غم کی گھٹا کی تحریر
شہرِ سرکار ﷺ میں پا جاؤں سَند جنّت کی — ہاتھ میں آئے اگر کِلکِ قضا کی تحریر
میرے ہونٹوں پہ ہے محمودؔ درودِ سرور ﷺ
نعتِ آقا ﷺ ہے مِری صبح و مَسا کی تحریر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنسِ سرور ﷺ کی مختصر تحریر — دیکھو، کرتی ہے چشمِ تر تحریر
یادِ آقا ﷺ کے موتیوں کے طفیل — آنکھ نے کر دِیا گُہر تحریر
میرے مالک! نبی ﷺ کے قریے کا — میری قسمت میں کر سفر تحریر
اسمِ سرکار ﷺ کائنات ﷺ ہُوا — صفحۂ دِل کی مُعتبر تحریر
میرے آقا ﷺ توجّہ کرتے ہیں — رکھتی ہے اِتنا تو اثر تحریر
میری خاطر خُدایا! محشر تک — طیبہ ہو لوحِ بخت پر تحریر
دِل مِرا مائلِ نُعوت رہا — کب ہُوا اِس پہ مال و زَر تحریر
حکم محمودؔ کو ہے خالق کا
نعت اپنے نبی ﷺ کی کر تحریر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اپنے آقا ﷺ سے اپنی مُراد پاتا ہوں — تو خود کو خُرّم و مسرُور و شاد پاتا ہوں
میں نعت پر جو پیمبر ﷺ سے صاد پاتا ہوں — زیادہ اپنے کو پُراعتماد پاتا ہوں
تنّوع چاہتا ہوں نعت کی رَدائف میں — ہر ایک بحر میں اِس کا مواد پاتا ہوں
جو اُمّتی بھی ہیں اور غافلِ نُعُوت بھی ہیں — میں اُن کے قول و عمل میں تضاد پاتا ہوں
جونہی مدینے کو جانے کی سوچ آتی ہے — تو اپنے آپ کو مَیں برق زاد پاتا ہوں
حضور ﷺ! آپ سے یوں بھی کرم کا طالِب ہوں — جہاں میں فتنہ و شرّ و فساد پاتا ہوں

میں نعت کہ کے ہُوں محمودؔ مطمئن بے حد
ملاء اعلیٰ سے اِس پر جو دَاد پاتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا روضۂ اَقدس ہے راہبر منظر — کہ لامکاں کی ہے رکھتا یہی خبر منظر
رسولِ پاک ﷺ کے گُنبد کا کیا نظارہ ہے — نظر پڑی تو رہی دیکھتی نظر منظر
یہاں تو ہم کو اندھیرے کا شائبہ نہ ہُوا — ہے رات قریۂ سرکار ﷺ کی سحر منظر
وہی تو ابرِ عطائے حضور ﷺ پائے گی — مُواجہہ کا جو دیکھے گی چشمِ تر منظر
اِسی کی ہر جگہ تصویر ٹانک رکھّی ہے — نبی ﷺ کے شہر کا یوں دیکھتا ہوں گھر منظر
نظر حضور ﷺ کی چوکھٹ سے اُٹھنی مُشکل ہے — ہے دِلپذیر بھی، دِلکش بھی اِس قدر منظر

دَرِ حضور ﷺ ہے محمودؔ یا ہے گھر رب کا
حقیقتاً ہیں فقط دو یہ مُعتبر منظر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سامنے رب کو نبی ﷺ نے شب اِسرَا پایا — کب کِسی شے کو انھوں نے پسِ پردہ پایا
عکس دیواروں پہ بھی ہم نے اُسی کا پایا — جھانکا دِل میں تو وہاں پر بھی مدینہ پایا
اور نبیوں علیہم السلام کو ہَوا تک بھی نہ دی تھی اُس نے — رب سے سرکارِ دو عالَم ﷺ نے وہ پایہ پایا
دِل کی نظریں جو عقیدت سے کِسی کی اُٹھیں — نُور تا حدِّ نظر آپ ﷺ کا پھیلا پایا

عہد کا سارے زمانے نے اثر دیکھ لیا
سارے نبیوں علیہ السلام میں محمد ﷺ ہی کا چرچا پایا

اور کیا شہرِ محبّت کی بتائیں باتیں
ہم نے ہر غم کا مدینے سے مُداوا پایا

بے زباں، اہلِ زباں سارے یہاں پر دیکھے
طیبہ پہنچا جو مقرّر، اُسے گونگا پایا

جھوم جھوم اُٹھے محبّت کے اثر سے بندے
بادِ طیبہ کا جو لاہور میں جھونکا پایا

اِک نظر شافعِ محشر ﷺ کی جو جھیلی اِس نے
جو عمل نامہ تھا کالا، اُسے اُجلا پایا

یوں بھی توحید کی تبلیغ اُنھی کا حق تھا
رب کو سرکار ﷺ نے اِسرَا میں بھی تنہا پایا

ماننے وَالے پیمبر ﷺ کے سبھی ہیں لیکن
بدنصیبی سے یہاں خون خرابا پایا

نعتِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کی عزّت دیکھی
سب نے رِضواں کو جو محمودؔ کا جُویا پایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو اپنے دِل میں نبی ﷺ کا ہے پیار پوشیدہ
خُدا کو علم ہے، رکھوں ہزار پوشیدہ

نویدِ وَصل رہی ہجرِ شہرِ سرور ﷺ میں
درونِ بطن، خزاں ہے بہار پوشیدہ

پسندِ رب ہے رِضائے رسولِ پاک ﷺ تو ہے
رِضا کی بات میں ہر اختیار پوشیدہ

رہا ہے اہلِ محبّت کی آنکھوں میں دَائم
نبی ﷺ کے شہر کا گرد و غُبار پوشیدہ

درودِ پاک رَسولِ اَنام ﷺ وہ ہے کہ ہے
اِس ایک کام میں ہر اِفتخار پوشیدہ

جو تشریحات احادیث کی نظر میں ہیں
اِنھی شرُوحِ میں ہے اِختصار پوشیدہ

تمھارا ایک اِک لمحہ نبی ﷺ پہ روشن ہے
نگاہِ دَہر سے رکھّو ہزار پوشیدہ

جہاں کی اور کوئی شے چھپی رہے کیسے
نہیں نبی ﷺ سے جو پروردگار پوشیدہ

لڑے جو حُرمتِ سرورؐ میں، اُس کی قسمت میں
وہ جیت ہے کہ نہیں جس میں ہار پوشیدہ

نہ کیوں سکون مِلے گا نبی ﷺ کی اُلفت میں
ہے اِس کے معنیٰ میں وجہِ قرار پوشیدہ

اثر ہے ہجرِ دیارِ حضور ﷺ کا اِتنا
کہ میری آنکھوں میں ہے اِنتظار پوشیدہ

مجھے ہے اپنی خطاؤں کا اِس قدر احساس
کہ میری نعتوں میں ہے اِعتذار پوشیدہ

نبی ﷺ کے شہر میں محمودؔ جب پہنچ جاؤ
ہو عجز ظاہری اور اِنکسار پوشیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں یا نہ ہوں جہان بھر کی بستیاں تمام — میری تو ہیں مدینے سے دلچسپیاں تمام
جتنی بھی مَیں نے دیکھتی پائیں مُواجہہ — آنکھیں دِکھائی دی ہیں مجھے گِلیاں تمام
اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو کرتے چلیں عمل — جیتیں بفضلِ ربّ و نبی ﷺ بازیاں تمام
سبزی رہے گی باقی قیامِ نشور تک — سب سُرخیاں تمام ہُوئیں، زَردیاں تمام
قدموں میں اپنے، اِس کو تو رکھ لیں گے مصطفیٰ ﷺ — اپنی جلا کے آ گیا جو کشتیاں تمام
میں بامِ اِلتفاتِ نبی ﷺ تک پہنچ گیا — اِک جست میں پھلانگ گیا سیڑھیاں تمام

محمودؔ اُن کا منبع و مصدر حضور ﷺ ہیں
آقا ﷺ کے دَم سے ہیں جہاں میں خوبیاں تمام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منظر تھا ایک ایسا نبی ﷺ کی نِگاہ میں — اِسرا میں رب تھا تنہا نبی ﷺ کی نِگاہ میں
چشمِ خُدائے قادر و راحم میں آ گیا — جو آ گیا ہے بندہ نبی ﷺ کی نِگاہ میں
اوجھل نہ تھا اَزل کا بھی دیروز آپ سے — ہے حشر تک کا فردا نبی ﷺ کی نِگاہ میں
رحمت ہر اِک جہاں کے لیے جب حضور ﷺ ہیں — ہر اِک جہاں ہے پُورا نبی ﷺ کی نِگاہ میں
پنہاں نہیں ہے چیز کوئی بھی حضور ﷺ سے — کیا ہے، نہیں جو پیدا نبی ﷺ کی نِگاہ میں
طیبہ سے ہو کے آیا میں اکیس(۲۱) مرتبہ — ہے میرا آنا جانا نبی ﷺ کی نِگاہ میں

محمودؔ کرنے چاہئیں اچھّے تجھے عمل
جب ہر عمل ہے تیرا نبی ﷺ کی نِگاہ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہیں نیچی مدینے میں نگاہیں — نظر آ جائیں گی وَحدت کی راہیں

کرم کرتا ہے خالق آپ اُس پر
مدینے تک رَسا ہوں جس کی آہیں

نہیں زہّاد ہی پر لُطف اُن ﷺ کا
خطا کاروں کو بھی سرکار ﷺ چاہیں

جھکا پایا ہے ہر اِک سر یہاں پر
گری دیکھی ہیں طیبہ میں کلاہیں

محافِل ذکرِ آقا ﷺ کی بناؤ
وِلائے مصطفٰی ﷺ کی دَرس گاہیں

وہی تو میری نظروں میں بسی ہیں
جو جاتی ہیں درِ سرور ﷺ کو رَاہیں

مِرے سرکار! دیکھیں، بن گئی ہیں
ذریعہ جلبِ زَر کا خانقاہیں

رہیں محمودؔ یوْمُ الدِّین تک بھی
مَیں نے تو محمودؔ چاہیں جس گھڑی شادابیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عامر رحمۃ اللہ علیہ سے غازیوں کی جو ہیں جاں نثاریاں
ناموسِ مصطفٰی ﷺ کی ہیں یہ پاسداریاں

کچھ زُہد ہے، وَرَع ہے، نہ پرہیزگاریاں
آقا ﷺ! معاف کیجیے ناکردہ کاریاں

ظالم ہے جو انَا کو لیے جائے ساتھ ساتھ
طیبہ میں کام آئیں مِری اِنکساریاں

آغازِ کار کر نبی ﷺ کے نامِ پاک سے
ممکن اِسی طرح سے ہیں سب کامگاریاں

رَاضی نہ ہوں گے تجھ سے حبیبِ خُدائے پاک ﷺ
رَاسخ ہُوئیں عمل میں جو غفلت شعاریاں

جو کچھ مِلا رسولِ خُدا ﷺ سے، ہے پائیدار
دُنیاوی مَنفعت میں ہے ناپائیداریاں

جاتا ہُوں شہرِ پاکِ رسولِ کریم ﷺ کو
اور ساتھ لے جا رہا ہوں شرمساریاں

کُھل کر نہ رب نے اُس کے وَقائع بیاں کیے
ہیں قُربتِ دَنَا کی بھی کچھ رَازداریاں

وہ جو کھنچے رہے ہیں مدیحِ حضور ﷺ سے
بے شک بروزِ حشر اُنھیں ہوں گی خواریاں

کب ہیں ترے کریم نبی ﷺ سے چُھپی ہُوئی
ہجرِ مدینہ میں یہ تری بے قراریاں

روزِ شمار آئے گا لیکن ہے اِعتبار
فضلِ نبی ﷺ سے ہوں گی نہ عصیاں شماریاں

آقا حضور ﷺ سے تو چُھپی کب ہیں ظالمو!
صَہیونیوں سے اپنی غُلامانہ یاریاں

محمودؔ نعت کہ مگر کر اِتّباع بھی
محشر میں کام آئیں گی طاعت گزاریاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ سے وِلا وَالا ہے رِشتہ — وِلا داروں سے بھی اپنا ہے رِشتہ
نبی ﷺ کی مدح سے جس کا ہے رشتہ — مِرا اُس شخص سے گہرا ہے رِشتہ
ہیں دونوں ہم وظیفہ خوارِ سرور ﷺ — یہی تو بس مِرا تیرا ہے رِشتہ
پرکھتا ہوں کہ ہے آقا ﷺ سے نِسبت؟ — کبھی مَیں نے نہیں دیکھا ہے رِشتہ
محبّ سرکار ﷺ کے اپنے ہیں سارے — سبھی رِشتوں سے یہ پیارا ہے رِشتہ
نہیں اُنسِ نبی ﷺ بنیاد جس کی — سراسر جھوٹ ہے، دھوکا ہے رِشتہ
نبھاتا ہے سرِ محمودؔ جس کو
درِ سرکار ﷺ سے ایسا ہے رِشتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلا رہا ہے آقا ﷺ کا درِ جگمگاہٹیں — دن نُور بار، شب کے پہر جگمگاہٹیں
ہے دیدِ شہرِ سرور و سرکار ﷺ کا اثر — جو دیکھتا ہے دِیدۂ تر جگمگاہٹیں
کیا پوچھتے ہو شہرِ رسولِ کریم ﷺ کا — نُورانیتیں رات، سحر جگمگاہٹیں
اِک ہے خُدا کا، دُوسرا سرکار ﷺ کا حَرم — اُس سمت ضَو فروزی، اِدھر جگمگاہٹیں
انگشتِ مصطفیٰ ﷺ کی ہیں یہ ساری برکتیں — یہ جو بکھیرتا ہے قمر جگمگاہٹیں
آنکھیں بھی مُستنیر ہیں، دِل بھی ہے مستنیر — یادِ مدینہ کا ہے اثر جگمگاہٹیں
نُورِ نبی ﷺ کا ذکرِ منوّر کِیا کرو
محمودؔ چاہتے ہو اگر جگمگاہٹیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہو تم کہ کچھ آئے نظر مدینے میں — پگاہ و شب رہو باچشمِ تر مدینے میں

وہ معتبر ہیں، وہ ہیں دِیدہ ور زمانے کے — حیات ہوتی ہے جن کی بسر مدینے میں
جہاں کے مالک و مختار ﷺ کا یہ قریہ ہے — رہی کرم کی نہ کوئی کسر مدینے میں
سراپا نُور پیمبر ﷺ کے شہر کو جاؤ — تو دیکھو رات بشکلِ سحر مدینے میں
جو یادِ سیّد و سرور ﷺ میں آنکھ سے ٹپکیں — پزیرا ہوتے ہیں ایسے گُہر مدینے میں
مِلے جو مکّہ سے پروانہ رَاہداری کا — تو سجدے شکر کے، خالق کو کر مدینے میں
بشر کو طیبہ کی عظمت کا درْک کیسے ہو — ملاء اعلیٰ کے ہیں تاجور مدینے میں
پہنچ سکو گے مقدّر سے تم تو پاؤ گے — خُدا کے لُطف و کرم کی خبر مدینے میں
اگر ہو مکّہ میں اللہ کے حضور دُعا — ہو اِستجاب کی صُورت اثر مدینے میں
یہاں سکون کا ہر سمت دور دورہ ہے — نہیں کِسی بھی ضرر کا خطر مدینے میں
یہیں ہیں اُمّتی بھی اور اُن کے آقا ﷺ بھی — بشر مدینے میں، خیرُ البشر ﷺ مدینے میں
خُدا سے خانۂ کعبہ میں جو بات کرو — وہ کیوں نہ پہنچے گی فوراً اُدھر مدینے میں
اِدھر اُدھر نہ بھٹکنا کہیں گنہگارو! — بچاؤ ہے تو ہے اَلمختصر مدینے میں
ہزار شکرِ خُدا، مجھ سے خاطی و عاصی — ہے پھر بحُکمِ شہِ بحر و بر ﷺ مدینے میں
جو پودا نعت کا لاہور میں لگایا تھا — ثمر سے اِس کو، ہُوں مَیں بہرہ وَر مدینے میں

تمھاری، سمجھو کہ محمودؔ ہو گئی بخشش
بفضلِ رب اگر جاؤ گے مَر مدینے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعر جو نعت کے ہیں اُن سے مِرا تآنُّف — ہے اُلفتِ حبیبِ رب ﷺ کا صلہ تآنُّف
ذکرِ رسولِ حق ﷺ کی رِفعت بتا دِی ہے — رکھتا ہے مصطفیٰ ﷺ سے طُرفہ خُدا تآنُّف
تاجِ شفاعت انؐ کے جب زیبِ فرق ہو گا — لائے گا رنگ میرا روزِ جزا تآنُّف
کرتے ہیں اِتبّاعِ محبوبِ حق ﷺ جو دِل سے — ہے ربِ لَم یَزَل کا اُن سے بجا تآنُّف
پاتا ہوں جیسے جیسے طیبہ تلک رَسائی — آقا ﷺ سے ہو راہ ہے میرا سوا تآنُّف

معراج کی حقیقت اِجمال میں ہے اِتنی — رکھتا ہے آشنا سے اِک آشنا تاثّف
ایمان کی ہے جو پوچھو تو ہے دلیلِ محکم — سب اُلفتوں سے آقا ﷺ کا ماورا تاثّف
ضربُ المثل کی صُورت سب لوگ جانتے ہیں — عُسرت زدوں سے میرے سرکار ﷺ کا تاثّف
جو میری نعت گوئی کا اِختصار پوچھو — ہے اِدّعا عقیدت اور مُدعا تاثّف
میں ہنستا مُسکراتا رب کے حضور پہنچوں — فرمائے مجھ سے طیبہ میں گر قضا تاثّف

اُلفت نہیں ہے جن کو سرکارِ ہر جہاں ﷺ سے
محمودؔ کا نہیں ہے اُن سے ذرا تاثّف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا غیرِ سرور ﷺ کی حاشا و کلّا — نہیں چاہ اندر کی حاشا و کلّا
جُھکے یہ درِ مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ — یہ خواہش نہیں سر کی حاشا و کلّا
نبی ﷺ کے کرم سے نہیں کی ہے مَیں نے — شکایت مقدّر کی حاشا و کلّا
جو عظمت ہے سرکار ﷺ کی، وہ نہیں ہے — کِسی بھی پیمبر ﷺ کی حاشا و کلّا
نہ مدحت کِسی اور کی مَیں نے کی ہے — نہ دہشت ہے محشر کی حاشا و کلّا
نبی ﷺ ہوں گے میزان پر خود، تو لوگو! — نہیں بات ہی ڈر کی، حاشا و کلّا
سِوائے درِ آقا ﷺ چاہت نہیں ہے — کِسی اور منظر کی حاشا و کلّا
لبِ بندگانِ نبی ﷺ پر نہیں ہیں — شکایات داور کی حاشا و کلّا
بجائے مدینہ تمنّائے جنّت — نہیں ہے سخنور کی حاشا و کلّا
مدینے میں تھا تو نہیں یاد آئی — ذرا بھی مجھے گھر کی حاشا و کلّا

نہ محمودؔ کو خدمتِ نعت میں ہے
طلب مال کی، زر کی حاشا و کلّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکرِ خُدا وہ سامنے آیا مُواجہَہ — ربِّ جہاں نے مجھ کو دِکھایا مُواجہَہ

یوں اِلتفاتِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ہُوا — جذبِ دَروں نے مجھ کو دِکھایا مُواجَھہٗ
ہم چہرۂ حضور ﷺ کے جب سامنے ہُوئے — سب رحمتوں کو سامنے لایا مُواجَھہٗ
کیوں ہو نہ مجھ کو اپنی بھی بختیوں پہ ناز — آنکھوں کی پُتلیوں پہ سجایا مُواجَھہٗ
نیہوڑائے سر، درود جو پڑھتے ہیں لوگ، اُنھیں — دیتا ہے رحمتوں کے ہدایا مُواجَھہٗ
اِن سب کے خوابوں میں مِرے سرکار آئیں گے — جس جس نے روح و جاں میں رچایا مُواجَھہٗ
قِبلہ وہاں پہ پُشت پناہی مِری کرے — ہر سال دیکھوں میں بھی خُدایا مُواجَھہٗ
آتا ہے جب نگاہِ کرم میں گناہ گار — کرتا ہے معصیت کا صفایا مُواجَھہٗ
قدمینِ صُفّہ، روضۂ جنّت کے ساتھ ساتھ — مقصورۂ حضور ﷺ میں بھایا مُواجَھہٗ
صد حیف، میری واپسی طیبہ سے ہو گئی — مجھ سے مُراجَعت نے چھڑایا مُواجَھہٗ
اربابِ اِختیارِ دیارِ حضور ﷺ نے — کیوں جانے، عورتوں سے چھپایا مُواجَھہٗ

محمودؔ مجھ کو بھبتیں رقّاص کر گئیں
روح و دِل و نظر میں سمایا مُواجَھہٗ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگرچہ خالقِ کونین سے جُدا تو نہ تھے — مِرے نبی ﷺ تھے حبیبِ خُدا، خُدا تو نہ تھے
کلیمِ طُور نشیں عرش آشنا تو نہ تھے — پیام بر تو خُدا کے تھے، مصطفیٰ ﷺ تو نہ تھے
نمازِ اقصیٰ میں محبوبِ کبریا ﷺ کے سِوا — سبھی تھے مقتدی اِک رات، مقتدا تو نہ تھے
وہ جن کے چہرے جہاں نے سُتے ہوتے دیکھے — کہیں وہ ہجرِ مدینہ میں گم زدہ تو نہ تھے
گمان سجدے کا کیسے کِسی کو ہو سکتا — درِ نبی ﷺ پہ ہم اِس طرح جُبہہ سا تو نہ تھے
حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ﷺ کے اہلِ وِلا — خطا شعار تھے، مُستوجِبِ سزا تو نہ تھے
مدینے خود جو نہ پہنچے، دورد پہنچایا — رَسا نہ تھے، نہ سہی، نارَسا تو نہ تھے
نظام یہ جو دَرآمد ہُوئے دَساوَر سے — حقیقتاً یہ ہمارے گرہ کُشا تو نہ تھے
خلیل علیہ السلام جدِّ رسولِ کریم ﷺ تھے بیشک — مگر وہ خلوتِ خلّاق تک رَسا تو نہ تھے

کِسی غبی نے کہا اُن کو ''اپنے جیسا بشر'' — نبی ﷺ کے وَاسطے اَلفاظ یہ رَوا تو نہ تھے
گیا تھا طیبہ کو اپنی گزارشیں لے کر — مِری زباں پہ مگر حرفِ اِلتجا تو نہ تھے
پروٹوکول سے وہ داخلِ بہشت ہُوئے — نبی ﷺ کے نعت سرا گرچہ پارسا تو نہ تھے
میں اُن کی گود میں پہنچا تو بولی یہ حیرت — دیارِ طیبہ کے ذرّے تھے، کَہرُبا تو نہ تھے
عمل سے کر دیا عامر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت — کہ سارے اُمّتی آقا ﷺ کے، بے وفا تو نہ تھے
رشیدؔ یوں بھی ہم مستفیدِ دِید ہُوئے
''حضور ﷺ دِل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گا طے یوں قُربِ حق کا مرحلہ اچھّی طرح — پیشِ روضہ اپنی گردن کو جُھکا اچھّی طرح
خونِ دِل کو اپنی آنکھوں سے بہا اچھّی طرح — کر مدینے میں بیانِ مُدعا اچھّی طرح
جو پیمبر ﷺ کا نہیں ہے، وہ خُدا کا بھی نہیں — پڑھ کے دیکھو دین کا یہ ضابطہ اچھّی طرح
چاہتوں کے ساتھ ہے طاعت کی صُورت ناگزیر — متن پر لکھو تو لکھو حاشیہ اچھّی طرح
پھر نظر آئے گی توصیفِ پیمبر ﷺ ہر جگہ — پڑھنا قُرآنِ مقدّس کو ذرا اچھّی طرح
ٹکٹکی باندھی تھی یوں اِک نور نے دُوجے کی سمت — دیکھتا تھا آئنے کو آئنہ اچھّی طرح
مِدحتِ سرکار ﷺ سے بے رغبتی نکلی بڑی — جب گُناہوں کا ہُوا ہے تجزیہ اچھّی طرح
اِس کا مطلب ہے نبی ﷺ سے پیار کر، اَحکام مان — جان لے اِخلاص کا تُو فلسفہ اچھّی طرح
جب پہنچتا ہوں مدینے میں تو میری روح پر — لُطفِ سرور ﷺ کی برستی ہے گھٹا اچھّی طرح
سبز گُنبد دیکھنے کو کھولنا آنکھوں کو پھر — پہلے کشتِ رُوح کو کر لے ہرا اچھّی طرح
جب بنا کر رب نے بھیجا ہے مُزکّیٔ آپ ﷺ کو — آپ ﷺ نے فرمایا سب کا تزکیہ اچھّی طرح
قصرِ قوسین و دَنا کی شرح میں محمودؔ جی
کھینچ کر دیکھو تو کوئی دَائرہ اچھّی طرح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہنا جو چاہو شاد سر، رہگزارِ عُمر — رکھو نبی ﷺ کا یاد سرِ رہگزارِ عُمر
منزل سمجھنا شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو — چلنا بہ اعتماد سرِ رہگزارِ عُمر
سرکار ﷺ رُستگاری کی دیں گے سَند مجھے — رکھتا ہے اِعتقاد سرِ رہگزارِ عُمر
پیشِ نظر رہے بہ طفیلِ رسولِ پاک ﷺ — اِسلام کا مفاد سرِ رہگزارِ عُمر
فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے، نہ اپنے قریب لاؤ — کینہ، حَسَد، عِناد سرِ رہگزارِ عُمر
گر ہو پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ کوئی شعر — دیں قُدسی مجھ کو دَاد سرِ رہگزارِ عُمر
جاں اُس نے دی ہے حُرمتِ آقا حضورؐ پر — عامر ہے ''زندہ باد'' سرِ رہگزارِ عُمر

محمودؔ کو قبالۂ بخشش مِلے یہیں
سرور ﷺ کریں جو صاد سرِ رہگزارِ عُمر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُرُست ہے، کرمِ ذوالجلال بھی سوچو — مگر حبیبِ خُدا ﷺ کا جمال بھی سوچو
درِ نبی ﷺ کو چلو گے تو کام سب ہوں گے — یہ کیا ضرور ہے، کوئی سوال بھی سوچو
خُدا نے خود جو بنایا ہے بے مثال اُنھیں — کہا ہے کِس نے یہ تم سے، مثال بھی سوچو
ثباتِ حُسنِ پیمبر ﷺ کی بات کرتے ہو — تو بے ثباتیٔ مال و منال بھی سوچو
نبی ﷺ کے غیر کی مِدحت تمھارے لب پر ہے — جو کام کرتے ہو، اس کا مآل بھی سوچو
زوالِ ابنِ مُغیرہ اگر خیال میں ہے — ذرا کمالِ صہیب رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ بھی سوچو
نبی ﷺ کے ہجر میں رَنجیدہ و ملُول ہُوئے — تو اِس کے ساتھ ہی شامِ وصال بھی سوچو

جو جاتے رہتے ہو محمودؔ شہرِ سرور ﷺ میں
تو اپنا تم وہاں پر اِرتحال بھی سوچو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو سرکار ﷺ کے دَامن کی ہوا مِلتی ہے — مغفرت اِس کو بتائیدِ خُدا مِلتی ہے
دینِ اِسلام کی لِم جس کی سمجھ میں آئی — اُس کے افکار میں آقا ﷺ کی ثنا مِلتی ہے

وہ پہنچتا ہے فرشتوں کے جِلو میں جنّت
شہرِ سرکار ﷺ میں جس کو بھی قضا مِلتی ہے

متقّی آنکھیں بھی حیرت سے پھٹی پڑتی ہیں
وِردِ صلوات کی جس وقت جزا مِلتی ہے

لوحِ محفوظ پہ یہ لکھا ہُوا ہے لوگو!
مِٹ کے ناموسِ پیمبر ﷺ پہ بقا مِلتی ہے

جاں نثار آقا ﷺ کی حُرمت ہی کے یہ جانتے ہیں
رب کی جانب سے اُنھیں کیسی غذا مِلتی ہے

عدمِ سایۂ سرکار ﷺ کے ذکرِ خوش سے
نُورِ ایماں کو مقدّر سے جلا مِلتی ہے

شہرِ سرکار ﷺ کے ذرّاتِ دَرخشندہ سے
مہر کو، چاند کو، کوکب کو ضیا مِلتی ہے

رگ و ریشہ میں اُتر جاتی ہے طُرفہ خوشبو
طیبہ سے بادِ عنایات جو آ مِلتی ہے

اِس حقیقت سے کوئی آنکھ چُرائے کیسے
نعت کی حد بھی حدِ حمد سے جا مِلتی ہے

پُھوٹتی رُوئے بُصیری رحمۃ اللہ علیہ سے خوشی کہتی ہے
”نعت کہیے تو پیمبر ﷺ سے رِدا مِلتی ہے“

ہم کو محمودؔ یہ قُرآن نے سمجھایا ہے
رب کی مرضی سے پیمبر ﷺ کی رِضا مِلتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوکھٹ نبی ﷺ کی ہے جو مِرے سر کے ذکر میں
ہجرِ مدینہ ہے دلِ مضطر کے ذکر میں

سرمایہ دار اُنسِ رَسولِ امیں ﷺ کا ہوں
آؤں مَیں کیسے منفعتِ زر کے ذکر میں

ہو گی ضرورت اُن ﷺ کی شفاعت کی لازماً
ذکرِ حضور ﷺ آئے گا محشر کے ذکر میں

اِصلاحِ شعر کا مِلا اِعزاز کعب رضی اللہ عنہ کو
ذکرِ بُصیری رحمۃ اللہ علیہ کیوں نہ ہو چادر کے ذکر میں

مغرب کو اس نے عصر میں تبدیل کر دیا
یہ معجزہ تو ہے شہِ خاور کے ذکر میں

آئے گا میرے ساتھ ہی خالق کا نام بھی
وِردِ درودِ سیّد و سرور ﷺ کے ذکر میں

شعروں میں میرا ایک تخصُّص تو یہ بھی ہے
ذکرِ حبیبِ حق ﷺ رہا دَاور کے ذکر میں

آئے نظر جو دیکھتے ہی قُبّۂ نبی ﷺ
دُھندلائیں آنکھیں کیوں نہ اِس منظر کے ذکر میں

احباب مجھ سے پیار کا حق یوں ادا کریں
نعتِ نبی ﷺ کا ذکر ہو اَحقر کے ذکر میں

ٹھوکر سے وہ بہشتِ بریں تک رَسا ہُوا
جبلِ اُحُد کی بات ہے ٹھوکر کے ذکر میں

محمودؔ اِکتساب کو دیکھ اور ذکر کر
طیبہ کے ذرّوں کا مہ و اختر کے ذکر میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ جانِ نُور ہیں، سرکار ﷺ شانِ نُور — چھایا ہے ہر جہان پر یہ سائبانِ نُور
عاصی رشیدؔ کیسے کرے گا بیانِ نُور — یہ خاک ہے زمیں کی، نبی ﷺ آسمانِ نُور
مَولِد ہے مکّہ آپ ﷺ کا، طیبہ قیام گاہ — یہ بھی جہانِ نُور ہے، وہ بھی جہانِ نُور
چھائی ہے میرے چاروں طرف ظلمتوں کی رات — حرمین میں مِلی تو مِلے گی امانِ نُور
اَزواجؓ بھی، بناتؓ بھی، اَسباطِ پاکؓ بھی — رب کی قسم، ہے خیلِ نبی ﷺ خاندانِ نُور
جو روشنی کِسی کو مِلی، وہ یہیں کی تھی — شہرِ نبی ﷺ ہے منبعِ ایمان، جانِ نُور
نعتیں ہماری سُن کے یہ ہاتِف پکار اُٹھّا — ظلمت گزیدگاں سے سُنو داستانِ نُور
وَحدانیتِ رب کے مُبلغ حضور ﷺ تھے — یوں نُور ہی جہاں میں رہا ترجمانِ نُور
آئے قدم نبی ﷺ کے، تصوّر ہی میں سہی — بندے کا سینہ بن کے رہا کہکشانِ نُور

فضلِ خُدا سے آتا ہی رہتا ہے دوستو!
مجھ معصیت زدہ کے قریں آستانِ نُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ نبی ﷺ میں جس کِسی نے دِل لگا لیا — اُس خوش نصیب شخص نے راہِ بقا لِیا
آگاہ اِس سے ہو گیا دُنیا کا ہر بشر — جس نے جو مانگا سرورِ کُل ﷺ سے، وہ پا لیا
اِسرَا میں جب بُلایا خُدا نے حبیب ﷺ کو — جبریل علیہ السلام نے ادب سے نبی ﷺ کو جگا لیا
یوں معرفت خُدائے جہاں کی ہمیں مِلی — طیبہ سے ہم نے ربِّ جہاں کا پتا لِیا
دِن ہو کہ رات، ہم نے کہی نعتِ مصطفیٰ ﷺ — نامِ حبیبِ کبریا ﷺ صبح و مَسا لِیا
راتیں بھی اپنی روشن و پُرنُور ہو گئیں — جب ساتھ ہم نے مدحِ نبی ﷺ کا دِیا لیا
وہ کامیاب ہو گیا جس خوش نصیب نے — یاسر رضی اللہ عنہ کے خانوادے سے دَرسِ وَفا لیا

بخشش کی صُورتیں تو تھیں معدُوم حشر میں — اہلِ وِلا کو سرورِ کُل ﷺ نے چھڑا لِیا
ہم نے پُکارا اپنے رسولِ عظیم ﷺ کو — عفریتِ رنج و غم نے جونہی ہم کو آ لِیا
ہم نے حضور سرورِ کون و مکان ﷺ کا — عِرفانِ کبریا کے لیے وَاسطہ لِیا
اکیس(۲۱) مرتبہ گئے، عادت سی بن گئی — آقا ﷺ کا روضہ دیکھتے ہی سر جُھکا لِیا
سرکار ﷺ کا کرم تھا، حرم ہی سے اب کے بھی
محمودؔ بعدِ فجر جو راہِ قُبا لِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کو دیا تو رب نے دلِ معتبر دیا — اور اس میں مصطفیٰ ﷺ کی محبّت کو بھر دیا
اُس کو وہ بُلندی عطا ہو گئی کہ بس — سر جس نے بھی حضور ﷺ کی چوکھٹ پہ دھر دیا
یادِ حبیبِ ربّ جہاں ﷺ نے کِیا کرم — ذوقِ گریستن مجھے پچھلے پہر دیا
خوشنودی اپنی اِس پہ کی ظاہر غفور نے — جس نے عمل حضور ﷺ کے کہنے پہ کر دیا
عمارؓ کو، بلالؓ و صہیبؓ و اویسؓ کو — اعزاز تو خُدا نے بھی کچھ دیکھ کر دیا
جس نے کہ ابرِ لُطفِ نبی ﷺ کو بُلا لیا — آنکھوں کو ربِّ لَمْ یَزَلْ نے وہ گُہر دیا
شاکر خُدائے پاک کا آخر میں کیوں نہ ہوں — شعروں کا مجھ کو نعت کی خاطِر ہُنر دیا
شُنوائی میری پہلے تو ہوتی نہ تھی کبھی — ”صَلِّ عَلٰی“ نے میری دُعا میں اثر دیا
ناکام جو رہے، وہ رہے، ہم کو حشر میں — نخلِ مدیحِ سرورِ کُل ﷺ نے ثمر دیا
اللہ کے کرم کی نہایت نہ پوچھیے — سر کو جھکانے کے لیے آقا ﷺ کا دَر دیا
انسانیت کو سرورِ ہر کائنات ﷺ نے — نسخہ دِیا تو دافعِ شرّ و ضرر دیا
ہر جس کا فرد ”صَلِّ عَلٰی“ میں مگن رہا — فضلِ خُدا کہ اُس نے مجھے ایسا گھر دیا
محمودؔ ہے کرم یہ بڑا مومنین پر
آقا دیا تو مالکِ ہر بحر و بر ﷺ دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی مدینے جانے کی صُورت نہ بن سکی
دُنیا یہ اُس کے وَاسطے جنّت نہ بن سکی

سی پارے جیسے رب سے نبی ﷺ لے کے آئے تھے
کفّار سے تو ایسی اِک آیت نہ بن سکی

جس کو نظامِ سرورِ عالم ﷺ سے اُنس ہو
اِس مملکت میں ایسی حکومت نہ بن سکی

کیا وہ فقط زباں سے تھی، نکلی نہ دِل سے تھی
کیوں تیری نعت وجہِ شفاعت نہ بن سکی

جیسی بلال رضی اللہ عنہ کی تھی، قبولِ حضور ﷺ تھی
اِس کی طرح کی تو کوئی رنگت نہ بن سکی

تُو نے جو بات غیرِ ثنائے حضور ﷺ کی
وہ تیری مغفرت کی ضمانت نہ بن سکی

خوش بخت لوگ شانِ نبی ﷺ میں ہیں تر زباں
بدبخت ہے وہ، جس کی یہ فطرت نہ بن سکی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص پیمبر ﷺ کا ہُوا تابعِ فرمان
پائے گا قیامت میں صلہ تابعِ فرمان

منجملۂ اَربابِ وَفا تابعِ فرمان
محمودؔ ہے رَاضی برضا، تابعِ فرمان

دُنیا میں بھی سرکار ﷺ کرم اُس پہ کریں گے
پھر حشر میں پائے گا جزا تابعِ فرمان

اللہ کو کیوں اِس سے نہ ہو جائے محبّت
جو شخص بھی آقا ﷺ کا ہُوا تابعِ فرمان

عزّت کو ملائک کا پَرا ساتھ چلے گا
جس وقت سُوئے خُلد چلا تابعِ فرمان

کرتی ہے عقیدت جو مجھے نعت پہ مائل
رکھتی ہے مجھے میری وَفا تابعِ فرمان

محمودؔ یہی تیرے لیے اپنی دُعا ہے
آقا ﷺ کا رکھّے تجھ کو خُدا تابعِ فرمان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو سحر دَم مدحِ سرور ﷺ میں رہا رَطبُ اللّساں
شکرِ رب، ہے بے نیازِ ماسوا رَطبُ اللّساں

کم سعادت تو نہیں ہے تر زبانی نعت میں
پائے گا دُنیا و عُقبیٰ میں صلہ رَطبُ اللّساں

کر رہا ہے حُبِّ خُدا ﷺ کے ساتھ ساتھ
تذکرہ سیرت کا اور اَوصاف کا رَطبُ اللّساں

مدحتِ محبوبِ خالق ﷺ کی تمنّائیں لیے
کھولتا ہے لب پہ تائیدِ خُدا رَطبُ اللّساں

جس کو بخشی ہے خُدائے پاک نے طبعِ سلیم
ہے ثنا گو اُن ﷺ کے احسانات کا رَطبُ اللِّساں

چل پڑا راہ دُرُودِ مصطفیٰ ﷺ پر جب کوئی
لے چلا دَراصل راہِ اِتّقا رَطبُ اللِّساں

نظم میں یا نثر میں کرتا ہی رہتا ہے بیاں
سیرتِ سرور ﷺ کا ہر اِک واقعہ رَطبُ اللِّساں

جن پہ ہوتی ہے پیمبر ﷺ کی نگاہِ مرحمت
وہ رہا کرتے ہیں ہر صبح و مَسا رَطبُ اللِّساں

شرط اِتنی ہے کہ جو کچھ بھی کہے، دِل سے کہے
پائے گا راہِ نبی ﷺ راہِ بقا رَطبُ اللِّساں

وہ دبے رہتے ہیں احساناتِ سرور ﷺ کے تلے
یوں رہے ہیں سارے اربابِ وَفا رَطبُ اللِّساں

غیرِ آقا ﷺ کی طرف اُٹھتی نہیں اُس کی نظر
کرتا ہے مدحِ نبی ﷺ پر اِکتفا رَطبُ اللِّساں

نعت گو محمودؔ تو لُطفِ نبی ﷺ سے بچ گیا
ہنستا گاتا خُلد کی جانِب گیا رَطبُ اللِّساں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریں ہم نہ زندہ روایات کیونکر
نہ مانیں نبی ﷺ کی عنایات کیونکر

ہے اِخفائے اِسرا اُساسی حقیقت
ہُوئی کون جانے ملاقات کیونکر

بتاؤں تو کیسے کہ یادِ نبی ﷺ میں
گزرتا ہے دِن کیونکر اور رات کیونکر

زیارت جو رؤیا میں آقا ﷺ کی ہو گی
تو اُن ﷺ سے کروں گا کوئی بات کیونکر

نہ پھیلائے جو ہاتھ آقا ﷺ کے دَر پر
دَرِ رب سے پائے گا خیرات کیونکر

جو ہے سامنے اپنے آقا ﷺ کا روضہ
نہیں ہو گی اشکوں کی برسات کیونکر

محبت مِرے دِل میں ہے مصطفیٰ ﷺ کی
دَر آئیں قیامت کے خدشات کیونکر

اگر دِل نہ بھیگا ہو یادِ نبی ﷺ میں
تو لب پر ہوں نعتوں کے نغمات کیونکر

نہ ہو مقصدِ نعت خوشنودی اُن ﷺ کی
تو بھولیں گے اپنے مفادات کیونکر

حضور ﷺ! آپ تو جانتے ہیں سبھی کچھ
دِگرگوں ہُوئے اپنے حالات کیونکر

جو ہیں دُور ہم سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سے
نہ ہوتی مِلَل میں ہمیں مات کیونکر

مُسلماں نہ مانیں جو حکمِ پیمبر ﷺ
عمل میں نہ ہوں گے تضادات کیونکر

جو تعمیلِ ارشادِ سرور ﷺ نہیں ہے
چُھٹیں گی یہ ہم سے خُرافات کیونکر
مقام اُن ﷺ کا ''محمودؔ''۔ محمودِؔ عاصی
سرِ حشر ہو گی ملاقات کیونکر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عادتِ ذکرِ نبی ﷺ ہے بہترین زندگی
یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے امینِ زندگی
یہ نہ ہوتا تو مِرا ہونا نہ ہونا ایک تھا
نعت کہتا ہوں تو ہے مجھ کو یقینِ زندگی
سر اُٹھا کر حشر میں چلنا مِرا ثابت ہُوا
دیکھ لو، دَر پر نبی ﷺ کے ہیں جبینِ زندگی
دیکھو، کتنی دُور کی سُوجھی ہے اہلِ عشق کو
دفنِ طیبہ چاہتے ہیں شائقینِ زندگی
اب تو چل دو شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف
جَیبِ رحلت میں ہے دیکھو، آستینِ زندگی
موت آ جائے درِ سرکار ﷺ پر تو خیر ہو
پا چکے ہیں ہر الَم، ہر دُکھ قرینِ زندگی
شفقتِ سرکار ﷺ سے محمودؔ آخر ہو گیا
عاملِ ''صَلِّ عَلٰی'' خلوت گزینِ زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرور ﷺ ہے نگینِ زندگی
پائے لمحاتِ حسینِ زندگی
رحمتِ سرکار ﷺ کے سائے میں ہیں
ہم ہیں اور حُسنِ حصینِ زندگی
مصطفیٰ ﷺ نے یہ بتایا ہے ہمیں
موت بھی ہے ہم نشینِ زندگی
پا لیا سرکار ﷺ کو الطافِ زَا
جب ہُوئے عُزلت نشینِ زندگی
ہر قدم پایا نبی ﷺ کو رَہنما
جب بھی فِٹ کی دُوربینِ زندگی
دیکھتا ہوں جب بقیعِ پاک کو
موت پاتا ہوں قرینِ زندگی
آ گیا محمودؔ شہرِ نُور میں
ہو گیا اُس کو یقینِ زندگی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ سا کوئی محسنِ اِنسانیت نہیں
ایسی جہاں میں اور کوئی شخصیت نہیں

تسکین کیا نہیں ہے درودِ حضور ﷺ میں
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں کیا عافیت نہیں

توحید ہے نبی ﷺ کی رَسالت سے مُنسلِک
محبوبیت نہیں ہے تو وَحدانیت نہیں

دِینِ حضور ﷺ کے سِوا جتنے ہیں راستے
اُن مذہبوں میں تو کوئی آفاقیت نہیں

کہتے ہیں روزِ نعتِ رسولِ خُدائے پاک ﷺ
یہ کیا ہماری طبع کی موزونیت نہیں

اِس دین میں جو لائے ہیں محبوبِ کبریا ﷺ
فضلِ خُدائے پاک سے جمہوریت نہیں

کہتی ہیں جو سیاستیں، کہتی رہیں مگر
راہِ رسول ﷺ و کُفر میں یکسانیت نہیں

”سو کالڈ“ رَہنماؤ! حقیقت نہیں یہ کیا
دُشمن نبی ﷺ کے دِین کی صِہیُونیت نہیں؟

آقا حضور ﷺ! آپ سے کیا ہے چُھپا ہُوا
جو میڈیا پہ ہے، یہ کیا لادینیت نہیں

نعتِ نبی ﷺ تو کہتے رہے محسنؒ و رضاؒ
محمودؔ تیری کوئی یہاں حیثیت نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے پہنچے ہو، جنّت اب اور کیا ہو گی
کوئی دلیل یا حجّت اب اور کیا ہو گی

نبی ﷺ کے ذکرِ سُکوں خیز میں لگے رہنا
خوشی اب اور، تو بہجت اب اور کیا ہو گی

نبی ﷺ کی قدر کی قادِر نے اور محبّت سے
عطا جو اُن کو کی قُدرت، اب اور کیا ہو گی

جو دو کمانوں کی دُوری تھی، وہ بھی دُور ہوئی
خُدا سے آپ ﷺ کی قُربت اب اور کیا ہو گی

خُدا نے خود جو اِسے اپنا فِعل ٹھہرایا
نبی ﷺ کے ذکر کی رِفعت اب اور کیا ہو گی

خُدا محبّ ہے، رسولِ کریم ﷺ ہیں محبوب
یہی تو حق ہے، حقیقت اب اور کیا ہو گی

صلوٰۃِ آقا ﷺ میں دائم، صلوٰۃ رب میں کبھی
لگا ہُوا ہوں، عبادت اب اور کیا ہو گی

حضورِ پاک ﷺ جو مدفونِ طیبہ پر خوش ہیں
تو مغفرت کی ضمانت اب اور کیا ہو گی

میں روک پاتا نہیں ہُوں مدینے میں آنسو
حضورِ آقا ﷺ ندامت اب اور کیا ہو گی

جو تُو اطاعت و مدّاحیٔ نبی ﷺ میں رہا
تری نجات کی صُورت اب اور کیا ہو گی

نبی ﷺ کی پیروی سے اِنحراف کے باعِث — ہُوئی ہے جس قدر ذلّت، اب اور کیا ہو گی
نبی ﷺ کے اُمّتی بھی ''اُمّتی'' زبانی ہیں — یہی ہے حشر، قیامت اب اور کیا ہو گی
خُدا نے تجھ کو جو محمودؔ کر دیا ناعِت
تو اِس سے بڑھ کے سعادت اب اور کیا ہو گی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیادِ سرورِ کون و مکاں ﷺ جینا غنیمت ہے — برائے حفظِ ناموسِ نبی ﷺ مَرنا غنیمت ہے
میں اِس کو اِنتہائے رحمتِ سرکار ﷺ کہتا ہوں — مِرا جو وقت اُن ﷺ کے شہر میں گزُرا، غنیمت ہے
وہ مجھ سے چند نعتیں سُن کے، مجھ کو ساتھ لے جائے — اگر پَٹ جائے رِضواں سے تو یہ سودا غنیمت ہے
وَگرنہ کیسے کیسے راز سب لوگوں پہ کُھل جاتے — رَموزِ قُربتِ اِسرا کا کچھ اِخفا غنیمت ہے
صحابہ رضی اللہ عنہم تھے زیارت جو نبی ﷺ کی روز کرتے تھے — ہماری وَاسطے تو دِید کا سپنا غنیمت ہے
تَسلسُل کی جو صُورت ہوتی، میں دُنیا سے کٹ جاتا — حبیبِ کبریا ﷺ کی یاد کا جھونکا غنیمت ہے
میں خود کو فرد اِک اُن ﷺ کے قبیلے کا سمجھتا ہوں — مِرا مِدحت سراؤں سے یہی ناتا غنیمت ہے
درود پاک دُنیا کے علائق سے بچاتا ہے — حصارِ پاک کی صُورت میں یہ ہالہ غنیمت ہے
وہ سِتّیں اور قدمینِ نبی ﷺ کے درمیاں جنّت — برائے حُسنِ عُقبیٰ اِس جگہ مَرنا غنیمت ہے
نہیں محمودؔ جاہ و زر کی خواہش اِس کے بدلے میں
ہمارا نعت کہنا، پڑھنا اور سُننا غنیمت ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ کبریا ﷺ خلّاقِ ہر عالَم کا مظہر ہیں — وہ اَوجِ چرخ پر ہیں، اُن کے دَر پر جو جُھکے سر ہیں
وہ ترتیبِ نعوتِ مصطفیٰ ﷺ میں کام آتے ہیں — حروف، الفاظِ فقرے، جتنے بھی اپنی زباں پر ہیں
اسے تقلیدِ سیرت کی طرف فرمایئے رَاغب — جہاں بھر میں مسلماں کے شہا ﷺ! حالات ابتر ہیں
مِرے احساس پر ہیں نقش اَلطاف و کرم ان ﷺ کے — مِری نظروں میں سارے طیبۂ اَقدس کے منظر ہیں
سحابِ لُطف ہے سر پر، جو ہے بھیگا ہُوا دِل بھی — تو آنکھیں بھی بیادِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی تر ہیں

مُسلمانانِ عالَم جانتے جاتے ہیں اب آقا ﷺ   کہ سازش میں تو صہیوانی نصارٰی سے بھی بڑھ کر ہیں
درودِ پاک سرور ﷺ ہی سے اُن سب کا تعلّق ہے
مجھے محمودؔ اوراد و وظائف جتنے ازبر ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے ہو کوئی طیبہ کا رَاہی بغیرِ اِذن   اُڑتا نہیں مدینے کو پنچھی بغیرِ اِذن
اِس باب میں تو لُطفِ شفاعت ہے لازمی   جائے گا کیسے خُلد میں کوئی بغیرِ اِذن
جو کچھ ہے، اختیارِ نبی ﷺ میں ہے سارا کچھ   مِلتے نہیں ہیں نُوری و خاکی بغیرِ اِذن
خوش ہو گئے لحد میں نبی ﷺ تو زہے نصیب   کُھلتی نہیں ہے خُلد کی کھڑکی بغیرِ اِذن
تم پوچھو علم الدین رحمۃ اللہ علیہ یا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ سے   بنتا نہیں شہید یا غازی بغیرِ اِذن
دعوے ہم آپ کرتے کیوں جاتے ہیں بے جواز   مِلتی کہاں ہے اُن ﷺ کی غُلامی بغیرِ اِذن
ممکن ہی کِس طرح ہے کہ محمودؔ کوئی شخص
شہرِ نبی ﷺ کی پائے حضوری بغیرِ اِذن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چین پڑتا نہیں تھا کِسی کل مجھے   ہجرِ طیبہ میں تھا اِضطراب اِس قدَر
کم نہ نکلے پیمبر ﷺ سے اُلفت مِری   خوف کا دِن ہے یومُ الحساب اِس قدَر
منہ سے نِکلی نبی ﷺ کے، سبب ہے یہی   ہے جو محفوظ اُمّ الکتاب اِس قدَر
آبِ زمزم کا ہوتا ہے اِس پر گماں   ٹھنڈا میٹھا ہے طیبہ کا آب اِس قدَر
اِس میں مجھ جیسا خاطی بھی دَاخل ہُوا   وَا ہے حُبِّ پیمبر ﷺ کا باب اِس قدَر
خود توجّہ پیمبر ﷺ کو کرنی پڑی   میری قسمت ہُوئی تھی خراب اِس قدَر
سِدرَۃُ المُنتَھٰی تک گیا، رُک گیا   بس رہا جبرَئیل علیہ السلام ہم رکاب اِس قدَر
چشمِ حیدر رضی اللہ عنہ کا آشوب زائل ہُوا   تھا مؤثر نبی ﷺ کا لعاب اِس قدَر
ھند و وحشی سے، حبّار سے درگزر!   میرے آقا ﷺ ہیں شفقت مآب اِس قدَر

قُرب نزدیک قوسَین سے بھی ہُوا   اُٹھ گیا درمیاں سے حجاب اِس قدَر
اِس کا دِیواں بیالیسواں(۴۲) آ گیا   شاعرِ نعت ہے کامیاب اِس قدَر
آیا طیبہ میں اکیسویں مرتبہ
میرا محمودؔ تھا خُوب خواب اِس قدَر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُور سے فرمایئے ضَو بار بخت   میرا اچھّا کیجیے سرکار ﷺ بخت
مصطفیٰ ﷺ ہوتے کہیں اِمداد گر   لاکھ ہوتا دَر پئے آزار بخت
ہو نہ پایا تُو مدینے تک رَسا   ہے عَبَث قسمت تری، بیکار بخت
نعتِ آقا ﷺ کے کِھلا گُل ہائے تر   طیبہ کا دِکھلائے گا گُلزار بخت
دیدِ سرور ﷺ ہو گئی گر خواب میں   لوگ سمجھیں گے تجھے بخت بیدار
نام لیتا رہ رسولِ پاک ﷺ کا   لائے گا کیوں نکبت و اِدبار بخت
لب پہ رکھ محمودؔ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ
بخشے گا سرکار ﷺ کے اَنوار بخت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ حضور ﷺ کے کِھلے گُلزار ہر جگہ   نُورِ نبی ﷺ سے ہو گئی ضَو بار ہر جگہ
دُنیا میں، پُل پہ، حشر میں، مانگو جہاں مدد   اِمداد کو پہنچتے ہیں سرکار ﷺ ہر جگہ
دِل میں، نظر میں، رُوح میں، اور اپنے اِردگرد   دیکھو رسولِ پاک ﷺ کے اَنوار ہر جگہ
جِنّ و بشر میں، حور و ملک میں، وُحوش میں   محبوبِ کبریا ﷺ کے ہیں اَذکار ہر جگہ
پیشِ نبی ﷺ بھی، پیشِ خُدائے عزیز بھی   ہے باوقار صاحبِ کردار ہر جگہ
ماحول جب تلک نہ تقدُّس مآب ہو   مدحِ نبی ﷺ کا کیوں کروں اِظہار ہر جگہ
سرکار ﷺ! اہلِ دیں سے اِسے دُور کیجیے   چھائی ہے جو فلاکت و اِدبار ہر جگہ

محمودؔ کوئی شہر بھی خالی نہیں رہا
حُبِّ رسول ﷺ کے ہیں طلبگار ہر جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ میں جتنے بھی ہیں شاہکار حرف — قربان لفظ و صَوت ہوں ان ﷺ پر، نثار حرف
ہوں مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں سبھی پُر وقار حرف — دو چار حرف لکھوّ یا لکھوّ ہزار حرف
اُس سے کروں عمارتِ اشعار اُستوار — مجھ کو عطا کرے جو کوئی کِردگار حرف
تفصیل تھی بیانِ وصالِ حضور ﷺ میں — کام آئے ہجر میں تو پۓ اِختصار حرف
اس کے سِوا کہیں بھی رہے، بے وقار تھے — مدحِ نبی ﷺ میں آئے پۓ افتخار حرف
نکلیں گے سارے ذکرِ رسولِ کریم ﷺ میں — ہوں گے شمار جب مِرے روزِ شمار حرف
ہو گی نہ مجھ سے دُنیوی محبوب کی ثنا — مَیں بھیجتا ہُوں ایسی ضلالت یہ چار حرف

محمودؔ یوں تو مَیں ہوں مُقلّدِ امیر رحمۃ اللہ علیہ کا
احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے لوں گا کوئی مُستعار حرف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ○ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۳واں مجموعۂ نعت

متاعِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۷

صفحات: ۸۸

نعتیں: ۵۳

انتساب

شہیدانِ ناموسِ رسالت کے خونِ غیرت

کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

ہو اپنا دِل نہ اگر ترجمان کیا کیجیے
بیان آقا و مولا ﷺ کی شان کیا کیجیے

سِوائے گوہرِ اَشکِ ندامتِ عصیاں
نبی ﷺ کے پیش کوئی ارمغان کیا کیجیے

مجھے سِوائے نعوتِ نبی ﷺ سُنانے کے
کِسی بھی اور طرح شادمان کیا کیجیے

بڑھیں نہ سمتِ مدینہ جو پاؤں لاحاصل
جو نعت ہی نہ پڑھے، وہ زبان کیا کیجیے

ہو ہجرِ طیبۂ خیرُ الوریٰ ﷺ میں ہوتی ہے
کِسی کی آگے وہ حالت بیان کیا کیجیے

نہیں جو اُن سا زمانے میں اور کوئی بھی
تو دِل میں غیرِ نبی ﷺ میہمان کی کیجیے

تماشا، منفعت دُنیا کی، اور ریاکاری
یہ کر رہے ہیں جو اب نعت خوان، کیا کیجیے

رقم جو کی ہے لہو سے شہید عامر رحمۃ اللہ علیہ نے
بیان پیار کی وہ داستان کیا کیجیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرکار ﷺ میں ہو آنکھ نہ تر۔ مشکل ہے
آب اِس باب میں بھی دیں نہ گُہر، مُشکل ہے

روشنائی سے عقیدت کی، لکھو تو عرضی
کون کہتا ہے کہ طیبہ کو سفر مُشکل ہے

اپنے سرکار ﷺ کا ٹوپی میں اگر بال نہ ہو
پائے خالد رضی اللہ عنہ بھی کہیں فتح و ظفر؟ مُشکل ہے

ربِّ کعبہ کے سِوا، میرِ مدینہ ﷺ کے سِوا
آگے جھک جائے کِسی اور کے سر، مُشکل ہے

شرط اِتنی ہے کہ طیبہ سے تعلّق گانٹھو
ورنہ دُنیا کے علائق سے مَفر مُشکل ہے

یادِ سرکار ﷺ کا پانی نہ دیا جائے جنھیں
اُن درختوں پہ بھی آ جائیں ثمر، مُشکل ہے

رہنمائی نہ اگر پاؤ قرن والے رضی اللہ عنہ سے
جادۂ عشقِ پیمبر ﷺ پہ سفر مُشکل ہے

میرے آقا ﷺ کے سِوا اور کِسی سے محمودؔ
رجعتِ مہر ہو یا شقِ قمر؟ مُشکل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ مِرے لیے ہے پھر اِمسال دیدنی
خوشی قسمتی ہے دیدنی، اقبال دینی

جو راہِ مصطفیٰ ﷺ پہ چلا ہو، اسی کے تو
اَقوال ہیں شنیدنی، اَعمال دیدنی

آنکھوں سے جاری دجلۂ بدقسمتی ہُوا — شہرِ نبی ﷺ کے ہجر میں تھا حال دیدنی
اعمال اِتباع کے قابِل ہیں بے گماں — سرکار ﷺ کے فقط نہیں اقوال دیدنی
جو شاغلِ اطاعتِ سرور ﷺ رہے مُدام — اپنے لیے اُنھی کے ہیں احوال دیدنی
اے کاش! جاگے اُمّتِ سرکار ﷺ نیند سے — اِس کے لیے یہود کے ہیں جال دیدنی
دیکھا خُدا کے شہر سے پہلے نبی ﷺ کا شہر — طیبہ میں حاضری رہی اِمسال دیدنی

جب تک بُلاوا شہرِ نبی ﷺ سے نہ آیا تھا
محمودؔ کا تھا حال بہ اجمال دیدنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی نعت کو جس شخص نے اپنا ہُنر جانا — یہ ہے اوقات سے اپنی، تجاوُز اُس کا کر جانا
ہمیں بخشا ہے رب نے سرِ عظمت، اِس لیے ہم نے — درِ آقا ﷺ کے دَریوزہ گروں کو تاجور جانا
کہا جو نُور تو نُورِ خُدا سمجھے پیمبر ﷺ کو — بشر جانا اگر اُن کو تو پھر خیرُ البشر ﷺ جانا
سِوا نعتوں کے اور حمدوں کے، ہم نے کچھ نہیں لکھا — خُدا کا شکر ہے، ہم نے یہی حُسنِ ہُنر جانا
اگر خواہش ہے تم کو قُربتِ خلاقِ عالَم کی — رہِ اُنسِ رسولِ پاک ﷺ پر با چشمِ تر جانا
جو پا لو تم نبی ﷺ کی آل اور اصحاب سے نسبت — اِسی کو جاننا اپنے مقدّر کا سنور جانا
کوئی کم تو نہیں ہے حاضری سرکار ﷺ کی دَر کی — بُلاوا حاضری کا تھا، حضوری کی خبر جانا
ہمارا دیکھنا آقا ﷺ کے روضے کو ہے یوں گویا — نظر کے راستے سے قلب میں ٹھنڈک اُتر جانا
وہاں تو پھوٹتی ہے روشنی ہر ذرۂ دَر سے — نبی ﷺ کے شہر کی ہر رات کو ہم نے سحر جانا
عطا جن کو ہُوئی ہے معرفت ربِّ دو عالَم کی — خُدائی میں اُنھوں نے مصطفیٰ ﷺ کو معتبر جانا
مِلی توفیقِ نعتِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہم کو — تو اپنے مزرعِ تقدیر کو شاداب تر جانا
نہ ملنا ویزا طیبہ کا، ہمیں ہے اِس طرح جیسے — خزاں میں زرد پتّوں کی طرح اپنا بکھر جانا
مدینے کو چلیں تو ہر مسرّت ساتھ چلتی ہے — مگر کُھلتا ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے اپنے گھر جانا
وہ ہے بدبخت جو آیا ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ لیکن — اِس اِکرام نبی ﷺ کو اُس نے دولت کا اثر جانا

کہیں پر اور تو محمودؔ جینا موت جیسا ہے
مگر ہے زندگی شہرِ رسولِ رب ﷺ میں مر جانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری سانسوں کو لوگو شاغلِ "صَلِّ عَلٰی" سمجھو
نصابِ اُنس کا اِس کو اَساسی قاعدہ سمجھو

بنایا اپنا مظہر خالقِ کونین نے اُن ﷺ کو
نبی ﷺ کے لُطف کو ربِّ جہاں کا اِعتنا سمجھو

وہ جو ذاتِ مقدّس لامکاں کے قصر تک پہنچی
اُسی اِک ذات کو خالِق کا صُورت آشنا سمجھو

رِضائے مصطفیٰ ﷺ کو رب عطا کرتا ہے اہمیّت
جو خواہش ہو نبی ﷺ کی، اس کو رب کا فیصلہ سمجھو

مدینہ وہ ہے جس جا مصطفیٰ ﷺ آرام فرما ہیں
مدینے کی زمیں کا ذرہ ذرہ کیمیا سمجھو

نبی ﷺ کی آل رضی اللہ عنہ کا اصحاب رضی اللہ عنہ کا جو نام لیوا ہے
وہ ہے رب کی نگاہوں میں اُسے تم لوگ کیا سمجھو

میں بعدِ مرگ اوڑھوں گا بقیعِ پاک کی مٹّی
حقیقت میں دُعا ہے، آپ اِس کو اِدّعا سمجھو

یہ مدّاحِ نبی ﷺ ہے، ہے ولیکن معصیت پیشہ
کبھی محمودِ عصیاں کار کو تم پارسا سمجھو!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لوگ پیار کا ہر ضابطہ سمجھتے ہیں
وہ مصطفیٰ ﷺ کو خُدا آشنا سمجھتے ہیں

خُدا نے ہم کو جو بھیجا نبی ﷺ کی اُمّت میں
درِ نبی ﷺ سے خُدا کا پتا سمجھتے ہیں

نبی ﷺ کے ذکر میں غیرِ نبی ﷺ کا ذکر ہو کیوں
اِسے تو ہم بڑی سب سے خطا سمجھتے ہیں

جو ہم کو دوغلی باتوں سے سخت نفرت ہے
اِسے مدیحِ نبی ﷺ کا صلہ سمجھتے ہیں

حقیقتوں کا جنھیں علم ہے، وہی بندے
نبی ﷺ کے ذکر کو تسکین زا سمجھتے ہیں

نبی ﷺ کے ہم کہ ہیں طَالِحِیْن کی صف میں
اگرچہ لوگ ہمیں پارسا سمجھتے ہیں

نہ کوئی شعر کِسی روز نعت کا ہونا
ہم ایسے لوگ اِسی کو سزا سمجھتے ہیں

نبی ﷺ کو جانتا ہے اُن کا خالق و مالک
تو لَمْ یَزَل کو فقط مصطفیٰ ﷺ سمجھتے ہیں

مدیحِ غیرِ نبی ﷺ پہ رہتا ہوں اِس لیے خاموش
مدیحِ غیرِ نبی ﷺ ناروا سمجھتے ہیں

درِ حضور ﷺ پہ رہتا ہوں اِس لیے خاموش — کہ میرے آقا ﷺ مِرا مدّعا سمجھتے ہیں
بغیرِ نعت غزل کہنے والے لوگ جو ہیں — وہ ہُوٹ ہونے کو بھی ''واہ وا'' سمجھتے ہیں
مجھ جیسے لوگ تو محمودؔ زندگی کو بھی
خُدا کا فضل، کرم آپ ﷺ کا سمجھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حرفِ ثنا رکھتے ہیں تاثیر مکمّل — کر اُن سے تو ہر نعت کی تحریر مکمّل
اعمالِ نبی ﷺ لائقِ تقلید و اِطاعت — اَقوال ہیں قُرآن کی تفسیر مکمّل
غامض جو نگاہوں میں ہو اُنگشتِ نبی ﷺ کا — ہو جائے مہ و مہر کی تسخیر مکمّل
جب راہنما ہوں گی احادیثِ پیمبر ﷺ — ہو جائے گی کردار کی تعمیر مکمّل
''اَلطّالِحُ لِیْ'' اِس لیے فرمانِ نبی ﷺ ہے — ہیں رحمتِ غفار کی تصویر مکمّل
جاتا ہوں جو طیبہ تو چلا جاؤں گا جنّت — ہو جائے گی یوں خواب کی تعبیر مکمّل
جو روشنی پائی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے — ہے نُورِ ازل کی وہی تنویر مکمّل
رحمت جو نبی ﷺ سارے جہانوں کے لیے ہیں — ہیں سارے جہاں آپ ﷺ کی جاگیر مکمّل
تُو اُلفتِ سرکار ﷺ کا اِک نعرہ لگا کر — کر سلسلۂ نعرۂ تکبیر مکمّل
میں مادِحِ اصحاب رضی اللہ عنہم وہ سرکار ﷺ کے مادِح — یوں ہو گئی مداحی کی زنجیر مکمّل
محمودؔ ہوں اور خادمِ خُدّامِ نبی ﷺ ہوں
اِس فقرے پہ ہو گی مِری تقریر مکمّل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُسلم ہوئے کفّار کے نقّال مکمل — سرکار ﷺ! بچا لیں کہ ہے یہ جال مکمل
قوسین و دَنا ہیں شب اِسرا کی اشارے — تفصیل کا سمجھو اِسے اِجمال مکمل
سرکار ﷺ کے بارے میں جو پوچھیں گے نکیرین — کر لیں گے لحد ہی میں ہو پڑتال مکمل
قُرآن کے اَسرار و غوامض کے لیے تو — رکھ سامنے سرکار ﷺ کے اقوال مکمل

ڈھلتے ہیں جہاں سکے مدیحِ نبوی ﷺ کے — اِسلام کی سمجھو اِسے ٹکسال مکمل
سرکار ﷺ جو چاہیں گے تو اُلٹے گی خود اِس پر — ہے اپنے تئیں کفر کی ہر چال مکمل
جب حُرمتِ سرکار ﷺ پہ زد پڑنے لگی تھی — عامر رحمۃ اللہ علیہ نظر آیا ہمیں فعّال مکمل
کیا عرض کرے خدمتِ محبوب ﷺ میں
محمودؔ کا وہ جانتے ہیں حال مکمل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری خوشی کا سبب مکمّل — ہے شہرِ شاہِ عرب ﷺ مکمّل
ہے میری قسمت پہ فضلِ رب سے — گرفتِ محبوبِ رب ﷺ مکمّل
ہُوا جو طاعت گزارِ سرور ﷺ — بنے گا بندہ تُو تب مکمّل
حضورِ آقا ﷺ نگاہ بولے — رہیں ترے بند لب مکمّل
طفیلِ محبوب ﷺ روزِ محشر — کرے گا لُطف اپنا رب مکمّل
بقیع میں میرے دفن کو ہیں — اب انتظامات سب مکمّل
بچائیں بندوں کو اپنے آقا ﷺ! — ہیں محوِ لہو و لعب مکمّل
مدینے محمودؔ حاضری ہو
تو رہنا تم با ادب مکمّل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا لمعۂ نظارۂ لُطفِ نظر مِلے — یا پھر حضور ﷺ! وعدۂ لُطفِ نظر مِلے
بے حیثیت ہیں دُنیوی اِعزاز سب کے سب — سرکار ﷺ مجھ کو تمغۂ لُطفِ نظر مِلے
میری جو یہ بات کتاب نُعُوتِ حضور ﷺ ہے — اِس میں نہ کیوں قصیدۂ لُطفِ نظر مِلے
بدبخت دُور چشمِ پیمبر ﷺ سے رہ گئے — خوش بخت جو تھے وہ تہِ لُطفِ نظر مِلے
رب کے ذریعے میری گزارش نبی ﷺ سے ہے — ”بندہ نواز! صدقہ لُطفِ نظر مِلے“
سرکار ﷺ اِک قبالۂ بخشش کی ہے طلب — ”بندہ نواز! صدقہ لُطفِ نظر مِلے“

کیوں جاذبِ نظر نہ ہو مجذوب اُویس رضی اللہ عنہ سا — جس کو نبی ﷺ کا جُرعہ لُطفِ نظر مِلے
درکار حشر تک کے لیے ہیں سہولتیں — آقا ﷺ! بس ایک لمحۂ لُطفِ نظر مِلے
ہوں زندگی پہ کیوں نہ پیمبر ﷺ کی رحمتیں — دِل پر جو نقش نقشۂ لُطفِ نظر مِلے
دیکھا درِ حبیبِ لبیبِ خُدا ﷺ پہ جب — اہلِ وِلا وابستۂ لُطفِ نظر مِلے
پہچانے زِشت و خوب جہاں کو مِری نظر — آقا ﷺ! اِسے نتیجۂ لُطفِ نظر مِلے

محمودؔ چاہتا ہے زمینِ بقیع پاک
سرکار ﷺ! اِستعارۂ لُطفِ نظر مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا حضور ﷺ! چاکِ دلِ مضمحل سِلے — ”بندہ نواز! صدقہ لُطفِ نظر مِلے“
نذرِ قُدومِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ ہُوئے — جتنے بھی پھول گلشنِ اِخلاص میں کِھلے
سب کو یہیں سے مِلتی ہے خالِق کی معرفت — چوکھٹ سے اُن ﷺ کی کوئی ہلے بھی تو کیوں ہلے
کیونکر رہوں نہ حالتِ شکرِ حضور ﷺ میں — جب مستقل ہیں اُن ﷺ کی عطاؤں کے سلسلے
محبوب سے وصال کی مچلیں جو خواہشیں — خلوت گہِ دَنا میں نبی ﷺ رب سے جا مِلے
آئے گی بادِ لُطفِ نبی ﷺ اِستجاب کو — طیبہ کو ہوں رواں اگر جذبوں کے قافلے

کچھ بھی نہیں ہیں طائرِ قلبِ رشیدؔ کو
لاہور اور مدینہ طیّب کے فاصلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ حجاز ﷺ! صدقۂ لُطفِ نظر مِلے — ”بندہ نواز! صدقۂ لُطفِ نظر مِلے“
ہوتی ہیں دُور اشارۂ ابرو سے پستیاں — پاؤں فراز صدقۂ لُطفِ نظر مِلے
میں جب کروں سلامِ تشہُد، مِلے جواب — وقتِ نماز صدقۂ لُطفِ نظر مِلے
آ جاؤں میں نگاہِ خُدا میں مِرے کریم ﷺ! — وجہِ جواز صدقۂ لُطفِ نظر مِلے
ہر سال آقا ﷺ دِل میں رہے آرزوئے دید — پہنچوں حجاز، صدقۂ لُطفِ نظر مِلے

سرکار ﷺ! مَیں ہوں سر خمیدہ اور شکستہ پا   اے سرفراز! صدقۂ لُطفِ نظر مِلے
ہم چشموں میں رشیدؔ کو محبوبِ کردگار ﷺ!
اِک امتیاز صدقۂ لُطفِ نظر مِلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیار احقر یوں کیا کرتا ہے اپنے آپ کو   مدح گو سرکار ﷺ کا رکھّا ہے اپنے آپ کو
فائدے کی طمع میں راہِ نبی ﷺ سے اِنحراف   دو جہاں میں بے گماں گھاٹا ہے اپنے آپ کو
کچھ زیادہ دینِ سرور ﷺ پر نہیں پایا عمل   جھانک کر اندر کو جب دیکھا ہے اپنے آپ کو
اور تو کرتا نہیں ہوں مَیں کِسی جانب سفر   راس بس شہرِ نبی ﷺ آتا ہے اپنے آپ کو
نعت ہو لیکن نہ ہو تعمیلِ احکامِ نبی ﷺ   یہ غلط ہے اور کُھلا دھوکا ہے اپنے آپ کو
آ گیا اِس بار بھی طیبہ سے جیتا جاگتا   زندگی میری، مرا پُرسا ہے اپنے آپ کو
زندگی پائی ہے رب سے اپنے آقا ﷺ کے طفیل
اِس لیے محمودؔ نے چاہا ہے اپنے آپ کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پہ طیبہ کی جونہی خاکِ مبارک آ گئی   نعت آقا ﷺ کی مِرے لب پر اچانک آ گئی
جب نظر پہلی پڑی تھی گُنبد و مینار پر   آنکھ کے رَستے سے وہ تصویر دِل تک آ گئی
ہو گئی کافور برسوں کی پریشانی وہیں   یاد جب دِل میں مدینے کی یکایک آ گئی
سوچتا ہوں کتنا ہُوں عمل اَحکام پر   مجھ کو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کہنی تو بے شک آ گئی
زِشت رُو چہرے ہیں آقا ﷺ زشت خو بندے یہاں   معصیت کی چہرۂ دُنیا پہ کالک آ گئی
اُمتِ سرکار ﷺ کی وَحدت ضروری تھی مگر   آڑے اِس مقصد کے بھی تخصیصِ مسلک آ گئی
دہشتوں کی اِک علامت بن گیا مُسلم حضور ﷺ   کفر اور باطل کی سازش اب یہاں تک آ گئی
اسمِ سرور ﷺ سُن کے کی تقبیلِ اِبہامین جب
سینۂ محمودؔ پُر عصیاں میں ٹھنڈک آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کوئی بات پائی نہ اُن کی جُدا جُدا
کیسے کہوں نبی ﷺ ہیں جُدا اور خُدا جُدا

کی جس نے طیبہ جانے سے پہلے انا جُدا
اُس کے لیے خُدا نے رکھی ہے جزا جُدا

میں اُن ﷺ کا نام لیوا، وہ مجھ پر کریم ہیں
میری وفا جُدا ہے، نبی ﷺ کی وفا جُدا

احسانِ رب جو بعثتِ آقا ﷺ کو مان لیں
مداحِ نبی ﷺ سے ہوں کیسے بھلا جُدا

تحویلِ قبلہ کی ہے کیا توجیہ، دیکھ لو
کیا مرضئ نبی ﷺ سے ہے رب کی رِضا جُدا؟

دیکھے ہیں یوں تو ایک سے اِک شہرِ دلنشیں
پائی نبی ﷺ کے شہر کی لیکن فضا جُدا

مقبول ہو گی ویسے تو ہر نیکی حشر میں
پر اُلفتِ نبی ﷺ کا مِلے گا صلہ جُدا

یا رب! معانقہ ہو مِرا اُس سے تو وہیں
رکھتی ہے رُتبہ شہرِ نبی ﷺ میں قضا جُدا

جس کو بریکٹ آپ ﷺ کریں گے درود سے
رکھے گی اِستجاب کا حق وہ دُعا جُدا

توہینِ مصطفیٰ ﷺ سے نہیں بڑھ کے کوئی جُرم
اِس جُرم کی خُدا نے رکھّی ہے سزا جُدا

نکلا نہ کوئی لفظ مقامِ نبی ﷺ سے کم
بدبختیوں سے زندگی بھر میں رہا جُدا

مالک! یہ نعت گوؤں میں گو کمترین ہے
محمودؔ کو عطا ہوں حروفِ ثنا جُدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کا مقصدِ واحد ہی جلبِ جاہ رہا
وہ نعت کہہ کے بھی دُنیا سے داد خواہِ رہا

اُسے نہ آئی ترازو کو جانے کی نوبت
حریمِ عفوِ نبی ﷺ میں مِرا گناہ رہا

وہ ایک رات تھی جب لامکاں کی خلوت میں
حبیبِ پاک ﷺ کا خود منتظر اِلٰہ رہا

جو عہد نبیوں علیہم السلام کا تھا مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں
خُدا اُس عہد کا اِک آپ بھی گواہ رہا

علاوہ سرورِ کون و مکاں کی ہستی کے
ہے کوئی اور بھی جو سب کا خیر خواہ رہا

اَدَب کا ساتھ نہ چھوڑیں کبھی مدینے میں
ہمارے وَاسطے بس اِتنا اِنتباہ رہا

جو نابکار معاند تھا دینِ حق کا، اُسے
نبی ﷺ کی رحمت و اُلفت پہ اشتباہ رہا

مُحبِ نبی ﷺ کا تھا محمودؔ وہ جو مومن تھا
نہ وہ کہ قلب ہی جس شخص کا سیاہ رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب طیرِ تخیُّل کو مدینہ نظر آیا — اَندوہ و اَلَم جو تھا، وہ عنقا نظر آیا
جو سرورِ کونین ﷺ کی مرضی نظر آئی — وہ خالقِ کونین کا منشا نظر آیا
جو متبعِ سرور و سرکار ﷺ ہُوا ہے — کردار اُسی شخص کا اُجلا نظر آیا
جبریل علیہ السلام رُکا سِدرہ پہ سر اپنا جھکا کر — کیا جانیے کیا اُس کو تماشا نظر آیا
اِسرَا کی طرف چشمِ تخیُّل نے جو دیکھا — اس کو تو فقط پردے پہ پردہ نظر آیا
محشر میں بڑھی میری طرف اُن ﷺ کی شفاعت — جب ساتھ گناہوں کا پُلندا نظر آیا
آقا ﷺ کو کیا حصر اُسی نُورِ ازل نے — جس نُور کا موسیٰ علیہ السلام کو تجلا نظر آیا
جو اہلِ وِلا دیکھے درِ سرورِ دیں ﷺ پر — ہکلا نظر آیا، کوئی گونگا نظر آیا
مشکل نظر آئی ہے جنھیں طاعتِ سرور ﷺ — بدبختی سے میٹھا اِنھیں کڑوا نظر آیا
ہم بات فقط فرشِ زمیں کی نہیں کرتے — اُن ﷺ کا تو سرِ عرش بھی چرچا نظر آیا
روضے کو جو دیکھا تو ہُوئیں شبنمی آنکھیں — جو کچھ بھی نظر آیا، وہ دُھندلا نظر آیا
دستارِ زمیں آپ اگر دیکھنا چاہیں — ”وہ دیکھیے وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا“

کیا بات ہے محمودؔ سخائے شہِ دیں ﷺ کی
جو اُن ﷺ کا بھکاری تھا، وہ داتا نظر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِترائیے وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا — ”وہ دیکھیے، وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا
مہجوریٔ طیبہ میں سحاب آنکھ سے اُمڈا — جب رو لیے، وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا
دامانِ طلب اپنا عزیزانِ گرامی! — پھیلائیے وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا
کچھ بڑھتی چلی جاتی ہے ہر روز بصارت — جس روز سے وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا

آنکھوں کے ذریعے سے دِل و رُوح و جسد کو
اُجلائیے، وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا

طیبہ میں جونہی پہنچا تو مجھ سے مِرے ساتھی
کہنے لگے: وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا

محمودؔ خطا کاریوں پر، بے عملی پر
شرمایئے، وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مداحئ سرکار ﷺ کا مجھے جب ہُنر آیا
اِک نُور سکینت کا مِرے دِل میں در آیا

دھڑکن میں رچا اسم جونہی سرورِ دیں ﷺ کا
اِک نقشِ کرم دِل کے اُفق سے اُبھر آیا

میں نے جو درود اِس کے پڑھا اوّل و آخر
اِس طرزِ طلب ہی سے دُعا میں اثر آیا

میں کہتے ہُوئے نعت بڑھا حمد کی جانب
یوں نخلِ محبّت پہ عطا کا ثمر آیا

فرمان جو سرکار ﷺ کا "اَلطَّالِحُ لِیْ" ہے
کب قلب میں احقر کے قیامت کا ڈر آیا

سرکار ﷺ نے فرمایا عطا اذنِ زیارت
مہجورئ طیبہ میں جو دِلِ اپنا بھر آیا

جس شخص نے صُفّہ پہ پڑھیں پانچ نمازیں
حق یہ ہے کہ اُس شخص کا چہرہ نکھر آیا

منزل مِری تقدیر میں تھی "صَلِّ عَلٰی" کی
بچ کر میں رہِ رنج و اَلَم سے گزر آیا

یہ دیکھیے، آنکھوں سے برسنے لگے آنسو
"وہ، دیکھیے وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا"

پہلے تو پھر آنے کا لیا اِذن نبی ﷺ سے
پھر طیبہ سے محمودؔ چلا اور گھر آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میزاب اشارے سے یہ کہتا ہُوا پایا
"وہ دیکھیے وہ گُنبدِ خضرا نظر آیا"

رحمت جو نبی ﷺ سارے عوالَم کے لیے ہیں
مخلوق ہے جتنی وہ، اُنھی ﷺ کی ہے رعایا

ایسا کوئی سرور ﷺ کے سِوا اور نہیں ہے
سب پر ہو کرم جس کا، ہو اپنا کہ پرایا

سمجھیں کہ ہُوا آپ کا ایمان مکمل
پیار آقا و مولا ﷺ کا اگر دِل میں سمایا

اُس رات کو معراج کی شب کہتے ہیں سارے
اللہ نے محبوب ﷺ کو جو رات بُلایا

دُنیا جو تھی ظلمات زدہ، ہو گئی روشن　　پلٹی مِرے سرکار ﷺ نے حالات کی کایا

میں ۹۲ء میں ثور کی چوٹی پہ جو پہنچا　　تھا اُلفتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کنایہ

سرکار ﷺ تو موجود ہیں، موجود رہیں گے　　بس مُلکِ عدم پہنچا فقط آپ ﷺ کا سایہ

میں سربسجود اُس کے لیے یوں بھی رہا ہوں　　خالق نے مجھے نعت کی خدمت پہ لگایا

خوش بختی نظر آئی کہیں اِس سے زیادہ؟

محمودؔ نے جو مانگا پیمبر ﷺ سے، وہ پایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گا سرور ﷺ کا جو دِیدار میانِ محشر　　کیسے ممکن ہے، مِلے ہم کو زیانِ محشر

مجھ کو دُنیا پہ بھی ہے آج گمانِ محشر　　ذکرِ دُنیا ہی کو سمجھا ہوں بیانِ محشر

میرے آقا ﷺ کی وہاں جلوہ نمائی ہو گی　　یک یہ اَمر بنا باعِث شانِ محشر

دوستو! دُنیا میں سرکار ﷺ کو راضی رکھنا　　پاؤ گے آپ ﷺ کی کملی میں امانِ محشر

ہم سے کیوں ہو گا نہ آغازِ صلوٰۃِ اُلفت　　اپنے کانوں میں پڑے گی جو اذانِ محشر

اُس کے محبوب ﷺ بچائیں تو بچائیں ورنہ　　کھینچ رکھی ہے خُدا نے تو کمانِ محشر

حکمِ آقا ﷺ نظر انداز جو ہم کرتے ہیں

کیوں نہ پائیں اِسی دُنیا میں نشانِ محشر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کے دِل میں جاگتی ہے زندگی کی دُھن　　اُس کو لگے گی کیوں نہ نبی ﷺ کی گلی کی دُھن

مجھ کو درِ حضور ﷺ کی ہے چاکری کی دُھن　　لوگوں کو جانے کِس لیے ہے سروری کی دُھن

تھا مُلک میں تو ہوتی نہ تھی چپ مِری زباں　　طیبہ گیا تو دِل میں رہی خامشی کی دھن

جب سے پڑھا کہ "عَبدُہٗ" ہیں میرے مصطفیٰ ﷺ　　سر پر سوار ہو گئی ہے بندگی کی دھن

سرکار ﷺ نے اہم جو کہا غور و فکر کو　　پیدا ہُوئی ہے دِل میں مِرے آگہی کی دھن

حمدِ خُدائے پاک کی لے تک پہنچ گئی　　نعتِ رسولِ حق ﷺ کی جو تھی شاعری کی دُھن

اِس کے حضور ﷺ صدق و صفا میں تھے نامور
محمودؔ کو نہ لگتی تو کیوں راستی کی دُھن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائی بالآخر عشق کی بنیاد لاجواب
دیکھا کہ ۹۲ کے ہیں اَعداد لاجواب

”مَا یَنۡطِقُ“ کا معنیٰ و مفہوم ہے کہ ہے
سرکارِ ہر جہاں ﷺ کا ہر اِرشاد لاجواب

نکلیں گی ساری نیکیوں میں سے بروزِ حشر
خوشنودیٔ حضور ﷺ کی اَسناد لاجواب

وہ فاتحینِ بدر مدینے میں آ گئے
سالار بے عدیل ہے، اَفراد لاجواب

محبوبِ کردگار ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم بے نظیر
محبوبِ کردگار کی اولاد لاجواب

مستقبل قریب میں لکھوں گا دوستو!
شہرِ نبی ﷺ پہنچنے کی رُوداد لاجواب

جب حرفِ نبی ﷺ کے لبوں سے ادا ہُوا
تو کفر گُنگ ہو گیا، اِلحاد لاجواب

میں نے نونِ نعت کیا پیشِ مصطفیٰ ﷺ
محبوبِ کبریا ﷺ سے مِلا صاد لاجواب

مُرسَل کے گھر کا ذکر بدیہی سی بات ہے
مُرسَل ﷺ کے دَر کی دِل میں جو ہے یاد لاجواب

ہو سیرتِ رسول ﷺ کی محفل تو بے مثال
اور منعقد ہو جلسۂ میلاد لاجواب

محمودؔ شکرِ رب کہ پیمبر ﷺ کے نام پر
ہم کو مِلا ہے مُلکِ خداداد لاجواب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی کرتے ہیں توہینِ نبی ﷺ سے دِل کو جو ٹکڑے
کیے ہیں اُن کے گھر کے کبریا نے دیکھ لو ٹکڑے

اُسے لوٹا دیا پھر اصلی حالت میں پیمبر ﷺ نے
اُنھوں نے چاند کو پہلے تو کر ڈالا تھا دو ٹکڑے

وہ علم الدینؒ و قیومؒ و مریدؒ و قاضیؒ بن جائے
نبی ﷺ کے عشق کی زد پر جو آئے اور ہو ٹکڑے

تمھارے دَر سے شاہانِ جہاں بھی بھیک مانگیں گے
درِ سرکار ﷺ سے بن کے بھکاری لے تو لو ٹکڑے

جو دِل ہو پاش پاش آقا ﷺ کے دُشمن کے رویے سے
تو تم طیبہ کے دربارِ کرم کو لے چلو ٹکڑے

مراتب رُوح کو اعلیٰ ملیں گے وصلِ جنّت سے
تری ہو ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں جان گو ٹکڑے

اِسے کہتے ہو، کم کر دے مدیحِ سرورِ عالم ﷺ
یہ باتیں کر کے کرتے ہو دلِ محمودؔ کو ٹکڑے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا و جُود و سخائے حبیبِ ربِّ ودود ﷺ
ہے بے حساب بھی اور بے حصار و لامحدود

نہ کیسے کُھلتا وہاں سرِ ہر غیاب و شہود
کہ لامکاں میں ہُوئے جمع شاہد و مشہود

ثبات کیوں نہ ثنائے رسولِ رب ﷺ میں رہے
طبائع میں ہو تو ہو کِس لیے نزول و صُعُود

نبی ﷺ ہیں عابد و ساجد مگر ہُوئے محبوب
خُدا محبّ ہُوا اُن ﷺ کا، اگرچہ ہے معبود

جو چاہو تم کہ ہو خوشنودیٔ خُدا حاصِل
رِضا حضور ﷺ کی چاہو، رکھّو یہی مقصود

بشارتیں سبھی دیتے رہے ہیں سرور ﷺ کی
خلیل ہوں کہ کلیم و مسیح یا دوٗاد علیہم السلام

اگر ہے خالقِ عالَم حضور ﷺ کا ممدوح
تو ان کا مادِح و ناعِت بھی ہے خُدائے وَدود

مفاد کوئی، نہ ہو شائبہ ریا کا کوئی
کراؤ جلسۂ سیرت کہ محفلِ مولود

سُوئے حجاز پشیمانیوں کے ساتھ چلو
جو آنکھ نم ہو تو پیشانی ہو عَرَق آلود

حضور ﷺ نے یہ بتایا کہ سب رہے خاسِر
ہو بولہب کہ ہو فرعون یا کہ ہو نمرود

سِوائے حمد و ثنائے رسولِ اکرم ﷺ کے
ہر اور بات ہے بے سود اور نا مسعود

جو حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں چل پڑے عامر رحمۃ اللہ علیہ
رہِ شماتتِ سرکار ﷺ کیوں نہ ہو مَسدود

زِ راہِ عجز یہی تجھ سے کر رہا ہُوں دُعا
خُدایا! خُلدِ بقیعِ حضور ﷺ میں ہو خُلُود

مِری عقیدت و اُلفت کے سر پہ تاج سلام
"مِری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود"

عطا ہو اِس کو قبالہ حضور ﷺ بخشش کا
کہ دَست بستہ ہے حاضر یہ آپ کا محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے کہیں جو تری چشمِ تر شعار درود
تو لائے تیرے لیے خوب تر بہار درود

نکیر! مجھ سے تُو واقِف نہیں ہے اچھی طرح!
سوال رکھ پرے، اور میرے کر شمار درود

کریں گی کیسے تمھاری طرف کو منہ آفات — کرے گا گِرد تمھارے اگر حصار درود

جہانِ دُنیا میں بھی اور میانِ محشر بھی — یہ سوچنا، تجھے دے گا ظفر کہ ہار درود

یہ دیکھ لینا کہ بدلیں گے سب ترے حالات — پڑھے جو روز تو المختصر ہزار درود

عطا سے اُلفتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ کی، پڑا — ''مِری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود''

دِلوں میں ہوتی ہے محمودؔ روشنی اِس سے
لبوں کو دیتا ہے اِک معتبر وقار درود

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا ہے مَیں نے شب و روز اختیار درود — بشکلِ حکم ہے تقلیدِ کردگار درود

یہ دیکھا دونوں طرف سے محبتوں کا وفور — نبی ﷺ کا پیار تھا سجدہ، خُدا کا پیار درود

ادا تو کرتے ہیں اپنے لبوں سے ہم لیکن — لیا تو اپنے خُدا سے ہے مستعار درود

خُدا سے یوں ہیں ہمیں مغفرت کی اُمیّدیں — سرِ حساب وہ کروائے گا شمار درود

ہدف خُدا کے کرم کا بنو تو پڑھتے رہو — حضورِ سرورِ کونین ﷺ بار بار درود

جو بچنا حشر سے چاہو تو اُن ﷺ کی نعت کہو — کرو شعار پئے عز و افتخار درود

اِسی سے خُرمی و بہجت و سرور مِلا — الَم رسیدوں کا پایا ہے غم گُسار درود

جو دِل سے نکلے، ہمہ وقت لب پہ جاری ہو
وہی تو صرف ہے محمودؔ کامگار درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا کا اپنے نبی ﷺ پر ہے باوقار درود — مگر ہے اپنا پئے عجز و اِنکسار درود

اِسی کے گرد یہ مصروفِ طوف ہیں سارے — ہے سب وظائف و اَوراد کا مَدار درود

ترشّح بھیگی نگاہوں پہ رحمتوں کا ہُوا — قبولِ خاطرِ سرور ﷺ تھا اَشکبار درود

معِ ملائکہ و جنّ و اِنس پڑھتے ہیں — نبی ﷺ پہ دشت و بن و باغ و کوہسار دورد

مِری خطاؤں کا بُقچہ اگرچہ بھاری ہے — سرِ حساب مگر ہو گا تو شمار درود
جو شرم آتی ہے ناکردہ کاریوں پہ مجھے — تو پیش کرتا ہوں از رُوئے اِعتذار درود
رہا ہے جیت کی اور اِستجاب کی صُورت — ’’مِری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود‘‘

اِسی سے پائی ہے محمودؔ مَیں نے ہر عزت
رکھوں گا حشر کے دِن تک مَیں برقرار درود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لانا جب چاہیں کوئی شہکارِ فن کاغذ قلم — نعت کا فی الفور پہنیں پیرہن کاغذ قلم
اِنکسار و عاجزی سے پھر کریں پیشِ نبی ﷺ — شاہکارِ فن بشکلِ عجزِ فن کاغذ قلم
مِدحتِ سرکار ﷺ کا لکھ کر سخن کاغذ قلم — ہو گئے ہیں مالکِ ذوقِ حَسن کاغذ قلم
مدحِ غیرِ مصطفیٰ ﷺ پر ہو اگر راغب کوئی — بے طرح محسوس کرتے ہیں گھٹن کاغذ قلم
عرضیاں میری سبھی کرتے ہیں پیشِ مصطفیٰ ﷺ — یوں مِٹاتے ہیں مِرے رنج و محن کاغذ قلم
نصرتِ سرکارِ وَالا ﷺ پر یقیں ہے لابُدی — سامنے لائیں تو کیوں تخمین و ظن کاغذ قلم
کشتیاں کھیتے ہُوئے مِلتے ہیں اہلِ عشق کو — بحرِ اُنسِ مصطفیٰ ﷺ میں موجزن کاغذ قلم
ذوق لے کر مدحِ آقا ﷺ کا کلام اللہ سے — حُبِّ آقا ﷺ کی لگاتے ہیں لگن کاغذ قلم
عام کرتے ہیں وِلائے مصطفیٰ ﷺ کی روشنی — چھو کے نُورِ سرورِ کُل ﷺ کی کرن کاغذ قلم

ہاتھ ہو یا رب! ممد محمودؔ کا اِس کام میں
جب عقیدت کی سجائیں انجمن کاغذ قلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ خیر خواہ جو خلقِ خُدا کا تھا — سچا وہی تو اُمّتی خیرُ الورٰی ﷺ کا تھا
بھیگا ہُوا وجود تھا، بھیگی ہُوئی نظر — یہ تھا اثر تو شہرِ رسولِ خُدا ﷺ کا تھا
مانا امین کافروں نے بھی حضور ﷺ کو — اور اِک تخصص آپ ﷺ کا صِدق و صفا کا تھا
”مَا یَنطِقُ“ کا معنٰی و مفہوم ہے یہی — فرمان جو نبی ﷺ کا، وہی کبریا کا تھا

قائم رہے کِسی کی نبوّت نُشور تک — منصب یہ تھا تو صرف شہِ انبیاء ﷺ کا تھا
اُلفت رسولِ پاک ﷺ سے اور اُن کا اِتبّاع — دین خُدا میں رَستہ یہی اِتّقا کا تھا
کی ہے تو کیسے شرحِ احادیثِ مصطفیٰ ﷺ — یہ اِمتحان آپ کے فہم و ذکا کا تھا
اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام رہے صف بستہ منتظِر — اُن کو تھا اِنتظار تو اِک مقتدا کا تھا
شہرِ خُدا میں یادِ نبی ﷺ ساتھ ساتھ تھی — شہرِ نبی ﷺ میں لُطف و کرم کبریا کا تھا
پہنچا دیا کریم خُدا نے مجھے وہاں — جب شوق ہی زیارت ثور و حرا کا تھا
آقا ﷺ کے دَر پہ اُس کو مِرا گونگا پن کہو — ''اٹکا ہُوا گلے میں جو پتھر صدا کا تھا''

محمودؔ پر نگاہِ کرم رب کی یوں پڑی
ناعِت تو تھا اگرچہ وہ پُتلا خطا کا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب مِرے لب پہ پیمبر ﷺ کی دُہائی آئی — ہر غمِ دَہر سے فی الفور رِہائی پائی
اسپِ تخییل جونہی عرش کی جانب دوڑا — میری تقدیر مدینے کی رَسائی لائی
نارسائی یا رسائی تو مقدّر سے ہے یارو، لیکن — کون ہے جس کو مدینے کی جُدائی بھائی
عارضہ جب بھی کوئی میری طرف کو لپکا — میں نے صلواتِ پیمبر ﷺ کی دوائی کھائی
حشر میں کملی پیمبر ﷺ کی نظر میں رکھنا — اِس طرح دینا فرشتوں کو جھکائی، بھائی!
مدحِ آقا ﷺ کی طرف جونہیں راغب، اِس نے — دِلِ بدبخت میں پائی نہ صفائی رائی

صرف محمودؔ نہیں مدحِ نبی ﷺ کا رَسیا
عندلیبوں نے بھی آقا ﷺ کی بڑائی گائی

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی نوائے نعتِ نبی ﷺ دِل گداز ہے — اُس شخص کے لیے درِ فردوس باز ہے
ہم سے نیاز مندوں کے ناصِر حضور ﷺ ہیں — بے شک خُدائے ہر دو جہاں بے نیاز ہے

سمجھو کہ وہ رسا ہُوئی عرشِ عظیم تک
چوکھٹ پہ اُن ﷺ کی جس نظر کا اِرتکاز ہے

چاہیں نبی ﷺ تو کرتے ہیں ہمواریاں عطا
یوں تو حیات وقفِ نشیب و فراز ہے

رب کے حبیب ہیں تو ہیں ہم پر کریم بھی
مدّاحِ نبی ﷺ کا کوئی اِک جواز ہے!

میں شاغلِ صلوٰۃِ حبیبِ غفور ﷺ ہُوں
سچ پوچھیے تو بس یہی میری نماز ہے

تکریم ہے دیارِ پیمبر ﷺ کی لازمی
جو سرنگوں یہاں ہے وہی سرفراز ہے

بھیجا خُدا نے اُمّتِ سرکار ﷺ میں ہمیں
اِعزاز ہے یہ، باعثِ صد اِہتزاز ہے

اُن سب پہ میرے آقا و مولا ﷺ شفیق ہیں
جس جس کا بھی منافقت سے اِحتراز ہے

سرکارِ کائنات ﷺ نے ممنوع کر دیا
جو زر کا اِحتکار ہے یا اِکتناز ہے

رب نے مجھے نعوت نبی ﷺ پر لگا دیا
شاکر ہے بندہ، وہ بڑا بندہ نواز ہے

منظورِ کبریا تھی بڑائی حضور ﷺ کی
”تخلیقِ کائنات تجلّائے ناز ہے“

سرکار ﷺ اِس سے بندوں کو اپنے بچایئے
صیہونیوں کی ہندووں سے ساز باز ہے

محمودؔ کا تعارفِ یک مصرعی ہے یہ
وصّاف و نعت گسترِ میرِ حجاز ﷺ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِسرا کی ایک رات تجلائے ناز ہے
پہلوئے اِلتفات تجلائے ناز ہے

سرکار ﷺ کی حیات تجلائے ناز ہے
تلخیصِ معجزات تجلائے ناز ہے

محبوبیت نبی ﷺ کی بنی فخرِ کبریا
”تخلیقِ کائنات تجلائے ناز ہے“

رحمت کہا ہے رب نے جسے عالمین کی
محبوبِ رب ﷺ کی ذات تجلائے ناز ہے

خلاق و ربِ لَمْ یَزَلْ و لایزال کی
سرکار ﷺ پر صلوٰۃ تجلائے ناز ہے

”مَا یَنْطِقُ“ نے ہم کو بتایا ہے راز یہ
آقا ﷺ کی بات بات تجلائے ناز ہے

توجیہ جس کی سرورِ عالم ﷺ کا ہے ظہور
تکوینِ شش جہات تجلائے ناز ہے

محمودؔ میرے آقا و مولا ﷺ کی ذاتِ پاک

اِک جامعُ الصفات تجلائے ناز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوابِ نیاز فکر میں رؤیائے ناز ہے — ناعِت نبی ﷺ کا اِس لیے شیدائے ناز ہے
”تخلیق کائنات تجلائے ناز ہے“ — تزئینِ کائنات تماشائے ناز ہے
اِسرا کی رات صُورتِ احوال کیا پتا — اِخفائے راز ہے کہ یہ اَفشائے ناز ہے
قوسین قُرب کی ہیں علامت شبِ وصال — جو بھید ہے دَنَا کا وہ منشائے ناز ہے
پہچانیں اِس کو لوگ نبی ﷺ کے ذریعے سے — خواہش مِرے خُدا کی بہ ایمائے ناز ہے
طیبہ کی خاک بڑھ کے ہے رخشندہ طُور سے — ہر ہر قدم پہ اِس جگہ سینائے ناز ہے
مقصورۂ رسولِ مکرّم ﷺ کے چار سُمت — جو سرنگوں کھڑی ہے وہ دُنیائے ناز ہے
مخلوق جس کے آگے ہے سر تا بہ پا نیاز — سرور ﷺ کا وہ سراپا سراپائے ناز ہے
خُدامِ بارگاہِ رسولِ کریم ﷺ کا — وہ جو نیاز مند ہے، دانائے ناز ہے
جس نے خُدا کی ذات کا دِیدار کر لیا — سرور ﷺ ہی کا وہ دیدۂ بینائے ناز ہے
سرکار ﷺ کا کرم ہے اور میری گزارشیں — یوسف وہ فخر کا یہ زُلیخائے ناز ہے

راز و نیازِ خالق و محبوب ﷺ کے طفیل
محمودؔ کے لبوں پہ تمنائے ناز ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرفانِ نبی ﷺ معرفتِ ذات رَقم ہے — اُمّت کے لیے وَفرِ مراعات رَقم ہے
اِکرام پیمبر ﷺ کے قلم سے مِرے دِل پر — اِک سلسلۂ لُطف و عنایات رَقم ہے
نام اپنا ہے دَریوزہ گرِ میرِ مدینہ ﷺ — آقا ﷺ کے یہاں حُسنِ مراعات رَقم ہے
قصہ جو محبّت کا ہے، عنوان میں اِس کے — معراج میں خالق سے ملاقات رَقم ہے
سادات کو تقلیدِ پیمبر ﷺ ہے ضروری — اور میرے لیے عزّتِ سادات رَقم ہے
سرکار ﷺ کے ناعِت کے لیے جیت ہے لازِم — اور دُشمنِ سرور ﷺ کے لیے مات رَقم ہے

سرکار ﷺ کی سیرت کے تم اَوراق تو پلٹو / اِک سلسلۂ وقرِ کمالات رقم ہے
ہر وقت ہے جو سامنے آقا ﷺ کی نظر کے / اُس صفحۂ قرطاس پہ ہر بات رقم ہے
گُنبد کا ہے دِیدار مِری آنکھ کی قسمت / دَامن کے لیے طیبہ کی خیرات رقم ہے
محمودؔ کا دیکھو وہ جھکا سر ہے عزیزو!
جس سے درِ سرور ﷺ پہ مناجات رقم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روشن ہوا محمودِ محقّر کا نصیبا / چمک اُٹھا ہے نعتوں کے سخنور کا نصیبا
سرکار ﷺ کے تھے پاک قدم اُن کے سروں پر / جاگا شبِ اِسرا مہ و اختر کا نصیبا
سرشار مِری روح ہُوئی یادِ نبی ﷺ سے / باہر حدِ امکاں سے ہے اندر کا نصیبا
مغرب سے اشارے پہ بڑھا عصر کی جانِب / آقا ﷺ کی تھی خواہش شہِ خاور کا نصیبا
سرکارِ دو عالم ﷺ کی عنایت نے جگایا / کفار کی مٹھّی میں بھی کنکر کا نصیبا
مسجد کی چٹائی پہ سُنی نعت نبی ﷺ نے / یہ قسمتِ حسان رضی اللہ عنہ تھی منبر کا نصیبا
خالق کی شہادت سے ضیا بار ہُوا تھا / پیمان سے ہر ایک پیمبر علیہ السلام کا نصیبا
رِضوان بڑھا اُس کی پذیرائی کی خاطر
محمودؔ یہ تھا ناعتِ سرور ﷺ کا نصیبا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنس کا سلسلہ ہی سب کچھ ہے / وِردِ "صَلِّ عَلٰی" ہی سب کچھ ہے
دین کا ضابطہ پیمبر ﷺ ہیں / دین کا ضابطہ ہی سب کچھ ہے
ہے جہانوں میں جو بھی کچھ موجود / حق یہ ہے آپ ﷺ کا ہی سب کچھ ہے
رُستگاری و مغفرت کے لیے / آپ ﷺ کا آسرا ہی سب کچھ ہے
کون افضل ہے سارے نبیوں علیہم السلام سے / اقصیٰ میں اِقتدا ہی سب کچھ ہے
اہلِ اُلفت کے وَاسطے یارو! / شہرِ خیرُ الوریٰ ﷺ ہی سب کچھ ہے

دفن ہُوں گا بقیعِ اَقدس ہیں　　میرا یہ اِدّعا ہی سب کچھ ہے
دین کی اصل مَیں بتاتا ہُوں　　مصطفیٰ ﷺ سے وَفا ہی سب کچھ ہے
منزلِ حق کو جانے کی خاطر　　طیبہ کا راستہ ہی سب کچھ ہے
نعت پر داد چاہنے وَالو!
کیا فقط ''واہ وا'' ہی سب کچھ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لامکاں کی زیب و زینت جن کا نقشِ پا کیا　　اُن کی خاطر رب نے اُن ﷺ کے ذکر کو اُونچا کیا
ایسی خالق نے عطا کی اُن ﷺ کو مقناطیسیت　　جس کو بھی دیکھا مِرے سرکار ﷺ نے، اپنا کیا
یہ حقیقت تو عیاں تحویلِ قبلہ سے ہُوئی　　مصطفیٰ ﷺ کا خالقِ عالم ﷺ نے ہر کہنا کیا
اپنے رب کا اِس لیے شاکر رہا کرتا ہوں میں　　اِک غلامِ مصطفیٰ ﷺ کے گھر مجھے پیدا کیا
''قَابَ قَوْسَیْن'' اور ''اَوْ اَدْنٰی'' کی قُربت کیا رہی　　راز کب معراج کا رحمان نے اَفشا کیا
یہ محبّت رب کی ہے، سرور ﷺ کی ہے محبوبیت　　ہر طرف خالق نے اُن ﷺ کے نام کا چرچا کیا
حاضری کی عرض پہنچا ہُوں حمزہ رضی اللہ عنہ کے طفیل　　کام مَیں نے جو کیا اِس باب میں، پکا کیا
جب قریب آئے غم و اَندوہ و رنج و اِبتلا　　میں نے اِن سب کا درودِ پاک سے چارہ کیا
روح تک میں ٹھنڈکیں فوراً سرایت کر گئیں　　دیدِ روضہ نے مِری آنکھوں کو جب گیلا کیا
اپنے حق میں مغفرت کے وَاسطے محشر کے دِن　　جس نے بھی اُن ﷺ کی شفاعت مانگ لی، اچھا کیا
دِل مِرا لاہور میں لگتا نہیں ہے آج کل　　ایسا مجھ کو کبریا نے عازمِ طیبہ کیا
ڈگریاں ساری سُپرلیٹو خُدا نے اُن ﷺ کو دیں　　مصطفیٰ ﷺ کو اَصدَق و اَجوَدْ کیا، اَذکیٰ کیا
جب رکھّا ناموسِ آقا ﷺ کا تحفظ سامنے　　موت کو بھی غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پسپا کیا
فی النُّبُوّت شرک ہے، اس سے حذر تھا لاز　　نعت کی محفل میں کیوں لوگوں نے دِکھلاوا کیا
طُور پر موسیٰ علیہ السلام کو جلوہ دیکھ کر غش آ گیا　　''عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''

پُشت پر محسوس مَیں نے کر لیا دَستِ نبی ﷺ
ماہنامہ ''نعت'' کا محمودؔ یوں اِجرا کِیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تدبُّر کے حوالے سے ہوا دِیوالیہ
مدحِ سرور ﷺ کا نہیں اُس شخص نے رَستہ لیا

جب قلم تھاما تو پایا ہے بعونِ کبریا
حمد کے مضمون پر نعتِ نبی ﷺ کا حاشیہ

جب سے برتے نعتِ آقا ﷺ میں ردیف و قافیہ
دِل میں تسکین و طمانیت نے تب سے گھر کیا

چاک جب عصیاں نے ملبوس لَطافت کو کِیا
سوزنِ حُبِّ پیمبر ﷺ نے اُسے مَیں نے سیا

آیتیں رب کی نبی ﷺ کے دَم سے پہنچیں خلق تک
ہیں مُزکی، آپ فرماتے ہیں سب کا تزکیہ

قاسِم و مُعطعی نبی ﷺ و رب ہیں اور منگتا ہُوں مَیں
اُن ﷺ کے ہاتھوں سے دِیا، رب نے مجھے جو کچھ دِیا

قلُب تک جس کے، حلاوت اصلِ ایماں کی گئی
نام پر اُن ﷺ کے مَرا، اُن کی محبّت میں جیا

اِس لیے دُنیا میں اُن ﷺ کا کوئی بھی ہمسر نہیں
شربتِ دِیدار اصحابِ پیمبر ﷺ نے پیا

رب نے مجھ کو دیدِ کعبہ کی اجازت بخش دی
میں نے جب سے مسکنِ سرکار ﷺ کا رَستہ لیا

سوچو تو احوال و آثارِ شبِ معراج کو
اُن ﷺ کی تشریف آوری، ربِّ جہاں کا تخلیہ

جس کو غایت درجہ اُلفت سرورِ کُل ﷺ سے نہیں
نام کا مومن ہے، وہ ہے دین کا بہروپیا

مدحِ محبوبِ خُدائے لَمْ یَزَل ﷺ ہی میں لکھّا
میں نے ہر اِک شعر ہر مضمون ہر اِنشائیہ

ہُوں شفاعت خواہ مَیں، نازاں ہے تُو اَعمال پر
اپنے جھگڑے کا کوئی ممکن نہیں ہے تصفیہ

دو کھجوریں کھا کے سو رہنا ''ڈِنر'' کی شکل میں
سُنّتِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ کا ہے اِک زاویہ

رُویتِ باری فضیلت صرف سرور ﷺ کی رہی
''عرش پر دِیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا

مت قلم محمودؔ رکھنا ہاتھ سے اِس باب میں
نعت میں کم تو نہیں الفاظ کا میزانیہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو خفتہ مقدّر جو کِسی شخص کا بیدار
وہ جان لے مداحئ سرکار ﷺ کو معیار

رحمت جو سراپا ہیں نبی ﷺ، رب ہے کرم گار
ڈر نارِ جہنم سے ہو کیسے ہمیں، زِنہار!

وہ قریہ محبوبِ خُدا ﷺ کا ہے طلب گار
کیا بندۂ سرکار ﷺ کو جنّت سے سروکار

وہ ذات تھی محبوبِ خُداوند جہاں ﷺ کی
اِسرا میں اُٹھا جس کے لیے پردۂ اَسرار

مجھ پر جو ترشّح ہے پیمبر ﷺ کے کرم کا
آنکھیں مِری ایسے میں نہ کیسے ہُوں گُہر بار

میں نے جو حیات اپنی سرِ نعت گُزاری
آقا ﷺ نے جزاؤں کا کیا مجھ کو سزاوار

بیدار ہوں جب بھی، مجھے بُلواتے ہیں سرور ﷺ
خوابوں میں بھی مِلتی ہے مجھے دعوتِ دِیدار

آنکھوں میں بھی طیبہ ہے مِرے دِل میں بھی طیبہ
جاتا ہوں میں اُنیس(۱۹) برس سے جو لگاتار

غفّار کے آگے یہ شب و روز دُعا ہے
کہلاؤں سرِ حشر میں آقا ﷺ کا وَفادار

ہیں آخری پیغمبرِ رحمان محمد ﷺ
میثاقِ نبیینِ علیہم السلام میں پنہاں تھا یہ اِقرار

بندہ ہے تو مان آقا ﷺ کو اِنسان کا محسن
مومن ہے تو ہر دُشمنِ سرکار ﷺ کو للکار

ناموسِ پیمبر ﷺ کا ہر ایک محافظ
ہنستا ہُوا دیکھا ہے زمانے نے سرِ دار

اِس ایک حوالے سے ہُوں عصیاں پہ بھی نازاں
سرکار ﷺ نے فرمایا کہ ''میرا ہے گنہگار''

وہ تم کو بتائیں گے، جو ہو آئے وہاں سے
ہے شہرِ پیمبر ﷺ میں کرے گا یمِ زخّار

اے زائرِ دربارِ نبی ﷺ! رہنا مُؤدّب
ہے بارگہِ سرورِ کونین ﷺ خبردار!

اُس پر ہے کہاں سرورِ عالَم ﷺ کی عنایت
جو فرد نہیں مغربی تہذیب سے بیزار

چاہیں تو ہوں مِلّت کے شب و روز دَرَخشاں
''وہ باعثِ کُن منبع و سرچشمہ اَنوار''

محمودؔ تمنّا مِری ظاطر ہے نبی ﷺ پر
تدفین کو ہُوں خاکِ مدینہ کا طلب گار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم درِ سرکار ﷺ پر جانا بصد عجز و نیاز
پھر وہاں سے مُلک میں آنا بصد عجز و نیاز

چاہو کچھ رب سے اگر پانا بصد عجز و نیاز
ہاتھ تم طیبہ میں پھیلانا بصد عجز و نیازا

آقا و مولا ﷺ کی تعلیماتِ اَحسن کے طفیل
ہم نے اپنا آپ پہچانا بصد عجز و نیاز

کفر کے چنگل میں پھنسنے والے اہلِ درد کو — مصطفیٰ ﷺ کی شان سمجھانا بصد عجز و نیاز
چاہتے ہو رب سے کوئی بات منوانا اگر — لب پہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ لانا بصد عجز و نیاز
زندگی بھر کی یہی خواہش، یہی ہے اِلتجا — جا بقیعِ پاک میں پانا بصد عجز و نیاز
رہنا تم محمودؔ حُبِ مصطفیٰ ﷺ میں اَشک بار
پیار کی لہروں پہ لہرانا بصد عجز و نیاز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برائے تسلیم و اِستفادہ — رسولِ رب ﷺ کا ہے سیدھا جادہ
خُدا کا ہے خوف مجھ کو وافر — رسولِ حق سے ہے پیار زیادہ
لکھوں گا نعتیں، پڑھوں گا نعتیں — یہ مرگ تک ہے مِرا ارادہ
نبی ﷺ کے دَر سے کیا کرو تم — خُدا کی رحمت سے سے اِستفادہ
کرایا محبوبِ رب ﷺ نے ہم کو — دروسِ ایثار کا اِعادہ
نبی ﷺ کے لُطف و کرم میں آیا — ہُوا جو چوکھٹ پہ اِیستادہ
یقین ہے جائے گا مدینے — یہ نعت گوؤں کا خانوادہ
چلا ہُوں شہرِ نبی ﷺ کی جانب — پہن کے اِخلاص کا لبادہ
تھے کتنے وہ بھی عظیم بندے — جو طیبہ جاتے تھے پا پیادہ
یہ نعت محمودؔ دِل سے نکلی
ہے دیکھو اُسلوب کتنا سادہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ عظمتیں حبیبِ لبیبِ خُدا ﷺ کی تھیں — کافر بھی مانتے تھے اُنھیں ﷺ صادِق و اَمیں
چاہے کرے یا مت کرے اِس پر کوئی یقیں — یادِ نبی ﷺ ہے اور مِرے دِل میں کچھ نہیں
مختارِ کائنات نبی ﷺ ہُوں گے جب وہیں — ممکن نہیں کہ حشر میں ہم لوگ ہوں حزیں
نامِ حضور ﷺ سُنتے ہی ہم ایسے سامعیں — آغازِ وِردِ "صَلِّ عَلٰی" کرتے ہیں وہیں

چوکھٹ نبی ﷺ کی ہو گی اور ہو گی مِری جبیں　　وصلِ خُدا کے پاؤں گا لمحات بہتریں
تدفین کو مِلے گی مدینے کی سرزمیں　　اِتنا تو ہے حبیبِ خُدا ﷺ پر مجھے یقیں

محمودؔ سچ یہی ہے کہ پائیں نہیں کہیں
جو برکتیں حضور ﷺ کے دَر سے مجھے ملیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے اِس طرح کی ہے منظم روشنی اپنی　　بنائی نُورِ پیغمبر ﷺ کی محرم روشنی اپنی
جو دِی یادِ مدینہ نے سحر دَم روشنی اپنی　　مِری آنکھوں میں لے آئی ہے شبنم روشنی اپنی
جہاں کا ذرہ ذرہ بُقعۂ اَنوار فرمایا　　”عرب کے چاند نے پھیلائی جس دَم روشنی اپنی“
عوالم کے لیے رب نے اُنھیں رحمت بنا بھیجا　　بکھیری مصطفیٰ ﷺ نے عالم عالم روشنی اپنی
منوّر یوں ہیں مہر و ماہ و انجم بزمِ ہستی میں　　مِرے آقا ﷺ نے کی اُن کو فراہم روشنی اپنی
اندھیرے کفر کے چھٹ جائیں دِل پُر نُور ہو جائیں　　عطا کر دیں جو سرکارِ معظم ﷺ روشنی اپنی
وہ جس کا دِل ہو ظلمات تشکک کے سبب اَعمٰی　　اُسے دیتے نہیں نُورِ مجسم ﷺ روشنی اپنی
کیا تسلیم یہ میری بصارت اور بصیرت نے　　کہ ہے مہرِ رَسالت ہی سے محکم روشنی اپنی
اضافہ تو شبِ اِسرا ہُوا سرور ﷺ کے قدموں سے　　کہ تھی سیارگاں کی پہلے کم کم روشنی اپنی
مُؤخّر آپ ﷺ نے دُنیا میں فرمایا ظہور اپنا　　مگر تارے میں رکھّی تھی مقدم روشنی اپنی
چلے جاتے ہیں گُنبد دیکھنے کو شہرِ آقا ﷺ میں　　بڑھاتے اِس طرح آنکھوں کی ہیں ہم روشنی اپنی

یہ سب محمودؔ برکت ہے حبیبِ ربِ عالم ﷺ کی
جو پھیلاتے ہیں مہر و ماہ پیہم روشنی اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ محبوبِ خالق ہے جو ہے وَابستگی اپنی　　یہی ہے زِیرکی اپنی، یہی دِیدہ وَری اپنی
نبی ﷺ کی نعت کہتے ہیں کِسی دن یا نہیں کہتے　　اِسی سی سے تو ہے وَابستہ خوشی اپنی غمی اپنی
کرے صَلِّ عَلٰی کا وِرد پیہم، گر فرشتوں سے　　کرانا عزّت و تکریم چاہے آدمی اپنی

چلے وہ راہِ محبوب خُداوندِ دو عالم ﷺ پر
پسندِ خاطرِ اِنساں اگر ہو بہتری اپنی

بھروسا ہے ہمیں اپنے پر اور آقا ﷺ کی رحمت پر
نہ کام آئے گی کیوں سرکار ﷺ سے دِلبستگی اپنی

جہاں ہے مدحِ آقا ﷺ نثر میں بھی گفتگو میں بھی
وہاں ہے مشتمل نعتِ نبی ﷺ پر شاعری اپنی

یہ مداحِ پیمبر ﷺ ہے وہ اُن سے لاتعلق ہے
ہے اِس سے دوستی اپنی تو اُس سے دُشمنی اپنی

پہنچ کر شہرِ سرور ﷺ میں زباں کو سی لیا مَیں نے
کہ کر لیتی ہے ہر اِک بات اُس جا خامشی اپنی

خُدا کا شکر، میزاں پر ہمیں سرکار ﷺ نے دیکھا
کہ حالت اپنے عملوں کی تو تھی ناگفتنی اپنی

سبب طیبہ میں اپنی حاضری کا صرف اِتنا ہے
ہے مقبولِ درِ سرکارِ والا ﷺ عاجزی اپنی

وہ علم الدین رحمۃ اللہ علیہ و عامر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح سے پائے گا رُتبے
جو دے گا حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں زندگی اپنی

نہیں سرکار ﷺ سے اُلفت کہانی، یہ حقیقت ہے
یہ ہے دِل کی لگی لوگو، نہیں ہے دِل لگی اپنی

نظر آیا کہ مَیں چلتا نہیں آقا ﷺ کے کہنے پر
نظر اُٹھی مِرے اندر کی جانب جس گھڑی اپنی

عجم تک کا ہر اِک ذرہ ہُوا تھا مستنیر اُس سے
”عرب کے چاند نے پھیلائی جس دَم روشنی اپنی“

جو معروضات کیں محمودؔ نے آقا ﷺ کی خدمت میں
رہی بین السُّطور اُن سب کے تو شرمندگی اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے ہی میں آئے کاش مجھ کو آخری ہچکی
میں اوڑھوں حشر کے دِن تک نبی ﷺ کے شہر کی مٹّی

کہیں جس وقت تحریکِ شماتت ہے کوئی چلتی
تو آ جاتا ہے آگے کوئی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ سا غازی

نبی ﷺ کے دَم قدم ہی سے وجود آباد ہیں سارے
کوئی آبی ہو خاکی ہو کوئی ناری ہو یا نُوری

محبّت اُس کو خلقت کی، کرم خالق کی مِلتا ہے
رہِ خلقِ رسولِ اللہ ﷺ کا جو ہو کوئی راہی

عزیزِ محترم! رکھنا توقع لُطفِ آقا ﷺ سے
عمل کے بل پہ ہو گی رُستگاری، کیا مِری تیری

قلم جب سر بخم ہوتا ہے میرا شعر لکھنے کو
تو مَیں کرتا ہوں نعتِ مصطفیٰ ﷺ کو روح پر طاری

کہیں رستے میں رُکنے، سانس لینے کا نہیں قائل
سُوئے طیبہ جو اُڑتا ہے مِری تخییل کا پنچھی

لگا سکتی ہے اِس کو پار طاعت سرورِ دیں ﷺ کی
پھنسی گرداب میں ہے اُمّتِ سرکار ﷺ کی کشتی

فَتَرْضٰی اور تَرْضٰهَا سے یہ حُجت ہُوئی قائم — خُداوندِ جہاں بھی مانتا ہے آپ ﷺ کی مرضی
خُدا کو مانو، اِس کو نعت کی محفل نہ گردانو — ترنم اور صدا کاری دِکھاوا اور ریاکاری
رَسا دُنیا کے کونوں کھدروں تک میں ہوگئیں کرنیں — ”عرب کے چاند نے پھیلائی جس دَم روشنی اپنی“

تعلّق ہے غُلامی کا غُلامانِ پیمبر ﷺ سے
نہیں اِس کے علاوہ تو کوئی محمودؔ میں خوبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہِ طیبہ نے خورشید دَنا نے مجھ کو اُجلایا — مِرے احساس پر برسائی جس دَم روشنی اپنی
عطا کی دِل کی آنکھوں کو چمک انوارِ روضہ نے — نگاہوں کی ذرا دُھندلائی جس دَم روشنی اپنی
ہُوئی اِک اِتّصالِ نُور کی صُورتِ اِسرار — خُدا نے اپنے تک پہنچائی جس دَم روشنی اپنی
نجوم و مہر و ماہ و کہکشاں سارے ہُوئے روشن — پیمبر ﷺ نے ذرا ٹپکائی جس دَم روشنی اپنی
ملائک نے وہیں آدم علیہ السلام کے پُتلے کو کیا سجدہ — اُسے سرکار ﷺ نے پہنچائی جس دَم روشنی اپنی
ہُوئے کافور میری بیکسی کے سارے اَندھیارے — عنایت اُن کی مجھ تک لائی جس دَم روشنی اپنی
دَرخشندہ عوالَم کا ہر کہ گوشہ ہُوا اِس سے — ”عرب کے چاند نے پھیلائی جس دَم روشنی اپنی“

اُسی حالت میں آ جاؤں گا مَیں محمودؔ طیبہ سے
بڑھا لے گی مِری بینائی جس دَم روشنی اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے اُلفت مدینے کی عطا کی — عنایت مجھ پہ یوں رب نے سِوا کی
تمنّا یوں ہے طیبہ میں قضا کی — کہ واحدِ راہ یہ پائی بقا کی
نگاہِ کبریا میں آ گیا ہے — وہی جس نے پیمبر ﷺ سے وفا کی
دِیا جو وَاسطہ صَلِّ عَلیٰ کا — نظر انداز رب نے ہر خطا کی
درودِ اسمِ نبی ﷺ سُن کر نہ بھیجا — تو گویا ہم نے آقا ﷺ پر جفا کی
اِرادہ وہ نہ طیبہ کا کرے کیوں — کہ ہو بیمار، خواہش ہو شفا کی

اُسے مقبولیت رب سے مِلی ہے
وسیلے سے نبی ﷺ کے جو دُعا کی

وہاں تھا رابطہ رب کا نبی ﷺ سے
سمجھتا ہوں سعادت یہ حِرا کی

نہ جلبِ جاہ و عزّت نعت میں ہو
نہ کرنا بات کوئی تم رِیا کی

پیمبر ﷺ کی ہے عاصی پر بھی شفقت
نہیں تخصیص کوئی پارسا کی

ہُوئے محمودؔ پر خالق کے الطاف
درِ آقا ﷺ پہ جب اُس نے صدا کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے جو پوچھ لی کبھی اَفکار کی رِضا
پیش حضور ﷺ ہوں، یہ تھی اشعار کی رِضا

آقا ﷺ کو جو پسند ہے، رب کو وہی پسند
خالق کی ہے رضا، شہِ اَبرار ﷺ کی رِضا

ہو جائیں خوش رسولِ مکرم ﷺ ۔ یہی رہی
زید رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ و مصعب رضی اللہ عنہ و عمار رضی اللہ عنہ کی رِضا

قُربان ہوں وہ شہرِ رسولِ کریم ﷺ پر
یہ ہے سبھی دیار کی اَمصار کی رِضا

رب نے "فَتَرْضٰی" کہہ کے یہ ثابت کیا کہ ہے
جو مرضئ رسول ﷺ وہ غفار کی رِضا

چومیں قُدومِ سرورِ ہر کائنات ﷺ کو
لگتا ہے یہ تھی ثابت و سیار کی رِضا

پُوری ہو جائے کب، یہ خُدا ہی کو علم ہے
دیدِ نبی ﷺ ہے دیدۂ بیدار کی رِضا

خوشنودئ نبی ﷺ کے لیے کر ہر ایک کام
ہر کام میں رکھ سامنے سرکار ﷺ کی رِضا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضوبار ہر جہاں میں سرکار ﷺ ہر گھڑی ہیں
نُورِ خُدائے برحق کی آپ ﷺ روشنی ہیں

کرسی و لامکاں کے سائر جو واقعی ہیں
دُنیا کے وَاسطے وہ وجہِ سلامتی ہیں

عُسرت زدہ کہاں ہیں، سرکار ﷺ تو غنی ہیں
اور ساتھ ہی غنا کے، سب سے بڑے سخی ہیں

کہتا ہے کون اُن ﷺ کو، وہ صرف ایلچی ہیں
محبوبِ کبریا کے سرکار سیّدی ﷺ ہیں

زنجیرِ انبیاء علیہم السلام کی جو آخری کڑی ہیں
توحیدِ کبریا کے سچے وہ جوہری ہیں

جتنے ہیں نام لیوا آقا ﷺ کے، جنتی ہیں
دوزخ کے ڈر سے اُن کے بردے سبھی بری ہیں

آقا حضور ﷺ صدرِ ہر علم و آگہی ہیں
حیراں اِس حیثیت پر دُنیا کے فلسفی ہیں

دِل سے جو ہیں مقلد سرکار ﷺ کے، ولی ہیں
حق دارِ ہشت جنت حق ہے یہی، وہی ہیں

ایمان رکھنے وَالے جتنے بھی آدمی ہیں
وہ نعت کہنے سُننے کے واقعی دھنی ہیں

مدحِ نبی ﷺ کی راہیں جو سامنے کُھلی ہیں
کرنی ہیں ہم کو باتیں جو آج گفتنی ہیں

اقصیٰ میں مقتدا ہیں رب کے حبیبِ اکرم ﷺ
جو سابقہ نبی علیہم السلام تھے وہ سارے مُقتدی ہیں

میزابِ زر کا منہ ہے شہرِ نبی ﷺ کی جانب
میزابِ زر کی جانب نظریں مری لگی ہیں

محمودؔ جیسے عاصی کی حیثیت ہی کیا ہے
عیسیٰ علیہ السلام بھی درحقیقت آقا ﷺ کے اُمّتی ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِّ جہاں کے ویسے تو اور بھی نبی علیہم السلام ہیں
جن کا محبّ خُدا ہے وہ سیّدی ﷺ نبی ہیں

وہ تا ابد ازل سے، ہر ہر گھڑی نبی ﷺ ہیں
یہ کیا، کبھی نہیں تھے اور پھر کبھی نبی ہیں

بدر و حُنین شاہد ہیں، عسکری نبی ہیں
جنگِ اُحد بتاتی ہے وہ جری نبی ﷺ ہیں

تا حشر ہر جہاں کی خاطر نبی ﷺ ہیں رحمت
وہ عالمی نبی ہیں اور ظاہری نبی ہیں

کب ہے سخا و ثروت میں کوئی آپ ﷺ جیسا
آقا ﷺ غنی نبی ہیں، آقا ﷺ سخی نبی ہیں

کنجوس غیب ظاہر کرنے میں کب ہیں سرور ﷺ
وہ ظاہری پیمبر اور باطنی نبی ہیں

بندے کے اور خُدا کے ہیں درمیان برزخ
مخلوق اور خالق میں اِک کڑی نبی ﷺ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخرِ کُل سیدِ سادات رسولِ اکرم ﷺ
آپ سے حق کا ہے اِثبات رسولِ اکرم ﷺ

کائناتوں کے لیے آپ ﷺ سراپا رحمت
آپ سے معرفتِ ذات رسولِ اکرم ﷺ

شافیٔ جملہ عوارض ہیں حکیمِ دانا
دافعِ ظلمتِ آفات رسولِ اکرم ﷺ

پائیں خلّاقِ دو عالم سے عطائیں کیا کیا ۔۔۔ کرنے پہنچے جو ملاقات رسولِ اکرم ﷺ
کارِ اغواث سمجھتا ہُوں مَیں نعتِ حضرت ﷺ ۔۔۔ اِتنی اپنی نہیں اوقات رسولِ اکرم ﷺ
ہم ہیں سرکار ﷺ جہاں بھر میں ذلیل و رُسوا ۔۔۔ یوں دگرگوں ہُوئے حالات رسولِ اکرم ﷺ
جب یہ محمودؔ سر حشر پکڑ میں آئے
اِس کی رکھ لیجیے گا بات رسولِ اکرم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم درِ سرکار ﷺ پر جو پہنچے اطمینان سے ۔۔۔ ہاتھ پاؤں اُس جگہ پھیلائے اطمینان سے
نعت پڑھتے گُنگناتے آیتیں قُرآن کی ۔۔۔ ہم حسابِ حشر سے گُزریں گے اطمینان سے
اُس کو سرور ﷺ کی طرف سے ہے نویدِ مغفرت ۔۔۔ جس کے رہتے ہوں گے سب ہمسائے اطمینان سے
نارِ دوزخ ہے نبی ﷺ کے دُشمنوں کے وَاسطے ۔۔۔ جائیں گے جنّت کو اُن کے پیارے اطمینان سے
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کی بات آتی ہے جہاں ۔۔۔ جان دے دیتے ہیں سب پروانے اطمینان سے
جتنے دِن رہتا ہُوں شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں ۔۔۔ دیکھتا رہتا ہُوں مَیں نظّارے اطمینان سے
اُن کے گھر کے آگے ہے ممنوع شوریدہ سری ۔۔۔ دھیمے دھیمے بندہ اُس جا بولے اطمینان سے
حشر کے میدان سے محمودؔ جنّت کی طرف
جانا تم رحمت کے سایے سایے اطمینان سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۴واں مجموعۂ نعت

قندیلِ نعت

سنِ اشاعت: ۲۰۰۸

صفحات: ۸۲ نعتیں: ۵۳

انتساب

مواجھہ میں دست بستہ کھڑے مداحانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام

اِنتساب کے ساتھ دو شعر یہ ہیں:

آ ماجگاہ ربِّ جہاں ہو گا دل ترا   مدحِ حبیبِ ربؐ تو ادا تیرے لب سے ہو
قبلہ کرے گا پُشت پناہی کا حق ادا   پیشِ مواجھہ تُو کھڑا تو ادب سے ہو

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

عطائے سرورِ عالم ﷺ ہوائے تازہ طیبہ — مِٹائے آپ کا ہر غم ہوائے تازہ طیبہ
خُدا کے خوف کا پیغام ہے جو صر صرِ مکّہ — نبی ﷺ کے لُطف کی محرم ہوائے تازہ طیبہ
دوائے آب شہرِ مصطفیٰ ﷺ دُنیا کو بتلائیں — بسا کر اپنے اندر ہم ہوائے تازہ طیبہ
خیال وخواب میں بھی سرسراہٹ اُس کی سُنتا ہوں — مجھے رکھتی ہے تازہ دَم ہوائے تازہ طیبہ
درودِ سرورِ کونین ﷺ کا ہے لُطف یہ ہم پر — کبھی آئی نہ گھر تک کم ہوائے تازہ طیبہ
پیمبر ﷺ بار بار احقر کو اپنے پاس بُلوائیں — کرم فرما رہے پیہم ہوائے تازہ طیبہ

بُلاوے کی خبر کی شکل میں محمودؔ تک پہنچے
برائے دیدۂ پُرنم ہوائے تازہ طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزارش جا کے کرتا ہوں مدینے میں بیاں اپنی — تو سُن لیتا ہے فریاد و فغاں ربِّ جہاں اپنی
رسولِ پاک ﷺ تک پہنچا چکا جب مَیں فغاں اپنی — تو بدلیں قُربتوں کی کیفیت میں دُوریاں اپنی
مِرے سینے پہ رکھیں مصطفیٰ ﷺ اِک دِن قدم اپنے — کیا کرتی تھی رب سے یہ گزارش کہکشاں اپنی
مجھے ہوتی نہیں شہرِ نبی ﷺ میں تابِ گوئی — وہاں تو صرف ہوتی ہیں نگاہیں ترجماں اپنی
مجھے لاہور میں اُس کا تعطّر شاد رکھتا ہے — ہَوائے شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے مہرباں اپنی
بقا کی منزلوں نے غازی عامر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا — تو حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ میں دی اُس نے جاں اپنی

حبیبِ کبریا صَلِّ عَلٰی کے ذکرِ دِلکش سے
قبولِ رب نے کیوں ہو گی نماز، اپنی اذاں اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیں حبیبِ پاک ﷺ کی رب نے ادائیں خوب — اچھی لگی ہیں اُس کو نبی ﷺ کی رِضائیں خوب
اِکرام و اِلتفاتِ خُدا چاہیے اگر — درکار ہیں رسولِ خُدا ﷺ سے وفائیں خوب
رب نے یہ اِستجاب کا رَستہ دِکھا دیا — طیبہ سے ہو کے عرش تک پہنچیں دُعائیں خوب
پہنچے قریبِ عرشِ خُدا جب حبیبِ پاک ﷺ — آئیں ''خوش آمدید'' کی رب سے صدائیں بہت

شاداب روح، قلب و نظر صاف، جاں ہے خوش
آئی ہیں آج شہرِ نبی ﷺ سے ہوائیں خوب

وہ تو رسولِ ہر دو جہاں ﷺ کی نظر ہُوئی
ورنہ سُنائی جانے لگی تھیں سزائیں خوب

طیبہ پہنچنے پر ہُوا محسوس یہ کہ ہیں
شہرِ حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی فضائیں خوب

بندہ نواز بندے پہ الطاف زا ہُوئے
میری خطاؤں پر ہُوئیں اُن ﷺ کی عطائیں خوب

زمزم بھی کم نہیں ہے وہاں پر عزیزِ من!
شہرِ نبی ﷺ میں جا کے کھجوریں بھی کھائیں خوب

محمودؔ وقتِ صبح تو اچھّی ہو اِبتدا
نغمے نعوتِ سرورِ دیں ﷺ کے سُنائیں خوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ نظر جو رکھتا ہُوں اپنا مفاد خوب
پڑھ کر درود کرتا ہوں آقا ﷺ کو یاد خوب

جنّ و فرشتہ، طائر و انسان و جانور
مولودِ مصطفیٰ کی خبر سے تھے شاد خوب

ہر کام میں سمجھتا ہوں ناصر حضور ﷺ کو
ایماں ہے میرا خوب، مِرا اِعتقاد خوب

اِسرا کی رات مرکبِ سرکار ﷺ حبّذا
رَفرف بھی اور بُراق بھی تھا برق زاد خوب

ہو جاؤ وِردِ اسمِ پیمبر ﷺ میں منہمک
رب سے مِلے گا تمغے کی صُورت میں صاد خوب

نیّت تو اِتبّاعِ رسولِ خُدا ﷺ کی ہو
پروانہ ہائے مغفرت پائیں عُباد خوب

فرقوں میں کیوں بٹے ہیں پیمبر ﷺ کے اُمّتی
ہونا تو اِن میں چاہیے تھا اِتحاد خوب

خوشنودئ نبی ﷺ کے لیے تم کہو جو نعت
محمودؔ پاؤ قُدسیوں تک سے بھی دَاد خوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب تیرے رہیں نعت سے ممتاز مسلسل
چہرہ بھی رہے پیار کا غمّاز مسلسل

تخییل کا رُخ شہرِ پیمبر ﷺ کی طرف ہے
یہ طیر رہا مائلِ پرواز مسلسل

محدود ملن رات تلک کب ہیں یہ باتیں
سرور ﷺ رہے اللہ کے ہمراز مسلسل

اصحاب رضی اللہ عنہ پیمبر ﷺ کی نگاہوں میں رہے ہیں
سرکارِ بہیں جاہ ﷺ کے اعجاز مسلسل

مائل نہیں کیوں طاعتِ سرکار ﷺ پہ ہم لوگ — کیوں سیرتِ سرور ﷺ سے ہے اِغماض مسلسل
دَر آئے محبّ سرورِ کونین ﷺ کا اِس میں — دروازہ رکھّا قلب کا یوں باز مسلسل
جو بیسویں بار اب کے مدینے کو چلا ہوں — آقا ﷺ نے دِیا مجھ کو یہ اعزاز مسلسل

محمودؔ ہو تعمیل ہر اِک حکمِ نبی ﷺ کی
کانوں میں تو آتی ہے یہ آواز مسلسل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہوں لب پہ نعتیں برابر، مسلسل — کرے کیوں نہ اِکرام دَاور مسلسل
تسلسُل رہے طوفِ روضہ کا قائم — ہیں چکر میں یوں ماہ و اختر مسلسل
جنھیں دولتِ اُنسِ آقا ﷺ مِلی ہے — لگاتے ہیں وہ زر کو ٹھوکر مسلسل
وہی رب سے راضی ہیں رب اُن ﷺ کے راضی — جو دیکھا کیے رُوئے سرور ﷺ مسلسل
بسا لایا نظروں میں قُبہ نبی ﷺ کا — میں یوں دیکھتا ہوں یہ منظر مسلسل
لبوں پر بھی دِل میں بھی "صَلِّ عَلٰی" ہے — سَبَق کر رہا ہوں مَیں ازبر مسلسل
حضور ﷺ! آپ پرتو ہے آئینہ سب کچھ — یہ دُنیا بھی ہے ایک محشر مسلسل
رہا تُو جو طاعت گزارِ پیمبر ﷺ — ترا ساتھ دے گا مقدّر مسلسل
کبھی لب نہ خالی ہوں اسمِ نبی ﷺ سے — رہو اِس وظیفے کے خوگر مسلسل
رہیں شاغِل حمد و نعتِ پیمبر ﷺ — وَتیرہ رکھیں یہ سخنور مسلسل
وہ جس شخص کے دِل میں خوفِ خُدا ہے — پیمبر ﷺ رہے اِس کے یاور مسلسل
کئی ماہ تک جا نہ پاتا مدینے — تو چلتے رہے دِل پہ نشتر مسلسل

سوالی ہُوں محمودؔ اپنے نبی ﷺ کا
ہے دِل میں تمنّائے چادر مسلسل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سُو اَبتری پھیلی ہے کچھ، بہتری لیکن — جہاں تاریک تو ہے، نعت کی ہے روشنی لیکن

بہت دُنیا میں یوں تو انبیاء علیہم السلام و مُصلِحیں رحمۃ اللہ علیہ آئے
انوکھی سب سے سیرت ہے مِرے سرکار ﷺ کی لیکن

ہو کیسی بھی شراب، اِس کے کبھی نزدیک مت جانا
مئے حُبِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ پی لیکن

مرا لاہور سے باہر کہیں پر دِل نہیں لگتا
مدینے کی طرف چلنے کو ہے تیار جی لیکن

نہیں ہے گلشنِ فِردوس تک میں دِل کشی کوئی
پسندیدہ ہے شہرِ سرورِ دِیں ﷺ کی گلی لیکن

جو تھی مہجوریٔ طیبہ تو ظلمت آشنائی تھی
نبی ﷺ کے شہر کے ذرّوں سے پُھوٹی روشنی لیکن

رَسائی یوں تو ممکن ہی نہیں خلاقِ عالم تک
پیمبر ﷺ تک پہنچنے سے ہے ممکن حق رسی لیکن

دو عالَم کے خزائن مِلکِ سرور ﷺ کر دیے حق نے
پسندِ خاطرِ آقا ﷺ رہی ہے عاجزی لیکن

معاندِ جو رسولِ حق ﷺ کے ہیں ہم اُن کے دُشمن ہیں
نبی ﷺ کے نام لیوا سے ہے اپنی دوستی لیکن

زمانہ شاعری کہتا رہے جس کو بھی کہتا ہے
سمجھتے ہیں نبی ﷺ کی نعت کو ہم شاعری لیکن

جہاں کی ساری باتیں دِل جلانے ہی کی باتیں ہیں
ہے ذکرِ سرورِ عالم ﷺ میں تسکینِ دِلی لیکن

مَیں ہوں ویسے تو قائل بوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفقّہ کا
اہمیّت درودِ پاک کو دیں شافعیؒ لیکن

عموماً تو نگاہیں خشک ہی رہتی تھیں پہلے تو
ہُوئی ذکرِ نبی ﷺ سے آنکھ اپنی شبنمی لیکن

وہاں پر حالِ دِل کہنا بھی لاتا ہے کرم بے شک
ہے بہتر بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں خامشی لیکن

مِرے دِل میں نہیں خواہش کہیں پر اور جانے کی
نبی ﷺ کے شہر کی محمودؔ مَیں نے راہ لی لیکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے جانا ہے، جو کوس ہیں کڑے بھی تو کیا
سُبک قدم سے جو اِس راہ پر چلے بھی تو کیا

بچائے گا تجھے آقا ﷺ کا آسرا ہی فقط
زمانے بھر کے مِلے تجھ کو آسرے بھی تو کیا

نبی ﷺ کے دَر پہ نہ پایا جو حاضری کا شرف
خُدا کے شہرِ حسیں کی طرف گئے بھی تو کیا

مزا تو جب ہے کہ مضمون نعت کے باندھو
ردیف آئی تو کیا، آئے قافیے بھی تو کیا

یہ جینا تم کو بھی کیا موت سا نہیں لگتا
بغیر مدحِ رسولِ خُدا ﷺ جیے بھی تو کیا

اگر نہ ذکرِ حبیبِ خُدا ﷺ کو عام کیا
بقید زندگی ہم لوگ جو رہے بھی تو کیا

وسیلہ اُس کے حبیبِ کریم ﷺ کا نہ لیا   جو بارگاہِ خُداوند میں جُھکے بھی تو کیا

نہیں ہیں نغمے جو محمودؔ میرے آقا ﷺ کے
کوئی کہے بھی تو کیا، اور کوئی سُنے بھی تو کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتوں کے ہے ذخیرۂ وافر کا اِرتقا   حسنات کے عجیب مصادِر کا اِرتقا
دراصل صرف حرفِ خُدائے قدیر ہے   مدح و ثنائے مُرسَلِ آخر ﷺ کا اِرتقا
حرفِ "دَنَا" سے ربّ و رسولِ کریم ﷺ میں   ظاہر ہُوا تعلّق خاطِر کا اِرتقا
"سِیرُوْا" کے حکم پر چلو شہرِ حضور ﷺ کو   بس اِک یہی سفر ہے مسافِر کا ارتقا
خوشنودیٔ نبی ﷺ کا اشارہ اگر ہُوا   سو ہے وہ خوش نصیبیٔ زائر کا اِرتقا
دفنِ مدینہ کا ہُوا جس روز سے یقیں   بے اصل ہو گیا ہے عناصِر کا ارتقا
دِل میں نبی ﷺ کا پیار ہو چہرہ وجیہ ہو   باطن کے اِرتقا سے ہے ظاہر کا ارتقا

محمودؔ نعتِ سرورِ کونین ﷺ حبّذا!
یہ شاعری کا اوج ہے، شاعر کا اِرتقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کثرت درود کی ہے عبادت کا اِرتقا   اور ہے خلوص و اُنس و عقیدت کا اِرتقا
سرکارِ کائنات ﷺ کی بعثت جونہی ہُوئی   ظاہر ہُوا ہے شانِ نبوّت کا اِرتقا
اِس کا علاقہ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ سے ہے   "تِلْکَ الرُّسُلُ" میں ہے جو فضیلت کا اِرتقا
صد مرحبا حضور ﷺ کی مِدحت سرائیاں   پایا گیا ہے جن میں ریاضت کا اِرتقا
کرتا ہُوں دِل ہی دِل میں مَیں "صَلِّ عَلٰی" کا وِرد   خاموشیوں میں ہے جو سعادت کا اِرتقا
محسوس تم نے کیا نہیں ہر گام پر کیا   شہرِ نبی ﷺ میں کیفِ لطافت کا اِرتقا
طیبہ سے پا رہا ہے زمانہ ہر ایک شے   کیونکر کہیں نہ اِس کو سخاوت کا اِرتقا
خود اختیاری فقر کی صُورت عجیب تھی   آقا ﷺ کا بوریا تھا قناعت کا اِرتقا

ہر اِک گدائے کوچۂ سرور ﷺ نے پا لیا
شان و شکوہ و شوکت و حشمت کا ارتقا

میری نظر مُواَجھہ پر جس گھڑی پڑی
ظاہر تھا چشمِ تر سے ندامت کا اِرتقا

ہوتا ہے ذکرِ طیبۂ محبوبِ رب ﷺ کے ساتھ
جذبات اُنس و عشق و محبّت کا ارتقا

آنکھوں سے طیبہ دِل کی نظر میں جو آ گیا
اِس کو کہیں گے چشمِ بصیرت کا ارتقا

محمودؔ مصطفیٰ ﷺ ہُوئے ہمرازِ کبریا
یہ جاننا ہے فہم و فراست کا اِرتقا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا جانے حبیبِ کبریا ﷺ کا مرتبہ کیا ہے
اور اِس رُتبے کی جانے ابتدا کیا، اِنتہا کیا ہے

سِوا آقا ﷺ کی اُلفت کے مِرے دِل میں رکھا کیا ہے
مدینے میں رَسائی کے سِوا میری دُعا کیا ہے

اہمیّت نبی ﷺ کی نعت کی خالق نے سمجھائی
بتایا مصطفیٰ ﷺ نے رب کی تحمید و ثنا کیا ہے

حقیقت یہ بتائے گا تمھیں طیبہ کا ہر زائر
مقابل آبِ طیبہ کے بھلا آبِ بقا کیا ہے

خُدا نے بیشتر کاموں سے پہلے پوچھا سرور ﷺ سے
بتا محبوب تُو، اِس باب میں تیری رِضا کیا ہے

اگر پوچھے کوئی الفاظ کی حُرمت کے بارے میں
تو کہنا بے جھجک نعتِ پیمبر ﷺ کا صلہ کیا ہے

بتائے گا یہ رِضواں پیشوائی کے لیے آ کر
درودِ پاک، سرکارِ مدینہ ﷺ کا صلہ کیا ہے

حقیقت آپ زِشت و خوب کی کیا کوئی پا سکتا
بتایا ہم کو آقا ﷺ نے بھلا کیا ہے، بُرا کیا ہے

ترے اِمداد گر ہیں جب ترے اَحوال سے وَاقف
تو پھر یہ گریہ و شیون ہے کیا، آہ و بُکا کیا ہے

کوئی جو دُوسرا اُس جا پہ ہوتا تو بتا سکتا
شبِ اِسرا پیمبر ﷺ نے کیا کہا ہے، سُنا کیا ہے

جوابِ ''لَنْ تَرَانِیْ'' پانے وَالے سوچتے ہوں گے
کہ معراجِ نبی ﷺ میں ''اُدْنُ مِنِّیْ'' کی صدا کیا ہے

اُلوہیت کی نُورانیتیں گُنبد پہ چھا چھا کر
بتاتی ہیں ہمیں معبودِ برحق کا پتا کیا ہے

بوقتِ صبح صادِق اُٹھ کے نعتِ مصطفیٰ ﷺ کہہ لے
سمجھ پائے اگر کوئی کہ پیغامِ صبا کیا ہے

اِسے تو حرفِ لَوْلَاکَ لَمَا کا جانیے معنیٰ
''یہ کلیاں، پھول، غُنچے رنگ و بُو، موجِ صبا کیا ہے''

یہ وَاضح کر دیا ہے اب بہت سے نعت خوانوں نے
کہ جلبِ مَنفِعَت کی صُورتیں کیا ہیں، ریا کیا ہے

نفی میں لے جواب آخر، کوئی محمودؔ گر پوچھے
علاوہ اُلفتِ آقا ﷺ کے راہِ اِتّقا کیا ہے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشا جو اُسوۂ سرکار ﷺ کو رہبر سمجھتا ہے
یہ جس کا حال ہے، روشن اُسی بندے کا فردا ہے

فقط قَوسَین و اَوْ اَدْنٰی سے یہ معلوم ہوتا ہے
میانِ خالق و محبوبِ خالق فاصلہ کیا ہے

عقیدت نے اگر بندے کی پلکوں کو بھگویا ہے
تو وہ خوش بخت ابرِ رحمتِ سرور ﷺ میں بھیگا ہے

کلامِ رب ہے حرفِ آخر آقا ﷺ کی محبّت کا
سِوا رب کے نبی ﷺ کی نعت پر کِس کا اَجارہ ہے

حبیبِ پاک ﷺ پر رب نے نبوّت ختم فرما دِی
نبوّت کا جو اب دعویٰ کرے، وہ شخص جھوٹا ہے

کِسی کو شک و شبہہ ہو تو طیبہ دیکھ لے جا کر
مقابل گُنبدِ خضرا کے ہر اِک رنگ پھیکا ہے

جو سمجھے اِتّباعِ سرورِ عالم ﷺ کی اہمیّت
وہی خوش بخت ہے وہ فرد، جو دَانا ہے بِینا ہے

برتنا تم نہ اِغماض اُن ﷺ کی تعلیماتِ احسن سے
کہ یوں تو بالیقیں دُنیا و عقبٰی کا خسارہ ہے

جسے وَارفتگی کے ساتھ ہے اُلفت پیمبر ﷺ سے
شدائد راہِ دیں میں جھیل کر بھی مُسکراتا ہے

حیات و موت حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ میں ہو جس کی
اُسی کا جینا اچھّا ہے، اُسی کا مرنا جینا ہے

نعوتِ پاک سے ہو گا نہ دایاں ہاتھ بھی خالی
مِری فردِ عمل میں گو معاصی کا پُلندا ہے

جہاں کے شپّرہ چشموں نے کب نُورِ نبی ﷺ دیکھا
دبیز اِک ظلمتوں کا ان کی نظروں پر جو پردہ ہے

مِری تیری محبّت کی بھلا اوقات کیا ہو گی
حبیبِ پاک ﷺ کو خود خالقِ عالم نے چاہا ہے

مِنار و قبۂ سرور ﷺ مَیں جب سے دیکھ آیا ہوں
حسیں سے بھی حسیں منظر جو دُنیا کا ہے، دُھندلا ہے

اگر محمودؔ کے آقا ﷺ گُنہگاروں کے شافع ہیں
تو یہ ہے معصیت پیشہ، گُنہگاری میں یکتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا ہے درِ خیرِ بشر ﷺ چشمۂ انوار
ضو بارئ رب کی ہے خبر چشمۂ انوار

سرکارِ مدینہ ﷺ کا ہے جو اُسوۂ کامل
ہے دافعِ ہر ظلمت و شر چشمۂ انوار

طیبہ میں پہنچتے ہی جو ہو جاتا ہے ظاہر — بنتا ہے وہی دِیدۂ تر چشمۂ انوار
جس سمت نظر آئی اُنھیں چشمِ پیمبر ﷺ — دیکھا ہے صحابہ علیہم نے اُدھر چشمۂ انوار
ہوتا تو ہے ہر حرفِ حکیمانہ منوّر — ہر قول ہے آقا ﷺ کا مگر چشمۂ انوار
جاری مِرے اندر سے ہُوا شہرِ نبی ﷺ میں — دیتا ہُوا حُرمت کی خبر چشمۂ انوار
طیبہ کی طرف چشمِ عقیدت تو اُٹھاؤ — آئے گا نظر تم کو اِدھر چشمۂ انوار
انجم جو کیے آپ ﷺ نے روشن کفِ پا سے — اُنگلی سے بنایا ہے قمر چشمۂ انوار
راتیں بھی اِسی طرح ہیں طیبہ کی منوّر — کب صرف وہاں کی ہے سحر چشمۂ انوار
تنویرِ نبی ﷺ سے ہُوئی ہر چیز کی تخلیق — ”وہ باعثِ کُن منبع و سر چشمۂ انوار

سیراب ہیں دِل روشنی ”صلِّ عَلٰی“ سے
بن جائے گا محمودؔ کا گھر چشمۂ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حائل نہ تھا اِسرا میں کوئی پردۂ انوار — آئینے کے آگے جو تھا آئینۂ انوار
طیبہ سے مِرا قلب ہے ہم رشتۂ انوار — سینہ بنا اِس طرح سے گنجینۂ انوار
ہر نعت کا دِیوان ہے گُلدستۂ انوار — ناعِت ہے پیمبر ﷺ کا نمایندۂ انوار
ہوں گُنبد و مینارِ مدینہ کا ثنا گر — دَستار کے ہمراہ جو ہے طُرّۂ انوار
اندھیاروں میں کر اسمِ پیمبر ﷺ کا وظیفہ — اللہ کا ہے تیرے لیے وعدۂ انوار
لب جس کے ہُوئے سیرتِ سرور ﷺ سے منوّر — وہ خاکیٔ خوش بخت ہے وابستۂ انوار
ظلماتِ معاصی نے مجھے گھیر لیا تھا — میں شہرِ نبی ﷺ پہنچا کہ لوں صدقۂ انوار
میں پڑھنے لگا ”صلِّ عَلٰی“ دیکھ کر اُن کو — اور قبر میں فی الفور کُھلا غُرفۂ انوار
یہ ہے تو اِسی واسطے رُویت بھی ہُوئی ہے — اللہ سے سرکار ﷺ کا ہے رشتۂ انوار
جو سرورِ عالم ﷺ کے طریقے پہ چلے گا — پائے گا ولایت کا وہی خرقۂ انوار
لب پر جو ترے نُورِ مجسم کی ثنا ہے — کیسے نہ بنے قلب ترا بُقعۂ انوار

اِس کو جو ہَوا شہرِ پیمبر ﷺ کی لگی ہے — یہ چُلّو میں زمزم ہے کہ ہے جرعۂ انوار
ہیں روشنیاں سارے جہانوں میں نبی ﷺ سے — ''وہ باعثِ کُن منبع و سرچشمۂ انوار''
ہے نُورِ پیمبر ﷺ کا ثنا گُستر و واصِف
محمودؔ ہے اِس وَاسطے گرویدۂ انوار

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسن یقیں ہے نعت ہمارے بیان کا — اِمکان ہی نہیں ہے یہاں پر گُمان کا
جب مہرِ حشر دھوپ بکھیرے گا چار سُو — دے گا درود کام وہاں سائبان کا
طے کرتا ہے مسافت طیبہ جو طیرِ فکر — ہوتا نہیں ہے اِس کو اثر تک تکان کا
اِسرا کی رات کے نہیں اَسرار جانتے — اِدراک تک نہیں ہے ہمیں لامکان کا
سب سے زیادہ نعت اِسی میں کہی گئی — اعزاز ایک یہ بھی اُردو زبان کا
آقا ﷺ! نہیں ہے آپ سے کچھ بھی چُھپا ہُوا — اَبتر ہے حال مُلک میں امن و امان کا
محمودؔ پُورا کر دیا اِسرا میں شاہ ﷺ نے
اَرماں جو پاؤں چھونے کا تھا کہکشاں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زکوٰۃ و حج کا کِسی کو ہے یا صلوٰۃ کا زَعم — ہمیں ہے آقا و مولا ﷺ کے اِلتفات کا زَعم
حیات پر کوئی غرّہ، نہ ہے صفات کا زعم — ہمیں تو شہرِ پیمبر ﷺ میں ہے وفات کا زعم
ہمیں دِیا ہے نبی ﷺ نے نظامِ اُخُوّت کا — کچھ اور قوموں میں دیکھا ہے ذات پات کا زعم
خُدا کا شکر رہے ہیں درود میں مشغول — ہے ضمنِ مغفرت میں ہم کو اِس صلوٰۃ کا زعم
ہمیں نبی ﷺ کی نگاہِ کرم سے ہے اُمیّد — کِسی کو ہے تو رہے زُہد پر نجات کا زعم
ہماری نعت فقط مصطفیٰ ﷺ کے لُطف سے ہے — نہیں بفضلہٖ اپنے قلم دوات کا زعم
لبِ حضور ﷺ سے شیرینیوں کا رِشتہ ہے — نہیں مٹھاس پر کچھ قند کا، نبات کا زعم

رشیدؔ مزرعِ اَفکار کے لیے ہم کو
ہے لُطفِ سرورِ عالم ﷺ کی بارشات کا زعم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرتابیوں سے بندے کو ڈر جانا چاہیے — آقا ﷺ کہیں جدھر کو، اُدھر جانا چاہیے
حمد اور نعتِ پاک کے اُسلوب میں ترا — ذوقِ ثنا و مدح نکھر جانا چاہیے
آقائے کائنات ﷺ کی سیرت کے ذکر سے — کردار کو بشر کے سُدھر جانا چاہیے
ہے حُرمتِ نبی ﷺ کا تحفظ رہِ بقا — اِس راستے میں جاں سے گُزر جانا چاہیے
طیبہ سے بعدِ موت بھی جانا نہیں مجھے — ساتھی تو کہ رہے ہیں کہ گھر جانا چاہیے
گردن اُٹھا کے گُنبدِ سرور ﷺ کو دیکھ مت — دہلیز کی طرف کو یہ سر جانا چاہیے
جس جس مقام پر کبھی ٹھہرے تھے مصطفیٰ ﷺ — اُس اُس جگہ برائے سفر جانا چاہیے
محمودؔ جس سے خوش ہوں نبی ﷺ، خوش ہو کبریا
کوئی تو ایسا کام بھی کر جانا چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگتا ہے کہ آقا ﷺ کا ہُوا لُطف سِوا پھر — جاؤں گا مدینے کو بہ فرمانِ خُدا پھر
جائے تو درِ سرورِ عالم ﷺ پہ یقیں سے — دَامن کو لیے خالی نہ لوٹے گا گدا پھر
جب دیکھو کہ توہینِ نبی ﷺ کی ہے کِسی نے — جاں حُرمتِ سرکار ﷺ پہ تم کرنا فدا پھر
پہنچو گا جو "جاءُوک" کے ارشاد پہ طیبہ — دَر سے نہ اُٹھانا سرِ تسلیم و رِضا پھر
اُس خاک نے چومے ہیں قدم سرورِ دیں ﷺ کے — ہوتا مَیں مدینے میں نہ کیوں ناصیہ سا پھر
عرضی مِری ہر بارِ پیمبر ﷺ نے سُنی ہے — میں آیا مدینے سے تو ہر بار گیا پھر
جس دِن سے یقیں ہے کہ ہے طیبہ میرا مدفن — کیوں لب پہ مِرے آئے مقدّر کا گِلہ پھر
محمودؔ اگر اُن ﷺ سے محبّت کا ہے دعویٰ
کر ذکرِ نبی ﷺ پہلے تو کہہ "صلِّ علیٰ" پھر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں اپنی قسمتِ فرخندہ فال کے صدقے
کہ وہ ہے میرے نبی ﷺ کے جمال کے صدقے

ہمارا دِل ہو صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقر پر قُرباں
ہماری جان پیمبر ﷺ کی آل علیہم السلام کے صدقے

کِسی کا شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں جو ہُوا
اُس اِرتحال کے، اُس اِنتقال کے صدقے

درِ نبی ﷺ پہ جو شرمندگی سے اشک بہے
کمالِ زُہد بھی اُس اِنفعال کے صدقے

زباں ہو لال مدیحِ حضور ﷺ میں جس کی
میں ایسے شاعرِ شیریں مقال کے صدقے

مجھے مِلے تو مَیں پاتے ہی جامِ جم کو کروں
نبی ﷺ کے شہر کے جامِ سفال کے صدقے

جو سوچا عظمتِ معراج کے حوالے سے
ہُوا خیال اُس اوج و کمال کے صدقے

بچھی تھیں قدموں میں سرکار ﷺ کے سبھی حوریں
تو ہو رہے تھے فرشتے جمال کے صدقے

حبیبِ حق ﷺ تھے ''ٹائم اینڈ سپیس'' کے حاکم
نہ ہوتا عرش کیوں اِسرا کے حال کے صدقے

خیال خواب میں بھی شہرِ مصطفیٰ ﷺ کا رہا
میں اپنے خواب کے، اپنے خیال کے صدقے

شمائل آقا و مولا ﷺ کے تھے مجسم حُسن
تھے خوش خصال سب اُن کے خصال کے صدقے

شجر جو مزرعِ اُنسِ رسولِ رب ﷺ میں اُگا
زمانہ اُس کے ثمر، پات، ڈال کے صدقے

جو ہو سکے تو میں اڑسٹھ (۶۸) برس کی عمر کروں
مدینے گزرے ہُوئے ماہ و سال کے صدقے

زمانے بھر میں جو عزت نہ پاؤ تو کہنا
کرو تو دِل کو صہیب رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ کے صدقے

جواب دستِ عطائے حضور ﷺ جس کا ہے
''ارے گدا! ترے حُسنِ سوال کے صدقے''

حصولِ دُنیا بھی، جنّت بھی، قُربِ آقا ﷺ بھی
''ارے گدا! ترے حُسنِ سوال کے صدقے''

مگن رشیدؔ جو یادِ رسولِ حق ﷺ میں رہا
میں اُس کے ماضی و فردا و حال کے صدقے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے نعت گو کی ہے شخصیت درخشاں
روشن ہے اِس کی دُنیا اور عاقبت درخشاں

نُورانیت ہے اِس کی دُنیا میں روز افزوں
ہے دینِ مصطفیٰ ﷺ کی آفاقیت درخشاں

ظلمت نصیبیوں سے سرکار ﷺ نے بچایا
ہے محسنِ جہاں ﷺ سے انسانیت درخشاں

جو عظمتِ نبی ﷺ کے بارے میں سوچتا ہے
پاتا ہے وہ مدبّر اِک حیثیت درخشاں

عرفانِ مصطفیٰ ﷺ سے پُرنور دِل ہُوا ہے — اِتنی بہ فضلِ رب ہے یہ معرفت درخشاں
موضوع صرف یہ ہے جس سے ہیں شعر روشن — نعتِ حبیبِ حق ﷺ سے ہے شعریت درخشاں
جب اِس میں قمقمے ہیں نعتِ نبی ﷺ کے روشن
طبعِ رشیدؔ کی ہے موزونیت درخشاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے "قوسین" میں اِفشا تو "اَوْ اَدْنیٰ" میں اِخفا ہے — میانِ ربّ و پیغمبر ﷺ جو پردہ ہے تو اتنا ہے
ازل سے قبل بھی، بعدِ اب بھی ہو گا رب ذاکر — جو ذکرِ سرورِ عالم ﷺ کا چرچا ہے تو اتنا ہے
عوض مَیں مِدحتِ سرکار ﷺ کا محشر میں چاہوں گا — خلوص اِس باب میں جو کارفرما ہے تو اتنا ہے
فقط ہے نام لیوا اُن ﷺ کا اِس سائے میں آسودہ — حبیبِ خالقِ عالم ﷺ کا سایہ ہے تو اتنا ہے
وہ جنّتی چاہتا ہے، میں سُنا دوں گا اِسے نعتیں — مِرا داروغہ جنّت سے سودا ہے تو اتنا ہے
کہیں کم تو نہیں ہے اُنس اِس کو سرورِ کل ﷺ سے — کِسی انسان سے میرا جو جھگڑا ہے تو اتنا ہے
صفائے قلب و روح و جاں کی ہے توجیہ بے شبہہ — کہ پانی شہرِ آقا ﷺ کا مصفّا ہے تو اتنا ہے
نگاہیں آقا و مولا ﷺ کی چوکھٹ پر نچھاور ہیں
اگر محمودؔ کو ذوقِ تماشا ہے تو اتنا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہُوا ہے اُسوہ سرکار ﷺ سے ظاہر نظام — دین و دُنیا میں یہی انساں کا ہے ناصر نظام
لائے ہیں جتنے جہاں میں کافر و مُنکر نظام — وہ تو ہے حلِّ مسائل سے سبھی قاصر نظام
رب کی نعمت کا ہے یہ اِتمام، نام اسلام ہے — لائے جو اِس سے رسولِ اعظم و آخر ﷺ نظام
رب، فرشتے اور مومن سب ہُوئے صلوات خواں — کیا مرتب ہو گیا سرکار ﷺ کی خاطر نظام
دست بستہ سر خمیدہ حاضرِ دربار ہُوں — اِک یہی ترتیب دے لیں دِل میں سب زائر نظام
لائیں ایماں، کام ہوں اچھے، کریں ذکرِ خُدا — شاعروں کی وَاسطے رب نے کیا صادِر نظام
نعت کو میں "قادرِ مُطلق" کا کہتا ہُوں کرم — مانتا ہے "فاعلن فعلن" کا ہر شاعر نظام

پیار ہو آقا ﷺ سے، اُن کی آل سے، اصحاب رضی اللہ عنہم سے
دے رہا ہے اُنس و اُلفت کا ہمیں قادِر نظام

خود پر اور محمودؔ اپنے مُلک پر نافذ تو ہو
ہے نظامِ مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی نادِر نظام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُدا نے اِس طرح رحمت کے سانچے میں اُنھیں ڈھالا
کہ نقطہ لُطفِ آقا ﷺ کا اَبد کے روز تک پھیلا

کوئی جو نعت کہنے پڑھنے سُننے کا ہو گرویدہ
اُسے میزاں کا کیا خطرہ، اُسے محشر کی کیا پروا

نہ دیکھا ہے کِسی نے اور نہ دیکھے گا پیمبر ﷺ کا
کوئی ہمسر، کوئی ہم پایہ، کوئی مثل یا سایہ

اُسے بخشش کا خِلعت خود خداوندِ جہاں دے گا
وہ جس نے پیرہن مدحِ رسولُ اللہ ﷺ کا پہنا

کوئی محمودؔ طیبہ تک پہنچنا دِل سے چاہے گا
تو ''یابندہ'' نہ کیوں ہو جائے گا ہر اِک ''جُویندہ''

گناہوں کی جو کالک دِل پہ تھی، وہ ہو گئی عنقا
''گنہگاروں کے ہونٹوں پہ درودِ پاک جب آیا''

حبیبِ رب ﷺ کی اُلفت کا وہاں اعلان کرنا ہے
اِسی سے تو کُھلے گا قبر میں فِردوس کا غُرفہ

یہاں طیبہ کی باتیں کرنے والے خود وہاں پہنچیں
شُنیدہ ہے شُنیدہ صرف، اور دیدہ ہے پھر دیدہ

نظر آئے گی ماضی میں بھی مداحی پیمبر ﷺ کی
پلٹ دیکھو جو تم میری کتابِ زیست کا صفحہ

رِضا اللہ کی چاہو تو سُنّت اُس کی اپناؤ
درودِ پاک کا آقا ﷺ کو بھیجے جاؤ تم تحفہ

نظارہ شہرِ طیبہ کا یہاں بیٹھے بھی ممکِن ہے
کبھی کر لو جو دِل پر نقش تم اُس شہر کا نقشہ

مجھے گو لکھنے پڑھنے سے ذرا فرصت نہیں مِلتی
مگر پاؤ گے طیبہ کی طرف جانے کو آمادہ

اگر سُنّت پہ سرکارِ جہاں ﷺ کی کوئی عامِل ہو
تو ہو جاتے ہیں سب دیروز و فردا اِس پہ آئینہ

جو رَاہِ اِتّباعِ سرورِ عالَم ﷺ پہ چل دیں گے
ہمیں مِل جائے گی محمودؔ اپنی عظمتِ رفتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کا کوئی ہمسر، مثل کوئی، کوئی ہم پایہ
زمانے نے نہیں سوچا، نہیں دیکھا، نہیں پایا

جونہی کاسہ عقیدت کا درِ سرور ﷺ پہ پھیلایا
بھرا دَریوزہ گر نے اپنا کشکولِ ثنا پایا

خُدا نے اُن کو فوراً جنتُ الفردوس پہنچایا
’’گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا‘‘

میں یوں کعبہ کو جُھکتا ہُوں کہ خالقِ دو عالَم نے
مجھے مداحِ سرکار ﷺ کا اِحرام پہنایا

جو بندہ بے کس و بے بس ہے، آقا ﷺ اُس کے یاور ہیں
اُسے اپنا لیا، دُنیا جہاں نے جس کو ٹھکرایا

مددگار و معاون پایا ہر پل اسمِ سرور ﷺ کو
اِسی اِک وِرد سے مَیں نے ہر اِک اُلجھن کو سلجھایا

کوئی سورہ، کوئی پارہ جونہی پڑھتا ہوں قُرآں سے
تو مَیں کہتا ہوں، اُن ﷺ کی شان میں آئی ہے ہر آیہ

وہاں جو نعت گوؤں کے لیے کھڑکی الگ دیکھی
سرِ میزاں پہنچ کر مَیں بھی بختی پہ اِترایا

یہ اِک اِک تھا کہ دو دو معجزے یکجا تھے آقا ﷺ کے
قمر کو توڑ کر جوڑا، شہِ خاور کو پلٹایا

نگاہوں کی بڑھائی روشنی آقا ﷺ کے گُنبد نے
مشامِ جاں کو ذکرِ سرورِ عالَم ﷺ نے مہکایا

بُلاوا آ گیا سرکارِ ہر عالَم ﷺ کی رحمت سے
جونہی مہجوریٔ شہرِ نبی ﷺ نے مجھ کو تڑپایا

مدد کو اپنی آ پہنچے حبیبِ خالقِ عالَم ﷺ
زبانِ عجز پر جس دم ’’اَغِثْنَا رَبَّنَا‘‘ آیا

خُدارا آپ آقا ﷺ اِن پہ رحمت کی نظر کیجیے
مسلمانوں نے اہلِ کفر سے دھوکا بہت کھایا

بحمداللہ! اقبال رحمۃ اللہ علیہ و رضا رحمۃ اللہ علیہ استاذِ احقر ہیں
سبق ہر روز مدحِ مصطفیٰ ﷺ کا مَیں نے دُہرایا

مُبارک ہو تجھے محمودؔ اپنی خوش نصیبی پر
ترا بھی نعت گویانِ حبیبِ رب ﷺ میں نام آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’گُنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا‘‘
پیامِ مغفرت خلّاقِ ہر عالَم سے تب آیا

مدینے سے بُلاوے کا جو پیغامِ طرب آیا
قبالہ گویا فِردوسِ بریں کا بے طلب آیا

نبی ﷺ کے دَر پہ دریوزہ گری کا نَخل جب بویا
تو پھل خوش ذائقہ طُرفہ سرِ شاخِ طلب آیا

مِری نظموں میں، میری نثر میں، میری خطابت میں
نبی ﷺ کے غیر کی مِدحت میں کوئی جملہ کب آیا

اِسے ڈگری ’’سُپر لیٹو‘‘ عطا کی ربِّ عالَم نے
کلامِ پاک میں سرکار ﷺ کا جو بھی لقب آیا

وہ شاعر جس نے نعتِ سرورِ عالَم ﷺ نہیں لکھّی
سلیقہ شاعری کا اُس کو اب آیا نہ تب آیا

ہوئے مسرُور جن کے ہونٹ تذکارِ پیمبر ﷺ سے
نہ ایسے خوش نصیبوں کی طرف رنج و تعب آیا

ادب کے ڈھنگ سیکھے جا کے شہرِ سرورِ کل ﷺ سے — وہاں بھی مَیں مودّب تھا، وہاں سے بادب آیا
تعلّق اُس کا کیا سرکارِ والا ﷺ کے اَب و جد سے — بنی ہاشم میں یوں کہنے کو نامِ بولہب آیا
ترے لب آشنا "صَلِّ عَلیٰ" سے لازماً ہوں گے — کہیں تیری طرف رِضواں لپکتا بے سبب آیا؟
اگرچہ کوششیں اِس باب میں ہیں سیکڑوں اِس کی
کہاں محمودؔ کو نعتِ نبی ﷺ کہنے کا ڈھب آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ حکمِ محکمِ داور درودِ پاک جب آیا — "گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
مرا وِجدان تب عرشِ الٰہی کی خبر لایا — مرے وِجدان کا رَہبر درودِ پاک جب آیا
سحابِ رحمت ربِّ جہاں کُھل کر وہیں برسا — کبھی لب پر بہ چشمِ تر درودِ پاک جب آیا
"جہنم" لکھتے لکھتے قُدسیوں نے لکھ دیا "جنّت" — مرے لب پر سرِ محشر درودِ پاک جب آیا
سَندِ غفران و بخشش کی مرے ہاتھوں میں آ پہنچی — گیا دِل سے مرے ہر ڈر، درودِ پاک جب آیا
مسرّت دیکھنے والی زبان و لب کی تھی، اُن پر — سبھی اوراد کا جوہر درودِ پاک جب آیا
مُبارک باد کیوں دیتے نہ اُن کو انبیاء علیہم السلام سارے — مرے مالک کا سرور ﷺ پر درودِ پاک جب آیا
دھڑکنے لگ گیا وہ ساتھ میرے دِل کی دھڑکن کے — محبّت سے مرے اندر درودِ پاک جب آیا
لبوں سے حرفِ "صَلِّ اللہ" پہنچا صبح کو دِل تک — لیے بر میں شہِ خاور درودِ پاک جب آیا
سرِ میزاں کِیا محمودؔ رقصِ سرخوشی میں نے
پیامِ مغفرت لے کر درودِ پاک جب آیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے یوں راس شہرِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ آیا — کہ ذکرِ طیبۂ پُرنُور پر دِل اپنا بھر آیا
اشارہ نعت کی مقبولیت کا جب مِلا مجھ کو — تو میں حمد و ثنائے ربُّ العزّت کی طرف آیا
مقامِ عظمتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا کیا کہنا — بہت سوچا ہے مَیں نے، پر سمجھ میں کچھ نہیں آیا
مجسم نعت کی صُورت میں وہ اِک اسمِ اطہر تھا — سرِ حمدِ خُداوند جہاں جب حرفِ میم آیا

غم و اَندوہ و رنج و اِبتلا نے جب مجھے گھیرا — تو مَیں چشمِ تصوّر میں نبی ﷺ کا شہر لے آیا
میں ہنستا مُسکراتا چل پڑا شہرِ پیمبر ﷺ کو — مگر ہر بار جب لوٹا تو ہو کر اشک بار آیا
نظر جب گُنبدِ سرکارِ وَالا ﷺ پر پڑی پہلی — نگاہوں سے وہی جلوہ مِرے دِل میں اُتر آیا
نویدِ رُستگاری لے کے محمودؔ آ گئے قُدسی
''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ حضور ﷺ کے طفیل ہو گئیں دُور مشکلات — حرفِ غَلَط ہُوئے اَلم، ختم ہُوئے تفکّرات
گود میں آمنہ رضی اللہ عنہا کی جب جلوہ نما نبی ﷺ ہُوئے — کعبے میں سر کے بل گرے عُزّیٰ، ہُبُل، منات، لات
فرشِ زمیں ہو یا فلک سِدرہ سے لے کے عرش تک — رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کے ہیں ہر اِک جگہ مظاہَرات
ذاتِ رسولِ ﷺ بالیقیں ہو گئی لامکاں نشیں — جس کے طفیل رب نے کیں مومنوں پر نوازشات
تم نہ خطاؤں سے ڈرو، رُستگاری کو اُٹھو — شہرِ حضور ﷺ میں کرو جا کے سبھی گزارشات
دیکھو کہ جب قدم اُٹھیں، حکمِ حضور ﷺ پر چلیں — ''میرے نبیؐ کا تذکرہ میرے حضور ﷺ ہی کی بات''
یہ دیکھو کہ جب قدم اُٹھیں، حکمِ حضور ﷺ پر چلیں — جیت نصیب ہو تمھیں کھائیں جنودِ کفر مات
رب کو جو ہے بہت پسند، یوں ہے بفضلہٖ بُلند — ''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور ﷺ ہی کی بات''
اِس کو نصیب ہو گیا کارِ عظیم نعت کا
پشتِ رشیدؔ پر جو تھا دستِ نگاہِ اِلتفات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری زباں ہے اور ہے نعتیہ شاعری کی بات — میرے لیے یہی تو ہے سب سے بڑی خوشی کی بات
میرا یہ ذوقِ اندرُوں لائے نہ گفتگو میں کیوں — سب سے بڑے غنی کی بات، سب سے بڑی سخی کی بات
میرا شعورِ بے خودی چھیڑے گا رقصِ سرخوشی — شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی جب بھی چھڑی گلی کی بات
پڑھ لو حدیثِ مصطفیٰ ﷺ اور کرو اِس پہ اِکتفا — جو بھی نبی ﷺ کی بات ہے، وہی بہتری کی بات
یہ ہیں جہاں کے تجزیے اَشجعِ اعظم آپ ﷺ تھے — جو ہے نبی ﷺ کا اُمّتی، مت کرے بُزدلی کی بات
شہرِ حضور ﷺ کو چلو تم تو زبان بند ہو — بابِ کرم پہ تم کرو آنکھ سے عاجزی کی بات

ہو گی مجھے بڑی خوشی کر کے بروزِ حشر بھی — ''اپنے نبی کا تذکرہ، اپنے حضور ﷺ ہی کی بات''

یہ جو زبان و خامہ پر مدحِ نبی ﷺ ہے مختصر
یہ ہے رشیدؔ روح کی، جان کی اور جی کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''میرے نبی کا تذکرہ، میرے حضور ﷺ ہی کی بات'' — سوچو تو ہے حقیقتاً ربِّ غفور ہی کی بات
ہر اِک جہاں کے نظم کا رحمتِ مصطفیٰ ﷺ سبب — مہر کی ماہ کی روشنی آقا ﷺ کے نُور ہی کی بات
ہو جو سمجھ تو دوستو بعدِ کلامِ کبریا — مدحِ حدیثِ پاک ہے عقل و شعور ہی کی بات
قسمت جو ساتھ دے تو ہو سائرِ لامکاں کا ذکر — کرتے رہو گے کب تلک سینا و طُور ہی کی بات
جب تک نہ آئے تھے نبی ﷺ، چاروں طرف تھی ابتری — دُنیا کی بہتری تو ہے اُن ﷺ کے ظہور ہی کی بات
حرفِ ثنائے قریہ و مسکنِ سرورِ جہاں ﷺ — دارُالشفا کی بات ہے دارالسرور ہی کی بات
نیند کی اور بات ہے، آنکھیں کُھلی جو چاہئیں — دیدِ حضور پاک ﷺ ہے روزِ نشور ہی کی بات

خدمتِ نعت کی لگن مجھ کو رشیدؔ یوں لگی
دِل کے وَرَق پہ ہے رقم نعت سطور ہی کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش بیاں و خوش نوا میرے حضور ﷺ ہی کی بات — نطق و بیاں کا اِرتقا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
مصدر و منبعِ صفا میرے حضور ﷺ ہی کی بات — ہے تو ہے قولِ کبریا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
میں نے یہ کر لیا ہے طے، میرا وہی عزیز ہے — مجھ کو سُنائے جو سدا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
اُن کی سِیَر کو دیکھ لو، کرتے رہے ہیں دوستو! — سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اولیا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
نعتِ نبی ﷺ کا کیف و کم، کرتا ہے یوں قلم رقم — میرا ہے اصل مدّعا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
میں بھی سُنوں بہ اِنہماک مجھ کو سُنا حدیثِ پاک — جب بھی بتا، مجھے بتا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
مدحِ رسول ﷺ ہم کریں نعتِ حضور ﷺ ہم پڑھیں — کرتے رہیں لبِ وفا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
آج ہو یا ہو میرا کل، اِک ہے وظیفہ، اِک عمل — ہے جو لبوں پہ مرحبا میرے حضور ﷺ ہی کی بات

اِن میں تفاوتوں سے بچ دونوں ہی حق ہیں، دونوں سچ — کہ ہے غفور کا کہا میرے حضور ﷺ ہی کی بات
کرتے ہیں جانور، شجر جن، مَلک، شجر، حجر — ''میرے نبی کا تذکرہ، میرے حضور ﷺ ہی کی بات''
ٹھہری رشیدؔ جان میں، آئی جو میرے کان میں
ہاتفِ غیب کی صدا میرے حضور ﷺ ہی کی بات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخری حج میں دِیا آقا ﷺ نے منشورِ حیات — ظلم و ظلمت کو اِسی خطبہ نے بے پردہ کیا
ڈھانپا اِن کو ''طَالِعِ لِیّ'' کی گلیمِ خاص نے — معصیت کاروں کو جب دُنیا نے بے پردہ کیا
رازِ محبوبیت سرکارِ ہر دو کون ﷺ کو — خود ''دَنَا'' کا قصر کے پردہ نے بے پردہ کیا
راہِ دِیدارِ خُدا میں جتنے پردے تھے، اُٹھے — ''عرش پر دِیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا''
تھی تجلّی ذات کی مختص نبی ﷺ کے وَاسطے — عُذرِ جبرائیل کو سِدرہ نے بے پردہ کیا
پردہ آنکھوں پر پڑا تھا نیند میں سرور ﷺ ملے — میری آنکھوں کو اِسی رُوَیا نے بے پردہ کیا
حال آقا ﷺ سے تری دُوری کا محشر میں کُھلا — یوں ترے اِمروز کو فردا نے بے پردہ کیا
اپنی خاطِر اور دُنیا کو بتانے کے لیے — رُوئے خالق کو مِرے آقا ﷺ نے بے پردہ کیا
رُویتِ باری میں کیا کردار تھا ''مَازَاغ'' کا
راز یہ ''وَالنَّجم'' کے سُورہ نے بے پردہ کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی اِک بات ہے جو مردِ کامل ہی سے ملتی ہے — کہ بزمِ مصطفیٰ ﷺ نعتوں کی محفل ہی سے ملتی ہے
میں کہتا ہوں نبی ﷺ مالک ہیں دُنیا کے خزانوں کے — خبر سرمایۂ وَافر کی سائل ہی سے ملتی ہے
نبی ﷺ سے بےتعلّق زشت رُوئی ہے زمانے کی — کہ صُورت حُسن کی اُن کے شمائل ہی سے ملتی ہے
تمھیں اِس کے لیے کرنی ہے ثابت اُلفتِ سرور ﷺ — سَند جو مغفرت کی ہے، وہ مشکل ہی سے ملتی ہے
نبی ﷺ حق ہیں، ہر اچھائی کا مرکز اور محور ہیں — بُرائی کی خرابی ساری باطِل ہی سے ملتی ہے
بدی کا بحر ہے دُنیا تو ساحل ہے فقط طیبہ — بچاؤ کی جو صُورت ہے وہ ساحل ہی سے ملتی ہے
کوئی کتنا درودِ پاک کا عامل ہے دُنیا میں — کہ ہر بندے کی لَم اِس کے مشاغل ہی سے ملتی ہے

جو ممکن ہو، دلِ محمودؔ میں تم جھانک کر دیکھو
کہ یادِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ہی سے ملتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لاؤ گے جو بھی، جائے گی وہ رائیگاں مثال — رب کے حبیبِ پاک ﷺ کی ممکن کہاں مثال
جس کا ریاضِ جنّتِ سرکار ﷺ نام ہے — آقا ﷺ کے در پہ ایسی ہے جنّت نشاں مثال
جس بوریے پہ میرے نبی ﷺ کی نشست تھی — اُس بوریے کی لائے گی کیا پرنیاں مثال
آقا ﷺ کے اِک غُلام، بلالِ رباح رضی اللہ عنہ کی — دُنیا کا کوئی ایک نہیں حکمراں مثال
حرمین میں تھی یا رہِ اِسرَا میں آ گئی — خاکِ قُدومِ شاہ ﷺ بنی کہکشاں مثال
خلاقِ ہر جہاں کے ہیں محبوب مصطفیٰ ﷺ — تا لامکاں رَسا ہُوئے جو میہماں مثال
پڑھتے رہو درودِ حبیبِ غفور ﷺ پر — محشر میں ہو گا "صَلِّ عَلٰی" سائباں مثال

حمدِ خُدا کی کھا کے قسم کہہ رہا ہُوں مَیں
محمودؔ اور نعت کی ہے جسم و جاں مثال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاصِل ہُوئے ہیں یوں دُنیا کی نعمتیں — فرماتے ہیں عطا نبی ﷺ منہ مانگی نعمتیں
کرنی ہیں کیا ادھوری سی اور وقتی نعمتیں — مانگو جو تم نبی ﷺ سے ملیں پُوری نعمتیں
حاصِل ہُوئیں جو ذکر رسولِ کریم ﷺ سے — ہیں اپنی مغفرت کے لیے کافی نعمتیں
شکر خُدا کہ میرے سر و رُخ نے پائی ہیں — شہرِ رسولِ پاک ﷺ کی مٹّی کی نعمتیں
آب و تمور، حبیبِ غفور ﷺ کی — سستی دِکھائی دیں مگر ہیں مہنگی نعمتیں
ہیں نعمتیں وہی جو نبی ﷺ دیں گے خُلد میں — دُنیا کی نعمتیں ہیں کہاں کوئی نعمتیں

محمودؔ لو اطاعتِ سرور ﷺ کا راستہ
فِردوس کی مِلیں گی تمھیں سچی نعمتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حاصل زندگی ہے آقا و مولا ﷺ کے صدقے میں ملی بینائی دیدِ روضۂ والا کے صدقے میں
مدیحِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی عظمتیں پائیں کبھی اِملا کے صدقے میں، کبھی اِنشا کے صدقے میں
تصدُّق میں نبی ﷺ کے پائی ہے پہچان خالق کی میں مکّہ کو گیا جب بھی، گیا طیبہ کے صدقے میں
شبِ معراج قُربت کی منازِل رنگ کیا لائیں ہر اَفشائے حقیقت ہے اِسی اِخفا کے صدقے میں
قُدومِ شاہ ﷺ کی برکت نے کی آسودگی پیدا جہاں میں نُور پھیلا ہے رُخِ آقا ﷺ کے صدقے میں
ہر اِک خاطی پہ لُطفِ سرورِ کونین ﷺ وَافر ہے کرم سرکار ﷺ کا ہے عہد کے ایفا کے صدقے میں

کرم محمودؔ پر ہوتا رہا ہے سرورِ دیں ﷺ کا
کبھی خواجہؒ کے صدقے میں کبھی داتاؒ کے صدقے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِردِ صلواتِ پیمبر ﷺ میں ریاضت کرنا یہ ہے ایمان کی بالفعل حفاظت کرنا
صرف کافی نہیں بچوں کی کفالت کرنا اُن کو سکھلاؤ پیمبر ﷺ سے محبّت کرنا
نکتہ وَحدت کا یہی میری سمجھ میں آیا رب کی طاعت ہے پیمبر ﷺ کی اطاعت کرنا
لُطفِ سرکار ﷺ کے بارے میں ہے شک کا ہونا نُورِ ایقان کو آلودۂ ظلمت کرنا
آپ مت ذکرِ پیمبر ﷺ میں کمی کا سوچیں کام شیطانِ لعیں کا ہے شرارت کرنا
نعت خواں ایسے بھی ہیں چند، جو بدبختی سے نعت پڑھنے کو سمجھتے ہیں تجارت کرنا
اِس حوالے سے تو ہر کام عبادت سمجھو اِتنا اللہ کو آتا ہے محبّت کرنا
یہ بتایا ہے پیمبر ﷺ نے بنی آدم کو اُن کا ہے مقصدِ تخلیق عبادت کرنا
اپنی اُمّت کے ہر اِک فرد سے آقا ﷺ نے کہا بیکس و مظلوم و تہی دَست کی نُصرت کرنا
ہم جو سرکار ﷺ کے کہنے پہ چلا کرتے تھے اپنی قسمت میں تھا قوموں کی قیادت کرنا
ناظِر و قاری صحابہؓ تھے کہ آتا تھا اُنھیں مُصحفِ رُوئے پیمبر ﷺ کا تلاوت کرنا
میری تقدیر میں خالق نے لکھّا ہے ہر سال قبۂ سرورِ عالم ﷺ کی زیارت کرنا
یوں بظاہر ہے یہ اِظہارِ عقیدت، وَرنہ نعت کہنا تو ہے اِظہارِ حقیقت کرنا

میرے احباب کو، اولاد و اقارب، سب کو — یا خُدا! پیار مدینے کا عنایت کرنا
ذکرِ سرکار ﷺ بھی کم کرتے ہو، مومن بھی ہو — تم ذرا اپنے رویّے کی وضاحت کرنا
حشر محمودؔ کا اچھّا ہی نظر آتا ہے
کام آئے گا پیمبر ﷺ کا شفاعت کرنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں مِدحتِ سرکار ﷺ کے شہکار شگفتہ — اَفکار ہیں شاداب تو اشعار شگفتہ
"وَالنَّجم" میں مِلتی ہیں ملن رات کے باتیں — ہے بھید دِلآویز تو اظہار شگفتہ
ہیں اُلفتِ سرکار ﷺ کے گُلشن میں بہاریں — کلیاں جو شگفتہ ہیں تو مہکار شگفتہ
"مَا یَنطِقُ" خالق نے کہا ہے تو ہے گویا — گُفتارِ لبِ سیّد و سردار ﷺ شگفتہ
پیراک جو ہے دَجلۂ ایثار و وفا کا — وہ پیار کا پائے یمِ زخّار شگفتہ
پہنچے جو مدینے میں تو آقا ﷺ نے سُنے تھے — اشعارِ بناتِ بنو نجّار شگفتہ
تھی حُرمتِ آقا ﷺ کے محافظ کی شہادت — ہونٹ اور نگاہیں تھیں سرِ دار شگفتہ
حسان رضی اللہ عنہ کے دِیوان میں محمودؔ نے پائے
مداحیٔ سرکار ﷺ کے اشعار شگفتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ دو عالَم ﷺ کے ہیں اقوال شگفتہ — افعال ہیں اَحسن تو ہیں اَعمال شگفتہ
نعتوں کا کِھلا یوں ہے بہ تفصیل گُلستاں — ہر گُل ہے عقیدت کا بہ اجمال شگفتہ
ہے اسمِ نبی ﷺ نعت نبی مِرا وظیفہ — یوں میرا ہُوا ہے گُلِ اِقبال شگفتہ
جھڑتی ہیں گُلِ "صَلِّ عَلٰی" اُن کے لبوں سے — خوش بختوں کے ہیں سارے مہ و سال شگفتہ
جب باغِ مدینہ میں اُڑا پھرتا ہے ہر روز — ہیں طیرِ تخیّل کے خد و خال شگفتہ
اَحکامِ نبی ﷺ پر جو عمل کرنے لگیں گے — ہو جائیں گے اُمّت کے سب احوال شگفتہ

ماضی میں کھلاتا رہا نعتوں کے شگوفے
کیوں ہوتا نہ محمودؔ کا پھر حال شگفتہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ سے رب کی محبّت عیاں سرِ راہے؟
حقیقتوں کی کُھلے کیا زباں سرِ راہے

چلے جو مِلنے کو اِک رات کبریا سے نبی ﷺ
تھی اُن ﷺ کے زیرِ قدم کہکشاں سرِ راہے

سفر جو قصرِ دنَا کی طرف ہُوا تھا شروع
مِلیں نبی ﷺ کو کئی ہستیاں سرِ راہے

مسافرت تھی جو آقا ﷺ کی لامکاں کی طرف
رہا مکاں سرِ راہے، زماں سرِ راہے

ہُوئیں حضور ﷺ کی یوں طے منازلِ قُربت
تھی کہکشاں سرِ راہے، جناں سرِ راہے

نبی ﷺ کا نُور جو نُورِ خُدا کی سمت بڑھا
جہانِ دُنیا نہ تھا درمیاں سرِ راہے

سرِ "دنَا فتَدلّٰی" جو کوئی اور نہ تھا
تو کیا بیاں ہو ملن کا سماں سرِ راہے

رہِ مدینہ میں خوشیوں نے جب قیام کیا
تو پایا اشکوں کا اِک کارواں سرِ راہے

مِرے حضور ﷺ نے منزل پہ اُس کو پہنچایا
جو بیٹھا دیکھا کوئی ناتواں سرِ راہے

رَسائی میری مدینے میں کیسے ہوتی ہے
بیاں مَیں کیسے کروں داستاں سرِ راہے

پہنچ جو جاتا ہوں شہرِ حبیبِ خالق ﷺ تک
تو کیوں ہُوں نعت میں رطبُ اللساں سرِ راہے

نبی ﷺ سے اُنس کی قیمت بٹورتے دیکھو
دکان کھولے ہُوئے نعت خواں سر راہے

جو مَیں نے پیار سے محمودؔ راہِ طیبہ لیا
تو خوشیاں پائیں سبھی گُل فشاں سر راہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرنا چاہو جو معائب سبھی غائب ڈھب سے
سمجھو تو طاعتِ سرکار ﷺ کو واجب ڈھب سے

اپنے اعمال کو سیرت کے مطابق ڈھالے
اپنی خوش بختی کا ہو کوئی جو طالب ڈھب سے

خود اِسے لینے کو سرکار ﷺ کی شفقت آئی
جب چلا کوئی درِ پاک کی جانب ڈھب سے

آج بھی ربِّ پیمبر ﷺ کی مدد مِلتی ہے
ہو گناہوں سے کوئی آج جو تائب ڈھب سے

آپ پر لُطفِ پیمبر ﷺ کی ہو پیہم بارش
ہوں مدینے کی طرف آپ جو راغب ڈھب سے

دیدہ زیبی کی علامت ہوں نبی ﷺ کی نعتیں
کوئی کمپوز کرے یا لکھّے کاتب ڈھب سے

تفرقہ دینِ پیمبر ﷺ میں نہ ڈالیں للہ!
اپنے مسلک پہ چلیں سارے مکاتب ڈھب سے

پاؤ خوشنودیٔ سرکارِ دو عالم ﷺ محمودؔ
ان ﷺ کے اصحابؓ کے لکھ لکھ کے مناقب ڈھب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہے جو کوئی شخص رہِ اصفیا چُنے
طیبہ کے ذرے پلکوں سے اپنی سدا چُنے

حرمین جائے کوئی اور ہر دم ضیا چُنے
شادابیوں کے وَاسطے گنبد ہرا چُنے

آوازِ خیر مقدمِ بادِ صبا سُنے
باغِ ثنا سے پھول جو صبح و مَسا چُنے

رہنے کو اور مرنے کو طیبہ ہے بے مثال
بندے کو بس میں ہو تو وہاں کی فضا چُنے

انسان وہ ہے، اچھّا ہے وہ، کامیاب وہ
جاں دے نبی ﷺ کے نام پر جو اور بقا چُنے

ہم نے مدحِ سرورِ کُل ﷺ انتخاب کی
اَلفاظ بھی چُنے تو حیات آشنا چُنے

جانے جو اپنے آقا ﷺ کی سنّت کی اَہمیت
وہ صدق منتخب کرے بندہ، صفا چُنے

پیشِ نظر کِسی کے جو ہو منزلِ بقا
کیوں کر نہ شہرِ پاکِ نبی ﷺ میں قضا چُنے

محبوب جن کو اپنا کہا ذوالجلال نے
اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام نے وہی مقتدا چُنے

"اَلطَّالِحُوْنَ لِیْ" اگر قولِ حضور ﷺ ہے
کب میرے مصطفیٰ ﷺ نے فقط پارسا چُنے

شاعرِ کا انتخاب ہو یا تو خُدا کی حمد
یا وہ حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی ثنا چُنے

اے دوست! تیرے حُسنِ تکلم کا عندلیب
باغِ مدیحِ طیبہ سے اپنی غذا چُنے

غلطاں ہو بحرِ حُبِّ نبی ﷺ میں جو خوش نصیب
موتی اگر چُنے تو وہ پکھراج کا چُنے

جو رَاہرو ہو راہِ رسولِ کریم ﷺ کا
غیرت ہو قوم میں اُسے رہنما چُنے

جس کو بھی مغفرت کی سَند کا خیال ہو
اپنے لیے وظیفہ "صَلِّ عَلٰی" چُنے

موضوع لکھنے کے لیے محمودؔ نے فقط
حمدِ خُدا و مدحِ حبیبِ خُدا ﷺ چُنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں کو جس کے چسکا لگ گیا آقا ﷺ کی چوکھٹ کا
نہ لالچ خُلد کا اِس کو، نہ دوزخ کا رہا کھٹکا

فقط رب سامنے آیا تھا محبوبِ مکرّم ﷺ کے
کبھی کھولا نہ تھا پہلے کوئی پٹ اُس نے گھونگھٹ کا

سمجھ پایا نہ جو ربّ و حبیبِ رب ﷺ کے رشتے کو
وہ بندہ تو حق و باطِل کے گویا درمیاں لٹکا

میں جو کچھ مانگتا ہوں مصطفیٰ ﷺ سے لے ہی لیتا ہوں
دیالُو ہیں بڑے وہ اور مَیں پکا بہت ہٹ کا

درودِ پاک پڑھ کر نیند کی وَادی کا رُخ کرنا
نبی ﷺ دِیدار دیں گے، پر نہیں یہ کام جھٹ پٹ کا

مجھے لے ہی گئے طیبہ سے جنّت کی طرف قُدسی
بہت کچھ میں نے ”نا، نا“ کی، اَڑائے پاؤں، سر جھٹکا

پڑھا محمودؔ جس نے کلمۂ توحید میں آدھا
گرا وہ آسماں سے اور تمر کے نخل میں اَٹکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں راہ میں تھے سب انبیاء علیہم السلام وہ وہاں وہاں سے گزر گئے
کہ برائے قُربِ خُدا نبی ﷺ ہر اِک آسماں سے گزر گئے

مِلا مصطفیٰ ﷺ کو پیامِ رب تو بس ایک پل میں حبیبِ حق
ہوئے یوں رَسا سرِ لامکاں کہ زماں مکاں سے گزر گئے

کوئی عرض شہرِ رسول ﷺ میں نہ کی ہم نے اپنی زباں سے
یہ کنایے چشمِ خموش کے تھے کہ ہم بیاں سے گزر گئے

اُنھیں پیار آقا حضور ﷺ سے تو خلوص مسجد سے تھا اُنھیں
کوئی دَر پہ حاضر تھے آپؐ کے، کوئی آستاں سے گزر گئے

اُنھیں میرے آقا حضور ﷺ سے مِلی رہنمائی بہ ہر قدم
وہ جو لوگ پہنچے ہیں چاند تک، وہ جو کہکشاں سے گزر گئے

ہُوئے مستنیر وہ منزلیں، ہُوئے مستنیر وہ راستے
”وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے“

ہیں رشیدؔ کیسی محبتیں کہ پہنچ کے شہرِ حضور ﷺ میں
ہُوئی آپ کی پھر مُراجعت کیوں نہ آپ جاں سے گزر گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور معلوم ہوں کیا راز و نیازِ معراج
نازِ معراج تھا ہم دستِ نیازِ معراج

رفعتِ ذکر کا اعلان بھی فرمایا ہے
رب نے بخشا ہے نبی ﷺ کو جو فرازِ معراج

ہم کو معلوم ہے صرف اِتنا ہی یارو، جتنا
کھولا "وَالنَّجم" کی آیات نے رازِ معراج

جو تھی برسوں کی مسافت کہ تھا قرنوں کا سفر
طے ہُوئی پل میں وہی راہِ درازِ معراج

فضلِ خالق نے سُنایا ہے زمانے بھر کو
قصرِ قَوسَین میں بجتا ہُوا سازِ معراج

اُن ﷺ کو سِدرہ ہی پہ رُکنا تھا، وہیں پر ٹھہرے
کرتے جبریل علیہ السلام کہاں تک تگ و تازِ معراج

بخشش اُمّتِ سرکار ﷺ کا وعدہ کر کے
رب نے مومن کو عطا کر دی نمازِ معراج

جس نے محمودؔ دِکھائی نہ جھلک موسیٰ علیہ السلام کو
تھا وہی ربِّ جہاں جلوہ طرازِ معراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرورِ کونین ﷺ کے مظہر دریا
تشنہ فصلوں کے ہُوا کرتے ہیں یاور دریا

اِس میں تو پہلے سے ہیں بحر عطاؤں کے کئی
شہرِ آقا ﷺ کو کرے منہ بھی تو کیونکر دریا

کم جہاں مِدحتِ سرکارِ جہاں ﷺ ہوتی ہو
اُس کنارے کو لگا دیتے ہیں ٹھوکر دریا

پاتے ہیں بندوں کو سرکار کی اطاعت سے نُفُور
تو بپھر جاتے، بدل لیتے ہیں تیور دریا

اپنے سرکار ﷺ کے اور ان کے صحابہؓ کے لیے
موجزن پیار کا ہے اِک مرے اندر دریا

بندۂ سرورِ کونین ﷺ تھے فاروق رضی اللہ عنہ، ان کا
پایا فرمان تو سیدھا ہُوا خود سر دریا

رب کا احسان ہے اِک بارہ ربیع الاوّل
تشنہ کاموں کو ہُوا جس میں میسّر دریا

کاہ کی شکل میں ہیں میرے معاصی محمودؔ
جبکہ ہیں اِکرام و عنایاتِ پیمبر ﷺ دریا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظیم اَخلاق رکھّا رب نے محبوبِ مکرّم ﷺ کا
تھا منظورِ خُدا رکھنا بُلند آقا ﷺ کے پرچم کا

سحابِ لُطف و رحمت کا ترشُّح آئے گا سر پر
درِ سرور ﷺ پہ آوازہ تو پہنچے چشمِ پُرنم کا

رہا نعتِ نبی ﷺ انجام میری زندگانی کے
ہر اِک لحظے کا، ہر لمحے کا، ہر پل کا، ہر اِک دم کا

خُور و نوش اپنی تھی خوش ذائقہ بے حد مدینے میں
کھجوروں کا تھا کھانا اُس جگہ، پینا تھا زمزم کا

نسیمِ شہرِ طیبہ لازماً پہنچے گی گلشن میں
چمک تو عارضِ گُل پر دِکھائے قطرہ شبنم کا

یہاں سانسیں جو رکھّے گا درودِ پاک سے واصِل — ہدف محشر میں ہو گا وہ نبی ﷺ کے لُطفِ پیہم کا
نکل کر گُمرہی سے آ گیا راہِ ہدایت پر — بدل ڈالا ظہورِ مصطفیٰ ﷺ نے چولا عالَم کا
بشر کی شکل میں رب نے نبی ﷺ کے نُور کو بھیجا — مقدّر اوج پر پہنچا دِیا اولادِ آدم علیہ السلام کا
نبی ﷺ نے حکمِ اذنِ باریابی کر دیا جاری — جو دیکھا ہجرِ طیبہ میں مِرے دِل پر اثر غم کا
ہمیں جب گود میں لے گی بقیعِ پاک کی مٹّی — اثر احباب دیکھیں گے ہمارے عزمِ محکم کا

جونہی آئے قدم محمودؔ آقا ﷺ کے مدینے میں
’’ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا‘‘

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چمکا تو فقط نعتِ پیمبر ﷺ کا ہُنر چمکا — مُقدّر نعت گو کا جس کے باعِث سر بسر چمکا
نظر آنے لگا اُس روشنی میں گُنبدِ خضرا — مِرا ذکرِ مدینہ پر جو آبِ چشمِ تر چمکا
مِرے آقا ﷺ سے پہلے ہر نبی علیہ السلام کا مہرِ رخشندہ — بہت چمکا جہاں میں، پر نہایت مختصر چمکا
وہ دِل جس میں مدینے کی محبّت جاگزیں پائی — وہاں نقشِ کفِ پائے شہِ ہر بحر و بر ﷺ چمکا
نظر قدمین میں میری جُھکی تو اَوج کو پایا — کیا جس وقت بھی صفّہ پہ سجدہ میرا سر چمکا
فقط اُس کا سبب تھا اِتّباعِ سرورِ عالَم ﷺ — کوئی کردار اِس دُنیائے آب و گِل میں گر چمکا
قبالہ رُستگاری کا مِلا محشر کے دِن اُن کو — وہ جن آنکھوں میں اسمِ حضرتِ خیرُ البشر ﷺ چمکا
قُدومِ سرورِ کون و مکاں ﷺ کے لمس خوش کُن سے — منوّر خُور ہُوا، روشن ہُوئے نجم اور قمر چمکا
سنواری آپ ﷺ نے دُنیا تو کر دی عاقبت اچھی — نبی ﷺ کے دَم سے اِستقبال و حال ہر بشر چمکا
ہمارے گھر کے کونوں کُھدروں میں نُورانیت پھیلی — درودِ مصطفیٰ ﷺ کی روشنی سے گھر کا گھر چمکا
شبِ معراج نعلینِ پیمبر ﷺ کی وَساطت سے — ’’ستارہ بن کے وہ ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا‘‘
نظر جس پر پڑی سرور ﷺ کے لُطفِ بے نہایت کی — ’’ستارہ بن کے وہ ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا‘‘

تھے بے عملی کے اندھیارے مگر یادِ نبی ﷺ آئی
تو دُنیائے دِلِ محمودؔ میں حُسنِ سحر چمکا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کے ہے جو زیرِ عنایات انجمن — خوش دِل ہے، خوش نظر ہے، خوش اوقات انجمن
وِردِ درودِ سرورِ کونین ﷺ کے لیے — سجتی ہے ایک قلب میں دِن رات انجمن
داعی ہیں جس میں نعتِ نبی ﷺ کے، وہی تو ہے — اِک بے نیازِ ارض و سماوات انجمن
دولت غنا کی رکھتا ہے اِس کا ہر ایک رُکن — پاتی ہے جو حضور ﷺ سے خیرات انجمن
ترتیب دیں حضور ﷺ کی سیرت کے واقعے — تشکیل دے رہے ہیں جو حضرات انجمن
صُورت تھی اِس کی نعتیہ شعری نشست کی — ہونٹوں سے لائی قلب تک نغمات انجمن
ہوں ایک سارے اُمتی آقا حضور ﷺ کے — دُنیا کو پھر دِکھائے کمالات انجمن

محمودؔ چل کے حکمِ رسولِ کریم ﷺ پر
پاتی ہے مغفرت کے اِشارات انجمن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ کے احقر پر ہو گئے کرم جیسے — دُور کر گئے مجھ سے سارے رنج و غم جیسے
آج تک کبھی شاید ایسا نہ پایا ہو — میں نبی ﷺ کی چوکھٹ پر سر کروں گا خم جیسے
حمد میں قلم میرا اِس طرح سے اُٹھتا ہے — کر رہا ہوں سرور ﷺ کے وصف کو رقم جیسے
ایسے گھر کے آتا ہے ابرِ رحمتِ سرور ﷺ — اُن ﷺ کی یاد میں آنکھیں ہو گئی ہوں نم جیسے
جس سے راستے سارے مجھ پہ واضح ہوتے ہیں — ہیں مدینے کے ذرّے اخترِ ارم جیسے
شہرِ ربِّ عالَم کو اِس طرح سے چلتا ہوں — اُٹھ رہا ہو طیبہ کو میرا ہر قدم جیسے
آپ ﷺ سے تو پوشیدہ یہ حقیقتیں کب ہیں — ڈھا رہے ہیں صہیونی ہم پہ ہر سِتم جیسے

مصطفیٰ ﷺ کی رحمت کے ہیں رشیدؔ سایے میں
کامیابی کیوں پاتے لوگ وَرنہ ہم جیسے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیتے ہیں بُو نبی ﷺ سے عقیدت کے پھول اور — ہے اِہتمامِ ''فاعلن فعلن فعول'' اور
عشقِ مجاز اور ہے اور ہیں عزیزِ من! — عشقِ رسولِ ہر دوسرا ﷺ کے اُصول اور

قصرِ دنٰی میں پھر جسے اُس نے بُلا لیا — بھیجا خُدا نے ایسا بھی کوئی رسول اور؟
ہو سابقہ اور لاحقہ جس کا درودِ پاک — مِلتا ہے اِس دُعا کو تو حُسنِ قبول اور
آنا جو چاہو ربِ کی نظر میں تو زائرو! — ڈالو سروں پہ طیبۂ اَقدس کی دُھول اور
ہم اتباعِ سرورِ عالم ﷺ سے ہیں نفوز — ہم سا بھی ہو گا کوئی ظلوم و جہُول اور؟
دینِ رسولِ پاک ﷺ پر دِل سے عمل کرو — دُنیا کی خواہشیں کہیں پکڑیں نہ طول اور
ناعِت سے پُورے ہوں جو حقوق العباد بھی — کیوں اِس پہ رحمتوں کا نہ ہو گا نزول اور
سرکار ﷺ جب رذائلِ اَخلاق سے بچائیں — حسنات کا ہو فردِ عمل میں شُمول اور
کوشش سے حفظِ حُرمتِ آقا ﷺ کی دوستو! — اَسناد کرنا خُلدِ بریں کی وصول اور

طیبہ کا ویزا مِلنے میں تاخیر ہو اگر
محمودؔ کیوں دکھائی نہ دے گا ملول اور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف اِک نعت ہی کو ہم نے ہُنر جانا ہے — وَرنہ ہر شعر کو بے برگ و ثمر جانا ہے
حَبَذا اُلفتِ محبوبِ خُدائے عالم ﷺ — یہ وہ جذبہ ہے جسے دِل میں اتر جانا ہے
نعت کا شعر کوئی جس میں ہُوا ہے ہم سے — ایسی ہر رات کو تو ہم نے سحر جانا ہے
میں تو چل پڑتا ہوں طیبہ کی طرف کو فوراً — مجھ سے جب پوچھتے ہیں لوگ، کدھر جانا ہے
کب چلے طیبہ کو ہم بے سروسامانی میں — ہم نے صلواتِ نبی ﷺ زادِ سفر جانا ہے
صرف اِک جنتِ سرکار ﷺ ہے اپنی خواہش — ورنہ ہر ایک سفر ہم نے سقر جانا ہے
جاتے رہنا ہے ہمیں شہرِ حبیبِ رب ﷺ کو — اور آخر کو وہیں جاں سے گزر جانا ہے

یوں رہا کرتے ہو محمودؔ نبی ﷺ کے در پر
یہ تو لگتا ہی نہیں، آپ کو گھر جانا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۵واں مجموعۂ نعت

ذوقِ مدحت

شیخ محمد ابراہیم ذوق کی زمینوں میں

۵۳ نعتیں

سن اشاعت: ۲۰۰۸ء

صفحات: ۸۶

انتساب

اربابِ ذوق اہلِ محبّت

کے نام

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد
اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
إنك حميد مجيد

جب میں اسمِ ذاتِ اِنس و جاں ﷺ لینے لگا ۔۔۔ قُدسیانِ عرش سے شاباشیاں لینے لگا
لمبیاں کرنے لگا میرے تخیّل کا فرس ۔۔۔ راہِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ جب وہ جواں لینے لگا
خود مِرے سرکارِ ہر عالم ﷺ مدد کو آ گئے ۔۔۔ قبر میں جس دَم فرشتہ اِمتحاں لینے لگا
تو یقیں رکھ سرورِ کونین ﷺ کے الطاف پر ۔۔۔ مول کیوں تشکیک کی بیماریاں لینے لگا
کہتے کہتے نعتِ محبوبِ خُدائے عزوجل ﷺ ۔۔۔ لُطفِ خالق کا مزا رطبُ اللساں لینے لگا
مجھ کو اتنی بار طیبہ میں بُلایا شاہ ﷺ نے ۔۔۔ اِک تبخُّر میرے دِل میں چٹکیاں لینے لگا
چند نعتیں میں نے رِضواں کو سُنائیں پیار سے ۔۔۔ اُس سے یوں راہداریٔ باغِ جناں لینے لگا

مجھ کو بھی ہو خواب میں محمودؔ دیدِ مصطفیٰ ﷺ
دِل میں یہ اَرمان کل انگڑائیاں لینے لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھ کو یادِ پیمبر ﷺ میں تُو پُر آب بنا ۔۔۔ کِشتِ تقدیر کو اِس طرح سے شاداب بنا
وصلِ طیبہ سے کِسی کو ہے سکینت حاصِل ۔۔۔ ہجرِ طیبہ میں کوئی ماہی بے آب بنا
تجھ کو ہے سُنّتِ آقا ﷺ کا ذرا سا بھی خیال ۔۔۔ تو بچھونا نہ کبھی اطلس و کمخواب بنا
میں نے سیرت کے کچھ ابواب تو لکھ ڈالے ہیں ۔۔۔ آخرش صُورتِ تعبیر مِرا خواب بنا
عشقِ سرکار ﷺ نے سورج کو حرارت بخشی ۔۔۔ مَس ہُوا پاؤں سے آقا ﷺ کے تو مہتاب بنا
جگنو بھی اصل میں تو ایک فقط بھونرا تھا ۔۔۔ نُورِ سرکار ﷺ سے جو کرمکِ شب تاب بنا
اِس نے بھی دعویٰ نبوّت کا حماقت سے کِیا ۔۔۔ اَبُو الحسنین جو تھا یوسفِ کذّاب بنا

لے گیا میرے سکوں کو وہ بہا کر محمودؔ
اشکِ مہجوریٔ طیبہ سے جو سیلاب بنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا شعر جو جو کل رات سرھانے رکھّا ۔۔۔ دستِ الطاف مِرے سر پہ خُدا نے رکھّا
اپنے محبوب ﷺ سے یوں رب نے محبّت کی ہے ۔۔۔ اُن کی مرضی کا بھرم حق کی رِضا نے رکھّا

"مَیں" مدینے میں پہنچ کر بھی نہ ماری جس نے — اس کو محرومِ عطا اس کی اَنا نے دیکھا
اُن ﷺ کے روضے پہ نثار آنکھوں کو زائر نے کیا — اُن ﷺ کی دہلیز پہ سر ناصیہ سا نے رکھّا
ربُّ الارباب کی رحمت ہُوئی سایہ افگن — مجھ کو طیبہ میں جو تسلیم و رِضا نے رکھّا
جب سے سرکارِ جاہ ﷺ کا دَامن پکڑا — مجھ کو محفوظ ہر اِک ڈر سے خُدا نے رکھّا
"طَالِحٌ لِّیْ" ہے جو فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ — اُن ﷺ کی نظروں میں مجھے میری خطا نے رکھّا

ہُوں مُسِن گرچہ مَیں محمودؔ ولیکن مجھ کو
چاق و چوبند مدینے کی فضا نے رکھّا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے حدِ مکاں سے جو شاہِ اُمم ﷺ پرے — عرشِ بریں سے اُن ﷺ کے پڑے تھے قدم پرے
فقرِ نبی ﷺ خود اختیاری تھا، ہم اِس لیے — رکھتے ہیں کر و فر پرے، جاہ و حشم پرے
چشمِ کرم، نگاہِ عنایت سے آپ ﷺ کی — رہتے ہیں مجھ سے آج کل، رنج و اَلم پرے
کرتے ہیں جو رسولِ مکرّم ﷺ پہ اعتراض — اِن بدنصیبوں سے تو ہیں سو کوس ہم پرے
حُبِّ نبی ﷺ کا جام ہے ہاتھوں میں، اِس لیے — کرتے ہیں اپنے ہاتھ سے ہم جامِ جم پرے
جاں تُو نکال لینا مگر پہلے عزرئیل علیہ السلام! — روضے کو دیکھنے دے مجھے، اور تھم پرے

آقا ﷺ نے اِتنی بار حاضری کا اِذن
محمودؔ دِل سے اب نہیں اُن ﷺ کا حرم پرے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرور ﷺ کا کرم میرا مُعین ہو ہی چکا تھا — اُلفت کا سبق ذہن نشیں ہو ہی چکا تھا
پابندِ وِلا حُسنِ یقیں ہو ہی چکا تھا — اِخلاص کا وہ حصنِ حصیں ہو ہی چکا تھا
رحمت جو نبی ﷺ سارے عوالم کے لیے تھے — ہر ایک جہاں زیرِ نگیں ہو ہی چکا تھا
سجدے میں جو کھینچا گیا قدمینِ نبی ﷺ میں — روشن وہ خطِ لوحِ جبیں ہو ہی چکا تھا
ظاہر ہُوا نُور آقا و سرکار ﷺ کا ورنہ — دُنیا کو تو ظلمت کا یقیں ہو ہی چکا تھا

ہر سال پہنچتا رہا جو کوئے نبی ﷺ تک — منجملۂ اربابِ یقیں ہو ہی چکا تھا
دِل میں جو ہُوا جمع زرِ یادِ پیمبر ﷺ — کنکر تھا مگر دُرِّ ثمیں ہو ہی چکا تھا
آقا ﷺ نے مجھے اپنے مدینے میں بُلایا — وَرنہ تو میں فِردوس مکیں ہو ہی چکا تھا
سرکار ﷺ اکیلے ہی چلے سِدرہ سے آگے — پابند وہاں روحِ امیں علیہ السلام ہو ہی چکا تھا
تم یاد ملاقات کی شب کا کرو منظر — محبوب تو مالک کے قریں ہو ہی چکا تھا
سرکار ﷺ کی یاد اِس میں دَر آئی ہے، وگرنہ — مُردہ یہ مِرا قلبِ حزیں ہو ہی چکا تھا
جو ذاکرِ سرکار ﷺ نظر آیا جہاں میں — بندہ وہ محبّت کا امیں ہو ہی چکا تھا

محمودؔ کرم تجھ پہ پیمبر ﷺ کا ہے وَرنہ
طاغوت ترے دِل میں مکیں ہو ہی چکا تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صَلِّ عَلٰی" کا مَیں نے جو جھنڈا اُٹھا لیا — کندھوں پہ گویا پیار خزانہ اُٹھا لیا
دَامن میں پُھول، ہاتھ میں کانٹا اُٹھا لیا — شہرِ رسولِ حق ﷺ سے جو، پایا اُٹھا لیا
جب ہو گئی شفاعتِ سرکار ﷺ کی نظر — میں نے درِ بہشت کا کھٹکا اُٹھا لیا
پوچھا گیا جو نعت اور حمدِ خُدا میں فرق — سُن کر سوال مَیں نے تو کندھا اُٹھا لیا
فن پا کے بھی، غزل میں لگے ہو بجائے نعت — سودے میں تم نے گویا خسارہ اُٹھا لیا
طیبہ میں مجھ کو دیدِ عطائے خُدا ہُوئی — رب نے مِری نگاہ سے پردہ اُٹھا لیا
پھیلایا ہاتھ اور کہیں پر نہیں کبھی — پہنچا درِ نبی ﷺ پہ تو کاسہ اُٹھا لیا

محمودؔ رب نے جب کہا، جو مانگنا ہے مانگ
میں نے ازل میں "نعت" رسالہ اُٹھا لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وِرد جب "صَلِّ عَلٰی اَحمَدْ" ہمارا ہو گیا — قعرِ بحر و ورطۂ کِنارہ ہو گیا
جب سے محبوب اُس کا، ہم کو جاں سے پیارا ہو گیا — ہم ہُوئے خالق اور خالق ہمارا ہو گیا

لب پر فقرہ تھا "اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کا — ہر الم، ہر درد کا، ہر دُکھ کا چارہ ہو گیا
نام اپنا آ گیا جب اُمّتِ سرکار ﷺ میں — احتسابِ حشر میں اپنا سہارا ہو گیا
جس کے منہ سے پھول جھڑتے تھے درودِ پاک کے — خوش مقدّر آدمی وہ ہم کو پیارا ہو گیا
بات تھی تحویلِ قبلہ کی تو "تَرْضٰھَا" کہا — لم یزل کا پیار جس سے آشکارا ہو گیا
مغفرت یاب اُس طرف سے لوگ سارے ہو گئے — جس طرف محشر میں آقا ﷺ کا اِشارہ ہو گیا

دِل میں نُورانیتیں، شادابیاں محمودؔ ہیں
روضۂ سرکار ﷺ کا جب سے نظّارہ ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُبّۂ سرکار ﷺ کے آگے یہ تماشا ہو گیا — کوئی گونگا ہو گیا اور کوئی ہکلا ہو گیا
یہ کلامِ خالقِ کونین سے ظاہر ہُوا — جو حبیبِ ربِّ ہر عالم ﷺ نے چاہا، ہو گیا
دُوریٔ طیبہ تو تھی لیکن جو آنکھیں میچ لیں — خود مدینہ آ کے دِل میں جلوہ فرما ہو گیا
جُھک چلی تھی پشت بدعملی سے، پر سرکار ﷺ کے — دستِ شفقت کا خیالِ خوش سہارا ہو گیا
معصیت کی ظلمتوں کی رات تھی سر پر کھڑی — نعت لب پر آ گئی، دِل میں سویرا ہو گیا
اب یقینی ہو گئی ہے راہِ حُسنِ عاقبت — ٹارگٹ میرا بقیعِ شہرِ طیبہ ہو گیا
دے گئی حُسنِ عقیدت کی پذیرائی سَنَد — نعت کا ہر شعر جنّت کا قبالہ ہو گیا

ہیں محبّ سرکار ﷺ کے، محمودؔ سب اپنے عزیز
اِس حوالے سے تو بیگانہ بھی اپنا ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلیں جو قوسین تو تم اُن کو دائرہ سمجھو — میانِ ربّ و پیمبر ﷺ یہ فاصلہ سمجھو
یہ میری سرورِ کونین ﷺ سے محبّت ہے — تم اُن ﷺ کی بات کرو، میرا سر جُھکا سمجھو
رسولِ رب ﷺ کو جو ناراض کر لیا تم نے — تو اپنے آپ سے اللہ کو خفا سمجھو
کرو تو پیش کوئی عرضداشت سرور ﷺ کے — قبالہ جنّت الفردوس کا مِلا سمجھو

کہو جو رب کو درودِ رسولِ پاک ﷺ کے ساتھ — تو اپنے کام کو فی الفور تم ہُوا سمجھو
خُدا کو اپنے پیمبر ﷺ سے جو تعلّق ہے — اِسی کو اُنس و محبّت کا سلسلہ سمجھو
کبھی تو تم اِنھیں اپنا حبیب گردانو — اِنھیں جو سمجھو حبیبِ خُدا ﷺ بجا سمجھو
سمجھ عطا جو کرے کبریا تمھیں محمودؔ
تو خاکِ شہرِ پیمبر ﷺ کو کیمیا سمجھو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جُدا اللہ سے سمجھے نہ سرور ﷺ کو خُدا سمجھے — یہی کافی ہے، آقا ﷺ کی حقیقت کوئی کیا سمجھے
سمجھ پائے جو "اَغْنٰھُمْ" کا حرفِ مالک و مولا — خُدا کے لُطف کو محبوبِ خالق ﷺ کی عطا سمجھے
جنھوں نے قُربِ "اَوْ اَدْنٰی" کے بارے میں ذرا سوچا — وہ توصیفِ پیمبر ﷺ ہی کو تحمید و ثنا سمجھے
جنھیں اِدراک تھا کچھ بھی حیاتِ جاوِدانی کا — وہ خاکِ پاکِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کو کیمیا سمجھے
اگر تحصیلِ علمِ دین کی ہو قلب میں خواہش — تو بندہ حُبِّ محبوبِ خُدا ﷺ کا قاعدہ سمجھے
سُنیں نعتیں دِل و جاں سے، غزل بے فائدہ سمجھی — اُسے "دَعْ مَا کَدَرْ" سمجھے اسے "خُذْمَا صَفَا" سمجھے
چُھٹے اَمراض سے، ہو بے علاقہ ہر علالت سے — غُبارِ طیبۂ اَقدس کو جو خاکِ شفا سمجھے
تھا پاکستان کی آب و ہَوا میں حبس دُوری کا — جہاں دِل کھل اُٹھا، اُس کو مدینے کی ہَوا سمجھے
جُھکایا ہے جنھوں نے سر کو قدمینِ پیمبر ﷺ میں — فرازِ چرخ کو وہ لوگ اپنے زیرِ پا سمجھے
تو اپنے جیسا آقا ﷺ کو کہے، اُن سا کہے خود کو — مسلماں بن کے بھی یہ حرکتیں؟ تجھ سے خُدا سمجھے
نہیں باز آنا ہم کو مِدحتِ سرکارِ وَالا ﷺ سے — زمانہ چاہے جتنا بھی بُرا جانے، بُرا سمجھے
کھجوروں کو مداوا ہر مَرَض، ہر رنج کا پایا — تو آبِ قریۂ سرور ﷺ کو ہم آبِ بقا سمجھے
کبھی محبوب اپنا ہم نہیں کہتے ہیں آقا ﷺ کو
ہمیشہ آپ ﷺ کو محمودؔ محبوبِ خُدا سمجھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک اگر تیری دُعا میں کارفرما ہُوا — ہو دَرماں سارے دردوں کا، ہر اِک دُکھ کا مداوا ہو

شفیعُ المُذنبینی پر یقیں گر تیرا پُختہ ہو
کِسی بھی پوچھ گچھ کی حشر میں کیا تجھ کو پروا ہو

جو ماضی میں نبی ﷺ کا ذکر تیرے لب پہ آیا ہو
درخشندہ ہو تیرا حال، روشن تیرا فردا ہو

اگر یادِ نبی ﷺ کو دِل میں رکھنے کی تمنّا ہو
تو پہلے صاف اور شفاف تو سینے کی کٹیا ہو

مَیں جب سے دیکھ آیا ہُوں نبی ﷺ کا گُنبدِ اَخضر
مقابل سبز کے کیسے نہ ہر اِک رنگ پھیکا ہو

رسولِ پاک ﷺ کے دَر سے مُرادیں سب کو مِلتی ہیں
کہیں ممکن ہے، دریا کے کِنارے کوئی پیاسا ہو

نجوم و ماہ کو تو دُور کی نِسبت نہیں اُس سے
غبارِ شہرِ آقا ﷺ سے جو کوئی چہرہ چمکا ہو

وہاں تو چشمِ پُرنم ہی سے سب مطلب نکلتے ہیں
کوئی دَربارِ سرکارِ جہاں ﷺ میں کیسے گویا ہو

اکیلے لامکاں تک آ تو پہنچے تھے نبی ﷺ لیکن
بہت ممکن ہے، اِس پر بھی خُدائے پاک تنہا ہو

نہیں ذکرِ شبِ اِسرا بہت کُھل کی کِیا حق نے
یہ ہو سکتا ہے منظورِ خُدا کچھ اِس کا اِخفا ہو

مچلکہ حاضری کا اِس کو ملنا عین ممکن ہے
مدینے کے لیے میری طرح دِل جس کا مچلا ہو

مِرا وِجدان یہ محمودؔ کہتا ہے مجھے اکثر
نبی ﷺ کی نعت تب ہوتی ہے جب خالِق کا ایما ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی زُباں تُو ذکرِ پیمبر ﷺ سے لال کر
اور اس میں مت تعاقُبِ مال و منال کر

خوشنودیٔ حضور ﷺ جو دَرکار ہے تجھے
اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کی ثنا، مدحِ آل رضی اللہ عنہم کر

آقا حضور ﷺ نے یہی چاہا ہے دوستو!
دُنیا کے راستے پہ چلو دیکھ بھال کر

جو کچھ بھی چاہیے وہ پیمبر ﷺ سے مانگ لو
کرنا ہے تو حضور ﷺ سے ہر اِک سوال کر

کِردار دیکھنا ہے تمھارا حضور ﷺ کو
لے آنا سامنے اِسے طاعت میں ڈھال کر

فکرِ عیال میں بھی نہ حکمِ رسول ﷺ بُھول
ہر ہر قدم پہ لازماً فکرِ مآل کر!

آئے نبی ﷺ کے ذکر میں جو بات سامنے
غِربال، نقد و جرح میں جانچو وہ ڈال کر

جنّت ہے خوب، پر درِ آقا ﷺ ہے خوب تر
طیبہ کو جا رہا ہوں مَیں رِضواں کو ٹال کر

میزاں پہ بھاری سب سے یہی ہو گی بالیقیں
رکھنا نبی ﷺ سے اُنس کی دولت سنبھال کر

دیتا ہوں واسطہ تجھے تیرے حبیب ﷺ کا
مالک! تو زخمِ معصیت کا اِندمال کر!

صَرفِ نظر نہ کر کبھی آقا ﷺ کے حکم سے
جو کام بھی ہو، وہ زِ رہِ اعتدال کر

شہرِ نبی ﷺ میں ہو نہ کبھی بے توجُّہی
محمودؔ کیا بساط ہے تیری؟ خیال کر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانا طیبہ کو مجھ ایسے بے سروسامان کا
یہ کرم سرکار ﷺ کا ہے، لُطف ہے رحمان کا

کِس کو کتنی ہے محبّت سرورِ کونین ﷺ سے
یہ ہے گویا اِمتحان ایقان کا، ایمان کا

آمدِ سرکار ﷺ "مَنَّ اللّٰہ" کی صُورت میں ہے
یہ ہے گِنوانا خُدائے پاک کے احسان کا

اِستجابِ عرض کو آتی ہے آقا ﷺ کی عطا
یہ پہنچنا ہے درِ سرکار ﷺ پر اَرمان کا

اِس طرح کرتا ہوں مَیں توصیفِ شاہِ مُرسلاں ﷺ
متن کا مفہوم ہی مفہوم ہے عنوان کا

میں نے جا جا کر نبی ﷺ کے شہر میں دیکھا ہے یہ
دھیان رکھتے ہیں رسولِ پاک ﷺ ہر مہمان کا

یا پیمبر ﷺ کے حوالے سے یا اُن کی مدح میں
ایک اِک نکتہ ہے، ہر اِک لفظ ہے قُرآن کا

ہو تو ہو ہر مُلک میں نافِذ نظامِ مصطفیٰ ﷺ
بس یہی اِک حال ہے دُنیا کے ہر اِک بحران کا

نعت گویانِ حبیبِ ربِّ عالَم ﷺ پر اثر
بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور کعبین رضی اللہ عنہما کا حسان رضی اللہ عنہ کا

ہم سوالاتِ نکیرینِ لحد سے کیوں ڈریں
اِمتحاں ہے اصل میں سرکار ﷺ کی پہچان کا

ہم جو عامِل ہیں درودِ مصطفیٰ ﷺ کے تو ہمیں
مہرِ محشر کا کوئی خدشہ، نہ ڈر میزان کا

آتشؔ و میرؔ و حضرتِ ناسخؔ کے بعد
ہے زمینِ شوق میں ہر شعر اِس دیوان کا

حاضری محمودؔ کی دربارِ پُر انوار میں
صرف اثر ہے سرورِ کونین ﷺ کے فیضان کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل میں جو میلا لگا ہے نعت کی اَسناد کا
یہ اثاثہ ہے ہمارے پیار کی رُوداد کا

ہیں پیمبر ﷺ جب بنفسِ اَطہر و اَقدس یہاں
دَہر میں یوں ہے تفوّق مصطفیٰ ﷺ آباد کا

مِدحتِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ میں ترسیلِ درود — حکم یہ اَجداد کا تھا، وِرد ہے اولاد کا
مِدحتِ سرکارِ ہر عالَم ﷺ میں ترسیلِ درود — چاہیے سرکار ﷺ سے مجھ کو اشارہ صاد کا
ہو گئی حاصِلِ توجّہ سرورِ کونین ﷺ کی — تھا اثر انگیز ہر فقرہ مِری فریاد کا
جو کہے اشعار میں نے مِدحتِ سرکار ﷺ میں — قُدسیوں سے مَیں تمنائی ہوں اُن پر داد کا
خود کبھی سرکار ﷺ آ جائیں گے آخر خواب میں — اختتام آخر کو ہو گا ہجر کی میعاد کا
جب مدینے حاضری مطلوب ہے غفار سے — شک نہیں مجھ کو مِری عرضی کے اِسترداد کا
جب چہکنا چاہتا ہوں مِدحتِ سرکار ﷺ میں — اِمتحاں اِس کو سمجھتا ہُوں مَیں اِستعداد کا
ہو درودِ تاج یا لب پر ہو تُنْجِیْنَا درود — پھر ثمر آور تعیُّن اِن میں ہے تعداد کا

حُبِّ محبوبِ خُدا ﷺ پر زور کم دینا رشیدؔ
یہ تو ڈھا دینا ہے اپنے دین کی بنیاد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلے سے غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے جتنا لہو نکلا — گروپ اُس خون کا ''غیرت'' ہی بعدِ جستجو نکلا
ہرے گُنبد سے جس کو بھی تعلّق تھا عقیدت کا — وہ بندہ اِمتحانِ حشر میں بھی سُرخرو نکلا
خُدا نے اُس کی رفعت کا کِیا اعلان قُرآں میں — تو ذکرِ سرور سرکارِ عالَم ﷺ کُو بہ کُو نکلا
جو بندے اُنؐ کے تھے، وہ آ گئے رحمت کے سایے میں — لبِ سرکار ﷺ سے جب فقرۂ ''لَا تَقْنَطُوْا'' نکلا
نبی ﷺ کے حکم سے مومن ہر اِک مومن کا بھائی تھا — سلامت اِس کا ہر اِک مال و جان و آبرو نکلا
مخاطِب تو مجھے سرکار ﷺ کو کرنا ہی ہوتا ہے — مگر اِس کے لیے کب میرے لب سے لفظِ ''تُو'' نکلا

حسابِ حشر سے رب نے کیا محمودؔ مُستثنیٰ
جونہی نغمہ نبی ﷺ کی نعت کا زیبِ گلو نکلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر کرنا مصطفیٰ ﷺ کا اوج ہے مقدور کا — خرم و خُورسند ہونا ہے دِلِ رنجور کا
یہ ہے دہلیزِ جنابِ سرورِ کون و مکاں ﷺ — جھکنا لازم ہے یہاں پر ہر سرِ مغرور کا

دِل کی آنکھوں کو کُھلا رکھنا نبی ﷺ کے شہر میں
ہے عجب منظر یہاں ہر ذرۂ پُرنُور کا
حوصلے پر اور تعلّق پر تھا اِس کا انحصار
اور تھا منظر دَنا کا اور کوہِ طُور کا
ساری دُنیا میں علاوہ سرورِ کونین ﷺ کے
کوئی ناصِر اور بھی ہے بیکس و مجبور کا؟
سکّہ چلنا ہے بالآخر کائناتِ دَہر میں
سرورِ کونین ﷺ کے منشور کا، دستور کا
ہم سے عاصی دیدِ آقا ﷺ کو بُلائے جائیں گے
اِک اثر یہ بھی نظر آئے گا بانگِ صُور کا
ہوں اگر محمودؔ تعلیماتِ سرور ﷺ سامنے
پائے محنت کش مراتِب، وقُر ہو مزدور کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور تو خلاقِ عالَم سب سے پنہاں ہی رہا
رُویتِ باری مگر آقا ﷺ پہ آساں ہی رہا
مجھ پہ آقا ﷺ کے کرم کی بارشیں ہوتی رہیں
گو میں خِفّت کے سبب، سر در گریباں ہی رہا
ہجرِ طیبہ کے دِنوں میں بھی اُمیّدیں ساتھ تھیں
میں اُلجھ کر غم میں بھی شاداں و فرحاں ہی رہا
ساتھ تھا ہر ہر قدم اِکرامِ محبوبِ خُدا ﷺ
کام جو مشکل تریں تھا، وہ بھی آساں ہی رہا
ہر سہولت قریۂ سرور ﷺ میں بھی حاصِل رہی
تھا تن آساں آپ ﷺ کا بندہ، تن آساں ہی رہا
مجھ پر فرماتے رہے آقا ﷺ نگاہِ اِلتفات
اِس طرح نگراں مَیں سُوئے لُطفِ رحماں ہی رہا
لُطف فرما بندگانِ مصطفیٰ ﷺ مجھ پر رہے
بندۂ دُنیا جو تھا، احقر سے نالاں ہی رہا
یہ تھا تعلیمات و فرموداتِ آقا ﷺ کا اثر
میرے دِل میں جذبۂ اخلاص رقصاں ہی رہا
گُھپ اندھیرا دوسری قبروں میں ہوتا ہے تو ہو
قبر میں مدّاحِ سرور ﷺ کے چراغاں ہی رہا
قریۂ سرکار ﷺ سے رِضواں بمشکل خُلد کو
لے گیا محمودؔ کو لیکن وہ حیراں ہی رہا
مالکِ کونین ﷺ کی چشمِ عنایت کے سبب
میں عروسِ مال و زر سے تو گریزاں ہی رہا
ناز ہے محمودؔ مجھ کو اپنے رَخشِ فکر پر
جو مدینے کی طرف کو گرمِ جولاں ہی رہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تخصّص ہے یہی فضلِ خُدا سے بیش و کم میرا
نہ کیوں رہے گا حشر تک نعتیں قلم میرا

محبّانِ حبیبِ رب ﷺ سے ہے مجھ کو بہت اُلفت
ہر اِک مِدحت سرا سرکار ﷺ کا ہے محترم میرا

ہے پرتو سیرتِ سرکار ﷺ کا اعمال پر جس کے
پسندیدہ وہی بندہ ہے خالق کی قسم میرا

میں قدمینِ پیمبر ﷺ میں پہنچ کر سر جھکاتا ہوں
یہی ہے سربُلندی میری، یہ جاہ و حشم میرا

جہانِ دُنیا میں بھی اور پھر میزان کے دِن بھی
پیمبر ﷺ کی عنایت سے رہا قائم بھرا میرا

میں یوں دفنِ بقیع محترم کا ہُوں تمنائی
کہ پیغامِ بقا دَراصل ہے اِس جا عدم میرا

محبّت سرورِ عالَم ﷺ کی جب سرمایہ جاں ہے
بگاڑیں گے بھلا محمودؔ کیا دام و درم میرا

بہت اپنے کیے پر خوف تھا میدانِ حشر میں
عمل نامہِ کیا محبوبِ رب ﷺ نے کالعدم میرا

مجھے ہر بار دونوں لازم و ملزوم لگتے ہیں
نظر کا دیکھنا قُبّہ کو اور گردن کا خم میرا

وہاں شرمندگی اور عاجزی ہی کام آتی ہے
پزیرا ہے دَرِ سرکار ﷺ تک آنکھوں کا نم میرا

پڑی تھی جب نظر پہلے پہل آقا ﷺ کے گُنبد پر
اِنھی لمحات سے ہے ازدیادِ کیف و کم میرا

"اَغثنی یا نبی ﷺ" محمودؔ میرے لب پہ جب آیا
ہوا کافور پل میں رنج و اَندوہ و اَلم میرا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نتیجہ مدحِ سرور ﷺ ہے عقیدت کے اشارے کا
کہاں اِس میں تردُّد فکر کا، کام اِستخارے کا

نہ ہو دِل میں محبّت سرورِ کُل ﷺ کی تو کیا بندہ
ہَوا نکلے تو رہ جاتا ہے آخر کیا غُبارے کا

سِوا سرکارِ ہر عالَم ﷺ کے اور معبودِ برحق کے
مددگار اور بھی دیکھا ہے کوئی غم کے مارے کا؟

نبی ﷺ کی نعت جذبے کا، محبّت کا نتیجہ ہے
یہاں تشبیہ کا کیا کام، کیا کام اِستعارے کا

کروں میں مدحِ غیرِ مصطفیٰ ﷺ توبہ میری توبہ!
نہیں منظور یہ مجھ کو کہ سِوا ہے خسارے کا

فقط حُسنِ عمل نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ پایا
ہر اِک اندراج دیکھا مَیں نے اپنے گوشوارے کا

کھلونا آقا و مولا ﷺ کا تھا مہتاب بے شبہہ
رہا خورشید بھی پابند آقا ﷺ کے اِشارے کا

کیا ہے ''نعت'' کا محمودؔ اجرا میں نے اُلفت سے
نبی ﷺ کے لُطف سے ہے اِنتساب اِک اِک شمارے کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادم سرکار ﷺ کے ہو دولت و زر زیرِ پا
پائے تو لے لے اِسے وہ آگے بڑھ کر زیرِ پا

ذرہ ہائے شہرِ سرور ﷺ نُور افزا کیوں نہ ہوں
یہ رہا کرتے تھے پیغمبر ﷺ کے اکثر زیرِ پا

بانٹتے جائیں گے تا محشر یہ اب تابانیاں
آئے جو اِسرا کی شب کا ماہ و اختر زیرِ پا

عرش تک مُشکل ہی کیا تھی نعلِ اطہر کی پہنچ
اِس کو جب رکھتے رہے سرکار و سرور ﷺ زیرِ پا

برکتِ قدمینِ آقا ﷺ سے تو ہو گا نُور زا
صُورتِ ذرہ جو چُھپ جائے گا بڑھ کر زیرِ پا

تم تمتّع آقا و مولا ﷺ کی سیرت سے کرو
سمجھو سارا دشمنانِ دیں کا لشکر زیرِ پا

فقرِ آقا ﷺ نے رکھّے محمودؔ ساری زندگی
مال و دولت، سیم و زر، لعل و جواہر زیرِ پا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُرآں کو سُنا اور پڑھا بھی ہے تو کیا ہے
آقا ﷺ پہ نہیں، رب پہ فدا بھی ہے تو کیا ہے

غُفران کو ہے حُبِّ پیمبر ﷺ بھی ضروری
زاہد بھی ہے اور حمد سرا بھی ہے تو کیا ہے

چھوڑوں گا نہ مَیں جادۂ توصیفِ پیمبر
مجھ پر کوئی اُنگشت نُما بھی ہے تو کیا ہے

اللہ کرے میرے نبی ﷺ کی نہ ہو خفگی
دُنیا کِسی بندے سے خفا بھی ہے تو کیا ہے

لازم ہے کہ ''جاءُوک'' رہے پیشِ نظر بھی
توبہ کا جو دروازہ کُھلا بھی ہے تو کیا ہے

ہے زندگی اصلی تو مدینے ہی میں لوگو!
پھر اِس سے معانق جو قضا بھی ہے تو کیا ہے

سرکار ﷺ کی اُلفت کی نہ شدّت ہو جلو میں
پھر بندہ مدینے جو رَسا بھی ہے تو کیا ہے

ایمان کی بنیاد ہے سرکار ﷺ کی اُلفت
خالق کی لبوں پر جو ثنا بھی ہے تو کیا ہے

گر اِس سے نہیں سمجھی پیمبر ﷺ کی حقیقت
اِسلام کو بندے نے پڑھا بھی ہے تو کیا ہے

سرکار ﷺ کے دَر کی جو نہیں رکھتا ہے خواہش
اللہ کے گھر کو وہ گیا بھی ہے تو کیا ہے

ٹھنڈک نہ اگر رُوح کی پاتال میں اُتری — پانی جو مدینے کا پیا بھی ہے تو کیا ہے

جب تیرے مددگار ہیں محمودؔ پیمبر ﷺ

اُمڈی جو مصائب کی گھٹا بھی ہے تو کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لُطفِ خلاّق بہ ہر خَلق جو لپٹا ہم کو — لگ گیا مِدحتِ سرکار ﷺ کا چسکا ہم کو

مدحِ محبوبِ الٰہی ﷺ کا ہے دعوٰی ہم کو — کیوں نہ حق حشر میں پہنچے گا ہمارا ہم کو

وہ تو ہر بار پیمبر ﷺ نے بچایا ہم کو — وَرنہ دُنیا تو دیے جاتی تھی دھوکا ہم کو

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں بہ فضلِ رحماں — سب شدائد ہیں مصائب ہیں گوارا ہم کو

کام تو اپنے ہُوئے جاتے ہیں پُورے سارے — ہے جو سرکارِ دو عالم ﷺ پہ بھروسا ہم کو

تا دمِ مرگ نہ چھوڑیں گے ہم اُس کا پلّو — راغبِ نعت کِیا رب نے تو ایسا ہم کو

رب کی تحمید میں لکھیں گے نیا اِک دیواں — شہرِ سرکار ﷺ میں رکھّے جو وہ گونگا ہم کو

لے ہی جانے کو تھے محمودؔ ملک دوزخ میں

دیکھے تیور جو پیمبر ﷺ کے تو چھوڑا ہم کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرور ﷺ میں زباں جس شخص کی بھی لال ہے — یہ سمجھ لو، اُس کا روشن نامۂ اعمال ہے

جیبِ فن میں جس کے نعتِ مصطفٰی ﷺ کا مال ہے — حاضری طیبہ میں اُس خوش بخت کی ہر سال ہے

بعد نعتِ مصطفٰی ﷺ محمودؔ یوں فعال ہے — مِدحتِ اَصحابِ سرور ﷺ ہے تو مدحِ آل رضی اللہ عنہم ہے

روزِ محشر وہ ہے خوش قسمت، وہ فرُّخ فال ہے — سامنے آقا ﷺ کے جس کا نامۂ اعمال ہے

قُربتِ پیغمبر ﷺ و خالق کا مخفی حال ہے — سورۃ والنجم و اِسرا میں فقط اجمال ہے

بے نظیر و بے عدیل اُن ﷺ کی ہے روشن زندگی — سیرتِ محبوبِ ربِّ پاک ﷺ بے تمثال ہے

سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کے ذکرِ دلآویز سے — پُر مِرا ماضی ہے، میرا حال و اِستقبال ہے

حُبِّ آقا ﷺ میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ محمودؔ کے
رہنما مداحِ سرکار ﷺ میں اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ شخص جو اِک بار بھی طیبہ نہیں آتا
جنّت کا قریب اِس کے حوالہ نہیں آتا

جس رات نہ ہو ذکر پیمبر ﷺ کا زباں پر
اُس شب کا کبھی یارو، سویرا نہیں آتا

کیا نام نہیں لیتے ہیں ایسے میں نبی ﷺ کا
گرتے ہُوئے کیا ہم کو سنبھلنا نہیں آتا

آقا ﷺ کے پسینے کا تعطُّر جو نہ مِلتا
غنچوں کو گُلستاں میں چٹکنا نہیں آتا

بے دیدگی اپنی ہے کہ ہے حُسنِ عقیدت
آقا ﷺ کا تصّور میں سراپا نہیں آتا

میں نعتیں سُناؤں گا سرِ حشر نبی ﷺ کو
جب تک مِرے جُرموں کا پلندا نہیں آتا

سرکار ﷺ بھرے جاتے ہیں ہر ایک کا دامن
آتا ہے کبھی در پہ کوئی، یا نہیں آتا

کرتا نہیں مقبول دُعا مالک و مولا
سرکار ﷺ کا گر اِس میں وسیلہ نہیں آتا

جو ہاتھ نہ محبوبِ خُداوند ﷺ کا پکڑیں
گرداب سے اِن کو تو نکلنا نہیں آتا

کیا یمن قدم آقا و مولا ﷺ کا نہیں ہے
یا کوئی کہے، ہم کو لپٹنا نہیں آتا

وہ بات، نہ وہ کام ہے اپنے کِسی قابِل
جس میں کہ پیمبر ﷺ کا حوالہ نہیں آتا

جو مُقتبِس آقائے دو عالَم ﷺ سے ہُوا ہے
اُس نُور کے نزدیک اندھیرا نہیں آتا

یہ ذکر فرشتے کا ہے، مومن کا نہیں ہے
روضے پہ جو آتا ہے، دوبارہ نہیں آتا

جو مرنا نہیں چاہتے محمودؔ مدینے
سچ یہ ہے کہ اِن لوگوں کو جینا نہیں آتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتنا تھا خیال پیمبر ﷺ کو نمک خوارواں کا
خُلد کو کر دیا رُخ نار کے حق داروں کا

پُھول پھل مزرعِ اُمیّد میں اِس کی، آئے
رُخ ہُوا جس کی طرف لُطف کی بوچھاروں کا

ایک مرکز ہے تو ہیں دس عدد اِس کی کرنیں
ساتھ گُنبد کے، عجب حُسن ہے میناروں کا

میرے آقا ﷺ کے صحابہؓ نے بفضلِ رحماں
موڑ کے رکھ دیا منہ کفر کی یلغاروں کا

وہ جو خلفاء رسولِ رب ﷺ تھے
بعد نبیوں علیہم السلام کے تو رُتبہ ہے بڑا چاروں کا

سرورِ کونین، مددگارِ دو عالم ﷺ کے سِوا
کون ناصِر ہے گنہگاروں، سیہ کاروں کا

حکمراں اور، علاوہ مِرے سرور ﷺ کے نہیں
وادیوں، جنگلوں، دریاؤں کا، گُلزاروں کا

میرے نزدیک ہیں بے فائدہ دیگر مضموں
مدحِ سرکار ﷺ ہے فن شعر کے فن کاروں کا

جو کِیے عالَمِ ارواح میں، وائے افسوس
ہم نے دُنیا میں کِیا حشر اُن اقراروں کا

جن کی نِسبت ہی نہیں حُبِّ حق ﷺ سے
ہو گا انجام بُرا جُبّوں کا، دستاروں کا

وِرد رکھ "صَلِّ عَلٰی" کا ہمہ اوقات رشیدؔ
ہے علاج اِک یہی ہر قسم کے آزاروں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو چلا جب بھی پیے جامِ محبت
پہنے ہُوئے ہوتا ہُوں مَیں احرامِ محبت

جاتے ہیں مدینے کو جو خدّامِ محبت
ہو جاتے ہیں آخر کو وہ ہمنامِ محبت

اچھی ہے، پیمبر ﷺ سے جو ہو سُنتِ رب میں
یوں تو ہیں بہت دُنیا میں اَقسامِ محبت

اِنجام اِسی کا تو شفاعت کی سَنَد ہے
ہے "صَلِّ عَلٰی" اصل میں پیغامِ محبت

وہ طاعت سرکار ﷺ میں کرتا ہے تگ و دو
جس شخص کو رب کرتا ہے اِلہامِ محبت

رُخ جن کی محبّت کا رہا سُوئے مدینہ
محشر میں وہی پائیں گے انعامِ محبت

سرکار ﷺ نے بندوں کو یہی دَرس دیا ہے
ہے دینِ نبی ﷺ اصل میں اِسلامِ محبت

اِن سے نہ سرِ مُو بھی تجاوُز کبھی کرنا
اقوال ہیں سرکار ﷺ کے اَحکامِ محبت

بُلوایا پئے دِید اُنھیں قصرِ "دنا" میں
سرور ﷺ سے ہے خالق کا یہ اِتمامِ محبت

سرکار ﷺ کے قدموں میں جگہ دفن کی پاؤں
اچھّا ہے اِسی شکل میں اِنجامِ محبت

محمودؔ فقط وہ ہیں مِری عمر کا حاصِل
طیبہ میں جو گزرے مِرے ایامِ محبّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعر پر نعتِ پیمبر ﷺ کا اثر اچھا ہُوا
تھا شجر جیسا بھی لیکن با ثمر اچھا ہُوا

شافعِ محشر ﷺ نے دُنیا میں بھی یوں اِمداد کی
اسمِ سرور ﷺ دافعِ شرّ و ضرر اچھا ہُوا

چاندنی پر مُردنی چھائی تھی، یہ تھا زرد رُو
کر کے پابوسی پیمبر ﷺ کی، قمر اچھا ہُوا

جانے پہچانے ہُوئے رہ پر سفر جاری رکھا
سِدرہ سے سرکارِ وَالا ﷺ کا گُزر اچھا ہُوا

میں سمجھنے لگ گیا ہُوں اِس طرح قُرآن کو
یوں احادیثِ پیمبر ﷺ کا اثر اچھا ہُوا

چشمِ تر کے ساتھ کہتا ہوں نعوتِ مصطفیٰ ﷺ
شعرِ تر کہنے کا آیا ہے ہُنر اچھا ہُوا

راہ میں وِردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ جاری رہا
اِس طرح بطحا سے طیبہ کا سفر اچھا ہُوا

ہجرِ طیبہ میں جو تھا بیمار محمودؔ حزیں
دفعتاً پائی جو ویزے کی خبر، اچھا ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ سرکار ﷺ جسے حکمِ خُدا لگتا ہے
درِ سرکار ﷺ پہ وہ ناصیہ سا لگتا ہے

جس کے کِردار میں ہو سیرتِ سرور ﷺ کا اثر
چہرہ اُس شخص ہی کا نکھرا ہُوا لگتا ہے

حکمراں اپنی ریاست کا جو کوئی ہو بھی
شہرِ سرکار ﷺ میں آ کر تو گدا لگتا ہے

مُبتدی جب مَیں دِبستانِ عقیدت کا ہوں
نغمۂ نعت مجھے درسِ ﷺ وفا لگتا ہے

کیوں نہ ہر وقت کروں ذکرِ حبیبِ خالق
دِل پہ نقشہ جو عنایت کا جما لگتا ہے

میں جو ہر سال مدینے میں پہنچ جاتا ہوں
مجھ کو یہ نعتِ پیمبر ﷺ کا صلہ لگتا ہے

گھر میں لا لا کے بھی سیراب ہُوا کرتا ہوں
آبِ طیبہ ہی مجھے آبِ بقا لگتا ہے

جو نہ اُلفت سے کرے ذکرِ نبی ﷺ کا محمودؔ
ایسا بدبخت مجھے سب سے بُرا لگتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خُوش بخت کو ہُوا ہے نبی ﷺ کا حرم نصیب
طیبہ کی حاضری ہے محروم غم نصیب

ہر مُتّبع حضور ﷺ کا جنّت رَسا ہُوا
محشر میں ہوں گے اُن کے مقلّد حشم نصیب

کرتے ہیں حمد و نعتِ حبیبِ خُدا ﷺ رقم — رکھتے ہیں خوب اِس طرح اہلِ قلم نصیب
فضلِ خُدا کی کاش یہ صُورت مِلے مجھے — ہو حاضریٔ شہرِ نبی ﷺ میں عدم نصیب
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے میرے نصیب میں — اللہ کے کرم سے نہیں ہُوں مَیں کم نصیب
اُلفت نبی ﷺ کی نعت سے رکھ اور ریا سے بچ — ناعِت کو ہوں گی خُلدِ بریں میں نِعَم نصیب
یہ بھی رہا ہے آقا و مولا ﷺ کا لُطفِ خاص — دو بار سال میں بھی ہُوا ہوں حرم نصیب
یہ نعت پر، وہ سیرتِ سرکار ﷺ پر فِدا — یہ بھی عطا نصیب ہے، وہ بھی کرم نصیب
مِلتی ہے پیروی مِرے سرکار ﷺ کی جبھی — اِمداد گار ہو جو مِرے محترم! نصیب

محمودؔ پہلی بار یوں طیبہ پہنچ گیا
یاور نواسی(۸۹) میں ہُوا تھا ایک دَم نصیب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی نعت میں اے کاش، تو رطبُ اللساں ہوتا — رسولِ رب ﷺ کی عظمت کا ترے لب پر بیاں ہوتا
تمتّع سیرتِ اطہر سے تُو کرتا اگر ہمدم! — تری جانب رُخِ اَلطافِ آقا ﷺ بے گماں ہوتا
تو ہنستا مُسکراتا آ گیا تھا شہرِ سرور ﷺ میں — مقدّر ساتھ دیتا تو وہاں آنسو رَواں ہوتا
جو تیری رُستگاری ہوتی منظورِ اُلُوہیّت — بقیعِ طیبۂ اَقدس کا تو بھی میہماں ہوتا
پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ ہوتا کوئی اِک مصرع — یہ خوشخبری جو سُن لیتا تو مَیں بھی شادماں ہوتا
مدینے کی زیارت سے اگر نومید ہو جاتے — تو محروموں کی آنکھوں سے بھی اِک جیحوں رَواں ہوتا
لحد میں بھی اِشارہ مصطفیٰ ﷺ ہی کا مدد کرتا — ہمارا ’’وائیوئے‘‘ کی شکل میں جب اِمتحاں ہوتا
سپاہی حشر کے کیسے لگاتے اُس کو ہتھکڑیاں — وہ جس کی پشت پر دستِ پیمبر ﷺ کا نشاں ہوتا
وقائع کا اگر منظور ہوتا سب کو پہنچانا — شبِ معراج کوئی تیسرا حاضر وہاں ہوتا
وہ جو آیاتِ قُرآنی کے مطلب کو سمجھ لیتا — اِسی کو ذکرِ آقا ﷺ باعثِ تسکینِ جاں ہوتا

نظر کرتے اگر اِس کی طرف سرکارِ ہر عالم ﷺ
تو پھر عُسرت کدہ محمودؔ کا جنّت نشاں ہوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جذبۂ عُشاقِ نبی ﷺ کو نہیں پاتے
وہ لوگ مدینے کی گلی کو نہیں پاتے

جو ذکرِ پیمبر ﷺ میں بھگوتے نہیں آنکھیں
بندے وہ مرے جی کی نمی کو نہیں پاتے

قائل جو ہُوئے نُورِ نبی صَلِّ عَلٰی کے
اِک رات بھی وہ تیرہ شبی کو نہیں پاتے

ساتھ اُن کے رہا کرتی ہے ہر وقت مسرّت
طیبہ میں جو رہتے ہیں، غمی کو نہیں پاتے

جو لوگ نہیں سچّے پیمبر ﷺ کے مُقلِّد
حق یہ ہے کہ وہ سچی خوشی کو نہیں پاتے

وہ، سیرتِ سرکار ﷺ نہیں جن کی نظر میں
وہ بندے کبھی دِیدہ وَری کو نہیں پاتے

قوسین کی قُربت کو سمجھتے جو نہیں ہیں
معراج کے وہ سرِّ خفی کو نہیں پاتے

جو دیکھ نہیں پاتے ہیں محمودؔ مدینہ
دُنیا میں وہ خوش نظری کو نہیں پاتے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خُدّام درِ سرور ﷺ ہیں، ہر برتر سے اُوپر ہیں
گدا طیبہ کے سارے اہلِ مال و زر سے اُوپر ہیں

وہ جبرائیل و میکائیل و اِسرافیل، کوئی ہوں
ہیں ایسے کب کہ جو خالق کے پیغمبر ﷺ سے اُوپر ہیں

نبی ﷺ کے دَر کی راہیں رہنمائی آپ کرتی ہیں
کہ جو رہرو مدینے کے ہیں، وہ رہبر سے اُوپر ہیں

وہ اقصیٰ، چرخ اور عرشِ خُدا سے لامکاں پہنچے
ہُوا معلوم میرے مصطفیٰ ﷺ اُوپر سے اُوپر ہیں

جو ہیں تعمیل احکامِ رسولُ اللہ ﷺ میں ساعی
مقام و مرتبہ میں ہم میں سے اکثر سے اُوپر ہیں

جو ہیں ذراتِ طیبہ، وہ ہیں روشن تر ہر اِک شے سے
کہ نُورانیتوں میں وہ شہِ خاور سے اُوپر ہیں

کہے کوئی رسولِ پاک ﷺ تھے میری طرح بندے
یہ باتیں صرف باتیں ہی نہیں، نشتر سے اُوپر ہیں

نظارے دیکھ کر محمودؔ ہُوں مجبور کہنے پر
کہ طیبہ کے مناظر تو ہر اِک منظر سے اوپر ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ ہے منسلک فکرِ سخن کے ساتھ
اخلاص لابُدی ہے، ضروری ہے فن کے ساتھ

جب سیرۃُ النبی ﷺ کا کِیا ہے مطالعہ
پُختہ مِرا علاقہ ہے دینِ حَسَن کے ساتھ

ہم کو جو ہے یقین کرم پر حضور ﷺ کے — کیسے گزاریں زندگی تخمین و ظن کے ساتھ
ذکرِ رسول، نعتِ نبی، سیرتِ حضور ﷺ — رہتے ہیں اِن کے ساتھ ہم اِک بانکپن کے ساتھ
ہم کو مِلا وطن تو پیمبر ﷺ کے نام پر — یوں حُبِ دینِ حق رہی حُبِ وطن کے ساتھ
جب تک ہے زندگی، رہے ذکرِ رسولِ پاک ﷺ — ہیں روح کی ضرورتیں بھی تن بدن کے ساتھ
اُسلوب میرا مدحِ نبی ﷺ میں یہی تو ہے — کچھ کچھ جدیدیت بھی ہے طرزِ کہن کے ساتھ
ہجرِ مدینہ کی ہے تڑپ وجہِ حاضری — یوں اِنسلاک خُرّمی کا ہے محَن کے ساتھ
نعتوں پہ میری، مصرع اُٹھائیں ملائکہ — تنہا بھی ہُوں تو گویا ہُوں اِک انجمن کے ساتھ
بادِ ارم کی سُنتے رہو سرسراہٹیں — کہتے رہو نعوتِ نبی ﷺ تم لگن کے ساتھ

پسماندگاں کو یہ ہے وصیّت رشیدؔ کی
تم نعت ٹانکنا مِرے تارِ کفن کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ کِسی بندے کا سُوئے طیبہ گر ہو جائے گا — خطرہ ہائے کفر سے وہ بے خطر ہو جائے گا
اِک اِشارہ میرے آقا ﷺ کا اگر ہو جائے گا — مستحق فِردوسِ رِضواں کا بشر ہو جائے گا
تُو اگر مہجوریٔ شہرِ نبی ﷺ میں رو پڑا — تیرا جو آنسو گرے گا، وہ گہر ہو جائے گا
اپنے باطن میں رُسولُ اللہ ﷺ کی اُلفت جگا — قصرِ قلب و جاں تو بالآخر کھنڈر ہو جائے گا
اِستفادہ کر دبستانِ رسولِ پاک ﷺ سے — جب سَبَق لے گا یہاں سے، دِیدہ وَر ہو جائے گا
پیروی سرکارِ وَالا ﷺ کی جو کر لے گا شعار — ہر جگہ وہ صاحبِ فتح و ظفر ہو جائے گا
روضۂ سرکار ﷺ کی سبزی کو آنکھوں میں بسا — مزرعِ قسمت ترا شاداب تر ہو جائے گا
جھکنا دربارِ پیمبر ﷺ میں نتیجہ خیز ہے — جو ہے مثلِ سَرو، کیسے با ثمر ہو جائے گا
منزلِ خُلدِ بریں رہ جائے گی پیچھے کہیں — اُن ﷺ کا مادِح رَہروِ راہِ دِگر ہو جائے گا
آنکھیں ہونے سے تو کوئی دیدہ وَر ہوتا نہیں — دیکھ کر روضہ کو تُو صاحبِ نظر ہو جائے گا
جس کا دِل بھیگا ہُوا ہو اُنس سے، اُس کے لیے — ذکرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ رقّت اثر ہو جائے گا

نعت کہنے، پڑھنے یا سُننے میں ہو جائے مگن — تو ہنر ور دہر کا ہر بے ہنر ہو جائے گا
قُربِ خالق کی اگر محمودؔ خواہش ہے تجھے
راہِ طیبہ کا ہر اِک ذرہ خضر ہو جائے گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہونا رَسا مدینے میں تئیس(۲۳) بار کا — لُطفِ نبی ﷺ ہے مجھ پہ کرم کردگار کا
مَسلک مِرا محبّتِ اَصحاب رضی اللہ عنہم و آل رضی اللہ عنہم ہے — میں پانچ کا محبّ ہُوں تو قائل ہُوں چار کا
ہریالیاں تو گُنبدِ سرکار ﷺ سے چلیں — شہرِ نبی ﷺ میں پایا نظارہ بہار کا
جھڑتے ہیں اہلِ طیبہ کے ہونٹوں سے پھول سے — پایا نہیں ہے شائبہ طیبہ میں خار کا
طیبہ میں ہے شفا بھی تو تسکینِ قلب بھی — دارُالشفا بھی نام ہے دارالقرار کا
سرکارِ ہر جہاں ﷺ کو ہمہ وقت ہے خیال — مجھ ایسے شرمسار کا اور اَشکبار کا
پڑھتا تھا کم درود رسولِ کریم ﷺ پر — منہ دیکھنا بہشت کے اُمیدوار کا
اِسرَا کی رات کی کوئی تشریح کیا کرے — تفصیل کا نہیں، ہے محل اختصار کا
مرضی پہ اُن ﷺ کی، فیصلے کرتا رہا خُدا — اِحصاء نہ کر سکے گا کوئی اختیار کا
کہتا ہوں نعت کاش حبیبِ غفور ﷺ کو — آئے پسند شعر کوئی خاکسار کا
محمودؔ جن کو کم ہے محبّت حضور ﷺ سے
رشتہ مِرا تو اُن سے رہا تُو تکار کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوئے وَاقف جو یوں سرکار ﷺ میرے بےقراری سے — ترشُّح ابرِ رحمت کا مِلا ہے اشک باری سے
تعلّق زندگی میں تھا اگر غفلت شعاری سے — کرو جب قصد طیبہ کا چلو تم شرمساری سے
بُلاوے کا پیام آیا مِری سیماب داری سے — ہُوئی تبدیل میری سوگواری کامگاری سے
گدائے شہرِ آقا ﷺ ہوں تو کیوں عزّت نہ مَیں پاتا — سر افرازی مِلی ہے مجھ کو اپنی خاکساری سے
تعلّق میرا مستحکم ہے "صَلّی اللّٰہ" سے وَرنہ — علاقہ کم عبادت سے ہے، کم پرہیزگاری سے

مِلی نسبت کے باعِث اہلِ بیت پاک رضی اللہ عنہم کو عزّت
تو اصحاب نبی ﷺ نے وقر پایا جاں نثاری سے

ہدایت کے کواکب کی ثنا گِن گِن کے کرتا ہوں
تعلّق میرا اِس دَرجہ تو ہے اختر شماری سے

بُلا کر لانے والا تک بھی منزل سے نہ تھا وَاقف
پیمبر ﷺ کو بُلایا پاس رب نے رازداری سے

وہ دے دیتا ہے آخر اِذن طیبہ تک رَسائی کا
کیا کرتا ہوں رب سے عرض مَیں اِس ہوشیاری سے

نہ جس کا داعیہ ہو سرورِ عالَم ﷺ سے اُلفت کا
لگاؤ اِس کے جسم و روح پر کچھ زخم کاری سے

تُلے محمودؔ رہتے ہیں نبی ﷺ بیکس نوازی پر
کرم کیوں جوش پر آتا نہ تیری آہ و زاری سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ آقا ﷺ کی رہیں شمعیں فروزاں دِل میں
اِس حوالے سے ہوں مَیں شاداں و فرحاں دِل میں

اپنی حالت پہ رہا کرتا ہوں نازاں دِل میں
لب پہ ہے نعت تو سیرت کا ہے عِرفاں دِل میں

سَبَدِ شعر کی صُورت میں لبوں پر آئے
ذکرِ آقا ﷺ کے کِھلے ہیں جو گُلستاں دِل میں

اپنے قدموں میں بُلا لیجیے مجھ کو آقا ﷺ!
دُوری و ہجرِ مدینہ کا ہے طوفاں دِل میں

وادیٔ خواب کو جا، پڑھ کے درودِ سرور ﷺ
تو اگر دیدِ پیمبر ﷺ کا ہے خواہاں دِل میں

جس کے ہونٹوں پہ ہیں آقا ﷺ کی ثنا کے نغمے
اُترا جاتا ہے وہ سرور ﷺ کا ثنا خواں دِل میں

صِدق آثار لب لعلِ نبی ﷺ سے نکلی
اُتری اِس طرح سے ہر آیتِ قُرآں دِل میں

روشنی اِس کی ہے ناصِر مِری ہر ظُلمت میں
یادِ سرور ﷺ سے جو ہے ایک چراغاں دِل میں

وہ مجھے مسکنِ سرکارِ جہاں ﷺ میں لائے
میں نے پالے تھے عقیدت کے جو اَرماں دِل میں

دِل کی حالت مِرے آقا ﷺ کے کرم نے بدلی
میں تھا عملوں کے حوالے سے پشیماں دِل میں

نعت سے سر پہ رہا ابرِ کرم کا سایہ
اور محسوس ہُوئی رحمتِ رحماں دِل میں

اُس کو دُنیا میں نہ عقبیٰ میں مِلے گی عزّت
اُلفت آقا ﷺ کی جو رکھتا نہیں اِنساں دِل میں

دِل میں آقا ﷺ کی محبّت کی کمی ہے کہ وفور
آدمی سوچے تو ہے ایک یہ میزاں دِل میں

جس سے محمودؔ مِری روح منوّر تر ہے
شہرِ سرکار ﷺ کا ہے جلوۂ تاباں دِل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا ﷺ کا کرم یوں تو ہر انساں کے لیے ہے
پر خاص عطا اُن ﷺ کی مسلماں کے لیے ہے

غافِل نہ کِسی وقت رہو ”صَلِّ عَلٰی“ سے
یہ وِرد ہر اِک دَرد کے دَرماں کے لیے ہے

میں اُس کو سُناؤں گا، وہ جتنی کہے نعتیں
اِک پیشکش ایسی مِری رِضواں کے لیے ہے

”جآءُوک“ کے باعِث ہے قبولیّتِ توبہ
اِک حرفِ تسلی یہ پشیماں کے لیے ہے

بخشی ہے جو محبوبِ خُداوند جہاں ﷺ نے
توقیر عجب طبقہ نسواں کے لیے ہے

صُفّہ پہ یا محرابِ تہجُّد پہ ہو سجدہ
یہ اَوج ترے جُبہَہِ رَخشاں کے لیے ہے

تقلید کرے سیرتِ اصحاب رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی
اِک راہ یہی طالبِ عِرفاں کے لیے ہے

وہ ماہِ مدینہ ﷺ کی عنایت سے مِلے گی
جو ایک کرن دِل کے چراغاں کے لیے ہے

اُس کو تو نہیں خوف کا یا حُزن کا خدشہ
اِعلان یہ سرکار ﷺ کے مہماں کے لیے ہے

بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دِیدۂ حیراں کے لیے ہے

محمودؔ کہوں نعت تو پاتا ہُوں سکینت
اِعزاز یہی مجھ سے سخندان کے لیے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِن سارے میرے ماضی و فردا و حال کے
ممنون ہیں حضور ﷺ کے بذل و نوال کے

ہوتے ہیں رَم مدینے کو اشہب خیال کے
لاتے ہیں عکسِ شہرِ پیمبر ﷺ سنبھال کے

اشجع بھی آپ، افصحِ عالَم بھی آپ ﷺ ہیں
پہلو ہیں سب حبیبِ خُدا ﷺ کے کمال کے

جن کو لگن محبّت سرکار ﷺ کی لگی
طامع نہیں ہیں لوگ وہ مال و منال کے

جائے ادب ہے شہرِ پیمبر ﷺ کے زائرو!
اِنساں کو چاہیے کہ چلے دیکھ بھال کے

نعتوں پہ قُدسیوں کی بالآخر پڑی نظر
فردِ عمل کو دیکھ رہے تھے کھنگال کے

جو حاضری مدینے میں ہوتی ہے چند روز — اُس یاد میں گزرتے ہیں دِن سارے سال کے
کل کو بھی نعت کہتا رہوں میں اِسی طرح — لمحات میرے جیسے گزُرتے ہیں حال کے
سرکار ﷺ کے کرم کے مَیں صدقے کہ وہ مجھے — گردابِ اِحتساب سے لائے نکال کے
کیسے یہ نعت سرورِ کُل ﷺ میں اُڑان لے — خستہ ہیں سارے پَر مِرے طیرِ خیال کے
سرکار ﷺ! آپ چاہیں تو ممکن ہے بہتری — لچھّن جو قوم کے ہیں وہ سب ہیں زوال کے

محمودؔ ہم بفضلِ خُدا منقبت نگار
جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہیں، اِسی طرح آل رضی اللہ عنہم کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شرف جب تک نہ دیدِ گنبدِ خضرا کا پایا تھا — مِرے جذبات تب شاداب تر ایسے نہ ہوتے تھے
ہُوئی ہے حاضری اب کے تو مدّت بعد طیبہ میں — کبھی پہلے ہمارے دیدے تر ایسے نہ ہوتے تھے
ولیکن ہم زیاراتِ مضافاتِ مدینہ سے — ہُوئے ہیں جس طرح اب بہرہ وَر، ایسے نہ ہوتے تھے
رسول اللہ ﷺ کے احکام پر چلتے تھے جب قاضی — محل انصاف کے زیر و زبر ایسے نہ ہوتے تھے
تعلّق پُختہ تر تھا جب حبیبِ خالقِ کُل ﷺ سے — مسلمانانِ عالَم کو خطر ایسے نہ ہوتے تھے
نہیں بھُولا ہُوں آقا ﷺ یہ کہ اب سے دس برس پہلے — بُرے ہوتے تو تھے بندے مگر ایسے نہ ہوتے تھے
حضورِ پاک ﷺ! دُنیا سے تو ہم واقفِ زیادہ ہیں — مگر دیں سے ہیں جیسے بے خبر، ایسے نہ ہوتے تھے

ہے اُمّت آپ کی سرکار ﷺ اب رُسوا زمانے میں
مِری آنکھوں میں پہلے تو گہر ایسے نہ ہوتے تھے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھتے ہیں عقیدت میں جو ہم اور زیادہ — دیتے ہیں نبی ﷺ ہم کو نِعم اور زیادہ
جب دیکھتا ہوں پہلے حرم ربِّ جہاں کا — خوش آتا ہے طیبہ کا حرم اور زیادہ
ہوتا ہے اثر سیرت سرور ﷺ کا جو دل پر — اُٹھتے ہیں مدینے کو قدم اور زیادہ
کچھ عرصہ جو طیبہ کو نہیں دیکھتیں آنکھیں — بڑھتا ہی چلا جاتا ہے نم اور زیادہ

کثرت سے درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھا کر اِس باب میں کیوں سوچ ہو کم اور زیادہ
دُنیا کے علائق سے جو کم ہو گئی رَغبت سرکار ﷺ نے فرمایا کرم اور زیادہ

مجھ کو تو مشیت نے اِشارہ یہ دیا ہے
نعتیں کرو محمودؔ رقم اور زیادہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ سا کوئی داتا نہ پایا مثیل اُن ﷺ کا یا ہم پایہ نہ پایا
کہیں جو آپ ﷺ کا ایما نہ پایا خُدائے پاک کا منشا نہ پایا
کِسی نے آقا و مولا ﷺ کا پایہ نہ پایا ہے، نہ پائے گا، نہ پایا
خُدا کو رُوبرو دیکھا نبی ﷺ نے شبِ اِسرَا کوئی پردہ نہ پایا
یہاں گر ذکر ہے سرور ﷺ کا ہر سُو سرِ عرش اُن ﷺ کا کیا چرچا نہ پایا
امین اُن ﷺ سا جہاں میں کب کوئی ہے کِسی نے آپ ﷺ سا سچا نہ پایا
صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جو آقا ﷺ کے، اُنھوں نے پیمبر ﷺ کا کبھی سایہ نہ پایا
سِوا محبوبِ خلّاقِ جہاں ﷺ کے جہاں میں کوئی بھی اپنا نہ پایا
نبی ﷺ کے نام پر ثروت لُٹائی کبھی اِس کام میں گھاٹا نہ پایا
وہ کیسے پا سکے گا حق کی منزل وہ جس نے اُن ﷺ کا نقشِ پا نہ پایا
مُسلّم رب کی تنہائی ہے لیکن شبِ اِسرَا اُسے تنہا نہ پایا
مدینے میں ہر اِک بندہ بڑا ہے کنارِ چاہ پر پیاسا نہ پایا

رہا محمودؔ ساتھ اللہ خود کو
کِسی دِن نعت میں تنہا نہ پایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ وہ ہے جس کو آقا ﷺ سے محبّت ہو تو ہو بس وہی اِک حاصِل، کیفِ لَطافت ہو تو ہو
جو ہُوئیں سرزد خطائیں مجھ سے، وہ تو کم نہ تھیں رُستگاری میری اِعجازِ رَسالت ہو تو ہو

روح تو طیبہ پہنچنے پر بہت مسرور ہے
عارضِ احقر پہ اِک اشکِ ندامت ہو تو ہو

بے تعلّق جو نبی ﷺ سے ہیں وہ میرے کچھ نہیں
آپ کو ایسوں سے کچھ صاحب سلامت ہو تو ہو

ہم بشر اپنا سا کہہ سکتے نہیں سرکار ﷺ کو
دوسروں کے ہاں کہیں ایسی جسارت ہو تو ہو

اپنی نظروں میں تو نعتِ مصطفیٰ ﷺ انمول ہے
آپ کے نزدیک اِس کی کوئی قیمت ہو تو ہو

میں غزل سے رکھتا ہُوں یک گونہ دُوری کا سلوک
دوستوں کے واسطے کچھ اِس میں لذّت ہو تو ہو

میرے ہاں محمودؔ کچھ شعری محاسن ہوں نہ ہوں
نعت میں خوشنودیٔ آقا ﷺ کی حسرت ہو تو ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہے، نعت میں کچھ شعر معتبر تو کہے
اَنا کے قصر کو پہلے سے وہ کھنڈر تو کہے

خُدا سے صاد کا اِعزاز پائے گا بے شک
تُو پہلے مِدحتِ سرکار ﷺ کو ہُنر تو کہے

جو چاہتا ہو پیمبر ﷺ کے ذکر کو سُننا
وہ غیرِ آقا ﷺ کی باتوں پہ ’’الحذر‘‘ تو کہے

جو مُبتلائے الَم ہو وہ کیوں نہ چھوٹے گا
حبیبِ خالِقِ عالَم ﷺ کو چارہ گر تو کہے

یہ چاہتا ہے پیمبر ﷺ کے دَر کا ابرِ عطا
کہ بندہ بات وہاں کی بہ چشمِ تر تو کہے

تمام عمر نہ ظلمت قریب پھٹکے گی
شبِ سیاہ کو طیبہ کی تو سحر تُو کہے

میں اُس کا منہ نہ اگر توڑ دوں تو پھر کہنا
کوئی ذلیل اُنھیں اپنا سا بشر تو کہے

تو رب سے پائے گا محمودؔ سُود محشر میں
زرِ محبّتِ سرور ﷺ کو اصل زر تو کہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس خطاکار کو بھی اپنی خطا یاد رہے
چاہیے اُس کو کہ آقا ﷺ کی عطا یاد رہے

دَاعیہ جن کو ہو آقا ﷺ کی عقیدت کا، انھیں
کیوں نہ اصحابِؓ پیمبر ﷺ کی وفا یاد رہے

اُن ﷺ کی منظور خُدا کو ہے رِضا تو ہم کو
ہمہ اوقات نہ کیوں اُن ﷺ کی رِضا یاد رہے

جو خطاؤں کو بھلانے کا تمنّائی ہے
وِردِ صلوات نبی ﷺ اُس کو سدا یاد رہے

چھائے ہیں حافظے پر شہرِ نبی ﷺ کے منظر — اور کیا چیز مجھے اُن ﷺ کے سِوا یاد رہے
درِ سرکار ﷺ پہ اُونچی نہیں نکلی آواز — اِس کے بارے میں جو اَحکامِ خُدا یاد رہے
یہ ضروری ہے ترے وَاسطے رب کے بندے! — لُطفِ سرکار ﷺ تجھے صبح و مَسا یاد رہے
میری بخشش کو سرِ حشر ہے کافی محمودؔ
کہ پیمبر ﷺ کو فقط نام مِرا یاد رہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسی ہے حُبِّ سرکارِ مدینہ ﷺ میری نس نس میں — بس آقائے جہاں ﷺ کی نعت و مدّاحی رہی بس میں
نبی ﷺ کے شہر کے ذرّوں میں ہیں تابانیاں وَافر — تعطُّر کم نہیں پایا وہاں کے خار میں، خس میں
جسے سچے پیمبر ﷺ پر یقیں ہے، ہے وہی سچا — وہ کیوں کھائے گا جھوٹی خالقِ کونین ﷺ کی قسمیں
مَیں کیسے مان لوں وہ سرورِ عالَم ﷺ کے شیدا ہیں — محبّت ہی نظر آئے نہ جب بندوں کی آپس میں
نبی ﷺ کے چاہنے والے بھی دیکھے، بےتعلّق بھی — زمین و آسماں کا فرق ہے شاہین و کرگس میں
ریاکاری سے آقا ﷺ نے مجھے محفوظ رکھّا ہے — قریب آتی نہیں میرے، دِکھاوے کی جو ہیں رَسمیں
مجھے محمودؔ رب نے اِمتیاز اِک یہ بھی بخشا ہے
کہ اِک مجموعہ نعتوں کا کہا مَیں نے "مخمّس" میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاعت رسولِ پاک ﷺ کی دُشوار تر تو ہے — لیکن خُدا کا لُطف و کرم داد گر تو ہے
اہلِ وِلا کی کیوں نہ بصارت ہو تیز تر — خاکِ مدینہ سُرمہ، اہلِ نظر تو ہے
وِردِ درودِ پاک سے غفلت نہ کیجیو — مصروف دن میں ہو جو تم، وقتِ سحر تو ہے
ناعِت کو، نعت خواں کو ہو کِس چیز کی کمی — نعتِ حبیبِ حق ﷺ کا شجر باثمر تو ہے
کیوں مضمحل ہُوں کیوں نہ ہُوں مسرُور و شادماں — دِل پر عطائے سرورِ دیں ﷺ کا اثر تو ہے
کیوں اہلِ خانہ زیرِ عطائے خُدا نہ ہوں — "صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل" سے آباد گھر تو ہے
وجہِ خوشی یہ اَمر ہے شافع حضور ﷺ ہیں — عصیاں شعار ہُوں، یہ مرے دِل میں ڈر تو ہے

آقا ﷺ کے دَر سے بھیک عطا ہو گی لازماً
سر تو جھکا ہُوا ہے، مِری چشمِ تر تو ہے

کثرت نہ معجزات کی آقا ﷺ نے کی مگر
خورشید کا پلٹنا ہے، شقِ قمر تو ہے

چھائے گی کیوں نہ غم کی گھٹا جسم و جان پر
دُوری نبی ﷺ کے شہر کی رقّت اثر تو ہے

محشر کی اِس نوید نے بے فکر کر دیا
سرکار ﷺ نعت مجھ سے سُنیں گے، خبر تو ہے

مدحِ حضور ﷺ ہی نہ ہو تو پھر ہنر کہاں
محمودؔ نعت گو ہے تو پھر باہُنر تو ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ندامت میری خالق سے جو اِستغفار کرتی ہے
کرم مجھ پر عطائے سیّدِ اَبرار ﷺ کرتی ہے

جو مجبوری مدینے کی ہمیں بیمار کرتی ہے
تو صحّت سے وہاں کی حاضری سرشار کرتی ہے

کرم رب اور رسول اللہ ﷺ کا ہر وقت ہے ہم پر
حقیقت یہ ہمیں آمادۂ اَشعار کرتی ہے

کِسی دِن نعت کہنے کی سعادت جب نہیں مِلتی
تو یہ صُورت کئی دِن کے لیے بیکار کرتی ہے

کبھی جب ڈھانپ لینا چاہتے ہیں اِس کو اَندھیارے
وہ ہستی ﷺ میرے دِل پر بارشِ اَنوار کرتی ہے

تعلّق گہرا خُلقِ صاحبِ لولاک ﷺ سے رکھنا
یہی اُلفت تو ہے جو صاحبِ کردار کرتی ہے

محبّ آقا ﷺ کا، اُن کا نام لیتا ہے لحد میں بھی
فرشتوں کی جو اِک جوڑی کچھ اِستفسار کرتی ہے

نہیں راہی ہے محمودؔ جب ہم راہِ سرور ﷺ کے
حماقت خود ہماری اپنی، ہم کو خوار کرتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناعِت جو ہیں، وہی ہیں فقط کامرانِ صبح
ہے نُورِ نعتِ سرورِ کُل ﷺ ترجمانِ صبح

شب زندہ دار لوگ ہیں یوں طالبانِ صبح
نُورِ نبی ﷺ ہے اصل میں روح و روانِ صبح

وِردِ درودِ آقا و مولا ﷺ ہے جانِ صبح
"صَلِّ عَلٰی" پڑھا تو ہُوا میہمانِ صبح

ویسے تو سارے لوگ ہیں دِلدادگانِ صبح
پُر ہے محبّ سرورِ دیں ﷺ حکمرانِ صبح

صبحِ ولادت آقا و مولا ﷺ کی یاد تھی
میرے لبوں پہ اِس لیے آیا بیانِ صبح

اِس کو زوال تا بہ اَبد آئے گا کہاں — ہے مستنیرِ نُورِ پیمبر ﷺ جہانِ صبح
ظُلمت کی شام فضلِ نبی ﷺ سے نہ آئے گی — کرتے رہو بیان اگر داستانِ صبح
ہر صبح مجھ کو کرتی ہے آمادہ نعت پر
محمودؔ اِس لیے مَیں ہُوا قدردانِ صبح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت سے میرا تعلُّق روز افزوں دیکھ کر — لُطف فرما مجھ پہ ہے خالق مجھے یوں دیکھ کر
اُلفتِ سرور ﷺ گراں تر بھی ہے اور اَنمول بھی — چیز لینی ہو تو آخر کیوں نہ میں لُوں دیکھ کر
ذکرِ آقا ﷺ سُن کے تھا مایوس شیطانِ لعین — اپنے اَرمانوں کا وہ ہوتا ہُوا خوں دیکھ کر
عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ افسوس کرتے پائے ہیں — طالبِ دُنیا کو مال و زر کا مفتوں دیکھ کر
کر دیے رب نے نظر انداز اعمالِ سیاہ — میرے سرکارِ جہاں ﷺ کا رُوئے گلگوں دیکھ کر
بندۂ سرور! مبارک تجھ کو تیرا حُزن ہو — مائلِ نصرت نبی ﷺ ہیں تجھ کو محزوں دیکھ کر
شرع سے ڈرتا ہوں، ویسے جی میں تو آتا ہے یہ — عرش آسا گُنبدِ آقا ﷺ کو کہ دوں دیکھ کر
اُن ﷺ کی مرضی پر بدل ڈالا گیا قِبلہ وہیں — کی تمنّا جب نبی ﷺ نے سُوئے گردوں دیکھ کر
شعر کے جنگل میں بھی پایا ہے گلشنِ نعت کا — پھونک کر رکھتا ہُوا پاؤں، چلا ہُوں دیکھ کر
ہو گئے مستعجب اہلِ خُلد زُہّادِ کرام — ناعِتِ سرکار ﷺ کو طیبہ میں مدفوں دیکھ کر
نعت سے محمودؔ کی، رِضواں نے سودا کر لیا
جذبۂ اُلفت کو پا کر حُسنِ مضموں دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَے جب نبی ﷺ کے عشق و محبّت کی پی چلے — اُن کی طرف تخصُّصِ دیدہ وری چلے
جب بات ہی اطاعتِ سرکار ﷺ کی چلے — حق ہے کہ راستی چلے، پاکیزگی چلے
سِدرہ پہ جبرئیلؑ اُنھیں ﷺ دیکھتے رہے — جب عرش و لامکاں کی طرف سیّدی ﷺ چلے
نُورِ نبی ﷺ کا ذکر جو آئے زبان پر — سُوئے عدم جہان کی تیرہ شبی چلے

آگے اگر ہو مقصدِ خوشنودیٔ نبی ﷺ — پیچھے تمھارے دُنیا کی ہر بہتری چلے

مَیں یوں چلا ہُوں آج سُوئے شہرِ مصطفیٰ ﷺ — شرمندگی کی آنکھ سے جیسے نمی چلے

جو متبع نبی ﷺ کا ہو، محبوبِ رب بنے — طاعت کے رَاستے پہ تو بندہ کبھی چلے

پلکوں کو اپنی ہم نے جھپکنا بُھلا دیا — طیبہ کو یوں چلے ہیں کہ ہونٹوں کو سی چلے

رحمت جب عالمین کی خاطِر حضور ﷺ ہیں — سب کائناتوں میں مِرے سرکار ﷺ کی چلے

آقا ﷺ کی بات چاہے کرے بے پڑھا لکھا — آگے نہ اُس کے دَہر کی دَانشوری چلے

سرپٹ بھی، سربکف بھی چلو اُن ﷺ کی راہ پر — یہ کیا کہ تم کبھی تو رُکے اور کبھی چلے

اُکھڑے نہ دیکھے چشمِ فلک نے نبی کے پاؤں — جنگِ اُحد میں بھاگ جب سارے جری چلے

ہم پھنس گئے ہیں لَہو ولعب میں حضورِ پاک ﷺ — آیندہ جانے کِس طرف بے پردگی چلے

آقا حضور ﷺ کا جو کریں ذکر کم سے کم
محمودؔ اُن سے اپنی دِلی دُشمنی چلے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام لو سرور ﷺ کا ہم "صَلِّ عَلٰی" کہنے کو ہیں — اور اِس عادت کو اپنا اِدِّعا کہنے کو ہیں

آ گیا جن کی سمجھ میں رب کا قُرآنِ مُبیں — خواہشِ سرور ﷺ کو وہ رب کی رِضا کہنے کو ہیں

جانتے ہیں ربِّ عالَم کا جو اُسلوبِ کلام — قُربِ قَوسَین و دَنَا کو دائرہ کہنے کو ہیں

یہ سمجھ لو مصطفیٰ ﷺ جو کچھ ہیں اپنے رب سے ہیں — مِدحتِ آقا کو ہم حق کی ثنا کہنے کو ہیں

تم اگر کرنے چلے ہو وصفِ سرور ﷺ کا بیاں — دیکھو، وہ قُدسی بھی تم کو "واہ وا" کہنے کو ہیں

دَست بستہ جو کھڑے چُپ چاپ ہیں قدمین میں — پیش آقا ﷺ اپنے دِل کا ماجرا کہنے کو ہیں

جن کتابوں میں نہ ہو سرکار ﷺ کی سیرت کا ذکر — دلپذیر و دلنشین و دِلربا کہنے کو ہیں

وہ اُدھر رکھنے کو ہیں اعمال کو میزان پر — اور اِدھر ہم نعتِ محبوب خُدا ﷺ کہنے کو ہیں

آ گیا ہے آقا و مولا ﷺ! یہ دورِ اِنحطاط — ناروا باتوں کو اب بندے رَوا کہنے کو ہیں

آپ تو اِن کے سیہ باطن سے وَاقف ہیں حضور ﷺ — اپنے سارے رہنما تو "رہنما" کہنے کو ہیں

دِل سے رب کو ماننا سرکار ﷺ! مشکل ہے بہت — صرف کہنا ہو تو ہم اب بھی "بَلٰی" کہنے کو ہیں
آپ سے بھی یا نبی ﷺ! اپنا کہاں اِخلاص ہے
بے وفا ہیں درحقیقت، باوفا کہنے کو ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر کو قدمین پیمبر ﷺ میں جُھکا دیکھیں تو — مجھ کو پکڑیں، نہ اگر فضلِ خُدا دیکھیں تو
اِس سے بڑھ کر تو نہیں کوئی بقا کی صُورت — جا کے طیبہ میں کہیں رُوئے قضا دیکھیں تو
مانیں اپنے سے نہ کیوں مجھ کو فرشتے افضل — درِ سرکارِ دو عالم ﷺ پہ رَسا دیکھیں تو
نُور کیا ہوتا ہے، یہ جان ہی لیں گے سارے — خاکِ طیبہ سے کوئی چہرہ اَٹا دیکھیں تو
سامنے آپ جو میزاں کا محاسِب پائیں — نغمۂ نعت اُسے آپ سُنا دیکھیں تو
باعثِ خِلقت ہر دُنیا نبی ﷺ کو مانیں — ایک آوازۂ "لَوْلَاکَ لَمَا" دیکھیں تو
اِستجاب اس کی طرف پائیں نہ کیسے آتا — اُٹھّا طیبہ کی طرف دَستِ دُعا دیکھیں تو
کعبہ پہنچیں تو مدینے کی طرف کو لپکیں — اُس کے میزاب کو جب طیبہ نما دیکھیں تو
اُنگلیاں دانتوں میں حیرت سے دبائیں زاہد — وقرِ ناعِت کا اگر روزِ جزا دیکھیں تو
اپنی شادابئ تقدیر یقینی سمجھیں — ایک لمحے کو ذرا روضہ ہرا دیکھیں تو
پائیں آقا ﷺ سے عنایت کے، کرم کے تحفے — روز عُمرے کے لیے راہِ قُبا دیکھیں تو
کام میں لاتے ہیں محمودؔ عطا کو اپنی
میرے سرکار جہاں ﷺ میری خطا دیکھیں تو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ﷺ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهٖ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهٖ ﷺ